U7350. 28-12-09.

Title - MAKATEEB NAZEERIYA

Creator - Mohd. Nazeer Hussain.

Publisher - Mehboob Al Matabe (Delhi).

Date - 1310 H

Pages - 240

Subjects - Makateeb - Nazeer Hussain Mohd. Dehelvi; Nazeer Hussain Mohd. Dehelvi - Makateeb.

فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا

یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء علیہم السلام اور صدیقین اور شہداء
اور صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ہوں گے اور ان لوگوں کا ساتھ بہت ہی اچھا ہے

شمس العلماء حضرت شیخ الکل مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکاتیب نذیریہ

باہتمام جناب مولوی سید محمد عبدالرؤف صاحب نبیسۂ جناب مولانا مولوی
سید محمد شریف حسین صاحب رح خلف الرشید المعروف شیخ الحدیث حضرت میاں صاحب نصافردوس مکان رح

ناظم

دار المطالعہ نذیریہ عامہ

وتربیت گاہِ بنات مسلمات مدرسہ نذیریہ عامہ
پھاٹک حبش خاں دھلی

محبوب المطابع برقی پرنٹنگ ورکس نزد جامع مسجد مچھلی والان دہلی میں طبع ہوئی

تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نذیریہ دہلی

دہلی میں میونسپل مدارس بچوں کے گلی گلی و کوچہ کوچہ کھلے ہوئے ہیں لیکن کسی مدارس سرکاری میں بچیوں کو مذہبی تعلیم نہیں دیجاتی جس سے بچیاں اپنی مذہبی تعلیم سے ناواقف و محروم رہتی ہیں اس لئے بچیوں کی دینی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیریہ بیادگار شمس العلماء زبدۃ المفسرین شیخ المحدثین حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح کے نام نامی گرامی سے ۱۹۲۹ء میں افتتاح کی گئی۔ جس کو عرصہ دس سال سے زیادہ ہوگیا۔ اور الحمدللہ سررشتہ تعلیمات صوبہ دہلی نے بھی اپنی منظوری اور سرپرستی سے مدرسہ کی عزت افزائی فرمائی۔ مدرسہ میں جماعت پنجم تک بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں پردہ کا بھی معقول انتظام ہے اور علاوہ تعلیم سرکاری کے تعلیم دینی سے بھی کما حقہ واقفیت کرائی جاتی ہے۔ (۱) قرآن پاک معہ ترجمہ (۲) روزمرہ کے مسائل ضروری (۳) نماز روزہ رکن اسلام کا پابند کرانا (۴) اسلامی دینیات و اخلاقیات کی تعلیم دینا (۵) مناسب صنعت و حرفت کی تعلیم سینا پرونا کھانا پکانا وغیرہ سے بھی بچیوں کو واقفیت کرائی جاتی ہے۔ اور الحمدللہ اس دور میں بہت سی بچیوں نے پانچویں جماعت کے سارٹیفکیٹ حاصل کئے۔ اور کافی تعداد میں کلام پاک ختم کئے لیکن افسوس ہے کہ اہل محلہ باوجود متمول ہونے کے مدرسہ کی کوئی ایسی سرپرستی نہیں فرمائی گئی جس سے مدرسہ کا مستقل فنڈ ہوتا اور اس فنڈ کے باعث مدرسہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو جاتا۔ آج تک نہ کوئی مستقل فنڈ ہے اور نہ ذاتی مکان۔ اگر فی گھر سے ایک ایک روپیہ بھی ماہوار ملتا رہتا تو مدرسہ کا ابتک مستقل فنڈ ہوتا اور نذیریہ ہائی سکول بنجاتا۔ جس قدر دشواریوں کا سامنا ہے اس کا اظہار نہیں ہو سکتا۔ منتظمہ صاحبہ حضرات معزز معاونین قابل تحسین ہیں کہ باوجود ان مالی دشواریوں کو پیش نظر رکھکر نہایت حسن و خوبی سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں اور غیر مسلم مدارس کے مقابلہ میں ایک یہی تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیریہ ہے اور کوئی اس قرب و جوار میں منظور شدہ درسگاہ نہیں ہے۔

سید محمد عبدالرؤف ناظم تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نذیریہ پھاٹک حبش خان دہلی

۷۸۶

فہرست مکتوبات نذیریہ شمس العلماء شیخ الکل فی الکل مولوی سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی عرف حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مختصر حالات شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شمس العلماء مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین عرف حضرت میاں صاحبؒ پھاٹک حبش خاں گلی سرس والی متصل مکان جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب مشہور واعظ دہلویؒ جس میں اب مولوی سید محمد ابوالحسن صاحبؒ نبیرۂ حضرت میاں صاحبؒ کے نام نامی سے منسوب ہے۔ آپ کرایہ کے مکان میں ہمیشہ تا حیات رہے اور ذاتی مکان آپکا کوئی نہ تھا۔ اسی مکان کے کوٹھے پر ایک کوٹھری تھی اور اسکے آگے چھپر کا سائبان تھا۔ اور اس کوٹھری کے اندر ایک پلنگ آرام فرمانیکا تھا اور اسی پلنگ کے برابر میں ایک جانماز بچھی رہتی تھی۔ اور چاروں طرف کتابیں رکھی رہتی تھیں اور ایک چوکی نماز پڑھنے کی بچھی رہتی تھی۔ جس پر نماز مغرب اور عشاء موسم گرما میں باہر پڑھتے تھے اور سردی میں نماز عشاء اور تہجد و فجر بھی یہیں ادا کیا کرتے تھے اور بعد نماز صبح مسجد میں ترجمہ قرآن مجید پڑھاتے تھے[۱] جس میں طلباء اور دیگر حضرات شائقین و معززین دہلی شرکت فرماتے تھے۔ آپ قصبہ بلتھوہ ڈاکخانہ سورج گڈھ ضلع مونگیر کے رہنے والے تھے اور آپکی ننہیال و ددھیال دونوں خاندان سادات سے تھیں آپکے والد ماجد کا نام نامی گرامی جناب سید محمد جواد علی صاحب مرحوم و مغفور تھا۔ آپکے بزرگ اورنگ زیبؒ کے زمانہ میں عہدہ قضات پر معمور تھے ۱۲۴۲ھ میں جبوقت قدوۃ امام الموحدین حضرت مولانا شاہ سید احمد صاحب رائے بریلویؒ اور مجاہد ملت حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلویؒ پٹنہ تشریف لیگئے تو آپ وہاں موجود تھے اور کچھ دنوں الہ آباد کے مدرسہ میں علم تحصیل فرمایا اور بالآخر ۱۲۴۳ھ میں دہلی تشریف فرما ہوئے اور پنجابی کٹرہ جہاں سوداگروں کے مکان تھے جسکی وجہ سے پنجابی کٹرہ مشہور ہو گیا تھا۔ اور اسی کٹرہ میں نواب اورنگ آبادی بیگم جو اہلیہ محترمہ اورنگ زیب شاہ عالمگیر کی تھیں۔ ہوئے تھے نہایت متقی اور دلربا تری شکل سرخ کی مسجد بیگم صاحبہ موصوفہ نے تعمیر فرمائی تھی جسکا نقشہ مسجد آثار الصنادید مطبوعہ نقشہ ۱۳ صفحہ ۲۴

---

[۱] بعد ترجمہ قرآن مجید حدیث شریف کا درس گیارہ بجے تک ہوتا تھا اور بعد نماز ظہر فقہ کا سبق عصر تک ہوتا تھا اور بعد نماز عصر قرآن شریف کی تلاوت خصوصیت سے مغرب تک فرماتے تھے۔

باب سوم مصنفہ سرسید احمد خاں مرحوم و مغفور میں موجود ہے اُسی مسجد میں حضرت میاں صاحب تشریف فرما ہوئے - اور حضرت مولانا مولوی عبد الخالق صاحب جو آپ کے خسر تھے - آپ دونوں اُسی اورنگ آبادی بیگم کی مسجد میں درس و تدریس فرماتے رہے اور دن رات قال اللہ و قال الرسول کے ذکر خیر میں مشغول رہتے تھے - جہاں اب دہلی جنکشن اسٹیشن ہے - آپ کا نام نامی آفتاب کی طرح ابتک مشہور ہے اور حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب نواسہ حضرت شاہ مولانا عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز محدث دہلوی سے سند حدیث نبوی اور بیعت مسنونہ کی اجازت حاصل فرمائی جسکا شجرہ بیعت مطبوعہ روئداد چہار سالہ کتب خانہ نذیریہ عامہ صفحہ ۱۴۱ بابتہ جنوری ۱۹۳۲ء لغایت ستمبر ۱۹۳۲ء پر مرقوم ہے - تقریباً اسی سال تک درس و تدریس کی خدمت انجام فرمائی صدہا طلبا و علماء فیضیاب ہوئے - **حلیہ حضرت میاں صاحبؒ** :-

گندمی رنگ چھریرہ بدن - سفید لمبوتری ڈاڑھی - بڑی بڑی آنکھیں - سرو قد سرخ چارخانے لدھیانے کی بنی ہوئی پگڑی سر پر باندھتے تھے اور بہت مختصر پگڑی رہتی تھی - اور اسی طریقہ کی سرخ چارخانے کی لنگی اوڑھتے تھے - اور کبھی کبھی لنگی زرد زمین سرخ چارخانے کی اوڑھتے تھے - نین سکھ کا کرتہ عربی گریبان کا پہنا کرتے تھے جس میں گھنڈی تکمہ ہوتا تھا اور کبھی کبھی گریبان بھی کھلا رہتا تھا - اور نصف ساق کا پاجامہ اور جوتی زرد باناتی گول پنجے کی - ایڑی بیٹھی ہوئی استعمال کرتے تھے - اور عصا بھی ضعیفی کے باعث ہاتھ میں رکھتے تھے - عینک کبھی نہیں لگائی - ایک آنکھ کی روشنی آخر وقت تک رہی مورخہ ۱۰ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ مغرب و عشا کے درمیان بعمر ایکسو دس ۱۱۰ سال اس دار فانی سے رحلت فرمائی - اور اسی شب کو غسل دیکر آپ کا جنازہ مسجد حضرت میاں صاحب والی میں رکھ دیا گیا تھا - بعد نماز صبح جناب مولوی سید محمد عبد السلام صاحب مرحوم جو آپ کے بڑے پوتے تھے ترجمہ قرآن شریف سے فارغ ہو کر آپ کے جنازہ کو لیکر چلے اور آپ کے جنازہ میں دونوں طرف کندھا دینے کی غرض سے بڑے بڑے بانس لگا دیئے گئے تھے اور نماز جنازہ جم غفیر کے ساتھ عیدگاہ شاہی میں ہوئی اور آپ کے بڑے پوتے سید محمد عبد السلام صاحب مرحوم و مغفور نے نماز جنازہ پڑھائی - آپ کے جنازہ کے ساتھ بہت بڑا ہجوم تھا - اور بیرون ممالک سے بھی تعزیت کے بکثرت تار آئے ہجوم کی وجہ سے ہر شخص کو کندھا دینے کی سعادت حاصل نہ ہوتی تھی - اور ہر شخص کو کندھا دینے کا بیحد اشتیاق رہتا تھا -

باغ شیدی پورہ قبرستان قوم پنجابیان عقب عیدگاہ شاہی میں آپ کے مزار مبارک کا نشان ابتک موجود ہے آپ کے دائیں بازو آپ کی منجھلی پوتی والدہ سید محمد عبد الغفور صاحب ناظر و المطالعہ نذیریہ محترم سید محمد عبد الرؤف صاحب مہتمم کتب خانہ نذیریہ عامہ کا نشان مزار مبارک ہے جنہوں نے اپنے دادا مرحوم کی تاحیات خدمات سے دعائیں حاصل فرمائیں اور ان مرحومہ کی اولاد اور دیگر اعزا و اقارب کے مزارات اسی احاطہ نذیریہ میں ہیں اور آپ کی پائنتی آپ کے فرزند اکلوتے جناب مولوی سید محمد عبد السلام صاحب و جناب مولوی سید محمد ابو الحسن صاحب کے والد محترم حضرت مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور کا نشان مزار مبارک ابتک موجود ہے اور انکے مزار کے سرہانے گوندنی کا درخت ہے جنہوں نے آپ کی حیات مبارک میں سنہ ۱۳۰۴ ہجری میں رحلت

فرماتی تھی آپکے بعد مرحوم کے ہر دو صاحبزادے بدستور طلبا کی دینی خدمت فرماتے رہے جو اب تک درسگاہ پھاٹک حبش خان گلی ہینگا بیگ مسجد حضرت میاں صاحب کے نام نامی سے مشہور ہے اور الحمد للہ اب تک درس تدریس جاری ہے حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا بوجہ خیال تطویل مختصر حال حضرات معروین کیلئے لکھا گیا ہے جن صاحبوں کو اس علامہ دہر کے مفصل حالات دیکھنے کا شوق ہو وہ "الحیات بعد الممات" مصنفہ جناب مولوی فضل حسین صاحب مطبوعہ صوبہ بہار ملاحظہ فرمائیں نیا "دار الحکومت دہلی" مصنفہ جناب مولوی بشیر الدین احمد صاحب مرحوم و مغفور خلف الرشید شمس العلما حضرت مولانا مولوی حافظ محمد نذیر احمد صاحب (جلد دوم صفحہ ۲۵) اور "حسرت العالم بوفاۃ محدث العالم" باہتمام مولوی سید محمد عبد الرؤف صاحب نے طبع کرائی جو نواسے حضرت مولانا سید محمد شریف حسین صاحب ابن مولانا شیخ الکل حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مختصر حالات روئداد چہار سالہ بابتہ ماہ جنوری ۱۹۳۲ء لغایت ستمبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۳ پر درج ہیں۔ حضرات شائقین دار المطالعہ نذیریہ عامہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

المؤلفہ :-
عاجز سید محمد عبد الرؤف ناظم نذیریہ پبلک لائبریری پھاٹک حبش خان دہلی
و مینیجر :- تربیت گاہ بنات مسلمات مدرسہ نذیریہ پھاٹک حبش خان دہلی

اصل خط

شیخ الحدیث حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادرم میر توسل حسین سلمہ اللہ تعالی
بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ از دیر خیر و عافیت
آن برادرم مع متعلقان بوضوح نہ پیوستہ از بجہت تردد و
تفکر لاحق حال بی ملال است لازم کہ از خوشنودی مزاج خود دار
مژدہ خیر خیر دیگر والسکان مسرور می نمودہ باشند کہ من وجہ
جمانیت حاصل شود و حال خود چہ نویسم کہ ضعف و ناتوانی و
دوران سر از بس غالب است تاہم ہمہ امور مرجوعہ حسن الوسع
سرانجام میدہم عاقبت ما و شما بخیر باد برب العباد و ہمہ
خورد و کلان درینجا بخیر است اند و ہدیہ تسلیم و سلام میرسانند
مقبول باد؟ و از ما و از دیگر خورد و کلان احباب را دعا و سلام
میرسانند زمان السلام خیر الختام

محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

۵۸۶

فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

وہ جنت میں ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن کو اللہ تعالیٰ نے سرفراز کیا یعنی پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیکوں کے ساتھ اور ان لوگوں کا ساتھ اچھا ساتھ ہے

هو الرؤف

بزم اہلحدیث پھاٹک حبش خاں

مکاتیب نذیریہ

شمس العلماء شیخ الکل علامہ حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب

محدث دہلوی

در مطبع محبوب المطابع مطبوع گردید

سید المحدثین مولٰنا حافظ سید محمد عبدالسلام صاحب محدث خلف اکبر مولوی سید محمد شریف حسین صاحب دہلوی نے اپنے یہاں سے اور دیگر مقامات سے خطوں کی تلاش فرما کے نقل یا اصل بھیجی جس سے مجھے بہت مدد ملی بعدہٗ ان کے بھائی سراج العلماء والمفسرین مولٰنا الحاج عزیزی سید محمد ابوالحسن صاحب خلف اصغر مولوی محمد شریف حسین صاحب محدث سلمہٗ نبیرہ و جانشین حضرت میاں صاحب امام مجدد رحمہ نے نہایت گراں بہا اعانت کی کہ تدوین کے لئے متواتر تاکیدیں فرماتے رہے۔

میں ان تمام حضرات کا مخلصانہ عقیدت سے سپاسگزار ہوں اگر حضرات موصوف الصدر یا حضرت کے معتقدین و مسترشدین و خادمین میرے حال پر نوازش نہ فرماتے تو میں کسی طرح اس امر مہتم بالشان کا انصرام نہ کر سکتا مجھے جسقدر دشواری خطوط کے یکجا کرنے میں ہوئی اس کا بیان کرنا فضول ہے کیونکہ تالیف و تصنیف کے وقت کبھی آسانی سے سامان جمع نہیں ہو سکتا ہے۔

افسوس تو مجھے یہ ہے کہ حضرت شیخ رحمہ کی سوانح عمری کے ترتیب کے زمانہ میں میرے پاس معلی بالقابہ کے جس قدر مکاتیب تھے وہ **مظفر پور** بھیجدئے گئے تھے ان کی نقلیں میں نے رکھ لی تھیں وہ کچھ ایسے بدربط خط میں تھیں جن کو میں بمشکل پڑھ سکا اور پھر صاف کرایا جس میں بہت وقت ضائع ہوا۔

الحمدللہ ترتیب مناسب ہوگئی جس میں میں نے تکلف و تصنع کچھ نہیں کیا جیسے جیسے اصل یا نقل خطوط کی آتی گئیں ان کو صاف بخط ایقر آکرا کے واپس کرتا رہا۔ ان سب امور کے بعد اگر اپنے مکرم معظم قدردان حضرت مولٰنا حافظ **محمد عبداللہ** صاحب انصاری غازی پوری کا شکریہ ادا نہ کروں تو بے حد کفران نعمت ہے جنہوں نے نہایت اخلاص سے ان مکاتیب کو کئی مہینے اپنے پاس رکھ کر متواتر پڑھا اور بعد اطمینان کے مجھ سے فرمایا کہ اس کتاب کی اشاعت نفع اسلام ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ بخشیگا۔ اور ضرور ثواب ملیگا۔

لہ آہ معلی بالقابہ در مرض فالج بتاریخ ۳ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ کو اس دار فانی سے رحلت فرمائی اور باغ سندی پورہ گورستان قوم پنجابیان عقب عیدگاہ شاہی احاطۂ نذیریہ میں مدفون ہیں۔

ٹلہ سید محمد ابوالحسن صاحب بواپسی حج الحرمین شریفین بتاریخ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ جہاز میں انتقال فرمایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکاتیب نذیریہ شمس العلماء شیخ الکل علامہ حضرت مولٰنا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

نحمدہٗ ونستعینہٗ ونصلی ونسلم

تشکر بخدمت والا درجت احباب والا خطاب سلمہم ربہم

تدوین عالی صحائف اعلیٰ حضرت امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر مجدد مأتہ رابع عشر رضی اللہ عنہ (دہلوی) کا نہایت ہی محال تھا کیونکہ معلی بالقابہ کے در دولت پر کوئی دفتران مناشیر فیض مظہر کا مرتب نہیں کیا جاتا تھا اور نہ کوئی خلاصہ کسی کتاب میں لکھنے کا دستور تھا لہذا اقطار عالم سے فراہمی مکاتیب کے لئے التجا کی گئی میرے مکرم مولٰنا سید احمد حسین صاحب مدیر شحنۂ ہند میرٹھ نے میری درخواست نہایت شد و مد سے بفرط اتحاد شائع و ذائع فرمائی تو سب سے پہلے میرے مکرم دوست افضل المحدثین مجتہد مطلق مولٰنا محمد شمس الحق صاحب ڈیانوی (عظیم آبادی) نے میری ہمت کو بڑھا کے اپنے احباب و شناسا سے خطوط مانگے اور میرے پاس بھیجنے لگے پھر میرے مکرم معظم بھائی (رح) کے صاحبزادہ والا ارادہ

لہ حضرت سلالۃ الاولیاء زبدۃ الاصفیاء مولانا سید محمد شریف حسین صاحب خلف الرشید حضرت میاں صاحب امام مجدد رحمہما اللہ تعالیٰ ۱۲ عزیز وصال ۲ رجادی الثانی ۱۳۰۴ھ ۱۲ ۔ لہ روشن ۱۲ ۔ محمد شمس الحق صاحب ۔ لہ حضرت مولٰنا کا وصال حقیقی ۱۳۲۹ھ میں ہوا ۱۲ اللّٰہم اغفرہ

سہ شمس العلماء حضرت مولٰنا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح

خطبہ (۱۸)

یا مستعان عونک ایاک نستعین

در پردہ نیست

سخنیکہ در گوش شنوا جا نگیرد دماغ نپذیرد۔ چیزیکہ دیدہ بینا دیدن نخواہد تازگی بینش نیفزاید اہل خرد گفتہ اند کلام سادہ نرم باید و آئین نگارش جاں گزا نباشد بلکہ دلربا و روح فزا بود و تحریریکہ ازیں بہرہ ندارد سودے نبخشد مطالب را بہ پیرایہ دراز مزور[1] آوردن متملقانہ روش است بلکہ سامع را طول کلام سے وبال دل جائے تیا بہ بنگرید در قرآن مجید کہ حضرت سلیمان علیہ السلام با لفاظ موجز دگر جامع (ملکہ بلقیس

خطبہ (۱۸)

اے مدد کرنیوالے تجھسے مدد چاہتا ہوں اعانت کیواسطے مخصوص تو ہی ہے۔

مشہور بات ہے

کہ جو بات کان میں نہیں سماتی ہے اسکو دماغ قبول نہیں کرتا ہے اور جو چیز آنکھوں میں نہیں سماتی ہے اس سے آنکھوں میں تازگی نہیں آتی ہے عقلمندوں نے کہا ہے کلام سیدھا سادہ نرم ہونا چاہیئے۔ لکھنے کا طرز پریشان کن نہو بلکہ دل پسند مسرت افزا ہو اور جو تحریر اس قسم کی نہو وہ فائدہ سے خالی ہوتی ہے مدعا کو طویل پیرایہ و خلاف واقعہ مضامین میں بیان کرنا خوشامدانہ روش بلکہ سننے والے کیواسطے طولانی مضمون سبب کلفت کا بن جاتا ہے اور دل مطمئن نہیں

[1] مزور ماخوذ از زور بالضم واو معروف بمعنی دردغ پس دریجا بمعنی دروغ گو مستعمل شد ۱۲ منتخب اللغات ۔ عزیز ۱۲

والیہ سبا را تلقین حق نوشتند اثرش چناں مترتب شد کہ بے تامل حاضر دربار سلیمانیہ گردید و ہرچہ بپیش آمد داستانگزاراں میدانند حضرت سرور کائنات مولانا و مولی الثقلین جد الحسین صلعم برائے دعوۃ اسلام عظما و مرزبانان گیتی را خواندہ بمضامین مختصر بلا تصنع و بے غلو تبلیغ ایمان فرمودند اثرش جذب مقناطیسی پیدا کرد کہ جوق جوق مردمان عرب و عجم پیش عتبۂ علیہ[1] سدۂ[2] سنیۂ[3] آمدہ کلمہ توحید میگفتند سپس وے جانشینان حضرۃ سلام علیہ ہمان شیوۂ مرضیہ ورزیدند فتوح متکاثرہ یافتہ بر اعلاء کلمۃ الحق فائز شدند بعد قرون خیر خلافت حقہ از دست رفتہ مملکت عضوض پیدا شد بادشاہان دنیادار بآمیزش عجمیان مزور تمایشش را پسندیدند زبان آوران ہم چاپلوسی و کاسہ لیسی آئین گرفتند جائزہ گراں یافتند الا طرز سلف صالح بباد دادہ خلف را بسیہ چال نکبت انداختند از ہمچنیں نگارشہا در ازو بے سود قوت سامع و بینا نیفزود البتہ دماغ باستعارات واہیہ و آوردہ مزخرفت فرسودگی فراوان و بے پایاں یافت۔ ارباب دین نیز برفتار زمانہ نظر کردہ بادل ناخواستہ و خاطر ناشاد ہماں روش ورزیدند و خامہ فرسائیہا بکار بردند جناب امام مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ایا

ہوتا ہے قرآن مجید میں غور کریں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مختصر جامع الفاظ میں ملکہ بلقیس والیہ سبا کو دعوت حق کا خط لکھا اس کا اثر اس قدر ہوا کہ فوراً بالنفس نفیس خود حاضر دربار حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہوئیں (اور طولانی مضمون کو موجودہ دور میں داستان گو کا قصہ تصور کرتے ہیں) ہمارے آقا جناب حضرت سردار موجودات و آقائے دوجہان حضرت امام حسن و حسین علیہما السلام کے نانا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی آپ پر رحمت نازل فرما دے انہوں نے جس وقت اسلام کی دعوت دی اور بڑے بڑے روسا و بادشاہوں کو اسلام کی طرف بلایا تو مضامین مختصر جس میں کچھ بناوٹ و بڑائی نہ تھی تبلیغ ایمان کی کی جس نے اثر مقناطیسی پیدا کیا کہ عرب و عجم کے لوگ جوق جوق حاضر دربار عالی ہو کر مقر کلمہ توحید ہوئے بعد اس کے وہی لوگ تھے اصحاب حضرت صلعم اللہ تعالی ان پر سلام و رحمت بھیجے وہی طریقہ پسندیدہ انہوں نے بھی اختیار فرمایا اور فتح کثیر حاصل کرکے اعلاء کلمۃ الحق پر کامیاب ہوئے بعد گذرنے زمانہ خیر و برکت کے حقیقی خلافت ہی ہاتھ سے گئی اور سلطنت جابرانہ ظاہر ہوئی دنیا دار بادشاہوں نے عجمیوں کے میل جول سے مکر و دلفریب باتوں کو پسند کیا مقرر و شاعروں نے خوشامدانہ طرز اختیار کرکے انعام و اکرام و خلعت بیش قیمت حاصل کیے لیکن روش اگلے بزرگان کا چھوڑ کر پچھلوں کو بدبختی کے جال

---

[1] عتبہ بفتحات چوب پائین در کہ پا بران مے نہند و بہندی دہلیز ۱۲ صراح و منتخب

[2] سدہ بضم و تشدید دال در عربی بمعنی آستانہ ۱۲ صراح۔

[3] سنیہ بفتح اول و کسر نون و یائے تحتانی مشدد بمعنی روشن و بلند ۱۲ منتخب

بسیار نزاد، بضمن اصلاح طرق درویشی و قلع و قمع بدعات شرعیہ نگارش را بنوع شائستہ رواج دادند الفاظ توصیفیہ و کلمات خوشامدانہ (قبلہ دوجہاں کعبہ زماں خداوند خدائیگاں فیضرساں عالم و عالمیاں ظہیر الاسلام رشک قاآنی غیرت خاقانی سرتاج اکاسرہ سردار قیاصرہ ولی نعمت و خدائے بر آسمان ست و شما خدائے بر زمین وغیرہ وغیرہ) را برانداختند مگر صرف بزمرۂ صلحا و درویشاں خدا آگاہ چندے رائج ماند باز ہماں آس در کاسہ آمد حضرۂ قدسی سیرۃ جامع شریعت و طریقت ناشر الوحیین مجمع الحسنین امیر المومنین فی الحدیث و التفسیر سیدنا و مقتدانا شیخنا و شیخ الکل فی الکل امام عصر مجدد مائۃ رابع عشر[1] از دین محمدیہ بدعات و مزخرفات را برآوردہ خدا پژوہاں و اللہ جویاں را بالطاف اشفاق کیش محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) نواختہ از سیہ مغاک گمرہی برآوردند و از مائدۂ انعام محمدیہ بہرہا بخشیدند و مجددانہ احیا سنت و اماتت خرافات فرمودند اندر روبند گفتنی و نوشتنی را بطرز قرون ثلثہ مشہود بالخیر و القاب مناسب شائع و ذائع نمودہ منتہا بجہاں پیشینیاں و آیندگاں نہادند بندہ (کہ زلہ ربائے خواں

ہیں پھنسا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اس قسم کی عبث و طویل تحریر نہ بصیرت افزا نہ مفید قوت سامعہ ہوتی ہے ۔ ہاں دماغ واہیہ استعارات و خرافات باتوں سے تکان بیجا حاصل کرتا ہے دیندار لوگوں نے بھی زمانہ کی رفتار پر نظر کرکے طوعاً و کرہاً وہی طرز اختیار کئے و مضمون آرائی کرنے لگے جناب امام مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ خدا انکو بخشے انہوں نے فقیری کے اصلاح ورد بدعات شرعیہ کے ضمن میں طریق مناسب کے ساتھ تحریر کا بھی رواج دیا ۔ تعریف کے الفاظ و خوشامدانہ کلمات مانند (قبلہ دوجہان کعبہ زماں خداوند خدائیگان ۔ فیضرسان عالم و عالمیان ظہیر الاسلام رشک قاآنی غیرت خاقانی سرتاج اکاسرہ سردار قیاصرہ ولی نعمت و خدائے بر آسمان است و شما خدائے بر زمین وغیرہ وغیرہ) کو متروک کیا و کرایا ۔ مگر طبقہ صلحا و درویشوں میں صرف القاب خدا آگاہ تھوڑے زمانہ تک جاری رہا پھر وہی طریقہ سابق پلٹ آیا حضرت قدسی سیرت جامع شریعت و طریقت پھیلانیوالے قرآن پاک و حدیث شریف کے مجمع نیکی و دنیا و آخرت کے امیر المومنین حدیث و تفسیر ہمارے سردار و پیشوا شیخنا و شیخ الکل فی الکل امام زمانہ

---

[1] روشن ابی داؤد وغیرہا (کتب معتبرہ حدیث) وارد است إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى كُلِّ رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا أمرَ دینہا مراد از سر صدی باتفاق اہل حدیث آخر صدی ست و علامات و شرط مجدد اینست کہ وے عالم باشد بعلوم ظاہر و باطن و نفع از تدریس و تالیف و تذکیر او شائع باشد و در احیاء سنن و محو بدعات سرگرم بود و او آخر یکصدی و اول صدی دیگر است بہار علوم و شیوع انتفاع ازو باشد پس فضائل ستیہ اوصاف پیہ حضرت ناشر الوحیین امیر المومنین فی الحدیث مولانا السید محمد نذیر حسین رضی بآعلی صوت ندا میکند کہ وے رضی مجدد است نہ مجدد صدی بلکہ مجدد تمام صدی بلکہ تا اختتام ہزار است چرکہ جامع بین الحقیقت و الشریعت بود و علوم تفسیر (سیما کتاب و سنت) از ذات عالیش شیوع یافتہ و تصوفش کہ مغز احادیث رقاق و آیات ترہیب و ترغیب است روز دیگر پذیرفت و علماء حق و متصوفین برگزیدہ بر مجددیتش

حضور معلے بالقابہ است وازنعما لا احصیٰ و برکات لاانتہا بہرہ عطا شودہ اند) میخواست کہ طرز تحریر مبارک کریم صدہا سپاس الٰہی کہ ازیں دولت ہم حرمانے نداوند آرزو داشتم کہ بر بلیغ ہا رجلیلہ و مفاوضات رشتمشیہ آستانہ تجدید) راگرد آورم مشاغل خدمتم راخانہ برباد باد کہ از فقدان مہلت بر تہیہ و بسیج خویش کامیاب نشدم کوہ الام بسرم افتاد و برق تفرقہ خرمن جمعیتم را پاک بسوخت آہ کہ حضرۃ معلی بالقابہ را برائے وصال حقیقی سفر معنوی پیش آمد ؎

راہ چپ کردہ حریفانہ بہار از چینم غنچہ من ماندم و ہنگام شگفتن بگزشت

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ از برادران طریقہ ام انبوہے بنگارش سوانح عمری معزی الیہ وجوقے بتدوین فتاوی شریف دبرخے بگرد آوری تصنیف منیف شتافتہ ہمگنان فرا خورحال خود بامورِ مہتم بالشان پرداختند من آسیمہ سر راکہ از صدمات ہجران زیارۃ صوری و مصائب فراق دیدار مجازی شیخ عالی شان اَسْکَنَہُ اللّٰہُ فِی الْجِنَانِ جگر خستگی و دل رمیدگی افزوں بر افزوں دارم، تشتت[1] بال سدِّ راہم شد فلہذا حریاں را بجسم خود بیروں از شمایا فتم یاراں ہم مشرب (کثرھم اللہ وسعیھم مشکور) رنجوری وار فتگیم را

کے مجدد جو دہویں صدی نے خرافات باتوں وبدعات مذمومہ کو دین محمدیہ سے نکال دیا اللہ سے لو لگانیوالے وطالب خدا کو خلق و سیرت وعادت محمدیہ سکھا کر گمراہی کے گڑھے تاریک سے باہر لایا اور خوان نعمت محمدیہ سے بہت حصہ مرحمت فرمایا و مجددانہ طریق پر احیا سنت ومٹانا واہیات وخرافات کا کیا وپند و نصائح بذریعہ تقریر وتحریر کے مثل قرون ثلثہ مشہود بالخیر کے والقاب مناسب کو شائع ومشہور کرکے احسانات جان پر پچھلوں وآنیوالوں کے رکھا اس عاجز نے کہ پس خوردہ حاصل کرنیوالا خوانچہ حضور معلے القاب کا ہے نعمتیں وبرکتیں بیحد وبے شمار سے سرفراز فرمایا ہے) چاہا کہ طریقہ مبارک حاصل کروں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس دولت سے بھی محروم نہ رہا تمنا رکھتا تھا کہ فراین وخطوط (آستانہ سے چلے ہوئے) کو جمع کروں مشغولیت کا گھر برباد ہو کہ باعث عدیم الفرصتی کے اپنے ارادہ پر کامیاب نہوا رنج وغم کا پہاڑ سر پر ٹوٹا جدائی ومفارقت کی بجلی نے میرے جمعیت کے کھلیان کو بالکل جلا دیا افسوس کہ حضرت معلی القاب کو سفر آخرت پیش آیا ؎

راہ چپ کردہ حریفانہ بہار از چینم غنچہ من ماندم و ہنگام شگفتن بگزشت

الٰہی بخشدے میرے برادران طریقہ کی ایک جماعت لکھنے

(بقیہ صفحہ گزشتہ) شہادت دادہ اند وہرچہ مصائب کہ بجناب شیخ مجدد الف ثانی رضؓ و دیگر ائمہ رضؓ پیش آمد بآنحضرت ہم رسید مثلاً حبس و حوالات، و تہمت آمیزش بغاوت انگریزاں سلطنت ہم نصیب گردیدہ بود الحمد للہ کہ بعد تفحص وتحقیق ضابطہ از حوالات (محبس) ولندی خلاص یافتند سپس او بہکہ معتقد حضرات مخالفین الزام اعتزال وترک تقلید وکفر وغیرہ وغیرہ برانگیختند الابعد یکشب از بنگاہ شریف صاحب مکرہی تصوری ثابت شدہ از نظربندی جدا شدہ بودند ۱۲ اشاعة السنة الحیوة بعد الممات

[1] تشتت بفتح اول ودتائے فوقانی مشددہ ومضموم وبعدہ باز فوقانی پراگندہ شدن وپریشانی ۱۲ کنز ومنتخب وغیاث اللغات۔ ۱۲

تسلیہ خویش در ما تہا عطا کردہ آرمیدگی بخشیدند
و یراں آوردند کہ عاجلانہ کمر ہمت بستہ بتدوین مفاوضات
شیخ جنت مکان ذخیرہ حسنات اندوزم ورہ آوردی
باحیار واصدقا رسیارم احباب عالی مقدار در فراہمی
سامان تدوین مرا گرانبار احسان نمودہ از اقطار ہند، دو دیگر بلاد و
ماورار ہند) پر تیغ ہا، بالسنہ تازی و پارسی و ریختہ (اردو)
بدست آوردہ بمن رسانیدند کہ تکاپوے محبانہ را سپاس
گزار ہستم چنانچہ این بخش نخستین است و تاریخ آغاز تدوینش
شمس الفیوض و انجامش را۔ مفاوضات [۱۳۲۸ھ]۔ افاضت ولی [۱۳۲۸ھ]
خورشید معروف [۱۳۲۷] بر لیغ جلیلہ است امید کہ فارسی پسنداں
و ریختہ نگاراں را بصیرتے خواہد بخشید [۱۳۲۸ھ] و اگر حیات مستعار
جواب نداد بندہ حقیر بخش دوم بلسان عربیہ پیش خواہد گردانید
انشاء اللہ تعالیٰ از بخشایش بخشندہ حقیقی و بنگری بیچوں و بیچگوں

چہ شرح دہم کہ از من فاقد البصیرۃ و لاشی فی الحقیقت پامال
یاس و حرماں مضمحل و پریشاں نقد جمعیت بباد دادہ بیکس از سر
افتادہ اینچنیں کار دشوار و امر محال انجام نپذیرفتہ۔ خدایا
بندہ ستہام را آمرزشے بدہ و پروردگارم مرہمے بہ معاصیم
بذیل عفو بپوش و پوزشم بپذیر افتادہ خویش را دستگیر د
بحالت احتضار از لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلعم زبانم را
شرفے عطا بفرما آمین ثم آمین۔

ہیں سوانح عمری حضرت ممدوح کے اور ایک پارٹی جمع کرنے
میں فتاوی شریف کے اور کچھ دوسرے حضرات جمع کرنے میں
تصنیف عالی کے دوڑے الغرض سبھوں نے اپنے حسب
حال کام جلیل القدر اختیار کیا مجھ پریشان حال کو کہ صدمہ
سے محرومی زیارت و مفارقت دیدار کے شیخ عالی شان
اَسْکَنَہُ اللّٰہُ فِی الْجِنَانِ کے اس درجہ خستہ جگری و پریشانی
دل لاحق حال ہوئی کہ دل قابو میں نہ رہا آخر پراگندگی دل
مزاحم راہ کی ہوئی اسلئے بد نصیبی کا حصہ اپنے واسطے زائد
حساب و شمار سے پایا یاران طریقت (اللہ تعالیٰ ان کو بڑھائے
اور کوشش کو ان کی قبول کرے) میرے مرض اضطرار د
اپنے تسلی دل کے واسطے دوا مہیا کر کے راحت بخش ہوئے
اور مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ جلد کمر ہمت باندھ کر جمع کرنے
میں خطوط شیخ (جنت مکان) کے ذخیرہ نیکیوں کا جمع
کروں اور سرانجام کار دوستوں کے سپرد کروں دوستان
عالی مراتب نے جمع کرنے میں سامان تالیف کے مجھے گراں
بار احسان کا فرمایا اور اطراف ہند اور سوائے ہند کے
دوسرے شہروں سے خطوط فارسی و اردو زبان میں مہیا
کر کے مجھ عاجز تک پہنچائے ہیں دوستوں کی دوڑ دھوپ
کا بہت شکر گزار ہوں۔ چنانچہ یہ پہلا حصہ ہے۔
شروع تدوین و تالیف کی تاریخ شمس الفیوض ہے [۱۳۲۷ھ] اور
اُس کے انتہا و ختم کی تاریخ مفاوضات [۱۳۲۸ھ]۔ افاضت ولی [۱۳۲۸ھ]۔ خورشید معروف
پر لیغ جلیلہ ہے [۱۳۲۸ھ]۔ اُمید ہے کہ تحریر فارسی کے پسند کرنے والے
و اُردو لکھنے والے کو فائدہ معتدبہ ہوگا۔ اگر حیات مستعار
نے وفا کی تو یہ عاجز دوسرا حصہ بھی جو زبان عربی پر شامل
ہے ہدیہ ناظرین کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ لطف و بخشش کا

مالک لاریب سے کیا شرح کروں کہ مجھ بے بصیرت وبے حقیقت مبتلا نا امیدی وبے نصیبی وضعف وپریشانی ولجعی کا نقد ہاتھ سے گیا ہوا بے یار مددگار اس قسم کا کام دشوار بلکہ محال پایہ انجام کو پہونچا آئے خدا بندہ مضطر وپریشان کو بخش اور اسکے زخم پر مرہم رکھ اور اسکے گناہ کو دامن عفو سے چھپا اسکے عذر کو قبول کر اپنے در پر پڑے ہوئے کی دستگیری کر اور موت کیوقت کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے زبان کو عزت عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

الملتمس:۔ خادم قوم

حمید عزیز رضوی

۲۱ رذی الحجہ المکرم ۱۳۲۸ھ ہجریہ مصادف ۲۴ ردسمبر ۱۹۱۰ء میلادیہ

مقام:۔ صمدن ضیعت من الحزن و المحن مضاف فرخ آباد

الملتمس:۔

خادم قوم

حمید عزیز رضوی

۲۱ رذی الحجہ المکرم ۱۳۲۸ھ ہجریہ مصادف ۲۴ ردسمبر ۱۹۱۰ء میلادیہ

مقام:۔ صمدن ضیعت من الحزن والمحن مضاف فرخ آباد

مکتوب اوّل

در اعلان اسلام تشویش نباید نمود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی لالہ منشی گوبند پرشاد صاحب واضح باد خدا تعالیٰ نعمت اسلام روز افزوں روزی کنا د اخلاص نامہ رسید در اعلان اسلام خود تشویشے کہ نوشتہ اند بالکل ضعیف حجت است خدائے تعالیٰ از شادی دختران فراغے خواہد داد ہموارہ بتوحید و رسالت محمدیہ اقرار بزبان و تصدیق بقلب میکردہ باشند و از نماز و روزہ و سائر عبادات گاہے تغافل بمیان نیاید مجی مولوی شیخ عبداللہ صاحب تلقینے کہ فرمودہ اند بسا مستحسن است اے برادر زندگی فانی است و بقا برائے معبود است عبادات سرمایہ حسنات است ہموارہ در انہماکش کوشند و زود باعلان اسلام توجہ بلیغ بکار برند اگرچہ مسلم و مومن ہستند فامّا از حلق محاسن و لباس کفار اجتناب نمی کنند حالانکہ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ مشہور است وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ المرقوم ۱۲ رجب المرجب ۱۲۶۹ھ از دہلی

مکتوب دویم

مسرت اعلان اسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا خط

اسلام کے اشتہار میں تردد نکرنا چاہیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین کی طرف سے لالہ منشی گوبند پرشاد صاحب کی خدمت میں واضح ہو اللہ تعالیٰ آپکو اسلام کی نعمت زیادہ عنایت کرے خط آپ کا ملا اپنے اسلام کے اظہار میں جو تردد کہ تحریر میں لائے ہو سراسر کمزور دلیل ہے اللہ تعالیٰ لڑکیوں کی شادی سے فراغت دے گا توحید و رسالت محمدیہ کا اقرار ہمیشہ زبان سے اور تصدیق دل سے کرتے رہیں اور نماز و روزہ و کل عبادات میں سستی نہ آنے دیں میرے دوست مولوی شیخ عبداللہ صاحب نے جو تعلیم کہ آپ کو دی ہے بہت بہتر تعلیم ہے بھائی انسان کی زندگی فنا ہونیوالی ہے اللہ ہی کیواسطے بقا ہے اللہ کی بندگی مال و دولت ہے اسی میں سرگرم رہیں اور جلد اسلام کے اعلان میں پوری سعی کام میں لائیں اگرچہ حقیقت میں مسلم و مومن ہیں لیکن شعار و علامت اسلام مونچھ ڈاڑھی کو مونڈاتے ہیں اور لباس کفار سے پرہیز نہیں کرتے ہیں حالانکہ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ مشہور بات ہے سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی مورخہ ۲۲ رجب المرجب ۱۲۶۹ھ ہجری۔ از دہلی

دوسرا خط

اعلان اسلام کی خوشی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی منشی گیا دین سنگه
صاحب ـ بعد السلام علیکم ـ واضح باد عنایت نامه رسید
بدریافت خیریت اطمینانے یافتم از اعلان اسلام ایشاں
مسرتیکه دست داد خدا داند بپیش من زود بیائید و در اینجا
درس کتاب وسنت بگیرید چه که ماشاء اللہ تعالیٰ در نحو بصیرت
معقول میدارند و جانب کتب ادب ہم میلے دارند درین مدرسه
آنہم ممکن است اے برادر نام خود را ترمیم کنید (بدانید که گیا
دین می نویسند) ہرگاه که دین برفت چه باقی ماند۔
بدانست بنده بشیر الدین خاں بسیار خوب ست آنکه در کاغذات
سرکاری ضلع میرٹھ نام ہندی است بشیر الدین خاں عرف
گیا دین سنگه باید نوشت چونکه مجرد ہستند نکاح
ضرور باید نمود بخدمت مولوی رحمت اللہ صاحب نوشته ام
تدبیر مناسب خواہند کرد برائے بیعت من نوشته اند
بسیار بهتر است اے برادر بیعت حقیقی و خالص آن بود که
ہنگام قبول اسلام اقرار بجناب احدیت نمودند ماشاء اللہ از
ارکان اسلام بیامن توجه مولوی صاحب ممدوح آگاہی
میدارند الا بر من فقیر فرض است که تلقین اقرار توحید و رسالت
محمدیه کنم وقتیکه تشریف خواہند آورد بمواجه ہرچه میدانم پیش
خواہم کرد آنکه عمامه من طلبیده اند برادرم اینہمه از فضولیات
است مگر بخیل نزد من مخصوص ترین آلہند عمامه که مستعمل دارم میفرستم بسیار بوسیده است
اگرچه صاف وشسته است قبول بفرمایند و دائماً از خیریت
خود مرا آگاہی میداده باشند و ہرگز از ضرر وزید نترسند قانون
انگریزی کسی را از ارث محروم نکرده است بر مواضع واملاک
موروثی خود قبضه میداشته باشند بدرگاه خدائے
تعالیٰ دعا میکنم که ایشاں را از ضرر حسّاد و معاندین مصون دارد

عاجز محمد نذیر حسین جناب منشی گیا دین صاحب
کی خدمت میں السلام علیکم کے بعد واضح ہو آپ کا خط پہونچا
خیریت معلوم کرنے سے تشفی خاطر ہوئی آپ کے اعلان اسلام
سے جس قدر کہ مجھے خوشی ہوئی ہے اللہ ہی کو علم ہے میرے
پاس جلد تشریف لائیے اور یہاں آکر سبق کتاب وسنت کا
لیجئے کیونکہ آپ ماشاء اللہ تعالیٰ نحو میں کافی معلومات رکھتے
ہیں علم ادب میں بھی درک ہے اس مدرسہ میں سب ہی قسم کی تعلیم ہے
اے بھائی اپنا نام پلٹو واضح ہو کہ آپ گیا دین لکھتے ہیں جبکہ دین چلا
گیا تو پھر باقی کیا رہا۔ میرے علم میں بشیر الدین خاں نام
رکھنا بہت مناسب ہے چونکہ سرکاری کاغذات ضلع میرٹھ
میں پہلا نام درج ہے تو بشیر الدین خاں عرف گیا دین سنگھ
لکھنا چاہئیے چونکہ آپ اکیلے ہیں نکاح ضرور کرنا چاہئیے۔
مولوی رحمت اللہ صاحب کو لکھ چکا ہوں انتظام معقول کرینگے
آپ نے بیعت کے بارے میں لکھا ہے بہت اچھی بات ہے
بھائی اصلی وخالص بیعت وہی تھی کہ قبول اسلام کیوقت
دربارہ وحدہ لاشریک لہ میں اقرار زبان ودل سے کیا ماشاء اللہ
برکت توجہ سے مولوی صاحب ممدوح کے ارکان اسلام سے
خبر رکھتے ہیں مگر مجھ فقیر پر یہی فرض ہے کہ جدید اقرار توحید
ورسالت محمدیہ کا کراؤں جسوقت تشریف لائیں گے جو کچھ
جانتا ہوں وہ روبرو پیش کروں گا آپ نے میرا عمامہ طلب کیا ہے
میرے بھائی یہ سب فضول بات ہے کہنہ عمامہ میرے
پاس ہے بھیجتا ہوں قبول فرمائیں اور خیریت سے اپنی ہمیشہ آگاہ
کرتے رہیں اور ہرگز کسی سے خوف نہ کریں انگریزی قانون کسی کو ارث
سے محروم نہیں کرتا ہے مواضعات وملکیت موروثی پر اپنا قبضہ رکھیں
اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ حاسدان ودشمنان کے شر سے

انشاء اللہ تعالیٰ بدیگر اوقات چیزے ہم خواہم نوشت۔
المرقوم ۴؍ ذی الحجہ ۱۲۶۹ھ ہجریہ از دہلی

آپکو حفاظت و امن میں رکھے انشاء اللہ تعالیٰ پھر کسی وقت تحریر کرونگا
مرقومہ ۴؍ ذوالحجہ ۱۲۶۹ھ ہجریہ از دہلی

مکتوب سوئم ۳

آمادگی برائے مناظرہ درباب تثلیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مسٹر ولیم صاحب واضح ہو کہ آپ کا خط پہونچا تثلیث کے بارہ میں آپ کو مجھ سے مناظرہ کرنا منظور ہے تو مجھے بھی کوئی تامل نہیں ہے مسجد بھی موجود ہے تشریف لائیے مگر اسلامی طریقہ سے اندر مسجد کے جوتا نہ جائیگا۔ فرش پر دوزانو مثل بندگان خدا کے نشست فرمائیے میرے لئے بوریا کافی ہے۔ اور یہ بھی خیال رہے کہ خلاف تہذیب کوئی کلمہ کسی اکابر کی شان میں زبان سے نہ نکالا جائے اور جس قدر آپ کے ساتھ صاحبان تشریف لائیں وہ سب مہذب و متین مزاج ہوں غصہ ور نہوں ورنہ ہنود کے نزدیک ایک سبکی ہوگی کہ اہل کتاب کے درمیان ایسی بے لطفی ہوگئی۔ میں کسی کو مسلمانوں میں سے نہ بلاؤنگا جو حاضر وقت ہوگا۔ وہ موجود رہے گا۔ آپ صاحبان کے لئے شربت و شیرینی وغیرہ کہ موجود رہیگا۔ مگر وقت اسکے لئے صبح کا نہایت مناسب ہوگا۔ ۱۷؍ جمادی الآخر ۱۲۷۰ھ

مسجد دہلی متصل پھاٹک گلی ہیبنا بیگ پھاٹک حبش خاں متولی حاجی زکریا صاحب کی ہے

(نوٹ) مسٹر ولیم دہلی کے مشہور پادری تھے اور عیسائیت کے مناظر تھے ۔ ۱۲

مکتوب چہارم ۴

با ستدعائے تحکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوتھا خط ۴

قرار دیا جانا حکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا مسلمًا

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مولانا بالفضل و اولنا مولوی محمد سعد اللہ صاحب دامت حسناتکم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ معروض باد کہ دریں ولا مردمان مقابلیں ما میگویند کہ مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری جواب ناصواب معیار الحق بمدت شش سال تحریر کردہ اند و باز از طرف شما (یعنی اس عاجز) جوابش نوشتہ خواہد شد پس درہمیں تسلسل جوابات مرۃ بعد اخری عمر ما منقضی شود اندریں معنی احسن و اولی آنست کہ از مولوی صاحب موصوف محرر رسالہ در فرض و واجب بودن تقلید شخصی گفتگو نماید کہ ایں مسئلہ مبحوث عنہا طے شود و تصفیہ یابد بنا بران گفتم مضائقہ نیست لیکن حکم منصف مزاج (کہ بر دلائل شرعیہ در مسئلہ متعلقہ ید طولی داشتہ باشد و نظر بر اقوال مجتہدین سابقین و علماء لاحقین دارد) پر ضرور است کہ دلائل مثبتین قائلین بفرضیت و وجوب اثر او سند منع مانعین را ملاحظہ فرمودہ کار تحکیم فرمایند و احد الطرفین را الزام دہند لہذا بعد مشورہ چناں قرار یافتہ کہ عالم جامع العلوم جناب مفتی محمد سعد اللہ صاحب سلمہ ربہ ہستند ہمیں جامع کمالات را حکم و منصف قرار دادہ از وشاں التماس نمایند کہ درمیان فریقین منصف بودہ احقاق حق مطابق ادلہ شرعیہ فرمایند لہذا مکلف خدمت عالی میشوم کہ حسبۃ للہ و شفقۃ علی خلق اللہ ملتمس مرا مقرون باجابت فرمودہ قدم رنجہ فرمایند کہ خرچ سواری آمد و رفت ارسال داشتہ شود تا اینجا تشریف آرند و الا اظہار حق ممکن نیست چہ دیگراں دریں باب مہارت تام

حامدًا و مصلیًا مسلمًا

عاجز محمد نذیر حسین - جناب مولانا کی خدمت میں جو کہ فضیلت میں مجھ سے بہت بہتر ہیں جناب مولوی سعد اللہ صاحب نیکیوں پر اللہ تعالیٰ آپکو قائم رکھے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو آجکل میرے مقابل کے لوگ کہتے ہیں کہ مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری نے عرصہ چھ سال میں جواب غیر مناسب معیار الحق کا تحریر فرمایا پھر اس عاجز کیطرف سے جواب لکھا جائیگا تو اسی تسلسل جوابات میں عمر تمام ہوجائیگی اور حل مطلب نہوگا اس سے عمدہ صورت یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف سے خود مصنف معیار تقلید شخصی کے فرض و واجب ہونے میں گفتگو کریں تاکہ مسئلہ متنازعہ طے پاجائے اس پر میں نے کہا کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ایک حکم منصف مزاج ہونا چاہیئے کہ جس کو دلائل شرعیہ پر مہارت کامل اور اقوال مجتہدین اولین و علماء متاخرین پر نظر وسیع ہو کہ فرضیت اور وجوب کے ماننے والوں کی دلیل اور منع کرنے والوں کی سند پر اچھی طرح غور و فکر کرکے حکم کا کام انجام دے اور فریقین میں سے کسی ایک کو مورد الزام بنائے اس لیئے بعد مشورہ کے قرار پایا ہے کہ عالم جامع علوم جناب مفتی سعد اللہ صاحب ہیں ایسے ہی شخص جامع کمالات کو حکم و منصف بناکر اُن سے سائل ہوں کہ ہر دو فریق کے درمیان منصف بنکر مطابق ادلہ شرعیہ کے اظہار و اثبات حق فرمادیں اسلیے مکلف خدمت والا ہوں کہ اللہ کے واسطے اور خلق خدا پر رحم کرتے ہوئے میرے التماس کو درجہ قبولیت کا دیکر یہاں قدم رنجہ فرمادیں کہ خرچ آمد و رفت کا روانہ کیا جائے

ندارند کہ افراط تفریط فریقین را ہدایت فرمایند
لہذا عرض رسان است کہ التماس
مرا قبول فرمودہ از جواب باصواب مسرور
وکامیاب خواہند فرمود والسلام مع الاکرام
خیر الختام۔

مکتوب پنجم

در احقاق حق جبن نامردی از موحدین نمے آید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولانا مفتی محمد سعد اللہ
صاحب رامپوری سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح باد نامہ گرامی رسیدہ انتظارم را رفع کرد فی الواقع از
عدم ایراد محبت نامہ جات خلجانے بود الحمد للہ کہ اطمینان
شد بیشک منصب افتا و تعلق ریاست از بس نازک است
فقدان فرصت بنگارش جواب نوشتہ اند بجاست (مولٰنا)
راہ سد او را تقلید میسر ندو خون تحقیق میریزد ماشاء اللہ دیدہ
منصفت دارید بصرہ از بصیر مناسب بشود کور را در روز روشن
از چراغہا سودے بر نمی خیزد مرا کہ جلشانہ در اشاعت
توحید واذاعت قرآن و حدیث مامور کردہ است از لوم
لائم خوف نیست دیدہ بینا دارم حاجت عصا و رفیق
(قائد) نیست سر بکف ہستم اگر نذرم قبول شد عاقبت
بخیر بود علماء آنجا و دیوبند و تمام ہند ہمگنان ساعی
ذنگا بو کردہ جواب تالیف بندہ نویسند بندہ فقیر آمادہ
است کہ جواب مسکت ہر دفعہ خواہد داد انشاء اللہ تعالےٰ

جب تک آپ یہاں تشریف نہیں لائیں گے اظہار حق کا
ممکن نہیں ہے کیونکہ اور لوگوں میں ایسی قابلیت نہیں ہے کہ زیادتی
فریقین پر نکتہ چینی کر کے راہ ہدایت کی بتائیں اس لئے
عرض ہے کہ میرے التماس کو قبول فرما کر جواب احسن سے
محظوظ و شاد کریں والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

پانچواں خط

اثبات حق کے لئے کوشش چاہیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین * * * * بگرامی خدمت میں مولانا مفتی
سعد اللہ صاحب رامپوری اللہ تعالیٰ سلامت رکھے سلام
علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد واضح ہو آپ کا خط وصول ہو کر میرے
انتظار کو رفع کیا حقیقت میں جناب کے عدم وصول خط سے تردد
تھا اللہ کا شکر ہے کہ اطمینان ہوا اس میں کوئی شک نہیں کہ قضا
کا منصب اور ریاست کا تعلق بہت نازک معاملہ ہے
عذر عدیم الفرصتی کا جو آپ نے تحریر فرمایا ہے بالکل درست
ہے (مولٰنا) سید ھی راہ کو موسوم تقلید سے کر کے تحقیق کا خون بہاتے
ہیں ماشاء اللہ آپ آنکھ انصاف کی رکھتے ہیں جانچ و پرکھ آنکھ والوں
سے صحیح ہو سکتی ہے نابینا کو روشنی میں چراغ سے کیا فائدہ پہونچ سکتا
ہے اللہ تعالیٰ جلشانہ نے مجھ کو توحید پھیلانے و قرآن وحدیث کے
اشاعت میں مامور کیا ہے ملامت کرنیوالے کی ملامت سے کچھ
خوف نہیں کرتا بینائی کی آنکھ رکھتا ہوں کسی کے رفاقت
و سہارے کی حاجت نہیں ہے ہتھیلی پر سر رکھتا ہوں اگر
میری نذر قبول ہو گئی تو زہے نصیب اس طرف اور دیوبند

پیا نخواہم بود علماء کہ جواب معیار الحق متعدد نگاشتند
مگر مفتی صاحب خوب پندارند کہ جواب کتاب من نیست
فضول خامہ فرسائیہا و ضائع سوزیہا بکار بردند بعض
احباب وتلامذہ فقیر قلم برداشتند ہمہ را تشفی دادم
کہ نوشتن چہ سود وقتیکہ جواب معیار الحق خواہد رسید
آگاہی دادہ خواہد شد امید کہ بحالت اطمینان گاہ گاہے
از صحتوری مزاج شریف مع عیال اطلاع میدادہ
باشند۔ والسلام خیر الختام۔

اور ہند کے عالموں نے دوڑ دھوپ اور کوشش کر کے میری تالیف کا جواب لکھا
بندہ فقیر تو مستعد ہے کہ ہر مرتبہ جواب مسکت دیا کرے خدا نے چاہا تو پسپائی
نہیں ہوگی مولویوں نے متعدد جوابات معیار الحق کے تحریر کیے مگر آپ
یقین کریں کہ میری کتاب کا جواب نہیں ہے بیکار تضیع اوقات اور دماغ سوزی
کی فقیر کے بعض دوست وتلامذہ نے قلم اٹھایا کہ جواب لکھیں سبھوں کو
میں نے منع کیا کہ جواب لکھنے سے کیا فائدہ جسوقت معیار الحق کا جواب آئیگا
خبر کر دوں گا امید کہ خالی وقت میں کبھی کبھی خیریت مزاج مبارک سے
اپنے و متعلقین کے مطلع فرماتے رہیں والسلام خیر الختام

معیار الحق رد تقلید میں تصنیف حضرت میاں صاحب کی ہے جو کتبخانہ نذیریہ عامہ میں موجود ہے جو صاحب چاہیں مطالعہ فرما سکتے ہیں اور اسکا جواب الجواب بھی دار المطالعہ نذیریہ عامہ میں موجود ہے حضرات شائقین ہر قوم وملت مطالعہ فرما سکتے ہیں فقط۔ سید محمد عبد الرؤف عفی عنہ

مکتوب ششم ۶

تحقیق میل برائے نماز قصر بحالت سفر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین عفی عنہ بمطالعہ مشفق مہربان سید عبد الرزاق سلمہ اللہ تعالی السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ظاہر ہو کہ تم نے اپنے خط میں جو حدیث بلوغ المرام کی عن[1] انس رض قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلثۃ امیال او ثلثۃ
فراسخ صلی رکعتین رواہ مسلم۔ نقل کی اور امیال وفراسخ کو دریافت کیا ہے
کتب احادیث مثل فتح الباری شرح بخاری واشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ
ونووی شرح مسلم ومظاہر حق وغیرہ سے ثابت ہوا ہے کہ میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے
اور نیز چار ہزار ہاتھ اور تین ہزار ہاتھ کا بھی ہوتا ہے۔ اور ذراع (یعنی گز)

[1] روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ سفر کرتے تو دو رکعت نماز ادا کرتے مسلم نے روایت کی ۱۲

چوبیس[۲۴] انگل کا ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بارہ ہزار قدم آدمی کا کوس ہوتا ہے (جیساکہ اشعۃ اللمعات میں فتح الباری شرح صحیح بخاری سے منقول ہے) و المیل[۱] ستۃ الاف ذراع والذراع عشرون اصبعًا معترضۃ معتدلۃ والاصبع ستۃ شعیرات معترضات معتدلات کذا فی النووی شرح المسلم اور ایک فرسخ[۲] تین کوس کا فاصلہ ہوتا ہے جیساکہ اشعۃ اللمعات میں ہے اور ایسا ہی فتح الباری میں نقل ہے اور انگریزی[۳] میل کا حساب معلوم نہیں ہے کہ وہ کس قدر ہوتا ہے کسی انگریزی پیمایش داں سے دریافت کرلینا چاہئے والسلام۔

سوال[۴]۔ متبنّیٰ مثل حقیقی اولاد کے ہے کہ نہیں اور متبنّیٰ کرنے والا بھی باپ اصلی سمجھا جائے گا (۲) اور متبنّیٰ مستحق میراث ہے یا نہیں۔؟

جواب۔ معلوم کرنا چاہئے کہ شرعًا متبنّیٰ حکم حقیقی اولاد کا نہیں رکھتا ہے۔ اور نیز متبنّیٰ کرنے والا شرعًا حکم حقیقی باپ کا نہیں رکھتا ہے وہ محض اجنبی ہوتا ہے۔ اسی سبب سے متبنّیٰ استحقاق میراث کا نہیں رکھتا ہے۔ ویستحق الارث برحم ونکاح صحیح کذا فی الدر المختار مترتب علی

---

[۱] میل چھ ہزار گز کا ہوتا ہے اور گز بیس انگلی معتدل کے برابر دنہ چکلی ہو نہ پتلی، اور انگلی چھ جو درمیانہ کے برابر ہوتی ہے اسی طرح نودی شرح مسلم میں ہے۔
[۲] فقہ شافعی میں سولہ فراسخ یعنی ۴۸ میل کے سفر پر قصر نماز ہے میل بکسر فارسی است یعنی آنچہ بر سرہ کشند و منارکہ بجہت علامت فرسنگ در راہ سازند یعنی کروہ وآں چار ہزار ذراع است وہر ذراع بست و چہار انگشت (از منتخب) وصاحب صراح دیوسف بن نافع چنیں آوردہ کہ میل چہار ہزار قدم باشد و میل یعنی میخ آہنی یا مسی کہ بر سرگنبد نصب کنند و در بہار عجم آوردہ کہ میل ثلث فرسنگ است کہ آنرا کروہ گویند چوں بر سر ہر کروہ بے علامت برائے تمام شدن کروہ بصورت میل ساختہ باشد مجازًا آں مسافت را نیز میل گفتہ اند ۱۲ منہ [۳] بحساب انگریزی ایک میل سترہ سو ساٹھ گز کا ہوتا ہے اور گز تین فٹ کا اور ایک فٹ بارہ انچ اور ایک انچ برابر ایک ... انگریزی کا عرض ہوتا ہے اور ایک میل میں آٹھ فرلانگ اور ایک فرلانگ دو سو بیس[۲۲۰] گز انگریزی کا ہوتا ہے۔ ۱۲ عزیز عفاعنہ [۴] یہ استفتا مفاوضہ مولوی محمد سعد اللہ کے خط کے دوسرے ورق پر تھا ۱۲

النسب اثنا عشر حکماً توریث المال والولاء وعدم صحة الوصیة عند المزاحمة الی آخر ما فی الاشباه والنظائر وغیرہ من کتب الفقه

مکتوب ہفتم

طرز تعلیم ترجمۃ القرآن خوب است اعانت الفقرا بر امرا واجب است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بجناب گرامی معین الفقرا حامی سنن خادم کتاب ذو المنن حاجی مولوی محمد جمال الدین خان عثمانی صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ واضح باد کہ طرز تعلیم ترجمہ قرآن مجید مخترعہ الصاحب موحدان را اول پسند افتاد خدایا ور اشاعتش رونق بخشاد در باب اعانت مدرسہ ہر آنکہ نوشتہ اند کہ تحریرے بجناب سرکار عالیہ والیہ ملک باید نوشت تا معاملہ رو باصلاح گیرد ہمراز ہیچوں لغو تحریکہا ہمیشہ اجتناب است بر در خدا وند تعالیٰ نشستہ ورس میدہم وے تعالیٰ شانہ از خزانہ غیب اعانت مدرسہ و متعلمین خواہد کرد چہ کہ ہمراز رجوع خدمت اغنیاء کرامتے بخشیدہ است بندہ فقیر برائے خود ہمی خواہد کہ در ینجا آوردہ ہمراز طالبان را روزی کافی وافی مے رساند پس مایہ قناعت خود فروختن کار ابلہان است خدایا الصاحب را بمراتب اعلیٰ دنیوی و دینی رساناد ۔ والسلام خیر الختام

ساتواں خط

ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم کا طریقہ بہتر ہے امیروں پر فقیر کی مدد ضروری ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین ۔ بخدمت گرامی معین الفقرا ۔ حامی سنن ۔ خادم کتاب ذو المنن ۔ جناب حاجی مولوی جمال الدین خانصاحب عثمانی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو آپکا ایجاد کیا ہوا طریقہ تعلیم قرآن مجید کا موحدوں کو بہت پسند ہوا اللہ تعالیٰ اسکی اشاعت میں ترقی فرماوے آپنے جو متعلق امداد مدرسہ فقیر کے تحریر فرمایا ہو کہ جناب سرکار عالیہ والیہ ریاست کو لکھنا چاہیئے تاکہ معاملہ درست ہو جائے عاجز کو ایسی بیکار تحریک سے ہمیشہ پرہیز رہا ہے اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر بیٹھکر پڑھاتا ہوں وہی اللہ تعالیٰ خزانہ غیب سے مدرس و متعلم کی مدد کریگا مجھے اللہ تعالیٰ نے امیروں کے دروازہ پر جانیسے کراہت عطا فرمائی ہے بندہ فقیر اپنے واسطے خواستگار ہو گا جو یہاں لایا ہے وہی مجھکو اور میرے طالبان علم کو روزی بقدر حاجت دیتا ہے صورتیں صبر و قناعت کی پونجی کو فروخت کرنا نادانی کا کام ہے اللہ تعالیٰ آپکو دین و دنیا کے اعلیٰ رتبہ پر پہونچا وے والسلام خیر الختام

مکتوب ہشتم

ہدایت نسبت بدعۃ تعزیہ پرستی

آٹھواں خط

ہدایت بابت ترک کرانے تعزیہ داری کے جو بہت بری ہے

مدار المہام ریاست بھوپال رہتے ۔ بہت نیک اور متقی تھے ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف شیخ صاحب والا مناقب عالی مراتب جناب شیخ بہادر علی خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر و العافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے گرامی بادکہ ایں روسیاہ خیرخواہ خلق بموجب حدیث شریف الدین نصیحۃ للہ ورسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم گزارش خدمت می نماید کہ از اطراف ونواحی بہار شنیدہ شد کہ در موضع مقبوضہ آنصاحب تعزیہ داری مے شود حالانکہ نزد ہمہ اہل اسلام ایں امر قبیح وشرک صریح وبت پرستی است وآنمکرم مزاحمت وممانعت از آں برعایائے خود نمی فرمایند پس از شنیدن ایں امر بہ نسبت آنصاحب خیلے تعجب رو داد چہ آں مکرم در عقل وفطانت وریاست وفراست شہرہ آفاق ہستند ودر اخمال ونابود کردن تعزیہ داری از دہ ہائے خود توجہ نمی کنند رسول مقبول صلعم فرمود کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ چنانچہ در صحیح بخاری وغیرہ مذکور است حاشا للہ واللہ در شرک بودن ایں شک وشبہ اصلا نیست چنانچہ از فتوائے مستقل مرسلہ واضح رائے عالی خواہد بود واگر بہ گفتہ ہا کہ بزعم مردماں اندیار وہابی ومخالف شرع شریف اند متردد باشند تا از علمائے حرمین شریفین فتوی در جواز وعدم جواز آں طلب فرمایند دیر آں کار رفع نشود فی الواقع کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْہِمْ فَرِحُوْنَ مسلم است ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف شیخ صاحب بلند پایہ وبرتر مرتبہ جناب شیخ بہادر علی خانصاحب اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں عافیت وسلامت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے سامی ہو کہ یہ سیاہ رو خلائق کا بھلائی چاہنے والا بموجب حدیث شریف کے کہ اصل دین اللہ ورسول وپیشوا مسلمانان اور تمام لوگوں کیواسطے نصیحت کرنا ہے اسلئے عرض کرتا ہے گرد ونواح بہار کے لوگوں سے سنا گیا کہ آپ کے مواضعات میں تعزیہ داری ہوا کرتی ہے حالانکہ تعزیہ داری تمامی اہل اسلام کے نزدیک بری شئے وصریح شرک وبت پرستی ہے اور آپ ایسی برائی سے اپنی رعایا وماتحت کو منع نہیں فرماتے ہیں یہ امر آپ کی نسبت سن کر تعجب ہوا کیونکہ فہم وفراست وعقل ودانائی میں آپ شہرۂ آفاق ہیں ۔ اپنے مواضعات وقصبے کے رسم تعزیہ داری کے مٹانے میں توجہ نہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا ۔ آگاہ رہو سب کے سب ایک دوسرے کے چرواہے ہیں اور قیامت کے دن منصب چرواہی سے اپنے پوچھے جاؤ گے چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ تمام برائیوں سے پاک ہے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی قسم ہے کہ تعزیہ داری کے شرک ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے چنانچہ فتوے مرسلہ مصدقہ علما سے بخوبی واضح ہوگا اگر میرے قول پر کہ بموجب خیالات گمان مردمان اس جوار کے وہابی ومخالف شریعت ہوں اگر تردد ہو تو مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ کے عالموں سے فتوی جائز یا ناجائز کا طلب فرماکر اس پر کاربند ہوں فرمان الٰہی سچ ہو گا کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْہِمْ فَرِحُوْنَ اسی مضمون کو شاعر نے کہا ۔

ؔ یہ نقل خط کی جناب مولانا سید محمد ابو الحسن صاحب محدث دہلوی نے بھیجی تھی ؔ حضرت ہرگز وہابی نہ تھے ہاں محدث ومجدد وقت ضرور تھے ۱۲ ع

ہر کسے را در خور مقدار خویش ؛
ہست نوع خوش دلی درکار خویش ؛
می کنند اثبات خویش و نفی غیر
چہ امام صومعہ چہ پیر دیر ؛

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى یعنی نزدیک است کہ پند پذیرد ہر کہ از خدا مے ترسد، ہرچند علی سبیل العموم تذکیر فرض است اما ہر کس باں منتفع نخواہد شد بلکہ نفع آن مشروط بشرط استعداد است لہذا گفتہ اند ؎

اصل استعداد شرط صحت است ؛ مرد چوں کور است عینک لعبت است ؛ بر دانشمندان شرع مخفی نیست کہ متابعت بر دلائل شرعیہ از کتاب و سنت و اجماع ملت صحابہؓ و تبع تابعین و مجتہدین کاملین باید نہ میل بر رسوم آبائی شاید کہ ایں میل مذموم و موجب ناخوشی رب العالمین است چنانکہ او در کلام پاک خود می فرماید۔ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ؁ مولانا روم می فرمایند ؎

خلق را تقلید شاں بر باد داد ؛
کہ دو صد لعنت براں تقلید باد ؛
گرچہ عقلش سوئے بالا مے پرد ؛
مرغ تقلیدش بہ پستی مے پرد ؛

مگر ما انچہ حق اسلام بود بعرض سامی رسانیدم آیندہ مختار اند ؎

من نگشتہ نہ ایں راہ ز خود مے پویم ؛
انچہ استاد ازل گفت بتوے گویم ؛

زیادہ ایام کامرانی مرضات رحمانی بکام باد بحرمۃ النبی ذی الرشاد و آلہ الامجاد

ہر کسے را در خور مقدار خویش ؛
ہست نوع خوش دلی درکار خویش ؛
می کنند اثبات خویش و نفی غیر ؛
چہ امام صومعہ چہ پیر دیر ؛

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى یعنی عنقریب وہی نصیحت قبول کرے گا جو خدا سے ڈرتا ہے، اگرچہ عام طریق سے نصیحت کرنا سبھوں پر فرض ہے لیکن ہر آدمی نصیحت سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ کیونکہ قبول نصیحت کے واسطے استعداد بھی شرط ہے چنانچہ شاعر نے کہا ہے ؎

اصل استعداد شرط صحت است
مرد چوں کور است عینک لعبت است

واقفان شریعت پر مخفی نہیں ہے کہ اصل دلیل شرعی ہی کی پیروی ضروری ہے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ و اجماع صحابہؓ و تبع تابعینؒ و مجتہدین کاملینؒ کا ہے نہ کہ پیروی رسوم باپ دادے کے رسم آبائی کا گرویدہ ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ناپسند ہے اور سبب اُس کی ناراضی کا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ؁

مولانا روم صاحبؒ فرماتے ہیں

خلق را تقلید شاں بر باد داد ؛ کہ دو صد لعنت براں تقلید باد
گرچہ عقلش سوئے بالا می پرد ؛ مرغ تقلیدش بہ پستی مے پرد

جناب من جو کچھ حق اسلام کا تھا بجا لایا آئندہ آپ مختار ہیں ؎

من نگشتہ نہ ایں راہ ز خود می پویم ؛ انچہ استاد ازل گفت ہمو می گویم

زیادہ ہمارا و نصیبوری کا زمانہ چاہتی و خوشنودی میں بر قرار رہے

مکتوب نہم

نکاح خالد بانفیسہ جائز است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونستعینہ ونصلی از عاجز سید محمد نذیر حسین

بخدمت شریف مہمان نواز مسافر پرور حضرت قاضی محمد بدر الدین[1] صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بدانند فقیر از مطابقت روایات صحیحہ نکاح خالد با زینب نفیسہ جائز است الفاظ جاریہ را قبول کردن خرافت عقل است چہ کر وے مجہول الاقوال است در امر نکاح توقف و درنگ مناسب نیست منافقین بدکردار بادعائے اغراض خویش چناں چنیں می گفتند و آنحضرت صلعم گاہے براں گوش نہ نہادند پس از گفتگوئے خانہ برانداز اں اجتناب اولیٰ است از جانب خود با عزیزی سید عبد العزیز سلمہ بسیار از بسیار نوشتہ شد غالب و بگمان تعمیلش بوجود آید مولوی منظور احمد دام بقائہ بذریعہ شیخ کریم بخش استفتا پیش من فرستادند از تکلف چہ سود بردا شتند مرا محبتے و شفقتے خاص با عبد العزیز است برائے بہبود و نمو دنشن دعا ہا بر زبانم است خوب کردند کہ دریں موسم ایشاں در پنجاب آمدند چہ کہ لرزہ و بخار سرخ مستولی بر دہلی است

نواں خط

خالد کا نکاح نفیسہ سے جائز ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونستعینہ ونصلی عاجز سید محمد نذیر حسین

بخدمت شریف مہمان نواز و مسافر پرور۔ حضرت جناب قاضی محمد بدر الدین صاحب اللہ سلامت رکھے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقیر کے علم میں صحیح روایت کے مطابق نکاح خالد کا نفیسہ کے ساتھ جائز ہے لونڈی کی باتوں کو ماننا بیوقوفی ہے کیونکہ اس کی بات مشکوک ہے نکاح کے معاملہ میں دیر نہیں کرنا چاہیئے زمانہ نبوت میں منافقین بدخصال ذاتی اغراض کے واسطے ادھر ادھر کی باتیں بناتے تھے مگر آنحضرت صلعم کبھی ان باتوں پر کان نہیں رکھتے تھے اسلئے خانہ برانداز کی باتوں سے احتراز کرنا بہتر ہے۔ عزیزی سید عبد العزیز سلمہ کو بہت کچھ لکھدیا ہے ضرور اس بات کی تعمیل کریں گے۔ مولوی منظور احمد صاحب نے بذریعہ شیخ کریم بخش صاحب فتوے میرے پاس بھیجا ہے اس تکلف سے کیا حاصل مجھے خاص محبت و شفقت عبد العزیز کے ساتھ ہے ان کی ترقی و صلاح و فلاح کی دعا ورد زبان ہے اچھا ہوا کہ عبد العزیز اس زمانہ میں یہاں نہیں آئے کیونکہ سارے اہل دہلی سرخ بخار و جاڑہ میں مبتلا

---

[1] ایام طالبعلمی میں حضرت نے قاضی صاحب کے یہاں چندے قیام فرمایا تھا جنہوں نے مہمانداری میں دریغ نہ کیا جب سے باہم رابطہ اور بے تکلفی تھی مراسلت بھی رہتی تھی ۱۲

[2] یہ بزرگوار مدرس مستفاد ضمانت کے نانا حقیقی اور رئیس اعظم بھیرا ضلع فرخ آباد کے تھے اللہم اغفر لہ ۱۲ عبد الحکیم عفا عنہ

متاعب سفر دیرار نجور کردے حالت علالت خود نگاشتند جناب قاضی صاحب پیروی و صد عیب چنیں گفته اند من چه نگارم قبض شدید و صداع مولم و مصدع است۔ و السلام خیر الختام۔ پنجم ربیع الآخری ۱۲۸۶ھ از دہلی

مکتوب دہم

تہجد بہترین اوقات شب است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی برادر دینی سید عبد الغنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد که عنایت نامه بافہم حالات بوضوح پیوست بے شک بوقت تہجد لحاظ آداب بارگاہ احکم الحاکمین باید کرد بعد فراغ از حوائج ضروری طہارت فرموده بر مصلے رونہد اعلیٰ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رح فرموده اند که نافت شب رنیم شب، دل لیل است و سوره یٰسین که دل قرآن است در نماز تہجد خواندن مرا اثر بخشیده است بنده فقیر می گوید که بر معانی و مطالب سوره مزمل پے برده از قرآن ہر چه بیشتر بود باید خواند ہر چه از اربعین مصطلحہ صوفیا بدست نیاید از تہجد فتوح و انشراح صدر اصفیا کرام یافته اند دل خویش را ہم از ایں و آں فارغ باید داشت۔ والسلام

مکتوب یازدہم

متضمن بر تکمیل علم طب کردن باید گرچہ انسیاخ طبیعت جانب علوم دینی ست

ہو رہے ہیں گمان تھا کہ سفر کی تکان سے بیمار نہ ہوجائیں آپ نے اپنی علالت کا حال رقم فرمایا ہے جناب قاضی صاحب سچ ہے پیری و صد عیب مثل مشہور ہے میں اپنی حالت کیا عرض کروں قبض سخت و درد سر تکلیف دہ لاحق حال رہتا ہے والسلام خیر الختام مورخہ ۵ ربیع آخری ۱۲۸۶ھ از دہلی

دسواں خط

تمامی رات میں بہترین وقت تہجد کا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ برادر دینی سید عبد الغنی صاحب! اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپکا خط ملا احوال معلوم ہوا اس میں شک نہیں کہ احکم الحاکمین کے دربار کا آداب تہجد کے وقت نگاہ رکھنا ضروریات سے ہے حوائج ضروری سے فارغ ہونے کے بعد طہارت کریں پھر مصلے پر جاویں اعلیٰ حضرت جناب مرزا مظہر جان جاناں رح نے ارشاد فرمایا ہے کہ نصف شب رات کا دل ہے اور سورۂ یٰسین قرآن مجید کا دل ہے تہجد کی نماز پڑھنے نے مجھے فائدہ بخشتا ہے۔ بندہ فقیر کہتا ہے کہ سورۂ مزمل کے مطالب و معانی پر غور کرنا و قرآن پاک سے جسقدر ہو سکے پڑھنا مستحسن ہے۔ چلہ کشی سے اسقدر فائدہ حاصل نہیں ہوا ہے جسقدر کہ تہجد سے دل کی کشادگی و صفائی صوفیائے کرام نے پائی ہے مگر پہلے دل کو دنیا و مافیہا سے فارغ رکھنا چاہئے۔ والسلام خیر ختام

گیارہواں خط

گیارہواں خط اس بارے میں کہ علم طب حاصل کرنا چاہئے اگرچہ میلان طبیعت کا اپنی علوم دینی کیطرف ہے

ـــه آپکا مزار مبارک خانقاہ حضرت مولانا شاہ ابو الخیر صاحب رح بازار چتلی قبر دہلی میں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالع گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق[2] صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین۔ نامہ نامی صحیفہ گرامی رسیدہ کاشف مدعا گردید۔ شکر طبیعت شما در علم دین خصوصاً در فن حدیث زیادہ تر مرتسخ شدہ است لہذا در علم دیگر مائل وقعتہً نخواہد بود انشاء اللہ تعالیٰ در علم طب بعد جزو دو جزو بتدریج مناسبت تام خواہد شد خاطر شریف جمع دارند و ما برضا و رغبت اجازت علم طب وا دہم و دعا میکنیم کہ او واہب الخیر والبرکت زود تر بمراد دلی شما را فائز کنانیدہ بخیریت تمام بدولتخانہ برساند آمین ثم آمین یرحم اللہ عبداً قال آمینا و در طلب مسئلہ خصاً بہائم دو سہ قطعہ خطوط متواتر بعد رفتن آنصاحب از ملک بنگال آمدہ و در آنجا اختلاف و فساد عظیم افتادہ است بنا برآں بآنصاحب تاکید اکید می نویسیم بہر طور فتوائے مسجل نمودہ جلد تر ارسال فرمایند عین لطف و کرم باشد زیادہ والسلام خیر الختام

بخدمت گرامی مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی محمد عرفان صاحب و مولوی مصطفےٰ صاحب و بالخصوص مولوی احمد علی صاحب کہ آشنائے قدیم اند ہدیہ سلام ایں فقیر عاجز خواہند رسانید و از برخوردار شریف حسین و مولوی تلطف حسین نیز قبول باد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین — بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع حسنات وکمالات کے مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر وعافیت کے ساتھ سلامت رکھے آپ کا خط موصول ہو کر مضامین سے آگاہ کیا آپکی طبیعت علم دین خاصکر علم حدیث کی طرف بہت زیادہ مائل ہے اسلئے دوسرے علم کی طرف میلان طبیعت کا دفعۃً نہوگا آپ مطمئن رہیں انشاء اللہ تعالیٰ بعد پڑھنے جزو دو جزو کے طبیعت مائل ہو جائے گی میں خوشی سے علم طب پڑھنے کی اجازت دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خیر و برکت کا دینے والا جلد مراد دلی پر کامیاب کر کے مع الخیر وطن پہونچا دے آمین ثم آمین اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم کرے جو آمین کہے بعد جانے آپ کے مسئلہ جانوروں کے خصی کرنے کا ملک بنگال سے آیا اور متواتر دو تین خطوط آئے وہاں اس مسئلہ میں اختلاف و جنگ و جدال ہو رہا ہے اسلئے آپ کو بتاکید مزید لکھتا ہوں کہ جس طرح ممکن ہو فتویٰ مہری جلد ارسال کریں عین مہربانی ہوگی زیادہ والسلام خیر الختام۔

مولوی محمد اشرف صاحب مولوی محمد عرفان صاحب مولوی مصطفےٰ صاحب کو خصوصاً خاص کر مولوی احمد علی صاحب کی خدمت میں میرے پرانے ملاقاتی ہیں ہدیہ سلام اس عاجز کی طرف سے پہونچا دیں اور برخوردار شریف حسین و مولوی تلطف حسین کی جانب سے قبول ہو

بارھواں[12] خط

میرے یہاں پیری مریدی کی دوکان نہیں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی سرفراز علی صاحب کٹولوی[1] بعد السلام علیکم عرض کرتا ہے خط آپ کا پہونچا۔

[1] کٹولا ضلع الہ آباد میں ہے ۱۲

[2] جناب مولوی شمس الحق صاحب رئیس ڈیانوہ کے رہنے والے ہیں اور میاں صاحب کے خاص مخلص شاگرد ہیں

دمیرے یہاں پیری مریدی کی دوکان نہیں ہے، ہاں مدرسہ ہے جس میں خدا تعالیٰ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے احکام پڑھائے جاتے ہیں رخدا کیا ہے اور بندہ کیا ہے، بتایا جاتا ہے دنیا بھر کی بری باتوں سے بچنا اچھی راہ پر چلنا کسی کو نہ ستانا سکھایا جاتا ہے۔ رقاق کی حدیثیں جو صحاح و مسانید و معاجیم میں ہیں ان پر عمل کرنے کی تاکید کیجاتی ہے جو کوئی شاگرد یا طالب حق خواہش کرتا ہے تو توبہ بھی کرا لیتا ہوں اور عموماً اس مدرسہ کا دستور ہے کہ جب تفسیر و حدیث نئے طالبعلموں اور صادق خواہشمندوں کو پڑھائی جاتی ہے تو پہلے استغفار و انابت کی نصیحت کرتا ہوں اگر کوئی نووارد مدرسہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں میرا وعظ ہوتا ہو اگر خواہش بیعت توبہ کی کرتا ہے تو وہ قبول کرلیجاتی ہے اسی کے ضمن میں خدا شناسی کے رموز و کتابی ہی عرض کردیتا ہوں اسی کو تلقین یا ارشاد سمجھتے ہیں بندہ شرمسار ہوں اپنے جرائم کی مقدار نہیں بتا سکتا غیر کی شفاعت کیا کرسکوں گا ہرگز نہیں، بھائی روزمرہ خود ہر وقت توبہ کرلیا کرو یہی بیعت خالصاً للہ ہے اسکے سوا میں کیا جانوں بزرگان دین سے جو کچھ ملا ہے وہ ہر مسلمان کو بتا دیتا ہوں۔ مجھے کوئی تکلف یا بخل نہیں ہے آپ کا جی میرے پاس آنے کو چاہتا ہے۔ تشریف لائیے۔ آپ تو لکھنؤ میں سب کتابیں پڑھ چکے ہیں جو کچھ جانتا ہوں بتا دوں گا۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب [۱۳] سیزدہم

مشعر آنکہ مسئلہ خصی باید فرستاد و شکریہ رسید شرح الفیہ قبول کنند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی شمس الحق صاحب مولوی اشرف الحق صاحب سلمہما اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ نسخہ شرح الفیہ و لآلی معرفت ڈاکخانہ وصول شد جزاکم اللہ تعالیٰ داز بنگالہ خطوط متضمن بطلب مسئلہ نزودیگر مرگاو را خصی کردن جائز یا ناجائز فساد عظیم برپا گردیدہ رسیدہ کاشف مدعا شد مشفقا طوریکہ مسئلہ مستفسرہ راہر قدر کہ تحریر کردہ اند برائے خدا جلد ترروانہ فرمایند کہ برآں چند مواہیر ثبت آنا نیدہ فرستادہ و ہم عین لطف و کرم برمن عاجز خواہد بود ورفتن تونک تحصیل طب

تیرہواں [۱۳] خط

طلبی میں مسئلہ خصی کے اور وصولی شرح الفیہ کے شکریہ میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین خدمت شریف مولوی شمس الحق صاحب دمولوی اشرف الحق صاحب[۱] کے اللہ تعالیٰ دو جہان میں سلامت و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ شرح الفیہ و لآلی کا نسخہ ڈاک کے ذریعہ سے وصول ہوا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ بنگالہ سے خطوط رطلب میں فتوی خصی کرنے کے جواز و عدم جواز میں جس کا فتنہ و فساد وہاں برپا ہی موصول ہوکر حالت سے آگہی ہوئی آپ نے مسئلہ مسئولہ کو جس عنوان سے اور جس قدر لکھا ہے اسکو خدا کیواسطے جلد بھیجیں تاکہ اس پر بہت لوگوں کی مہریں و دستخط کراکے روانہ کروں عین مہربانی اس عاجز پر ہوگی تونک جانا

[۱] جناب مولانا اشرف الحق صاحب مولانا شمس الحق صاحب کے برادر حقیقی ہیں ۱۲

یا ادب افتادہ یا بطور سیر ازیں رمز و سر ہم اطلاع رسانند الغرض فتوی مذکور را زود تر ارسال نمایند و از صحت و تندرستی مزاج مبارک ہم مسرور الوقت نمایند والسلام خیر الختام مولوی محمد عرفان صاحب و مولوی محمد مصطفٰے صاحب و مولوی محمد یوسف صاحب ہدیہ سلام رسانند مسئلہ مطلوبہ را بیرنگ خواہند فرستاد۔ زیادہ والسلام۔

جانا بغرض حصول علم طب یا ادب کے تھا یا سیر و سیاحت کی نظر سے لازم کہ آگاہ کریں و فتوی مذکور کو بہت جلد روانہ کریں اور صحت و تندرستی مزاج سے اپنے شاد کام کریں والسلام خیر الختام۔ مولوی محمد عرفان صاحب، مولوی محمد مصطفٰے صاحب و مولوی محمد یوسف صاحب کی خدمت میں ہدیہ سلام کہدیں مسئلہ مطلوبہ کو بصیغہ بیرنگ ارسال کریں۔ زیادہ والسلام

عریضہ بخدمت امام مجدد حضرت میاں صاحب رض باستدعائے سفارش

از عاجز محمد عرفان عفی عنہ بعالی خدمت فیضدرجت محی السنۃ قامع البدعۃ محق الحق مبطل الباطل بقیۃ السلف حجۃ الخلف مولٰنا امام مجدد مولوی سید محمد نذیر حسینؒ ادام اللہ فیوضہ و برکاتہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ الحمد للہ و الصلوٰۃ علی رسول اللہ اما بعد گذارش حال یہ ہے کہ حضرت آپ کو معلوم ہے کہ عرصہ قریب پانچ سال کا ہوتا ہے کہ ہمارے دو گانوں میں سے ایک گانوں باغوائے بعض معاندین نواب صاحب ٹونک نے ضبط کر لیا اور جو کچھ کہ ان دونوں گانوں پر قرضہ تھا وہ کل اس گانوں پر جو ہمارے پاس ہے ڈال دیا الحمد للہ علی کل حال آج تک جس طرح ممکن ہوا اس آمدنی میں گذر اوقات بھی کی اور قرضہ سے تھوڑا بہت ادا کرتے رہے اور اسی اثنا میں موقع محل پا کے نواب صاحب سے اپنی کیفیت بھی بیان کی انہوں نے بعنایت ایزدی ترحم فرما کے پھر اسکے واپس کر دینے کا وعدہ فرمایا ہے امید ہے کہ انشاء اللہ کسی دن اپنے وقت پر وعدہ پورا ہو اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ مگر چونکہ دو گانوں کا قرضہ ایک گانوں سے بالتدریج تھوڑا تھوڑا ادا ہوتا ہے چند متفرق قرض خواہوں نے نہایت تنگ کیا ہے کہ ہر وقت گلو گیر اور گردن پر سوار رہتے ہیں اور ایسا مجبور کیا ہے کہ ان سے صورت نجات کی بغیر ادا کے نظر نہیں آتی لہذا پریشان ہو کر حاضر خدمت عالی ہوا ہوں کہ حضرت مساعی جمیلہ فرما کے کسی مومن مخلص طالب اجر اخروی سے ہزار روپیہ قرض دلوا دیں تاکہ یہ قرضہ متفرق جو آٹھوں پہر کاہش جان ہے اور چین لینے نہیں دیتا، ادا کر دوں اور انشاء اللہ تعالیٰ ڈھائی سو فی سال دیکر چار برس میں ادا کر دوں گا خدا چاہے تو اس میعاد سے زائد عرصہ نہ گزرے گا اور اللہ تعالیٰ چاہے تو عرصہ قلیل میں ادا کر دوں گا کثر مدت یہ ہے جو عرض کی اور حضرت میں اسوقت نہایت ہی سراسیمہ و پریشان ہو کر آپکو مربی دارین جانکر حاضر خدمت ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے حال پر ملال عرض کیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی سعی مشکور سے اس مصیبت کو رفع فرمائے بندہ کیا عرض کر سکتا ہے سب قرآن و حدیث میں موجود ہے اور بغیر اس کام کئے ہوئے عافیت تنگ اور ٹونک جانا دشوار ہے ع

بر کریماں کارہا دشوار نیست

والسلام

ف حضرت امام مجدد رحمہ اللہ نے اس عریضہ سفارش نامہ لکھ کر بھیج دیا تھا ۱۲ منہ

ف حضرت مولانا صاحب عرفان ٹونکی حضرت میاں صاحب رحمہ کے شاگرد رشید تھے اور نہایت متقی و موحد عالم تھے ۱۲

مکتوب چہاردہم

محتوی بر اینکہ انجام مرام سائل باید کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز خاکسار محمد نذیر حسین بخدمت شریف مرجع آزادگاں
مجمع افتادگاں مولوی نور احمد صاحب و حافظ اکبر صاحب و حافظ
علی اصغر صاحب و مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی محمد اشرف
صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ
کہ بروفق اظہار و بیان مولوی عرفان صاحب از کہ مولوی محمد شمس الحق
صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب از حالات برکات سمات
خوب واقف اند) اعانت و رفاقت در اداے قرض مغری الیہ
بر جہیکہ نوشتہ اند بظہور آید زہے اجر عظیم عند اللہ الکریم خواہد
بود زیراکہ ایں خلق از اخلاق حضرت ربوبیت است کہ الرحمن الرحیم
واز عمدہ صفات نبوت است کہ بالمؤمنین رؤف
رحیم لہذا در حدیث صحیح وارد شد کہ الراحمون یرحمہم
الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من
فی السماء و در مشکوۃ و طبرانی وغیرہ مرویست کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند کہ مسلماناں را می باید کہ در شفقت و
حسن سلوک با ہم مانند یک تن باشند اگر یک عضو از تن
دردمند شود ہمہ تن بر فاقت او بیجواب ماند از ینجا شیخ سعدی
رحمۃ اللہ علیہ در گلستاں افادہ فرمودہ اند ؎

بنی آدم اعضاے یکدیگر اند

و بر آں صاحبان عالیشان فضائل جزیل قرض دادن مخفی نیست
کہ تا وقتیکہ مستقرض اداے قرضہ نکند مقرض را ہمانقدر۔

چودھواں خط

قرض حسنہ دینا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکسار عاجز محمد نذیر حسین - بخدمت شریف
مرجع آزادگاں مجمع افتادگاں مولوی نور احمد صاحب و حافظ اکبر
صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و مولوی محمد شمس الحق صاحب
و مولوی محمد اشرف صاحب کہ اللہ تعالیٰ سبھوں کو سلامت رکھے۔
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح ہو کہ مطابق بیان کرنے مولوی عرفان
صاحب کے (کہ مولوی شمس الحق صاحب و مولوی اشرف صاحب
حالات سے ممدوح الیہ کے بخوبی واقف ہیں) امداد و سلوک ادائے
قرض میں جس طریقہ پر کہ رقیم کیا ہے کرنا اللہ تعالیٰ کے یہاں بہترین
اجر کا ذریعہ ہوگا کیونکہ صفات مرضیہ سے حق تعالیٰ کے الرحمن الرحیم
ہے اور بہترین صفات نبوت سے بالمؤمنین رؤف رحیم ہے حدیث
صحیح میں وارد ہوا ہے۔ الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من
فی الارض یرحمکم من فی السماء مشکوۃ و طبرانی
وغیرہ میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں
کو چاہیئے کہ باہم حسن سلوک و شفقت میں مثل ایک تن کے رہیں
یعنی اگر ایک عضو اعضائے بدن سے دردناک ہوتا ہے تو تمامی
اعضا اسکی رفاقت میں بے خواب و خور رہتے ہیں اسی حدیث
کی بنا پر شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ گلستان میں فرماتے ہیں ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند

آپ صاحبان پر فضائل و ثواب قرض دینے کا پوشیدہ نہیں ہے
جب تک قرض لینے والا ادا قرضہ نہ کرے قرض دینے والے

در ہر روز و شب (قرض داده) مثل ثواب صدقہ برائے او نوشتہ میشود و ثواب قرض دادن ہیجده گونہ می شود چنانچہ بر آں صاحبان پوشیده نیست در ینصورت آن صاحبان حسبۃ للہ و شفقۃ علی خلق اللہ عاجز نام برده مضطر را مدد فرمایند و اجر بے حساب نزد رب الارباب ذخیره عاقبت بشمارند (بر من منگر بر کرم خویش بنگر) و نیز شکر نعمت رب العزت وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کار فرما شوند و از جواب با صواب زود تر کامیاب فرمایند و مضطر و بیکس را از بار گراں رہا نمایند و السلام خیر الختام

سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

مکتوب ۱۵ یازدہم

شکریہ رسید کتب و اطلاع شور و شغب دہلویان بملاحظہ ترجمہ در بہیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صاحب مجمع الحسنات والکمالات مولوی محمد صدیق حسن خان صاحب سلمہ اللہ ذو المنن عن الحوادث و المحن بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح رائے سامی باد کہ بفضلہ تعالی در ینجا خیریت است و خیر و عافیت آن مرجع افتادگان و مجمع دلدادگان خواستہ می باشم دریں ولا عطوفت نامہ رافت شمامہ مع ده کتب مصنفہ شما بدست حکیم صاحب پر تو درود و فرحت افزود نمود و بدن رسائل اتحاف النبلاء و شرح در بہیہ ازیں مسرور شدم کہ از جملہ باقیات صالحات شما مفید انام خاص و عام گردید جزاکم اللہ تعالی خیرا فی الدارین و آنچہ فرموده اند کہ شرح در بہیہ اگر بکار شما نیاید تا بقاضی محفوظ اللہ صاحب پانی پتی فرستاده

کو روزانہ مقدار قرضہ کے ثواب صدقہ کا اسکے نام میں لکھا جاتا ہے اور ثواب قرض دینے کا اٹھارہ گنا ہوتا ہے کہ آپ صاحبان پر مخفی نہیں ہے ایسے حال میں آپ لوگ خالصاً للہ کے واسطے و بنظر ترحم خلق اللہ کے عاجز موصی الیہ کی مدد فرمائیں اور اجر بے حساب کو اللہ تعالی کے یہاں کا ذخیرہ تصور کریں (بر من منگر بر کرم خویش بنگر) اور بھی نعمت الٰہی کی شکر گذاری وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ پر عامل ہوں اور جواب سے جلد آگاہ کریں اور غریب مسکین کو بوجہ بھاری سے خلاصی دلائیں۔ والسلام خیر الختام

سید محمد نذیر حسین

پندرھواں ۱۵ خط

رسید کتب نواب صاحب مرحوم اور دہلی والوں کے شور و غل کا اظہار ترجمہ در بہیہ کے ملاحظہ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین — بخدمت شریف - جناب نواب صاحب مجمع الحسنات والکمالات مولوی محمد صدیق حسن خان صاحب سلمہ اللہ ذو المنن عن الحوادث والمحن بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح رائے شریف ہو اللہ تعالی کے فضل سے یہاں خیریت ہے اور آپکی خیر و عافیت کا خواستگار ہے خط آپ کا مع دس کتاب مؤلفہ جناب معرفت حکیم صاحب کے وصول ہوا رسالوں کے مطالعہ سے واتحاف النبلاء و شرح در بہیہ کے پڑھنے سے بہت محظوظ ہوا آپ کے باقیات صالحات سے عام و خاص لوگ فیضیاب ہورہے اللہ تعالی دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا کرے آپ نے رقم فرمایا ہے کہ اگر شرح

دہند مشتاقانہ زیادہ حاجت بداں شرح متعلق است زیراکہ بطبع ترجمہ درر بہیّہ شما در ینجا شور و شغب رو داده وغوغا افتاده کہ مولویاں ایں دیار ملا مذہبی و بددینی نیز ملازم ساختند و بدنام کردند کہ اختراع ترجمہ از ہمیں شایع شده ولیکن بتائید ایزدی ہمہ راجواب دنداں شکن داده شد ایں شرح موید جواب باصواب گردید و بہر کس و ناکس معائنہ کنانیده میشود بہرکیف شرح مذکور نزد معاندان زماں سیف قاطع و برہان ساطع است و از من فارغ نیست آں مکرم نسخہ دیگر بقاضی صاحب فرستاده خواہند داد کہ مشار الیہ خوش عقیده متبع سنت سنیّہ است و نیز طالب شرح بلوغ المرام - نہ معلوم کہ بچہ سبب فتوی از من طلب کرده اند حالانکہ آں مکرم پیشتر دریں باب تحریر فرموده اند شاید بعرضے باشد کہ من برآں اطلاع ندارم -

دررالبہیہ آپ کے مصرف میں نہیں آئے تو قاضی محفوظ اللہ صاحب پانی پتی کو بھیجدیں جناب شرح دررالبہیہ کی زیادہ ضرورت ہے کیونکہ آپکے ترجمہ درر بہیہ کے چھپ جانے سے دہلی میں شور و غل ہو رہا ہے اور یہاں کے مولوی صاحبان اہلحق کو لا مذہب و بددین کے ساتھ مطعون و متہم کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ بے دینی پھیلانے کی غرض سے ترجمہ شایع کیا گیا ہے لیکن اللہ تعالی کی مدد سے سب کو جواب دنداں شکن دیا گیا یہ شرح جواب باصواب کا مؤید و افادہ وہ ہے ہر کس و ناکس کو دیکھا جاتا ہے بہرکیف شرح مذکور مخالفین زمانہ کے واسطے روشن دلیل و تلوار براں ہے میری ضرورت سے نسخہ مرسلہ فارغ نہیں ہے دوسرا نسخہ قاضی صاحب کو بھیجدیں ممدوح الیہ خوش عقیدہ و متبع سنت ہیں اور طالب شرح بلوغ المرام کے بھی ہیں معلوم نہیں مجھ سے فتوی طلب کرنیکی کیا ضرورت ہے حالانکہ آپ اس بارے میں تحریر کر چکے ہیں شاید کوئی پوشیدہ بھید ہو جس سے مجھے علم نہیں -

کیا فرماتے ہیں علمائے دین

اس صورت میں کہ امام الدین نے قبل از موت آنے کے روبرو چند گواہان کے حافظ سید مظہر علی کو اپنا وصی گردانا کہ میرے چوبیس ۲۴ للعہ روپے زید کے پاس اور تیس ۳۰ روپے عمرو کے پاس بالفعل موجود ہیں اور میرے ذمہ نماز روزے کی قضا بھی ہے تم دونوں اشخاص مذکورین سے روپیہ وصول کر کے میری طرف منتقل کر دینا اب مطابق فرمودہ امام الدین کے حافظ سید مظہر علی مطالبہ روپیہ نامبردہ کا زید و عمرو سے کرتا ہے زید در جواب اسکے کہتا ہے کہ میں انہیں روپیہ نہیں دینے کا اور کوئی چاہے تو لے لیوے اور عمرو کہتا ہے کہ لو ابھی دیتا ہوں کسی طرح کا عذر نہیں لہذا یہ سوال کیا جاتا ہے کہ زید کو منع اور حافظ سید مظہر علی کو مطالبہ پہونچتا ہے۔

بَيِّنُوا تُوجَرُوا

جواب :- دریں صورت مرقومہ بالا واضح ہو کہ زید کا منع کرنا کہ میں روپیہ انہیں نہیں دینے کا اور کوئی چاہے لے لیوے، شرعاً لغو اور باطل ہے اور بروقت مطالبہ کے ضرور بالضرور روپیہ حوالہ کر دینا پڑے گا کچھ عذر و بہانہ پیش نہ جائیگا - جیسا کہ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے - وانہ اوصی الی فی صحة عقلہ وجواز

تصرفه فی ترکته و انی قبلت هذه الوصیة تولیت القیام بذلک وانه کان واحی
هذا علی هذا الرجل الذی حضر کذا من الدین وان اخی هذا مات قبل قبضه
شیئًا من هذا الدین وان علی هذا الذی حضر قضاء هذا الدین الی لاصرف الی ورثته
والی ما امر به المیت فالقاضی یسمع دعواه ویسأل الخصم اولاً من الموت
فان اقر الموت توجهت علیه المطالبة من جهة الموصی لان حق المطالبة کان ثابتًا
للمیت والموت تحول الی الوصی ثم یسأله عن الدین فان امرنا لدین حینئذ یسأله
من الوصایه فان امرنا بها ایضا لا یوجر بدفع المال الیه حتی یثبت وصایته
بالبینة وذکر الخصاف فی ادب القاضی رجل ادعی ان فلانًا مات وانه کان
اوصی الیه لقبض دینه الذی له علی هذا الرجل والعین الذی فی یدیه وصدقه
المدعی علیه فی جمیع ذلک امر تسلیم الدین والعین الیه هکذا فی فتاوی عالمگیریة

حررہٗ محمد عنایت علی

سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱ | سید احمد حسین ۱۲۸۹ | سید شریف حسین ۱۲۷۹

مکتوب شانزدہم

باظہار صدمہ وقلق از ارتحال مولوی شمس الحق صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ محبی مشفقی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ آمدن شما مع الخیر از مکہ معظمہ موجب سرور موفور گردیدہ بود واز حادثہ جانکاہ انتقال اہلیہ مرحومہ شما نہایت تاسف رو داد وباز از استماع بیماری دختر شما غم بر غم افتاد مارا بجز وظیفہ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ہ چارہ نیست بصبر وشکیبائی گرایند وبشکر رب العالمین درآیند کتب مرسلہ سامی بدیہ حبیب بحبیب شما جزاکم اللہ جزاءً موفورًا وکان

سولھواں خط

تعزیت میں اہلیہ مولوی شمس الحق صاحب ڈیانوی کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت محبی ومشفقی میرے مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مکہ معظمہ سے آپکا مع الخیر تشریف لانا باعث کمال خوشی کا ہوا تھا لیکن رحلت سے اہلیہ مرحومہ کی آپ کی نہایت افسوس ہوا پھر لڑکی کے علالت کا حال معلوم کرکے نہایت صدمہ ہوا سوائے وظیفہ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ہ کے اور کوئی چارہ نہیں ہے صبر اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے شاکرین بندوں میں داخل ہوں۔ تحفہ کتب مرسلہ دوست محبوب خاطر ہوا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے

سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا ۝ خداوند کریم از حوادثات زمانہ محفوظ
داشتہ شمارا با تمام شرح ابوداؤد توفیق انیق بخشد آمین
ثم آمین زیادہ والسلام خیر الختام و بصاحبزادگان سلام ما برسانند

مکتوب ہفتدہم

بشکریہ و بدریافت آغاز شرح ابوداؤد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات
والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت
فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ
نامی و صحیفہ گرامی در حالت نگرانی پرتو ورود افگندہ موضح
مرام شد بذریعہ بلٹی بستہ خلیل خوانی از ریل طلبیدہ بمعرض
وصول آوردہ خلیل خوانی کہ برخوردار ابوالحسن بود با وحوالہ کردہ
شد و بستہ دیگر بنام محمد نو مسلم بود بمشار الیہ دادہ شد جزاکم
اللہ جَزَاءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَلَقّٰکُمْ نَضْرَۃً وَّ
سُرُوْرًا ۝ وَکَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا ۝ او موفق حقیقی
توفیق انیق عطا فرماید کہ شرح ابوداؤد بطرز سہل و حل مطلب
آغاز شد اتمامش نیز باحسن وجوہ مبارک باد ؎ دعا از من اجابت
از خدا باد ٭ مترصد کہ گاہے از خیریت مزاج مع متعلقان
وابستگان مسرور و کامگار میفرمودہ باشند زیادہ والسلام
بخدمت گرامی مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی نور احمد صاحب
و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب و بطفلان
نور چشمان ہدیہ سلام و دعا برسانند ؎
از دست گدا بینوا نیاید ہیچ ٭ جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

واقر دے اور سعی کو آپ کی قبول فرماوے خداوند کریم آپکو زمانہ کے
آفات سے محفوظ رکھے اور تکمیل شرح ابوداؤد کی توفیق عطا فرماوے
آمین ثم آمین زیادہ والسلام خیر الختام میرا سلام صاحبزادگان کو پہنچاویں۔

سترھواں خط

رسید خلیل خوانی۔ و دریافت آغاز شرح ابوداؤد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین — بخدمت گرامی۔ مولوی صاحب
جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ
تعالیٰ دونوں جہان میں عافیت و سلامتی سے رکھے۔ بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو انتظاری کی حالت میں
آپ کا خط پہونچکر احوال مندرجہ سے آگاہ کیا اسٹیشن
سے پارسل خلیل خوانی کا طلب کیا گیا۔ خلیل خوانی برخوردار
ابوالحسن کے نام سے تھی اُن کے حوالے کی گئی اور دوسرا بستہ
مولوی محمد نو مسلم کے نام کا تھا ان کو دیا گیا اللہ تعالیٰ جزاء وافر اور
خوش حالی زندگی و تازگی و خوشی آپ کو عطا کرے اور آپ کے عمل خیر
کو قبول کرے شکر ہے موفق حقیقی کا کہ بہترین توفیق مرحمت کی کہ ابوداؤد
کی شرح آسان طریقہ و حل مطلب کے ساتھ شروع ہوا اسکے
اختتام کو بھی مبارک فرماوے ؎ دعا از من اجابت از خدا باد ٭
امید کہ کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے اور متعلقین کے مزاج سے
آگاہ کرتے رہیں زیادہ والسلام۔
مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی نور احمد صاحب حافظ علی اکبر و حافظ علی اصغر
صاحب کی خدمت میں ہدیہ سلام پہونچاویں اور نور چشمان کو دعا ؎
از دست گدا بینوا نیاید ہیچ ٭ جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

عہ یعنی با قرح خوانچہ

مکتوب ہیجدہم[18]

باظہار مسرت از معائنہ تشریح سنن ابو داؤد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر و العافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ صحیفہ گرامی بعہدت مدید پرتو ورود گردیدہ موضح مرام و تعاد کام شد در آں ہنگام کہ آں مکرم روانہ دیار مشرقیہ شدند لہذا در ارسال جواب توقف رو داده حالا شنیدم کہ از کلکتہ باز آمدند و بدیدن طرز تشریح ابوداؤد ازیں سرور موفور حاصل شد و در چند روز آنرا انظر انداختہ حوالہ مولوی محمد نو مسلم کردم خداوند کریم بفضل عمیم خود بانجام بطرز مرصع برساند کہ مفید تمام ہر خاص و عام گشتہ لازم کہ ہمہ تن متوجہ بودہ باتمام رسانند کہ ذخیرہ عاقبت گردد وہرگاہ مسودہ آں خواہد آمد فوراً ملاحظہ نمودہ خواہم فرستاد زیادہ والسلام خیر الختام۔

بخدمت شریف مولوی عبداللہ صاحب و بخدمت گرامی مولوی محمد اشرف صاحب و مولوی نور احمد صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ ہدیہ سلام موصول و مقبول باد

مکتوب نوزدہم[19]

در تعزیت مولوی علی احمد صاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اٹھارہواں[18] خط

شرح ابو داؤد کے دیکھنے سے خوشی کا اظہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بزرگ بخدمت مولوی صاحب جامع الحسنات و الکمالات جناب مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں عافیت و سلامتی کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو عرصہ دراز کے بعد آپ کا خط وصول ہوکر باعث مسرت کا شف احوال ہوا چونکہ آپ پورب کے سفر میں تھے اسلئے ارسال جواب میں تاخیر ہوئی اب معلوم ہوا کہ کلکتہ سے واپس آئے اور شرح ابو داؤد کے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی اسکو چند دن دیکھ کر حوالہ مولوی محمد نو مسلم کے کر دیا اللہ تعالیٰ اسی عنوان احسن پر ختم کرائے کہ فائدہ بخش جملہ صغیر و کبیر کے ہو لازم ہے کہ بالکل مصروف ہوکر اختتام کو پہونچا دیں کہ آخرت کا ذخیرہ ہے جس وقت مسودہ شرح ابو داؤد کا آئے گا فوراً معائنہ کرکے روانہ کروں گا۔ زیادہ والسلام خیر الختام

مولوی عبد اللہ صاحب و مولوی نور احمد صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب کی خدمت میں ہدیہ سلام قبول ہو۔

انیسواں[19] خط

مولوی علی احمد صاحب کی تعزیت میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی نور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از استماع خبر جانکاہ ہوش ربا (انتقال مولوی علی احمد صاحب مرحوم) موجب تاسف ورنج والم گردیدہ کہ از احاطہ تقریر وتحریر بیرون است إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ؕ بر خواندم ودعاء مغفرت ورحمت برائے آں محمود العاقبت کردم وخواہم کرد ونماز جنازہ او انمودم اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ فی عبادك الصالحین فی جنة الفردوس آمین ثم آمین رب العالمین وبخدمت شریف مولوی شمس الحق صاحب ومولوی محمد اشرف الحق صاحب وحافظ محمد اکبر صاحب وحافظ محمد اصغر صاحب ودیگر طفلان وغیرہم سلام ونیاز من موصول باد۔

مکتوب بستم[۲۰]

تشکر رسید زر امداد محتاجین مدرسہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ درینجا خیریت است وخیر وعافیت آنصاحب مطلوب مشفقا نوٹ بست روپیہ مصارف طلبہ محتاجان مدرسہ بذریعہ خط مسرت نمط شما رسیدہ موجب خوشی وخرمی گردید جزاکم اللہ فی الدارین وبارك لکم فی الکونین ؕ آئندہ خیال خواہند داشت کہ روز بروز یک دو طلبہ می آیند ہرچند

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی نور احمد صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ خبر حادثہ جانکاہ وہوش ربا کے سننے سے (یعنی انتقال سے مولوی علی احمد صاحب مرحوم) اسقدر رنج وغم ہوا کہ تقریر وتحریر کی حد سے باہر ہے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ؕ اور مغفرت ورحمت کی دعاء مرحوم کے واسطے انشاء اللہ تعالیٰ کرونگا اور جنازہ غائبانہ کی نماز بھی ادا کرونگا اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ فی عبادك الصالحین فی جنة الفردوس آمین ثم آمین رب العالمین خدمت شریف میں مولوی شمس الحق صاحب مولوی محمد اشرف صاحب حافظ علی اکبر صاحب وحافظ علی اصغر صاحب اور بچوں کو میرا سلام موصول ہو۔

بیسواں[۲۰] خط

زر امداد محتاجان مدرسہ کا شکریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی شمس الحق صاحب۔ اللہ تعالیٰ خیر وعافیت کیساتھ آپکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خدا کے فضل سے یہاں خیریت ہے اور آپکی خیر وعافیت مطلوب ہے طلبہ مدرسہ کیواسطے مبلغ بیس عدد روپیے نوٹ بذریعہ خط آپ کے وصول ہوکر باعث خوشی کا ہوا اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں جزا وبرکت دے روزانہ ایک دو طلبہ آتے رہتے ہیں امید ہے کہ آیندہ خیال رکھیں گے گرچہ رزاق اللہ تعالیٰ ہے

الله رزاق است لیکن اسباب منوط بظاہر است لازم کہ گاہ گاہ از دو کلمہ خیریت نامہ جات مسرور می نمودہ باشند زیادہ۔ والسلام خیر الختام۔ بمطالعہ گرامی مولوی نور احمد صاحب وحافظ محمد اکبر صاحب وحافظ محمد اصغر صاحب ومولوی محمد اشرف الحق صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ سلام ودعا برسانند

مکتوب بست ویکم[21]

امداد شیخ عطاء اللہ برادرزادہ مولوی عبد اللہ غزنوی باید کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حامل رقیمہ ہذا شیخ عطاء اللہ برادرزادہ شیخ مولوی عبد اللہ غزنوی مرحوم برائے حاجت دنیوی (یعنی حوائج نکاح) درانطرف میروند امید کہ حسبۃً للہ سعی بلیغ کردہ حاجت برآری ایشاں خواہند نمود موجب ثواب خواہد شد۔ قال علیہ السلام اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا۔ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیامۃ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

زیادہ والسلام خیر الختام

۱۲۸۱
سید نذیر حسین

مکتوب بست ودوم[22]

لیکن دار ومدار ہر شئے کا اسباب ظاہر پر ہے لازم کہ کبھی کبھی دو کلمہ خیریت سے اپنی مسرور کرتے رہیں۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مولوی نور احمد صاحب وحافظ علی اکبر صاحب وحافظ علی اصغر صاحب ومولوی محمد اشرف الحق صاحب کی خدمت میں سلام ودعا پہونچادیں۔

اکیسواں خط[21]

سفارش میں امداد شیخ عطاء اللہ صاحب بھتیجے مولوی عبد اللہ غزنوی کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو اس خط کے لیجانیوالے شیخ عطاء اللہ صاحب بھتیجے شیخ مولوی عبد اللہ غزنوی مرحوم کے ہیں دنیاوی حاجت (یعنی نکاح) کیواسطے اس طرف جاتے ہیں امید کہ حسبۃً للہ کوشش پوری کرکے ان کی حاجت پوری کریں گے موجب ثواب کا ہوگا قال علیہ السلام اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا۔ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیامۃ۔ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

زیادہ والسلام خیر الختام۔

۱۲۸۱
سید نذیر حسین

بائیسواں خط[22]

---

[1] یہ خط نہایت نستعلیق خط میں ہے مگر صرف مہر حضور امام محدث کی ثبت ہے موصوف الیہ کے قلم کا نہیں ہے ۱۲ نذیر

درباب سفارش سید محمد ابراہیم صاحب مدنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طرف محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حامل رقیمہ ہذا محبی وعزیزی سید محمد ابراہیم صاحب مدنی خادم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است وواجب الخدمت والاعانت ست موجب حسنات وخوشنودی خداوذخیرۂ اخروی امداد ش خواہد گردید۔ زیادہ والسلام خیر الختام

مہر [سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱]

مکتوب بست وسوم[۲۳]

محتوی بر اینکہ مدارات وخاطرداری صاحبزادگان ڈیانواں کردہ خواہد شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع الحسنات والکمالات مولوی تلطف حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی وصحیفہ گرامی رسیدہ کاشف مدعا گردیدہ مشفقا ہر صاحبزادہ از صاحبزادگان ڈیانواں بتقصیل تحصیل صحاح ستہ تشریف خواہند آورد بحدمتگزاری شاں حاضرم السعی منی والاتمام ؎

حلقہ پیر مغانم ز ازل در گوش است
ما ہماں ایم کہ بودیم وہماں خواہد بود

سید محمد ابراہیم صاحب مدنی کی سفارش میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ بگرامی خدمت مولوی شمس الحق صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ حامل خط ہذا کا میرے محب وعزیز سید محمد ابراہیم صاحب مدنی خادم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اعانت وامداد کے مستحق ہیں انکی امداد باعث خوشنودی خداوذخیرہ آخرت کا سبب ہوگا۔ زیادہ والسلام خیر الختام

مہر [سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱]

تیئیسواں[۲۳] خط

خاطرداری ومدارات صاحبزادگان ڈیانواں کی کیجائیگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع نکوئی وکمالات مولوی تلطف حسین صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط آپ کا موصول ہو کر مضامین سے آگاہ کیا۔ صاحبزادگان ڈیانواں سے جو صاحبزادہ تحصیل صحاح ستہ کی غرض سے تشریف لائیں گے انکی خدمتگزاری میں حاضر ہوں سعی میری جانب سے ہوگی اور تمام کرانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ؎

حلقہ پیر مغانم ز ازل در گوش است
ما ہماں ایم کہ بودیم وہماں خواہد بود

---

[۲۳] یہ خط نستعلیق میں کسی نے لکھا ہے جس پر حضور امام مجدد کی مہر ہے ۱۲ عزیز

باقی خیریت بخدمت گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب و مولوی نور احمد صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب ہدیہ سلام نا موصول و مقبول باد۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مکتوب بست و چہارم [۲۴]

باظہار شوق ملاقات و تاکید اختتام شرح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد ؎

مدتے شد کہ ندیدم گلِ رخسار ترا
از خدا می طلبم دولت دیدار ترا

مشفقا در انصرام شرح تا کے اختتام میرسد بدل خلجان شدید میدارم خداوند کریم در اتمام شرح کما حقہ اعانت و امداد فرماید کہ مقصود حاصل شود تمنائے دلی انکہ ستم الصاحب یا خاطر نشوند و احوال مزمنہ خود چہ نگارم بچند امراض مبتلا ام او ارحم الراحمین خاتمہ بخیر کند۔

مکتوب بست و پنجم [۲۵]

محتوی بر بشارت کہ انشاء اللہ تعالیٰ بامر صعب کامیاب خواہد شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات

باقی خیریت ہے گرامی خدمت میں مولوی شمس الحق صاحب و مولوی نور احمد صاحب و مولوی محمد اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب۔ ہدیہ سلام موصول و مقبول ہو جیو۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

چوبیسواں خط [۲۴]

اشتیاق ملاقات و تاکید اتمام شرح ابوداؤد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع حسنات و کمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو ؎

مدتے شد کہ ندیدم گلِ رخسار ترا
از خدا می طلبم دولت دیدار ترا

دل کو یہ جلدی لگی ہوئی ہے کہ شرح ابوداؤد کی کب ختم ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اتمام شرح میں آپ کی پوری اعانت فرما دے تاکہ مقصد حاصل ہو میں نے اپنی تمنا کا اظہار کیا۔ یہ اظہار آپ کے بار خاطر نہو۔ مرض مزمنہ کا کیا حال لکھوں چند مرضوں میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے۔

پچیسواں خط [۲۵]

دعا ہے اس بات کی کہ امر مشکل میں انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی صاحب جامع کمال

والکمالات مولوی شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ دریں جا خیریت
است وخیر وعافیت آں مکرم مع متعلقان ووابستگان خواستہ
میباشد نامہ نامی وصحیفہ گرامی پرتو ورود فرحت آمود نمودہ موضح
مرام شاد کام گردید او قاضی الحاجات بامر صعب کہ قصد کردہ
اند بمراد دلی فائز وظفر یاب گرداناد و انشاء اللہ الرحمٰن ہرگاہ اجزاء
شرح خواہد آمد بہمہ تن آنرا بنظر غائر خواہیم دید او حافظ حقیقی از
جمیع آفات شمارا نگاہ داشتہ بمنزل مقصود برساند زیادہ
والسلام خیر الختام بخدمت سامی مولوی نور احمد صاحب وحافظ
محمد اکبر صاحب ومولوی محمد اشرف صاحب وحافظ محمد اصغر صاحب
ومولوی موسیٰ صاحب وغیرہم من الموحدین سلمہم اللہ ہدیہ سلام
فقیر خواہند رسانید واز حاضر الوقت فقیر عبد السلام وابو الحسن
تحفہ سلام وتسلیم قبول باد برب العباد۔

مکتوب بست وششم [۲۶]

رسید بست وپنج[۲۵] روپیہ طہارت بول وپشک شتر وسرقین ماکول اللحم نزد ہمہ سلف ثابت است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات
والکمالات مولوی محمد شمس الحق سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
برکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست وپنج[۲۵] روپیہ مرسلہ آں شکر گنج وگہر سنج
یمن برشتہ برنج بعرض وصول در آمد جزاکم
اللہ جزاءً موفوراً ۝ ولقٰکم
نضرۃً وسروراً ۝ وکان سعیکم مشکوراً ۝

وکمالات مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو فضل الٰہی سے یہاں
خیریت ہے اور خیر وعافیت آپ کی وتمامی متعلقین ولواحقین کی خواہاں
رہتا ہوں آپ کا گرامی نامہ موصول ہوکر کوائف سے آگاہ کیا جس امر
مشکل کا آپ نے قصد کیا ہے اللہ تعالیٰ کامیاب وفائز المرام کرے
اجزاء شرح کے جس وقت آئیں گے انشاء اللہ تعالیٰ بالکل مصروف ہوکر
نظر غائر سے معائنہ کروں گا حافظ حقیقی تمامی آفات سے محفوظ وماموں
رکھ کر منزل مقصود پر پہونچاوے زیادہ والسلام خیر الختام۔
خدمت گرامی مولوی نور احمد صاحب وحافظ علی اکبر صاحب وحافظ
علی اصغر صاحب ومولوی محمد اشرف صاحب ومولوی محمد موسےٰ
صاحب وغیرہ کے ہدیہ سلام فقیر کا پہونچاویں حاضرین سے
فقیر عبد السلام وابو الحسن تحفہ سلام پیش کرتا ہے۔
قبول باد۔

چھبیسواں[۲۶] خط

پچیس[۲۵] روپیہ کی رسید اونٹ کا پیشاب اور مینگنی اسکی اور دیگر حیوانات ماکول اللحم کا ذکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع نیکیوں
وکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ سلامت رکھے۔ بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ پچیس[۲۵] روپئے آپکے
بھیجے ہوئے مجھ بھیجنے ہوئے رنج کے وصولی میں آئے اللہ تعالیٰ آپکو
جزائے وافر دے اور تازگی ومسرت عطا کرے اور عمل کو قبول فرماوے
اونٹ کے پیشاب ومینگنی کی پاکی اور گوبر ودوسرے جانور ماکول اللحم

وطہارت بول ابل و پشک آں و سرقین ماکول لحم نزد امام مالکؒ واحمد رحمہما اللہ و دیگران از سلف و تبع آں بلا نکیر یافتہ شدو نیز نزد ابو موسیٰ اشعری رضؓ ظاہر چنانچہ از صنیع امام بخاریؒ مستفاد میشود و نزد حنفیہ از امام محمد ثابت است ہمچنانکہ از بحر الرائق وغیرہ واضح میشود و بیع سرقین نزد حنفیہ بلا نکیر در کتب فقہ مذکور است و نزد دیگر از سلف ناپاک است ورائے تحقیقی فقیر نیز بمتابعت امام مالکؒ و امام بخاریؒ منوط است واللہ بالصواب اختلاف مابین مولوی محمد سعید و مولوی عبد العزیز رحیم آبادی و نیز بعض مسائل مستنبط مولوی محمد حسین بٹالویؒ در تاسف وتلہف انداختہ کہ عوام بر ملاخندہ زن ہستند خصوصاً اہل تقلید زیادہ تر در شماتت اند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ وانصاحب ہمہ تن متوجہ شدہ در تحریر شرح ابوداؤد مشغول شوند و بدیگر تحریر نہ ہند اللہ جلشانہ انصاحب را از ہمہ حوادث محفوظ داشتہ بمراد دلی برساند و عاقبت بخیر گرداند۔ والسلام

کا امام مالک اور احمد رحمہما اللہ اور دوسرے سلف و متبعین سلف کے نزدیک بلا اختلاف پاک پایا گیا ہے اور ابو موسیٰ اشعریؓ کے نزدیک بھی پاک ہے جیساکہ امام بخاری رحمہ اللہ کے قول سے مستفاد ہوتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک امام محمد کے قول سے ثابت ہے چنانچہ بحر الرائق وغیرہ سے واضح ہوتا ہے اور گوبر کی بیع بلا اختلاف کتب فقہ حنفیہ میں درست لکھا ہے اور دوسرے سلف کے نزدیک ناپاک ہے اور فقیر کی رائے مطابق مسلک امام مالک و امام بخاری رحؒ کے ہے واللہ اعلم بالصواب مولوی محمد سعید و مولوی عبد العزیز رحیم آبادی کا آپس میں اختلاف کرنا و نیز مولوی محمد حسین بٹالوی کے بعض مسائل مستنبط سے مجھے حسرت و افسوس ہے کیونکہ عوام الناس خصوصاً مقلدین ہنس رہے ہیں اور برا کہہ رہے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ سارے جھگڑے سے یکسو ہوکر شرح ابوداؤد میں مصروف رہیں دوسری جانب توجہ نہ کریں اللہ جلشانہٗ آپکو تمامی مکروہات زمانہ سے مامون و محفوظ رکھ کر مراد دلی پر پہونچاوے و آخرت بہتر کرے والسلام خیر الختام

مکتوب بست و ہفتم[۲۷]

بسبب رد حاشیہ بخاری مؤلفہ مولوی احمد علی مرحوم کردن ح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت گرامی مولوی حافظ محمد عبداللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ از عاجز محمد نذیر حسین واضح باد کہ شنیدہ شد کہ انصاحب در رد مسائل مندرجہ حاشیہ صحیح بخاری کہ خلاف تحقیق

ستائیسواں[۲۷] خط

مسائل مندرجہ حاشیہ صحیح بخاری مولوی احمد علیؒ کی تردید میں

اظہار خوشی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت گرامی مولوی حافظ محمد عبداللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عاجز محمد نذیر حسین کی جانب سے واضح ہو کہ سنا گیا ہے کہ آپ رد میں مسائل مندرجہ حاشیہ بخاری ح

[۱] مبحث طہارت بول ابل و پشک و دیگر حیوان ماکول اللحم میں فقیر مدون مفاوضات ہذا نے بہت طولانی تحریر امام مجدد رفہ کے حضور میں لکھی تھی کہ جو بنظر استحسان دیکھی گئی تھی اور بعد ملاحظہ غائر دستخط و مہر ثبت فرمائے گئے تھے ۱۲ ابو حمید عزیز صمدانی

نقل کردہ مولوی احمد علی صاحب مرحوم است متوجہ شدہ اند نہایت خوشی وخرمی حاصل شد لازم کہ رد آں ضرور سعی فرمایند کہ مولوی صاحب موصوف از تحشی مذہبی خود در رد کردن صحیح بخاری قصد کردہ در بیخ کنی آن توجہ نمایند موجب اجر عظیم و از باقیات صالحات شما خواہد بود زیادہ والسلام بخدمت مولوی نور احمد صاحب و مولوی اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب وغیرہم و بہ طفلان ہدیہ سلام من برسانند حاضر الوقت بندہ عبد السلام و ابو الحسن ہدیہ سلام میرسانند و مقبول باد۔

مکتوب بست و ہشتم

رسید زر امداد مدرسہ مسرت از صحت محمد اشرف الحق صاحب خبر انتقال سید بدر الاسلام نواسہ حضرۃ میاں صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ نامہ نامی صحیفہ گرامی مع نوٹ مبلغ پنجاہ روپیہ ؎ در حالت نگرانی پرتو ورود نمودہ کاشف مدعا گردیدہ ہمدوش کامرانی گردانید و بدرقہ حیات طلبہ مخلصین شد کہ بذریعہ آں بلب نان وقوت لایموت رسید جزاکم اللہ تعالیٰ خیرا فی الدارین کہ بالفعل از قوت فارغ البال شدند و از صحت و تندرستی مزاج مولوی محمد اشرف الحق صاحب کہ بہمہ وجوہ شفائے کلی یافتند موجب کمال خوشی وخرمی مالامال گشت۔

صحت ذات دراہہ تصدق ہر روزہ ؛ خازن مہر بخورشید کند زر تحویل

اٹھائیسواں خط

رسید زر امداد محتاجین مدرسہ و اظہار مسرت صحتیابی مولوی اشرف الحق صاحب کے و اطلاع انتقال سید بدر الاسلام نواسہ حضرۃ میاں صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی صاحب جامع نیکیوں و کمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں بھلائی کے ساتھ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے شریف ہو نامہ گرامی حالت انتظاری میں مع نوٹ مبلغ پچاس روپیہ (۵۰) وصول ہو کر شادان و فرحان کیا و باعث حیات و ذریعہ نان و قوت لایموت طلبہ مخلصین کے ہوا اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں بہترین جزا دے اسوقت خورونوش کی طرف سے فارغ البال ہوگئے ہیں آیندہ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے، صحتیابی و شفا کلی سے مولوی محمد اشرف الحق صاحب کے کمال خوشی وخرمی ہوئی ؎

صحت ذات تراہہ تصدق ہر روز ؛ خازن مہر بخورشید کند زر تحویل

زیادہ والسلام خدمت میں مولوی نور احمد صاحب و مولوی اشرف صاحب و حافظ محمد اکبر و حافظ محمد اصغر صاحب وغیرہم کو ہدیہ سلام۔ عاجز کا پہنچاویں حاضر الوقت بندہ عبد السلام و ابو الحسن ہدیہ سلام پہنچاتا ہے قبول ہو

از حادثہ جانکاہ انتقال قرۃ العین بدر الاسلام چہ گویم و چہ نویسم نہ جائے ستیز نہ پائے گریز اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ہ کون سا دل تھا کہ شیشہ کیطرح چور نہ تھا
غمزدہ سینہ برشتہ دل رنجور نہ تھا
وادی حزن و ملالت میں و مغمور تھا
نشہ حیرت و بیتابی میں مخمور تھا
میرود سطح زمین از تہ پایم امروز
شاید آنروز قیامت شدہ قائم امروز
دلِ ناکامی دل شاد کہ ناشادم کرد
خانہ رنج و غم آباد کہ بربادم کرد

والدین او بر بستر خاکستر ناکامی مردہ در لیل و نہار سوگوار بیقرار افتادہ مے مانند و گاہے بیہوش و گاہے مدہوش اشک رواں می دارند ہ
دردم افسانہ شد و تاب شنیدن نرسید
حیرتم آئینہ گردید و بدیدن نرسید

آیندہ تا حصول ملاقات خود از مژدہ صحت و اعتدال مزاج مع متعلقان و البستگان خود مسرور می نمودہ باشند بمطالعہ گرامی حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب و مولوی نور احمد صاحب سلمہم اللہ تعالے این تحریر رسانیدہ ہدیہ سلام برکت التیام برسانند ہ
اے صبا نکہتے از خاک رہ یار بیار
ببر اندوہ دل و مژدہ دیدار بیار

زیادہ ایام شادمانی بکام باد از طرف شریف حسین و دیگر طلبہ مسجد و مدرسہ سلام و نیاز میرساناد۔

واقعہ جانکاہ انتقال قرۃ العینین بدر الاسلامؒ کا کیا بیان کروں اور کیا لکھوں نہ طاقت لڑنے کی نہ پیر بھاگنے کا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

کون سا دل تھا کہ شیشہ کیطرح چور نہ تھا
غمزدہ سینہ برشتہ دل رنجور نہ تھا
وادی حزن و ملالت میں وہ مغمور تھا
نشۂ حیرت و بیتابی میں مخمور تھا
میرود سطح زمین از تہ پایم امروز
دل ناکامی دل شاد کہ ناشادم کرد
خانہ رنج و غم آباد کہ بربادم کرد

اُن کے والدین بستر ناکامی پر مثل مردہ شب و روز بیقرار سوگوار پڑے رہتے ہیں کسی وقت ہوش میں اور کسیوقت مدہوش آنکھوں سے اشک جاری رہتا ہو ہ
دردم افسانہ شد و تاب شنیدن نرسید
حیرتم آئینہ گردید و بدیدن نرسید

آیندہ حصول ملاقات تک اپنی خوش خبری صحت و مزاج سے اپنی و متعلقین کے مسرور کرتے رہیں خدمت میں حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ محمد اصغر صاحب و مولوی محمد اشرف الحق صاحب و مولوی نور احمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ کے یہ تحریر پہنچا کر ہدیہ سلام برکت التیام پہونچاویں ہ
اے نکہتے از خاک رہ یار بیار
ببر اندوہ دل و مژدۂ دیدار بیار

زیادہ خوشی و کامرانی کا زمانہ میسر ہو۔ شریف حسین و طلبہ مسجد و مدرسہ کے سلام و نیاز کہتے ہیں۔ قبول ہو۔

ہ میاں بدر الاسلام جناب حکیم پیر شاہجہاں مرحوم مغفور کے صاحبزادے تھے اور حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی نواسے تھے بعمر دس سال مرض ہیضہ میں وصال ہوا ہے

مکتوب بست و نہم[29]

بالتوائے سفر دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مولوی سید عبد العزیز صمدنی وفقکم اللہ بالخیر والطاعۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد نامہ شما رسید بر مندرجاتش آگاہی یافتم پیش فقیر آمدن بالفعل سودے ندارد و چندے از مولوی امیر احمد سلمہ صحبت درس گرم باید داشت بعدہ در ینجا رسیدن مضائقہ ندارد و در مدرسہ قریب پنجاہ و ہفت[57] طالبان علم درس میگیرند ضیق فرصت امانے تمید ہد۔ والسلام خیر الختام۔

انتیسواں[29] خط

بالفعل عزم دہلی ملتوی کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ بخدمت مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ نیکی و عبادت کی توفیق دے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکا خط وصول ہوا حال مندرجہ سے آگاہ ہوا میرے نزدیک بالفعل دہلی آنا مفید مدعا نہیں ہے کچھ دن مولوی امیر احمد سلمہ سے درس تدریس جاری رکھیں بعد ازاں یہاں آنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ تقریباً ستاون طلبا مدرسہ میں پڑھ رہے ہیں اور عدیم الفرصتی سے مجکو بالکل امن نہیں ہے۔ والسلام خیر الختام

مکتوب سی ام[30]

رسید مبالغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت والا مرتبت مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ ہدیہ مرضیہ مبلغ بست و پنج روپیہ مرسلہ سامی بذریعہ منی آڈر وصول شد و بقبض در آمد جزاکم اللہ تعالے جزآءً موفوراً ۰ وکان سعیکم مشکوراً مولوی محمد ادریس صحیح بخاری و ہدایہ شروع کردند۔ بحمد اللہ طبیعت شان سلیم است بارک اللہ فی علمہ زیادہ والسلام خیر الختام۔

تیسواں[30] خط

روپیہ پہنچ گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین گرامی خدمت والا مرتبت مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو تحفہ مرسلہ آپ کا یعنی مبلغ پچیس ۲۵ روپے بذریعہ منی آڈر وصول ہوکر قبض میں آیا اللہ تعالیٰ آپکو جزائے وافر دے اور سعی کو آپ کی قبول فرمادے مولوی محمد ادریس نے صحیح بخاری و ہدایہ شروع کیا ہے شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ وہ طبیعت سلیم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے علم میں برکت دے۔ والسلام خیر الختام

جناب حکیم مولوی ادریس صاحب حضرت مولانا شمس الحق صاحب مرحوم کے صاحبزادے
[illegible]

مکتوب سی و یکم [۳۱]

رسید ہدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ بفضلہ تعالیٰ تا تحریر ہذا بخیریت بودہ بدعائے صحت و عافیت آں مشفق معہ متعلقان مولف می باشد ع

دعائے از من و اجابت از خدا باد

انچہ ہدایا بوفور رافت فرستادہ بودند پس ہدیہ حبیب حبیب شد و موجب نصیب پر خصیب گشت و مزاج مولوی اشرف الحق صاحب باعتدال اصلی بحال شد یا نہ و بچہ شغل مصروف مے باشند و در شوق وا کردہ شرح باختتام خواہند رسانید یا معطل گذارند سہ

وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نہ بود
نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب دہی

آیندہ توفیق الٰہی رفیق باد۔ زیادہ والسلام خیر الختام بمولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب وغیرہم من الاحباب۔ ہدیہ سلام نیاز الیام من برسانند

مکتوب سی دوم [۳۲]

تصحیح حدیث عمار بن یاسرؓ مندرجہ سنن ابن ماجہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اکتیسواں خط [۳۱]

ہدیہ پہنچ گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو فضل خدا سے خط لکھنے تک قرین خیریت کے رہکر داعی صحت و عافیت کا آپ کے جملہ متعلقین کے رہتا ہے ع

دعائے از من و اجابت از خدا باد

جو کچھ تحفہ کمال محبت سے بھیجا تھا ہدیہ محب کا محبوب دلپسند ہوا اور باعث عیش و کامرانی کا ہوا مزاج مولوی اشرف الحق صاحب کا اعتدال اصلی پر آیا یا نہیں اور کس شغل میں مشغول رہتے ہیں شوق کا دروازہ کھول کر شرح کو خاتمہ تک پہونچاویں گے یا معطل چھوڑیں گے سہ

وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نبود
نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب دہی

آیندہ اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال ہو۔ زیادہ والسلام خیر الختام مولوی نور احمد صاحب و حافظ علی اکبر صاحب و حافظ علی اصغر صاحب وغیرہ کو دوستوں سے ہدیہ سلام و نیاز کا میری طرف سے پہونچاویں۔

بتیسواں خط [۳۲]

عمار بن یاسرؓ کی حدیث کی تصحیح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ در ینجا خیریت است وخیر وعافیت شما مطلوب نامہ نامی وصحیفہ گرامی پرتو درود انگندہ کاشف مدعا شد چنانچہ عبارت ابن ماجہ قلمی نگاشتہ فرستادہ میشود۔ عن عمار بن یاسر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی یری بیاض خدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ انتہی ما فی ابن ماجہ قلمی ودر ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی لفظ برکاتہ نیست بعض کاتب در بعض نسخہ زیادہ کردہ است از طرف عاجز ابو الحسن بگرامی خدمت جناب فیض مآب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول باد۔

مکتوب سی وسوم [۳۳]

تعداد رکعت وتر طاق ونماز تہجد ضرور باید خواند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی ظہیر الفقرا نواب ابو محمد فیض محمد خاں صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ہویدا باد نامہ نامی رسید بدریافت خیریت محظوظ شدم ایزد تعالیٰ توفیق خیر بخشا وچہ کہ از ذات انصاحب فرو ماندگان را اعانت ویاری است بیشک رکعت وتر طاق میشود سہ ویک باید خواند دعا قنوت قبل رکوع و بعد رکوع نزد محدثین تشکر اللہ سعیہم تحقیق شدہ است بعد نماز تہجد خصوصاً از نفس خود محاسبہ ہموارہ باید کرد وملامت

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے اور آپکی خیر وعافیت مطلوب گرامی نامہ آپ کا وصول ہو کر مظہر احوال ہوا نسخہ قلمی ابن ماجہ کی عبارت لکھکر بھیجی جاتی ہے عن عمار بن یاسر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی یری بیاض خدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ انتہی ما فی ابن ماجہ قلمی اور ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی میں لفظ برکاتہ کا نہیں ہے بعض کاتب نے بعض نسخہ میں لفظ برکاتہ کا زیادہ کردیا ہے از طرف عاجز ابو الحسن بگرامی خدمت جناب فیضمآب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو۔

تینتیسواں [۳۳] خط

رکعت وتر کی طاق ہے نماز تہجد کی ضرور پڑھنا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت پشت پناہ فقرا۔ نواب ابو محمد فیض محمد خانصاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو نامہ نامی آپ کا پہنچا دریافت خیریت سے خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے کیونکہ آپ کی ذات سے عاجز وغربا کی اعانت ومدد ہوتی رہتی ہے رکعت وتر کی طاق ہے تین رکعت یا ایک رکعت پڑھنا چاہئے دعا قنوت قبل رکوع وبعد رکوع کے محدثین کے نزدیک ثابت ہے اللہ تعالیٰ

وزجر و توبیخ طریقہ اہل اللہ است ندامت وخذلان از معاصی گذشتہ روش برگزیدگان است چرا کہ کردگار تعالیٰ شانہ بسا عفو کنندہ وبخشندہ است وبندہ را از انابت وتوبہ گزیرے نیست ہرگاہیکہ بجانب بلند شہر تشریف آرند اگر ممکن باشد از لقاء خود دوستان را محروم نگزارند۔ والسلام خیر الختام

مکتوب سی۳۴ وچہارم

رسید زر امدادیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ در حالت نگرانی مبلغ پنجاہ روپیہ مرسلہ سامی رسید معرض وصول آمد جزاکم اللہ جزاءاً موفوراً ادکانت منتیکم مشکوراً و بخدمت گرامی ہمہ صاحبان مولوی نور احمد صاحب ومولوی اشرف الحق صاحب وحافظ علی اکبر صاحب وحافظ علی اصغر صاحب وہمہ طفلان ونورچشمان نام بنام ہدیہ سلام برکت التیام خواہند رسانید و چہار تعویذ برائے دفع بلا و مضرت وہمزات شیاطین فرستادہ بشود خواہ پسر باشد خواہ دختر گلو گیر سازند کہ ہر دو را فائدہ مل است والسلام خیر الختام۔ مولوی محمد علیم الدین صاحب وبرادر کلاں ایشان نیز سلام گفتہ خواہند وعند الملاقات باقی خیریت طرفین مسئول می باشد

چونتیس۳۴واں خط

روپیہ پہنچ گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو مبلغ پچاس روپیہ مرسلہ آپکا عین حالت انتظار میں پہونچا اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء کثیر دے اور سعی کو قبول فرماوے مولوی نور احمد صاحب ومولوی اشرف الحق صاحب وحافظ علی اکبر صاحب وحافظ علی اصغر صاحب اور سب بال بچوں کو نام بنام تحفہ سلام پہونچادیں گے چار تعویذ دفع بلیات وضرر شیاطین کے واسطے روانہ کی جاتی ہے لڑکا یا لڑکی جس کو ضرورت دیکھیں لٹکے گلے میں ڈالیں دونوں کے واسطے فائدہ مند ہے۔ والسلام خیر الختام وقت ملاقات مولوی محمد علیم الدین صاحب وبڑے بھائی کو ان کے میرا سلام پہونچادیں گے۔ باقی خیریت طرفین کی مطلوب ہے

انکی سعی کو قبول کرے، تہجد کی نماز کے بعد اپنے نفس سے برابر محاسبہ کرنا چاہئے اور اہل اللہ کا طریقہ ملامت وزجر وتوبیخ نفس ہے اور مقبول بندوں کا طریقہ کہ ملامت کرنا نفس کا گناہان گذشتہ سے رہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جلشانہ بہتیرے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اور بندہ کو بجز رجوع بارگاہ مولیٰ اور توبہ کے چارہ نہیں ہے۔ جب بلند شہر کی طرف اتفاق جانیکا ہو تو بشرط امکان دوستوں کو اپنی ملاقات سے محروم نہ رکھیں۔ والسلام خیر الختام

لے تعویذ یا بیچہ صرف معوذتین یا آیۃ الکرسی کی لکھی جاتی تھی معتقدین کے زیادہ اصرار سے تحریر فرماتے تھے یا کسی سے لکھا دیتے تھے کوئی نقش نہیں ہوتا تھا ١٢ عزیز

مکتوب سی و پنجم [۳۵]

باطلاع رحل و اقامت سفر بنگالہ و مراجعت دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ محب اشفق مولوی محمد شمس الحق و
مولوی محمد اشرف الحق صاحبان صانہما اللہ رب العالمین
عن الفتن بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ دیر
عرصہ یکماہ بمقامات بنگالہ دورہ کردہ بخیریت تمام بتاریخ ۱۹ شہر حال
بکلکتہ باز آمدہ انشاء اللہ تعالیٰ در عرصہ دو روز از انجا روز انہ آں
صوب گشتہ بخدمت آنصاحبان حاضر میشوم ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

بمشیت ایزدی در چند روز تدارک مافات و جبر نقصان خواہد شد و
السلام خیر الختام بہ مولوی شریف حسین و میر شاہجہاں [۵۱] وغیرہما سلام
برسد و از طرف حاجی ظہور خاں [۵۲] صاحب نیز بخدمت محبی مشفقی مولوی
تلطف [۵۳] حسین صاحب نیز ہدیہ سلام و نیاز موصول باد و از حاضر الوقت
ابو المظفر محمد اسحاق و ابو الفتح محمد عطاء اللہ صاحبان بخدمت فیض
درجت جناب مولوی شمس الحق و مولوی محمد اشرف الحق صاحبان سلام
مسنون برسد ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

پینتیسواں [۳۵] خط

سفر بنگالہ - قیام کلکتہ - و واپسی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ محب اشفق مولوی شمس الحق و مولوی
محمد اشرف الحق صاحبان اسعد رب العالمین فتنہ زمانہ سے مامون
رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو ایک مہینہ کی مدت
میں دورہ مقامات بنگالہ کا کرتے ہوئے تاریخ ۱۹ ماہ شہر حال کو ساتھ
خیریت کے کلکتہ واپس آیا انشاء اللہ تعالیٰ بعد دو دن کے یہاں سے
روانہ ہو کر آپ صاحبوں کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

اللہ تعالیٰ نے چاہا تو چند دن میں معاوضہ نقصان ہو جائیگا والسلام
خیر الختام مولوی شریف حسین و میر شاہجہاں وغیرہ کو سلام پہنچے
اور حاجی ظہور خاں کی جانب سے بھی اور محبی و مشفقی مولوی تلطف
حسین صاحب کی خدمت میں بھی ہدیہ سلام و نیاز موصول ہو صاحبان
موجودہ وقت میں سے ابو المظفر محمد اسحاق و ابو الفتح محمد عطاء اللہ صاحبان
کی طرف سے جناب مولوی شمس الحق و مولوی محمد اشرف الحق صاحبان
کی خدمت میں سلام مسنون پہنچے ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

---

[۵۱] جناب حکیم میر شاہجہاں صاحب حضرت میاں صاحبؒ کے حقیقی داماد تھے۔ اور فارسی کے فاضل و قابل عالم تھے۔ ۱۲

[۵۲] حاجی ظہور خاں صاحب عرب کے باشندے تھے اور حضرت میاں صاحبؒ کے خاص مخلص و صادق خادم رہے۔ ۱۲

[۵۳] جناب مولوی تلطف حسین صاحب حضرت میاں صاحبؒ کے صادق و ہمدرد شاگرد رشید تھے۔ ۱۲

و به باعث عدیم الفرصتی از ارسال عریضه معذور ماندم آینده خواهم نوشت
معذورم دارید۔

مکتوب سی و ششم ۳۶

اعتراض بجاست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیزی سید عبد العزیز
صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت واضح باد اعتراضیکہ نسبت مسئلہ
مرسلہ سابقہ نوشتہ اند بجاست فی الواقعہ مباحث فقہیہ و
نظائر ائمہ اختلاف زیادہ نگاشتہ شد مگر اصولاً از نفس معاملہ
تعلقے خاص دارد پدر بزرگوار شما چونکہ معتقد فقہ ہستند فلہذا روایات
فقہ نوشتن ضرور بود مگر مسئلہ متنازعہ فیہ صاف است بسم اللہ
بکنید۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب سی و ہفتم ۳۷

باز نقل فرستادہ میشود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز وافر تمیز سید عبد العزیز
صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد تا ئمہ
شمار سید منشط گردانید آنکہ نوشتہ اند کہ نقل استفتاء
از پیش ایشاں گم شد مضائقہ نیست نقل ثانی باز نسلک میفرستیم
بغور باید دید باز می نویسیم کہ ہمیشہ بر اصول نظر باید داشت
صورت مسئولہ بسیار آسان و پاک از شائبہ می دانم ہرگز زیر گفتہ

بوجہ عدیم الفرصتی ارسال خط سے مجبور رہا معاف کریں آیندہ انشاء
اللہ تعالیٰ لکھوں گا۔

چھتیسواں خط ۳۶

اعتراض درست و صحیح ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی سید عبد العزیز صمدنی اللہ
تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔ واضح ہو کہ جو اعتراض
کہ بابت مسئلہ مرسلہ سابق کے لکھا ہے صحیح ہے حقیقت میں بحث فقہیہ
اور اختلاف ائمہ کی نظیریں زیادہ لکھی گئیں مگر اصول کے رو سے نفس
معاملہ سے خاص تعلق رکھتا ہے آپ کے والد ماجد چونکہ معتقد فقہ
کے ہیں اسلئے فقہ کی روایت لکھنی ضرور تھی الغرض مسئلہ متنازعہ فیہ
صاف ہے بسم اللہ کریں۔ والسلام خیر الختام۔

سینتیسواں خط ۳۷

دوسری نقل لیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز وافر تمیز سید عبد العزیز
صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کے واضح ہوا آپکا خط وصول ہو کر محظوظ کیا آپ نے لکھا ہے کہ نقل
استفتاء میرے پاس سے گم ہو گیا ہے کوئی مضائقہ نہیں ہے دوسری
نقل پھر بھیجتا ہوں غور سے ملاحظہ کیجئے میں پھر لکھتا ہوں کہ ہمیشہ
اصول پر نظر رکھنا چاہئے صورت مسئولہ کو بہت آسان اور مبرا شک

ایں واں گاہے گوش نباید نہاد بہر وقتیکہ خواہند تشریف آرند خانہ ما موجود است۔ والسلام خیر الختام

وشبہ سے جانتا ہوں لوگوں کے کہنے پر ہرگز کان نہ رکھنا چاہئے میرا گھر موجود ہے جسوقت چاہیں تشریف لاویں۔ والسلام خیر الختام

استفتاء رضاعت

مسماۃ ہندہ زوجہ زید نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ میں نے عمر پسر خالد کو دودھ پلایا بعدہ مرتبہ ثانی جلسہ دیگر میں انکار کیا کہ میں نے دودھ نہیں پلایا۔ علاوہ ازیں عمر واقارب عمر سے ہندہ کو عداوت وکدورت ہے اور بجز اسکے کہ ہندہ نے بسبب عداوت صرف اپنی زبان سے ایک مرتبہ بیان کیا۔ کوئی گواہ پلانا دودھ کا بیان نہیں کرتا بلکہ برخلاف اسکے اور لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہندہ نے عمر کو دودھ نہیں پلایا محض افترا ہندہ کا ہے اور ہندہ بھی اب قول اول سے منکر ہو کر کہتی ہے کہ میں نے واقعی دودھ عمر کو نہیں پلایا ہے اس صورت میں بیان ہندہ کا درباب رضاعت وحرمت نکاح عند الشرع واجب التسلیم ہے یا نہیں۔ بَیِّنُوْا تُوجَرُوْا۔

الجواب:۔ واجب التسلیم نہیں کیونکہ صرف شخص واحد کا قول اسباب میں عند الشرع قابل تسلیم نہیں ہے تاوقتیکہ بشہادت دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت کے ثابت نہو کذا فی شرح الوقایۃ وحجتہ رجلان او رجل وامرأتان وفی در المختار والرضاع حجۃ حجتہ المال وھی شہادۃ عدلین او عدل وعدلتین وھکذا فی ملتقی الابحر والنہر الفائق وفی العالمگیریۃ ولا تقبل فی الرضاع الا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین عدول کذا فی المحیط وھکذا فی المسعود عیب والبحر اور اب کہ ہندہ خود منکر اپنے دودھ پلانے سے ہے اور متنزلزل القول ومردودۃ الشہادۃ وسفیہ بسبب عداوت وکدورت واختلاف اقوال کے ہے لہذا اگر بیان کرے بلا داخل کرنے شہادۃ عادلہ کے تو بھی اسکا قول تسلیم نہ کیا جائے اور حرمت رضاعت کی ثابت نہو گی سوائے اسکے حالت شک میں نکاح جائز ہے ھکذا فی ذخیرۃ العقبیٰ فی احکام الصغار وصغیرۃ بینھما شبھۃ الرضاع لا یعلم ذلک حقیقتہ قالوا لا بأس بالنکاح بینھما اذ لم یخبر بذلک عدل ثقۃ فقط واللہ اعلم بالصواب مہر

محمد اسد علی ۱۲۸۱ | محمد حفیظ اللہ حسبنا اللہ[1] ۱۲۸۱ | سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱ | محمد قطب الدین ۱۲۷۴

جواب صحیح لا ریب فیہ۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

محمد صدر الدین۔ علماء کلکتہ وبنارس نے بعینہ مثل علماء دہلی کے فتوے دیا ہے اور روایات مندرجہ بالا کے سوا اور روایات مندرجہ ذیل لکھیں۔ ومن التھذیب لا یقبل فی الرضاع الا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین وفی الکافی ولا یجوز شہادۃ المرأۃ واحدۃ علی الرضاع۔ محمد وجیہ۔ محمد امداد۔ صدیق احمد۔ محمد مظہر قاضی القضاۃ کلکتہ۔ رضا علی۔ عبد الوہاب یمنی۔ قاسم حسین۔ اصاب من اجاب۔ عبد الحق پسر وشاگرد مولوی فضل حق صاحب لا شک فیہ در جواب نکاح ہر کہ شک آرد انکار بر شرع نبوی می کند وانکار کنندہ از شرع معاذ اللہ در وعید داخل است علماء لاہور وملتان مثل علماء دہلی

[1] جناب مولوی حفیظ اللہ خانصاحب شہر دہلی کے مشہور ومعروف واعظ تھے اور مولانا محمد شریف حسین صاحب کے خسر اور حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سمدھی تھے۔

جائز نوشتند و این روایات زیادہ کردہ اند علاوہ مندرجہ فتوی علماء دہلی دفی استقبال ولا تقبل فی الرضاع شہادۃ المرأۃ واحدۃ و مواضعۃ۔ کرم احمد۔ نور الدین حسین۔ احمد اللہ حنفی۔ علماء ٹونک نے اسی کے مطابق لکھ کر اور یہ لکھا کہ روئداد سوال سے بنا مفسدہ ہے اور مفسد کا قول قابل لحاظ نہیں ہوتا اور طرفین سے کوئی شخص مطلع اپنے سخن کا ہے لہذا شرع شریف میں دخل نفس کو دینا نہ چاہیئے اور حالت تنگ میں نکاح کا جائز ہونا کتب معتمدہ حنفیہ سے ثابت ہے کذا فی الذخیرۃ العقبیٰ کذا قال الجزری نفس را دخل دادن نباید کما قال اللہ تعالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ضیاء الدین احمد۔ محمد یعقوب۔ حافظ محمد عبداللہ۔ علماء بھوپال نے بھی مثل علماء دہلی کے فتوی جواز کا دیا اور روایات کتب محولہ علماء دہلی و ٹونک و کلکتہ کے لکھی ہیں۔ سراج الدین احمد قریشی۔ نواب احمد گل خاں۔ فتح محمد خاں۔ زین العابدین قاضی القضاۃ بھوپال۔ علماء بریلی نے بھی مثل علماء دہلی و ٹونک و بھوپال و بنارس و کلکتہ کے جواز نکاح سے اتفاق کیا۔ محمد احسن صدیقی نانوتوی۔ حررہ مانی المتن صحیح۔ محمد رضا علی۔ علماء لکھنؤ نے حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی کی تحریر و حکم سے اتفاق کیا۔ حررہ محمد یوسف علی ابو الحامد۔ مفتی سفیان لکھنؤ۔ محمد موسیٰ۔ محمد نور الحسن۔ محمد عبد الحلیم فرنگی محلی۔

مکتوب سی و ہشتم[۳۸]

ترغیب نکاح۔ بعد نکاح سفر باید کرد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید نذیر حسین بخدمت عزیز وافر تمیز مولوی سید عبد العزیز صمدنی وفقکم اللہ باتباع السنۃ بعد السلام علیکم واضح باد کہ در پنجاب زیادت تپ و لرزہ است وقتیکہ سرمایہ خفیف باشد در پنجاب سفر بالفعل عزم ملتوی نمایند بلکہ بعد فراغ سنت نکاح بیایند نمی دانم کہ از کدام حدیث انکار نکاح مستفاد کردند تجرد و رہبانیت خلاف اسلام است ماورائے ازیں از نکاح شغل درس تدریس باز نمی ماند انبیاء علیہم السلام و صحابہ رضوان اللہ علیہم وائمہ سنت رحمہم اللہ ازیں سنت سلف استفادہ کردہ اند

اڑتیسواں خط[۳۸]

نکاح کیطرف رغبت کرانا۔ نکاح کے بعد سفر کرو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید نذیر حسین بخدمت عزیز وافر تمیز مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ انہیں اتباع سنت کی توفیق دے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ یہاں بخار جاڑہ پھیل رہا ہے جس وقت کچھ سردی شروع ہو جائے اسوقت یہاں آئیں سردست آنا ملتوی کریں بلکہ بعد فارغ ہونے سنت نکاح کے آئیں تو بہتر ہوگا نمعلوم کس حدیث سے آپ نے نفی و انکار نکاح استفادہ کیا تجرد اور رہبانیت اسلام کے خلاف ہے قطع نظر اسکے نکاح درس و تدریس کے شغل میں حارج نہیں ہوتا ہے انبیاء

ص مواضعہ کا لفظ غلط معلوم ہوتا ہے شاید مرضعہ کا لفظ ہو تو مطلب درست ہوگا۔

چه که از نکاح تزاید و ترقی نسل است اگر اولاد سعید بوجود آمد
ثواب از خدا خواهد رسید جناب مولوی صاحب و پدر بزرگوار
ایشان مصر هستند بحالیکه نقص شرافت نیست و کفو
مناسب است انکار فضول است محض بحیله طلب علم انکار
خلاف عقل است بنده فقیر برائے فراغ کتب شما همیشه مستعد
موجود است پدر شما استفتائیکه بذریعه ڈپٹی کریم بخش
بمن رسانیدند جوابش بدستخط خود و مواهیر علماء دهلی و دیگر
بلاد هند فرستاده ام نقلش برائے شما هم فرستاده شد اگر
صحت روایات را نقص باشد از ماخوذ و ماخذ مطابق نمایند
نیا بزرگ ایشان هنگام سفر بنده از الٰه آباد حسبةً لله مسافر نوازی
و برادرانه مهمانی فرموده بودند همچنیں رئیس کریم النفس نیافته
ام از شما غم جوانه مرگ دختر خود غلط می نمایند اللهم ارحم علیها
الحمد لله انکه اتباع سنت سنیه و انکار از تقلید ناسدید خلاف
شیوه پدر بزرگوار خویش می نمایند و قیاس را خیر باد گفتند
جزاک الله خیرا ۰

بریں مژده گر جاں فشانم رواست
که ایں مژده آسائش جان ماست

عمرت دراز باد والسلام خیر الختام

علیہم السلام اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اور ائمہ سنت رحمہم اللہ تعالیٰ
اس نکاح سے سنت سلف صالحین نے بھی اختیار کیے ہیں کیونکہ نکاح
سے زیادتی و ترقی نسل کی ہوتی ہے اگر نیک اولاد ہوئی منجانب خدا
ثواب ملیگا جناب مولوی صاحب و والد ماجد آپ کے مصر ہوتے
ہیں جبکہ شرافت و نجابت میں کسی قسم کی خرابی نہیں ہے اور کفو ٹھیک
ہے تو انکار کرنا محض ساتھ حیلہ طلب علم کے فضول و خلاف عقل ہے
بندہ فقیر واسطے فارغ التحصیل کرانے تمہارے ہر وقت آمادہ و موجود
ہے آپ کے والد ماجد نے جو فتویٰ کہ بذریعہ ڈپٹی کریم بخش صاحب کے
مجھے بھیجا تھا اس کا جواب اپنے دستخط سے مع مہر علماء دہلی وغیرہ
کے روانہ کیا اس فتوے کی نقل آپ کے پاس بھی روانہ کی ہے اگر
روایات کی صحت میں خرابی ہو ماخوذ و ماخذ سے مطابق کریں مقام الٰہ آباد
سے سفر کرنے کے وقت آپکے نانا بزرگوار نے بندہ کی دعوت و مسافر نوازی و
مہمانی برادرانہ کی تھی میں نے ایسا رئیس کریم النفس نہیں دیکھا اپنا غم جوان لڑکی
کے موت کا دل سے مٹائیں گے اللھم ارحم علیہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہو کہ طریق
والد بزرگوار کو چھوڑ کر اور انکار تقلید ناسدید سے کر کے پیروی سنت سنیہ کا کیا
اور قیاس نا مرضیہ کو خیر باد کہا جزاک اللہ خیرا

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست ۰ کہ ایں مژدہ آسائش جان ماست

تمہاری عمر دراز ہو ۔ والسلام خیر الختام

سلہ یہ تادیب سنت محض ہدایت و اتباع حکم حضرت مجدد رحمہ اللہ و پدر بزرگوار و خال اکرم بتاریخ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۰۰ھ ہجریہ روز چہار شنبہ
بوقت شب بعد عشاء صمدن میں دختر حضرت زبدۃ الاولیاء مولانا سید محمد عبد اللہ محدث صمدنی سے کیا گیا اور میرے مکرم
استاد مولانا شمس العلماء السید امیر احمد صاحب سہسوانی نے اسی وقت یہ تاریخیں مبارک کتخدا عزت نشانش ۔
زوجہ خدا پرست ؎ فرمائی تھیں ۔ اور قطعات میں بھی موزوں فرمایا تھا ۔ الحمد للہ کہ عفیفہ جلیلہ زوجہ خدا پرست ہے ۱۲
جسوقت کتاب مدون ہوئی تھی عفیفہ زندہ تھیں ۱۲ آغا

مکتوب سی و نہم ۳۹

اظہار مسرت نکاح۔ و دعاء اولاد صالح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از سید محمد نذیر حسین بمطالعہ عزیزی اخی مولوی سید عبد العزیز صمدنی وفقکم اللہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو بہت نہایت محظوظ ہوا کہ سنت نکاح سے اللہ تعالیٰ نے تم کو فراغت دی افسوس کہ جناب قاضی صاحب مرحوم یہ تمنا اپنے ساتھ لیگئے قاضی صاحب کا انتقال باعث قلق ہے فقیر نے اُن کے لئے دعاء خیر ہمیشہ کی ہے وہ مسافر نواز دوست پرور تھے اللہ تعالیٰ ان کو درجہ مغفرت دیکر صادقین میں شمار فرمائیگا مجھے اپنے اللہ سے اُمید ہے کہ تم کو وہ اولاد صالح بخشیگا[1] اور یہ بھی قوی اُمید ہے کہ اور پورا بھروسہ ہے کہ تعداد بھی زیادہ ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام خیر الختام اپنی عفیفہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو میری جانب سے دعاء خیر اتباع کتاب وسنۃ کی دیجئے کہدیجئے کہ ہمیشہ اسکے فلاح[2] کے لئے خدا سے التجا کروں گا ہاں خوب یاد آیا کب آوگے جب آو تو کتاب فا روق فی السحدیث کو اپنے چچا یا قنوج سے ضرور لیتے آنا اور خوب سمجھو کہ آمین بجہر و رفع یدین زین الصلوٰۃ ہے احقاق حق میں کسیوقت خوف نہ کرنا کوئی عزیز چھوٹ جاے پروانہ کیجیے مگر اتباع سنت ہرگز متروک نہو جان جاتی رہے کیا مضائقہ ہے مگر قرآن و حدیث کے خلاف ہرگز کوئی لفظ زبان پر نہ آے خوب سمجھو ڈرنے سے کچھ نہیں ہوتا صرف خدا کا ڈر چاہیئے تم خوب جانتے ہو کہ یہ تلقین میری اس وقت تلقین معمولی نہیں ہے ۔

۳ شوال ۱۲۹۹ھ از دہلی

مکتوب چہلم ۴۰

در دہلی با پدر رسید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چالیسواں خط ۴۰

دہلی آئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

---

[1] یہ دعاء حضرت امام مجدد رحمہ اللہ کی قبول ہوئی کہ ۱۲ نفوس اصلاب ان زوجہ خدا پرست سے اللہ نے بخشی تھی مگر اب چار ہی نفوس باقی ہیں کہ جو سب صالح ہیں خدا اُن کو زندہ و متقی رکھے ۔ ۱۲ عزیز

[2] یہ دعاء بھی حضور کی قبول ہوئی ہمیشہ موصوفہ نے تو انگرانہ اور سخیانہ و فیاضانہ بسر کی جن کو فلاح بھی خدا نے دیا تھا افسوس کہ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۳۲ھ قبل مغرب لکھنؤ میں اپنے ولد رشید خلف سعید مولوی سید محمد عبد الحمید خاں رضوی سلمہ اللہ کے یہاں انتقال کیا اور رات ہی میں جلد عیش باغ میں مدفون ہوئی ہیں بہشت فاطمی بھی انکو خدا نے بخشی تھی - اللھم اغفرلھا ۱۲ عزیز

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت عزیز دلہا مولوی سید
عبد العزیز صمدنی سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد
وفتیکہ دل مائل باشد والیشان متحمل شداید سفر و قیام دیار غیر و
افتراق و مہاجرت بیگانہ وخویش می توانند شد بسم اللہ بیایند
غریب خانہ حاضر است ایں ہم قابل لحاظ است کہ اگر قصد مصمم
باشد دو وسہ سال تا فراغ علم تفسیر وحدیث دریں جا ماندہ بود
منظور باشد تشریف آرند چندے دریں جا ماندن و ناکام واپس
شدن ہرگز پسندیدہ امر نزد خردمنداں نیست ۔ والسلام خیر الختام
از فقیر شریف حسین سلام مسنون اگر طلب علم منظور است
تشریف بیارند بار بار پرسیدن چہ ضرور است آئندہ مختار
حضرت اقدس مدظلہ را بحال ان مہربان توجہ خاص است

مکتوب چہل و یکم [۴۱]

باستدراک صحت و ممانعت سفر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت اعزی مولوی سید عبد العزیز صمدنی
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم وعلی من لدیکم واضح باد نامہ ایشاں رسید
خرسند گردانید الحمد للہ کہ بساخوشحال ہستم از رنجوری خویش
کہ نوشتند خدا شفاء عاجل ببخشا و بعد حصول طمانیت و قوت
جثہ[1] عزم اینجا باید کرد فقیر خانہ حاضر است و بجائے
دیگر ہم قیام ممکن است از ہمہ امور مطمئن باشند

عاجز سید محمد نذیر حسین عزیز دل مولوی سید عبد العزیز صمدنی
اللہ سلامت رکھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ واضح ہو کہ جب تک
آپ کے دل کا میلان اس طرف ہو کہ تکالیف سفر و اجنبی دیار کا
قیام وخویش واقارب کی جدائی اختیار کر لیں گے تو بسم اللہ تشریف
لائیے غریب خانہ موجود ہے یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اگر عزم پختہ ہو
اور علم تفسیر وحدیث سے فارغ ہونے تک دو تین برس یہاں رہنا
اختیار کریں گے تو آئیے ورنہ چند دن رہنا اور ناکام واپس
جانا ہرگز پسندیدہ بات نہیں ہے ۔ والسلام خیر الختام
فقیر شریف حسین کی طرف سے سلام مسنون قبول ہو اگر
حصول علم منظور ہے تشریف لائیے بار بار پوچھنے سے کیا فائدہ آئندہ آپکو
اختیار ہے حضرت اقدس مدظلہ کو آپکے ساتھ توجہ خاص ہے ۔

اکتالیسواں خط [۴۱]

بیماری کا کیا حال ہے؟ ابھی دہلی نہ آئیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت اعزی مولوی سید
عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے السلام علیکم وعلی من
لدیکم کے واضح ہو آپ کا خط پہنچا خوش خرم کیا اللہ تعالیٰ کا
احسان ہے کہ اچھا ہوں اپنی علالت کا حال تحریر کیا اللہ تعالیٰ سے
دعا ہے کہ جلد صحت کامل عطا فرماوے بعد حاصل ہونے قوت جسمانی
وطاقت بدنی کے یہاں کا قصد کریں فقیر کا گھر موجود ہے اور دوسری جگہ
بھی قیام کا انتظام ہو سکتا ہے ان باتوں سے مطمئن رہیں ۔

[1] جثہ بتشدید ثائے مثلثہ بدن و تن مردم وغیرہ ۱۲ منتخب اللغات ۔

مکتوب چہل و دوم [۴۲]

بطلب نسخہ دمغ الباطل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ عزیز و افر تمیز مولوی امیر احمد خصہ اللہ الصمد بلطفہ المؤبد بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از عرصہ یکسال چند خطوط بطلب نسخہ دمغ الباطل روانہ کردم لیکن از جوابش مسرور نکردند چہ جائے ارسال کتاب مشفقا در واپس کردن کتاب مذکور سبب چیست و مانع کیست غور نمایند کہ والد ماجد مرحوم شما بوعدہ پنج و چہار ماہ آنرا استعار گرفتہ بودند کہ بعد نقل برداشتن آن خواہم فرستاد بعد وفات شان از آنصاحب طلب کردم مگر در لیت و لعل گذاشتند کہ عرصہ دہ سال منقضی شد و کتاب مذکور ندادند در عاریت اینچنیں نشاید خصوصاً آن عزیز کہ از سادات اند و عادات سادات سادات العادات است و نواب صدیق حسن خاں صاحب از من و از آں عزیز نیز در طلبش بارہا نوشتند تاہم آنصاحب نفرستادند خیر ہر چہ گذشت در گذشت حالا بہر کیف خواہند فرستاد و ہرگز تعلل و تکاسل روا ندارند کہ در اتحاد قلبی (کہ میان ما و شما است) حجاب نیفتد اگر خواہند آنرا حوالہ مولوی صاحب خواہند نمود کہ بواسطہ شان بمن خواہد رسید۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مکتوب چہل و سوم [۴۳]

ترک ادب نباید کرد

بیالیسواں خط [۴۲]

دمغ الباطل بھیجدیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز و افر تمیز مولوی امیر احمد اللہ بے نیاز اپنے لطف ابدی کیساتھ مخصوص کرے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو طلب میں نسخہ دمغ الباطل کے چند خطوط عرصہ ایک سال میں روانہ کئے مگر ہنوز اسکے جواب سے محظوظ نہ کیا چہ جاکہ کتاب بھیجتے اے صاحب کتاب مذکور کے واپس نہ کرنے میں سبب کیا ہے اور مانع کیا ہے غور کریں کہ تمہارے والد ماجد مرحوم پانچ چار مہینے کے وعدہ پر عاریت لیگئے تھے کہ بعد نقل کرنے کے بھیجدوں گا ان کی وفات کے بعد آپ سے مانگی مگر لیت و لعل میں رکھی یہاں تک کہ عرصہ دس برس کا گذر گیا اور کتاب مذکور نہ دی عاریت میں ایسی بات نہ کرنی چاہئے خاصکر آپ سادات سے ہیں اور عادتیں سادات کی سید العادات ہیں نواب صدیق حسن خاں صاحب بارہا مجھ سے اور آپ سے طلبگار ہوئے اس پر بھی آپ نے نہیں بھیجی خیر جو کچھ گذرا گذرا اب جس طرح ممکن ہو روانہ کریں اور ہرگز حیلہ حوالہ و سستی جائز نہ رکھیں تاکہ اتحاد قلبی میں (جو کہ میرے اور تمہارے درمیان میں ہے) حجاب واقع نہ ہو اگر چاہیں اس کتاب کو حوالہ مولوی صاحب کے کر دیں کہ بذریعہ ان کے مجھ تک پہونچ جائیگی۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

تینتالیسواں خط [۴۳]

ترک ادب نامناسب ہے صبر بہرحال کرنا چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الحسنات و الکمالات مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر فی الکونین بعد السلام علیکم واضح باد قضیہ نامرضیہ دریافتم اگرچہ تحریر ایشاں مبہم و مجمل است الا بگوش ہوش باید شنید کہ در معاملہ خرد و بزرگ کسے را ادب نباید گذاشت بیشک از سعایت نمام بالعزیز مضرتے رسید مگر بر عایات نازلہ صبر کردن شعار متصوفین است بندہ زبانی گفتہ بودم براں کاربند نشدند چہ کردہ اید کہ معاملہ دیگر رو داد مقارنت زناں جواں پیراں را فرتوت می کند و مصاحبت زن نو خانہ برانداز می باشد خوب کردند کہ صاف دامن خود برچیدند از خدا نعمتے خواہد رسید انشاء اللہ تعالےٰ منتظر باشند از خدا امید قوی است کہ از سمت خانہ شاہدیار مشرقیہ کشائیشے خواہند یافت اگرچہ چندے توقف است الا نہ چنانکہ مستعجلانہ مضطر و منتشر باشند والسلام خیر الختام۔

مکتوب چہل و چہارم [۴۴]

متوقع موہبت خدا باید بود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ہویدا باد کہ پرچہ ایشاں از شاہجہان پور رسید خوب کردند کہ بکانپور رفتند انشاء اللہ تعالیٰ کامراں خواہند شد وعدہ قریب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع نیکوئی و کمالات مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو قصہ قضایا ناپسندیدہ معلوم کیا اگرچہ آپ کی تحریر صاف نہیں ہے مبہم و مجمل ہے تو غور سے سنو خرد و بزرگ کے معاملہ میں پاس ادب کو نہ چھوڑنا چاہیئے بیشک چغلخوروں کی سعی سے آپ کو نقصان پہنچا۔ مگر آفات نازلہ پر صبر کرنا طریقہ اللہ والوں کا ہے میں نے آپ کو زبانی کہا تھا اس پر عامل نہیں ہوئے اب معاملہ کی نوعیت بدل گئی جوان عورتوں کا قرب بڈھوں کو بڈھا پھوس بنا دیتا ہے اور صحبت نئی عورت کی بربادی گھر کی کرتی ہے بہت مناسب کیا کہ اس جھگڑے سے الگ ہو گئے انشاء اللہ تعالیٰ اسکا اجر اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ملیگا خدا تعالیٰ سے اُمید قوی ہے کہ دیار مشرق سے تم کو فلاح صلاح حاصل ہو گی مگر کچھ توقف ہے لیکن جلد بازی میں اپنے مضطر و بیقرار نہوں۔ دیر آید درست آید۔ والسلام خیر الختام۔

چوالیسواں خط [۴۴]

فضل الٰہی کے اُمیدوار رہنا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپ کا خط شاہجہانپور سے پہنچا اچھا کیا کہ کانپور گئے خدا نے چاہا فائز مرام ہونگے وعدہ آن پہنچا ہے جو کچھ تدبیر کی ہے بہت بہتر ہے مگر کچھ بھی دقوع میں آتا

[1] باعتبار استخارہ مسنونہ و تقویت فضل الٰہی یہ بشارت ہی جسکو نجوم و کہانت سے تعلق نہیں اور ویسا ہی ہوا - ۱۲ عزیز

رسیدہ سلسلہ جنبانی کہ کردہ اند مناسب بود اگر بظہور نیاید ے
تاہم امر خدا زوال پذیر نیست و نمی شود چیزے از اشفاق پدر
گرامی قدر خویش نوشتند غنیمت است انشاء اللہ تعالے
قریب زمانہ می آید کہ ہمہ کربت کافور میشود چرا کہ خدائے کریم رزاق
مطلق و پناہ بیکسان است بربندگان خود رحم می فرماید ہرگز
ہرگز یاس را دخلے نباید داد وقتیکہ بمنصبے رسند دعا گوے
خویش را زود باگاہند مولوی شریف حسین مدعمرہ بخیریت ہستند
و طلبہ منتظر و متقاضی شیرینی کانپور[1] انشاء اللہ تعالے والسلام خیر الختام

مکتوب چہل و پنجم [۴۵]

بسفارش سید کاظمی بغدادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی قدر مسافر نواز مہمان پرور
نواب سید محمد صدیق حسن خاں صاحب بہادر زاد اللہ عنایتہ بعد
السلام علیکم و رحمۃ اللہ واضح باد حامل ہذا با صفات محامد بہیہ آں
مخزن برکات برائے حصول سفارش نزوم رسید از بسکہ مسکین
مزاج و متورع است از تیمارش ذخیرہ حسنات اندوزند چرا کہ
سید کاظمی و مجاور بغداد است مگر کارہ از بدعات است بندہ
فقیر شکر گزار الطاف آنصاحب خواہد بود والسلام خیر الختام۔

مکتوب چہل و ششم [۴۶]

باظہار مسرت ملازمت نصائح دینا و امانت دیگر امور ضروری

جب بھی حکم الٰہی زائل ہونیوالا نہیں ہے اندیشہ ہوگا والد ماجد کی
مہربانی و شفقت کا حال جو کچھ تحریر کیا غنیمت ہے انشاء اللہ
تعالیٰ وہ زمانہ قریب آتا ہے کہ کل تکالیف کافور ہو جائیں گی
کیونکہ خداوند کریم رزاق مطلق و پناہ دینے والا بیکسوں کا
ہے اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے ہرگز ہرگز ناامیدی
کو خیال میں نہ لانا چاہئے جسوقت کسی عہدے پر کامیاب ہو تو
دعا گو کو جلد مطلع کریں مولوی شریف حسین مدعمرہ خیریت سے
ہیں اور طلباء کانپور کے شیرینی کے منتظر ہیں۔ والسلام خیر الختام

پینتالیسواں خط [۴۵]

سید کاظمی کی سفارش نواب صاحب کی خدمت میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی قدر مسافر نواز و مہمان
نواز نواب سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر اللہ تعالیٰ آپکی
عنایت کو زیادہ کرے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ کے واضح ہو حامل خط ہذا
آپکی شہرہ آفاق تعریف و توصیف سنکر بغرض سفارش میرے پاس پہنچا آدمی
بہت غریب و پرہیزگار ہے اسکی خدمت و سلوک سے ذخیرہ نیکی کا حاصل کریں
سید کاظمی صاحب بغداد کے مجاور ہیں مگر بدعت و بے دینی سے بیزار
ہیں آپکے الطاف کریمانہ سے بندہ فقیر شکر گزار ہوگا۔ والسلام خیر الختام۔

چھیالیسواں خط [۴۶]

ملازم ہونیکی خوشی بہت نصائح سودمند مکتوب الیہ کیواسطے

---

[1] یہ سب استفسار فضل الٰہی محض باعتبار استخارہ مسنونہ کے ہے کہ جیسا ظاہر ہوا ۱۲ کمالی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت اعزی و احبی مولوی سید عبد العزیز صمدنی بارک اللہ فی عمرک بعد السلام علیکم واضح باد از تحریریکہ بنام مولوی سید شریف حسین صاحب مد عمرہ رسید بوضوح پیوست کہ سلسلہ ملازمت شروع نمودند بسیار خوب کردند چراکہ ما متوکلاں را ہمیں فتوح است یاد دارند کہ بہتمم علاقہ یتیم شدند در قرآن مجید وارد است کہ لَا تَأْكُلُوا مَالَ الْيَتِيمِ در حفظ و صیانت حقوق بسیار کوشش باید نمود امین را ہمیشہ بر صدق و دیانت قائم باید بود و از صحبت لئام نا فرجام احتراز می نمودہ باشند و گاہے خواہش مال باطل پیرامون خاطر ایشان نباید و در صحبت اغنیاء مداہنین اہمالے نباید چراکہ تقرب اغنیاء مار گزندہ است دیگرے آنکہ علوم دین را بمشقت حاصل نمودند ضائع نباید ساخت از مشاغل متعلقہ فرصت غیر ممکن باشد ورنہ درس بطالبان دادن بسیار مناسب اگر ہم نباشد کتب بینی و شغل تالیف بسا مستحسن و بہتر خیرات دیگرے آنکہ حق ہم مکتب بسیار است ہرگاہ کہ ازیں مدرسہ کسے رسد برفاہ وے کوشند از اللہ تعالیٰ دعا میکنم کہ روز افزوں ترقی نصیب شما خواہد بود از جملہ موجودین مدرسہ سلام مسنون قبول باد۔

والسلام خیر الختام

مکتوب چہل و ہفتم

تحریر عربی نثر و نظم خوب است الا شوق مزید باید نمود تا موقعہ فکر گیری بیاید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بہ خدمت اعزی احبی مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دے بعد السلام علیکم کے واضح ہو اس خط سے جو کہ مولوی سید شریف حسین صاحب مد عمرہ کے نام سے تھا معلوم ہوا کہ تعلق ملازمت کا آپنے کر لیا ہے بہت اچھا کیا کیونکہ ہم متوکلوں کے واسطے یہی ذریعہ فتوح کا ہے۔ یاد رکھو کہ تم یتیموں کے نگراں مقرر کئے گئے قرآن پاک میں آیا ہے لَا تَأْكُلُوا مَالَ الْيَتِيمِ حقوق کی نگہداشت و حفاظت میں بہت کوشش کرنا چاہئے امین کو ہمیشہ سچائی و دیانتداری پر ثابت رہنا چاہئے اور نا لائق کنجوس کی صحبت سے پرہیز کرتے رہیں اور حرام مال کی طرف کسی وقت تمہارے دل میں خطرہ تک نہ آنے پائے اور گہرا تعلق اغنیاء بے پروائی کرنیوالے دین سے نہ رکھنا چاہئے کیونکہ انکی قربت مثل سانپ ڈسنے والے کے ہے دوسری بات یہ ہے علوم دین کو محنت سے حاصل کیا ہے ضائع نہ کرنا چاہئے کاروبار کی ذمہ داری سے فراغت غیر ممکن ہے ورنہ طلبا کو پڑھانا بہت مناسب تھا اگر درس ممکن نہو تو کتب بینی و شغل تصنیف و تالیف بہتر کام و باعث ثواب ہے دوسری بات یہ ہے حق صاحب مکتب کا بہت ہے جب کوئی شخص اس مدرسہ کا آپکے پاس جائے اسکی رفاہ حاجت میں سعی کریں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ترقی روز افزوں تمہارے نصیب ہو جملہ حاضرین مدرسہ کی جانب سے سلام مسنون قبول ہو۔ والسلام خیر الختام

سینتالیسواں خط

عربی نثر و نظم کی تحریر اچھی ہے لیکن مشق زیادہ کی جائے تا کہ فکر کا موقعہ آئے

ـــه ایسا ہی ہوا ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید **محمد نذیر حسین** بخدمت شریف نبراس الادباء مولوی سید عبد العزیز صمدنی دام بقاہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ واضح باد خیریت نامہ رسید مبتہج گردانید تحریر عربی ایشان دیدم نثر دلپذیر و نظم پرجوش است الا چندے مشق باید کہ ادبا زمانہ بروے حرف گیری نہ نمایند اگرچہ نزد فقیر بسیار شستہ زبان است الا مشق خرد سال است قصیدہ کہ بطرز شیروانی نوشتند و بروے اعتراضہا نمودند خوب ست رفاعی شاعر عرب را کہ ستودند نمی دانم کہ از کلامش چہ لطفہا یافتند اگرچہ وے کہنہ مشق است الا بلاغت ندارد و فصاحت و بلاغت انشاپرداز را لازم و ملزوم است۔ زیادہ چہ نویسم۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب چہل و ہشتم ۴۸

کتاب نذیر المبتدعین خوب است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز طالب حسنین سید **محمد نذیر حسین** بخدمت جامع الحسنات والکمالات حبیب الفقراء عزیز العلماء اعزی سید عزیز احمد الشہیر بمولوی عبد العزیز رضوی الصمدنی مد عمرہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ہویدا باد راحت نامہ شما کہ نامزد فقیر کردہ بودند بوصولش مسرور و موفور دست داد ع

اے وقت تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی

مبالغ کہ از بہر ہمدرسان خویشتن رسانیدند احسان بجان دعا گوئے خود و طلبہ نمودند (بارک اللہ فی عمرک) از حالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید **محمد نذیر حسین** بخدمت شریف میں شمع ادیبوں کے مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ تمہاری بقا کو دائم رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو خط خیریت کا ملا مسرور کیا تمہاری تحریر عربی دیکھی نثر مرغوب خاطر اور نظم پرجوش ہے مگر چندے مشق کی ضرورت ہے تاکہ ادیب لوگ حرف گیری نہ کر سکیں اگرچہ فقیر کے نزدیک زبان بہت شستہ ہے لیکن مشق بچوں جیسی ہے قصیدہ جو کہ شیروانی کے طرز پر لکھا ہے اور اس پر جو اعتراضات کئے ہیں بہت خوب ہیں تعریف شدہ شاعر عرب رفاعی کی آپ نے کی میں نہیں سمجھتا کہ اس کے کلام سے کیا لطف اٹھایا اس کا کلام تو کہنہ مشق ہے مگر بلاغت سے خالی ہے۔ حالانکہ فصاحت و بلاغت انشاپردازوں کے واسطے لازم و ملزوم ہے۔ زیادہ کیا لکھوں۔ والسلام خیر الختام۔

اڑتالیسواں خط ۴۸

کتاب نذیر المبتدعین کے بارے میں استحسان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز طالب حسنین سید **محمد نذیر حسین** خدمت میں جامع الحسنات والکمالات محبوب فقرا محب علماء اعزی سید عزیز احمد مشہور مولوی عبد العزیز رضوی صمدنی اللہ تمہاری عمر کو دراز کرے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کے واضح ہو تمہارا خط فقیر کے نام وصول ہو کر باعث ازدیاد خوشی ہوئی ع۔

اے وقت تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی

جو روپیہ کہ آپنے ہم سبق کیواسطے بھیجا احسان حال پر دعا گوئے اپنے وطلبہ کے کیا اللہ تمہاری عمر میں برکت دے، دریافت حالات

آنچه از خصوصاً تندرستی عفیفه زخود سلمہا نوشتند مطمئن شدم بعد فراغ مشاغل خدمت خود انہماک ایشاں جانب علوم دین سیما کتاب وسنت ، بدیگر وسائل گوش زد ایں بوریا نشین شد اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ بست دانہائے تشقالوشے راوتپوری بمن رسانیدند الحمد اللہ ام افزود صانعہ اللہ حیوبلث زین پیش اجزاء نذیر المبتدعین فرستادہ بودند من اول الی آخر بامعان کامل دیدم کتب منقولہ را ماستیاب یافتم ع

عمرت دراز بادکہ کارے نمودہٗ ۔

تحریر متین ومطالب ذہن نشین طرز مناظرہ بسیار بہیں ۔ ادلہ محکم وبراہین مفخم راچہ ستایم او تعالیٰ شانہٗ قابلیت شما روز افزوں کناد روحی فداک خصوم را پاسخ مسکت وجواب کاسر اسنان پیش کردن کار عبد العزیز است جائیکہ از معقول وکلام اجوبہ خویش را پر زور کردند ندرتش بس صرف کردند ایں طرز جدید را استواری یاد عزیزم نامش کہ معنون ایں طامس الاسم ودارس الرسم نمودند محظوظ شدہ پسندیدم الا تر میمے کردہ ام نذیر المبتدعین ملقب بہ عزیز الموحدین خوب میدانم کہ بر اصرار خود ہر وقت مستعد باشند صدائے پیر ہشتاد سالہ را نخواہند شنید الا اطاعت شیخ پیر خود ضرور واجب میدانند اگر پذیرند منت بجانم نہند جا بجا کہ اشارہ کردہ ام مکرر باید دید وہرگز بتصور نیارند کہ خط کشیدہ ام بلکہ ہدایت مصلحانہ ہست کہ او را خوب می فہمند رسالہ بزم میلاد جزو رسالہ عزیز الموحدین کردم او را در مجلدی در آورند مضامین دلچسپ و قاعدہ التقاط از بس نادر است عبارت اردو ہمانست کہ بارہا ستائش کردہ ام ۔ حالات ابن دحیہ ومظفر اربلی خوب بنگارش آوروند جزاک اللہ بعفیفہ سلمہا باید گفت کہ برائے ایشاں دعائے تزاید ایمان وبقا ودکثرت اولاد ومال برزبان ایں دعاگوی ست

وہاں کے خصوصاً صحت یابی سے عفیفہ سلمہا کی تحریر سے طمانیت وتشفی ہوئی اس بوریا نشین کے سننے میں آیا کہ کار متعلقہ سے فارغ ہوکر ساری توجہ آپ کی درس تدریس اور علوم دین خصوصاً کتاب وسنت میں مصروف ومبذول رہتی ہے اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ دانہ تشقالوئے راوتپوری پہنچ گئے ماشاء اللہ خوش ذائقہ تھے اللہ تعالیٰ تمہاری حیاۃ کو دو چند کرے قبل اسکے نذیر المبتدعین کا رسالہ بھیجا تھا اول سے آخر تک غائر نظر سے میں نے معائنہ کیا پوری عبارت کتب منقولہ کی پائی ع ۔ عمرت دراز باد کہ کارے نمودہٗ ۔

عبارت چسپاں ذہن نشین ہے مناظرہ کا طرز بہت بہتر ہے عمدگی دلائل وبراہین کی کیا تعریف کروں اللہ تعالیٰ جل شانہ تمہاری قابلیت کو زیادہ کرے میری جان تم پر قربان ہو مخالف کو جواب مسکت ودندان شکن دینا عبد العزیز ہی کا کام ہے جس جگہ معقول وعلم کلام سے اپنے جوابات کو قوی ومضبوط کیا ہے بہت ہی ندرت سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ اس طریق جدید کو استحکام بخشے عزیزم کتاب کے نام کو جو گمنام کے نام سے معنون یعنی منسوب کیا ہے میں نے بطیب خاطر اسکو پسند کیا لیکن کچھ ترمیم کردی جائے یعنی نذیر المبتدعین ملقب بہ عزیز الموحدین میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم اپنے اصرار پر جمے رہوگے اور اَسّی سال کے بوڑھے کی ہرگز نہیں سنوگے مگر تابعداری اپنے شیخ پیر کی ضروری جانو اگر نصیحت قبول کروگے تو احسان مجھ پر ہوگا جہاں جہاں میں نے اشارہ کیا ہے اسکو مکرر دیکھو اور ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ صرف خط کھینچا ہوا ہے بلکہ ہدایت اصلاحانہ ہے اسکو خوب سمجھو ۔ رسالہ بزم میلاد کو رسالہ عزیز الموحدین کا جز بنا دیا ہے اسکو ایک جلد میں رکھیں مضامین دلربا اور طریق انتخاب عبارت کا بہت نادر ہے ۔ آپ کی اُردو کی تعریف میں بارہا کرچکا ہوں ابن دحیہ ومظفر اربلی کے حالات کو اچھے عنوان سے لکھا ہے اللہ تعالیٰ جزا دے ، اہلیہ سلمہا

بالضرور گاہے بدہلی تشریف باید آورد و از مرگ پسر شکیب
ورزند خدا بسیار[1] پسر خواہد داد ہمہ ایمانداران را ہمیں ابتلا
پیش آمدہ عقب وے نجات یافتہ برخوردار شدہ اند۔
عزیزم دیگر آنکہ معطوفہ را باید دید اجوبہ بطور رسالہ موجز
بدلائل اہل کلام بنویسند تا کہ منقول نزد معقولیان و
فلسفیان پرزور باشد از یادداشت کہ ہمرشتہ است
مستفید باشند چراکہ از درس ۴۵ طلبہ منتہی فقدان
فرصت است موقع دم راست کردن نیست ہرچہ تمام
تحریر و در رسالہ بہ ترتیب باید فرستاد کہ بعد ثبت
مہر و دستخط مطبع فاروقی فرستادہ آید نہج ساطعہ
و براہین قاطعہ بطرز دلربا باشد عبارت خشک زاہدانہ
نباید بے شک از انہماک مشاغل سرکاری ضیق مہلت
خواہد بود الا جانان را ہموارہ فرصت می باشد و پیران را
مجال حرکت نمی ماند والسلام خیر الختام۔

۳ر شوال ۱۲۹۸ھ ہجریہ از دہلی

مکتوب چہل و نہم ۴۹

رفع اعتراض بر لفظ عزیز العلما کہ خطاب از سلطان وقت نیست بلکہ لقب عرف است شیخ بخشیدہ است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات و الکمالات

سے کہدیں کہ تمہارے واسطے درازی حیات و زیادتی ایمان و
اولاد و مال کی دعا ہر وقت اس عاجز کی زبان پر ہے کسی وقت دہلی
آنا چاہئے اور لڑکے کی رحلت پر صبر و شکیبائی کو لازم تصور کریں۔
اللہ تعالی بہت لڑکے عنایت کرے گا تمامی ایمان والوں کو یہی آزمائش
لاحق حال ہوئی ہے بعد میں خلاصی حاصل کرکے فائز المرام ہوئے
ہیں۔ عزیزم دوسری بات یہ ہے کہ معطوفہ کو دیکھنا چاہئے اور رسالہ
مختصر میں جواب اہل کلام کے طرز پر لکھیں تاکہ منقول معقولیوں
و فلسفیوں کے نزدیک زوردار ہو جائے۔ پرچہ یادداشت کا کہ منسلک
کر دیا ہے اس سے فائدہ حاصل کریں کیونکہ درس تدریس سے ۴۵ طالب علم
منتہی سے دم لینے کی فرصت نہیں ہوتی ہے کہ الگ تحریر کروں جہانتک
ممکن ہو جلد رسالہ کو ترتیب دیکر روانہ کریں تاکہ مہر و دستخط کرکے مطبع
فاروقی کو بھیجا جائے۔ واضح ہو کہ عنوان دلائل و براہان کا قوی اور مضمون دلربا
نہ کہ عبارت خشک زاہدانہ ہو اسمیں شک نہیں کہ کثرت مشاغل سرکاری سے
فرصت بہت کم ملتی ہوگی مگر جوانوں کیواسطے فرصت کا نکالنا دشوار نہیں ہے
ہاں بڈھوں کیلئے قوت حرکت کی بھی باقی نہیں رہتی ہے والسلام خیر الختام

۴ر شوال ۱۲۹۸ھ ہجریہ از دہلی

انچاسواں خط ۴۹

رفع اعتراض لفظ عزیز العلما پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع نیکیوں و کمالات و فضائل
عزیز و اقرتمیز عزیز العلما صمدنی اللہ تعالی سلامت رکھے بعد السلام

[1] بفضلہ تعالی ایساہی ہوا

والفضائل عزیز واقر تمیز عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ ایشاں رسید کور مغزانی کہ بر لفظ عزیز العلماء اعتراضہا کردہ اند بیجا است بلکہ نافہمی بر دماغ اوشاں مستولی است ایں الفاظ عرف لقب است کہ حالت واقعی را باظہار می آرد چنانچہ علماء سلف وخلف رحمہم اللہ ہمیں شعار اختیار فرمودہ اند بحر العلوم وسراج العلماء وضیاء الفقہا وغیرہ وغیرہ ایں الفاظ اضافیہ را از خطاب شاہی تعلق نیست ونہ بایں زماں خطابے برائے علماء مقرر شدہ است شیوخ واساتذہ طالبین راسخین را ہموارہ بشرط مہرپروری وراست سخنی وجوہر شناسی خواندہ اند کہ دراں تکلف وبیجا ستائش را دخلے نیست چرا کہ بیجا ستائی ولاف وگزاف خلاف واقع گفتن آئین ایں غریب خانہ نیست کفٰی باللہ شہیدًا باعلان منادی میدہم شما لاریب عزیز العلماء عزیز المحدثین ہستند وہموارہ ایں الفاظ جزء نام خواہم نوشت والسلام خیر الختام

۴ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ ہجریہ از دہلی

علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکا خط پہنچا لفظ عزیز العلماء پر جن کور مغزوں نے اعتراض کیا ہے انکا اعتراض بیجا ہے سو فہمی انکے دماغ پر غالب ہے عرف الفاظ لقب ہوتے ہیں کہ واقعی حال کو واضح کرے چنانچہ اگلے پچھلے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی طریقہ برتا ہے جیسا کہ بحر العلوم وسراج العلماء وضیاء الفقہاء وغیرہ ان الفاظ اضافیہ کو بادشاہی خطاب سے کوئی تعلق نہیں اور نہ اس زمانہ میں کسی قسم کا خطاب عالموں کے واسطے مقرر ہوا ہے شیوخ واساتذہ کا برابر دستور رہا ہے کہ کمال محبت وشفقت سے لائق ومستعد طلبا کو واقعی اوصاف کیساتھ کہ جس میں بیجا توصیف نہو، ملقب ومتصف کیا کرتے تھے اور بیجا تعریف وخلاف واقعہ مدح اس غریب خانہ کا طریقہ نہیں ہے کفٰی باللہ شہیدًا میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ تم بلاشبہ عزیز العلماء وعزیز المحدثین ہو اور ہمیشہ یہ الفاظ تمہارے نام کا جزو کرکے لکھوں گا۔ والسلام خیر الختام

۴ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ ہجریہ از دہلی

مکتوب پنجاہم

بسفارش اجراء وظیفہ وعلوفہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بخدمت عالیجناب نوابصاحب مجمع فضائل ومنبع فواضل جامع الحسنات والکمالات جناب نواب

---

۵۱ بندہ خادم فقیر حقیر عبد العزیز رضوی باشندہ صمدن ومن مکتوبات ۱۲ منہ ۵۲ خوشا طالعم کہ آقا روحی وقدوۃ ابن خدامم باں الفاظ مرا مخاطب فرمودہ بذرۂ عقیدت رسانیدند۔ مرا خطاب عزیز العلما یا عزیز المحدثین کافی است کہ مقابل وے دیگر خطابات را نمی پسندم دریں خطابات تا زندگیم محفوظ خواہد ماند کسے منتزع نتواند کرد ۱۲ عزیز خادم ۵۳ یہ خط حضور کا مہری ہے دستخطی نہیں ہے ورنہ ایسے الفاظ نہوتے اور نہ عبارت بے ربط ہوتی کوئی شخص لکھا کے لے آیا اور آپکی مہر کرا لی حضور کی عبارت چست وفصیح وبلیغ الفاظ میں ہوتی ہے تو ایسے ۱۲ منہ

مولوی صدیق حسن خاں صاحب سلمہ اللہ ذو المنن عن الفتن والمحن بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے خدام والا ہو کہ سابق سنہ ۱۲۸۰ ہجری میں گذارش کی تھی کہ حسبۃً للہ وشفقۃً علی خلق اللہ تعالی سرکار سے وظیفہ انخانہ جناب مولوی قاضی محمد بشیر الدین صاحب مرحوم کا مقرر فرمایا جاوے چنانچہ آپ نے بمزید عنایت ومہربانی مجھ کو تحریر فرمایا تھا کہ مجکو پس ماندگان قاضی صاحب مرحوم کا خود بہت خیال ہے ہرا ہر وقت پر موقوف ہے آیندہ خیال رکھوں گا، پس گذارش یہ ہے کہ آپ نے جسقدر پسماندگان قاضی صاحب مرحوم کی پرورش فرمائی اسکے وہ لوگ شکر گزار ہیں اور یہ لوگ آپکے خیر خواہ اور دعا گو ہیں جو کہ سرکار والا سے اکثر دعا گو یہ تنخواہ مناسب بلا اخذ خدمت وبلا استحقاق فیضیاب ہیں اسی طرح وظیفہ بقدر ۳۰ روپیہ ماہواری زوجہ قاضی صاحب مرحوم ومغفور مقرر فرمایا جاسے تو البتہ حیات مستعار بوجہ احسن بسر ہوگی اور آپ کیلئے اور سرکار عالیہ کے حق میں دعا دیں گے مناسب کہ بمقتضائے کریمانہ غور اور کوشش وسفارش درباره تقرر وظیفہ سرکار سے فرمائیں آپ کو موجب وباعث اجر عظیم عند اللہ الکریم ہوگا قطع نظر اسکے وہ مستحق بھی معلوم ہوتی ہیں کیونکہ اکثر ملازموں کے ساتھ رعایت بھی ہو جاتی ہے جیساکہ اہلیہ مولوی عبد الباری مرحوم کے چندہ روپیہ ماہوار مقرر ہوئے ہیں پس گذارش میری یہ ہے اور امید ہے کہ آپ ضرور خیال فرماکے بندوبست وظیفہ مناسب اہلیہ جناب مولوی صاحب مرحوم کا سرکار عالیہ سے یا اپنی ڈیوڑھی خاص سے فرمادیں گے اسکی پذیرائی میں رعایت خاص میرے حال پر ہوگی اور آپ کو اجر عظیم ہوگا اور مولوی شمس الدین سلمہ قرضداری آٹھ نو سو روپے کی وجہ سے نہایت زیر بار ہیں اسوجہ سے وہ تنخواہ مقرر اخراجات روزمرہ انکے کافی نہیں ہوتے ہیں۔ فقط زیادہ والسلام خیر الختام۔

سید محمد نذیر حسین
۱۲۸۱

مکتوب پنجاہ ویکم

بسفارش منشی احمد حسین صاحب برادر زادہ مولوی محمد صاحب مہاجر مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید المرسلین اما بعد عرض حال فقیر حقیر محمد نذیر حسین دہلوی بخدمت فیضدرجت محب العلماء المہاجرین مخلص الطلباء والمساکین حامی دین متین خاتم النبیین السمحی وصاحب الخیرات مولانا واولنا جناب نواب سید محمد صدیق حسن خاں صاحب جزاکم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واضح باد الحمد للہ کہ خیریت سے ہوں اور صحت وسلامتی آں ذات ستودہ صفات کی ہمیشہ خواہاں وجویاں رہتا ہوں باعث تصدیعہ دہی یہ ہے کہ حامل رقیمہ ہذا منشی احمد حسین برادر زادہ مولوی محمد انصاری مہاجر مکہ معظمہ مرد صالح دیندار وصاحب العیال ونسبت دار ہیں بوجہ بیکاری وکثرت عیال داری مبلغ چارسو ۴۰۰ روپیہ کے مقروض ہیں اور کوئی صورت ادائے قرضہ وسبکدوشی بسبب نہونے کسی قسم کی آمدنی کے معلوم نہیں ہوتی ہے سخت پریشان وحیران ہیں اور کسی سے سوال بھی نہیں کرتے ہیں حسب ورز بباعث قرضہ بخوف الہی وہ نالاں وگریاں رہتے ہیں کیونکہ قرض کا بہت بڑا وبال ہے اور سخت وعید آئی ہے اسلیئے میں سفارش کرتا ہوں کہ منشی احمد حسین مذکور کو زر قرضہ سے نجات وخلاصی لا

¹ نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ خلد آشیان بھوپال

مجکو ممنون و مشکور فرمائیگا اور عند اللہ ماجور ہو جئیے گا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۔ وَاَنْفِقُوْا فِی اللّٰهِ فَکُّ رَقَبَةٍ اور موافق فرمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ کَانَ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ عَوْنِهٖ وَمَنْ یَّسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَّسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ کچھ تھوڑے وقدرے بطور نفقہ ماہواری از مد زکوٰۃ و خیرات مقرر فرماویں جس طرح سے ہو سکے زر قرض حامل رقیمہ ہذا کے امداد فرماویں بموجب قول سبحانہ تعالیٰ وَفِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۔ زیادہ والسلام مع الاکرام

مہر [سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱ھ]

مکتوب پنجاہ دوم[۵۲]

باستحسان تحریر عدم جواز سفر بجز مساجد ثلثہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت عزیز العلماء اعزی اخی مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ ایشاں بعین انتظار رسید تحریریکہ در عدم جواز سفر زیارت قبور پیران کلیر، منگیر، اجمیر، دکن پور وغیرہم وغیرہم نوشتہ اند بدانست بندہ قابل اعتراض نیست طرد و رد بطرز آراستہ نمودند بارک اللہ فی عمرک مختصر می نگارم عن ابی سعید الخدری رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تشدوا الرحال الا الی ثلثۃ مساجد مسجد الحرام ومسجدی ومسجد الاقصیٰ۔ پس برائے امکنہ متذکرہ بالا اجمیر وغیرہ۔ و قبیلے ازیں، رفتن خالی از دغدغہ نیست چراکہ امم سابقہ بر کوہ طور و مزار جناب یحییٰ علیہ السلام از منار ہا سفر می نمودند لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجز اماکن ثلثہ بہ نیت اجر از ثواب رحلہ را منع فرمودند البتہ مرگورستانیکہ قریب قریہ و شہر بطریق سنت رفتن و دعائے مغفرت نمودن و موت خویش بیاد آوردن موجب حسنات است چراکہ دریں امور بے

مہر

باونواں[۵۲] خط

ناجائز ہونا سفر کا سوائے مساجد ثلثہ کے اس تحریر کی نسبت استحسان فرمانا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بگرامی خدمت عزیز العلماء اعزی اخی مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی۔ اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو عین انتظار میں خط آپ کا پہنچا جو مضمون کہ سفر زیارت قبور کے ناجائز ہونے پر مثل پیران کلیر منگیر۔ اجمیر۔ دکن پور وغیرہ کے لکھا ہے بندہ کے علم میں قابل اعتراض نہیں ہے عنوان شائستہ سے رد بدعت کا کیا اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دے میں مختصر تحریر کرتا ہوں عن ابی سعید الخدری رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تشدوا الرحال الا الی ثلثۃ مساجد مسجد الحرام ومسجدی ومسجد الاقصیٰ تو واسطے زیارت کے مقام متذکرہ بالا جانا خالی خوف گناہ سے نہیں کیونکہ اگلی امت کوہ طور و مزار حضرت یحییٰ علیہ السلام وغیرہ مقامات پر بنظر حصول ثواب کے سفر کرتے تھے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوائے تین مقامات کے ثواب کی نیت سے جانا منع فرمایا۔ ہاں شہر و دیہات کے قریب جو گورستان ہے وہاں سنت طریقہ

رغبتی از سکاید دنیا ردون حاصل میشود در یں باب تحریر مفتی صدرالدین خاں مرحوم و مباحث فقیر باید دید، تحریر العزیز بطرد بدعه و نصرة سنت ہمطرز شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ یافتم ستایش بر ستایش چہ بلکہ دعا میکنم کہ اللہ جلشانہ روز افزوں ترقی علم و عمل و عمر و روزی کناد زیادہ و السلام خیر الختام سہ ربیع الاخری ۱۲۹۷ھ ہجریہ از دہلی

از بندہ راجی مغفرت سید شریف حسین بعد سلام مسنون آنکہ تحریر بسیط کہ بعدم جواز سفر مذکورہ بالا نوشتہ اند باز ارسال فرمایند دیگراں ہم مشتاق ہستند خدام جناب والد ماجد را طرز تحریر آں مہرباں بسیار خوش می نماید اکثری فرمایند کہ از تازہ شاگردان و معتقدان ہمین است کہ بقالب انشا پردازی روحے تازہ در دمیدہ و گاہے می فرمایند کہ طرز تحریرین عبدالعزیز صمدنی ربودہ و ہمگناں را تہیدست کردہ و بسیار از بسیار محظوظ شدہ بکرات و مرات خطوط آں مہرباں ملاحظہ مے آرند۔

پڑھنا اور دعا مغفرت کی کرنی اور اپنی موت کو یاد کرنا باعث اجر و ثواب ہے کیونکہ اس فعل سے بے رغبتی دنیائے فانی سے حاصل ہوتی ہے۔ اس بارے میں جناب مفتی صدرالدین خانصاحب مرحومؒ کی تحریر عاجز کے مباحث کو دیکھنا چاہیئے۔ آپکی تحریر رد بدعت و اثبات سنت میں ہم قالب شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے پاتا ہوں آپکی تعریف کیا کروں بلکہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جلشانہ آپکی دن دونی رات چوگنی ترقی علم و عمل و عمر کی نصیب کرے زیادہ والسلام خیر الختام سہ ربیع الاخری ۱۲۹۷ھ ہجریہ از دہلی بندہ مغفرت کا امیدوار سید شریف حسین بعد سلام مسنون کے ملتمس ہے آپنے جو تحریر سفر مذکورہ بالا کے ناجائز ہونے میں ارقام فرمایا ہے اسکی نقل ارسال فرمادیں کیونکہ دوسرے لوگ بھی اس تحریر کے دیکھنے کے مشتاق ہیں جناب حضرت والد ماجد صاحب کو آپکی تحریر کا طرز بہت پسند ہے اکثر فرماتے ہیں کہ نئے شاگردوں میں سے میرے یہی ایک شخص ہے جس نے کہ انشا پردازی کے قالب میں جدید روح پھونکی ہے اور کبھی فرماتے ہیں کہ میرے طرز تحریر کو عبدالعزیز صمدنی نے اخذ کرلیا اور وہ سب کو مفلس کرگیا اور اکثر خوش ہوکر آپ کے خطوں کو مکرر ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔

مکتوب پنجاہ و سوم ۵۳

باظہار مسرت قلبی از ترقی منصب و نصائح دلپسند و دلپذیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نستعینہٗ از محمد نذیر حسین بخدمت عزیزی واجبی سید عبدالعزیز صمدنی مدعمرہ و فقکم اللہ بعد السلام علیکم واضح ہو کہ تم تحصیلدار ہوگئے بہت اچھا ہوا انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی ترقی تنخواہ میں ہوگی مگر دیانت داری و خدا ترسی سے تم زیادہ کام لینا۔ کسی کو بے وجہ نہ ستانا اللہ جلشانہ نے جب ہزارہا انسانوں پر تم کو حکومت دی ہے ان کو مثل اپنے سمجھو تم میں کوئی فضیلت نہیں ہے صرف خدا کا فضل تم پر ہے جو لڑکا مرچکا ہے اُس کا رنج نہ کرنا چاہیئے ابھی تمہاری کیا عمر ہے شاید چند بال ڈاڑھی میں آئے ہونگے۔ مجھے تمہارا غصہ اور جلد بازی ہر وقت یاد آیا کرتی ہے پس اپنے ماتحت اشخاص پر حد درجہ پاس

۵۱ نوٹ۔ ان کا مکان ٹیا محل رو برو بہ نواب دوجانہ مفتی صدرالدین خاں صاحب مرحوم و مغفور کے نام نامی اسم گرامی سے مشہور ہے۔

لحاظ کا برتاؤ کرنا چاہیے اور غصہ ہرگز نہ کرنا چاہیے اگرچہ یہ تمام منشاء لڑکپن کا ہے اور شروع عمر میں تم نے حکومت پائی ہے۔ مجھے خوف ہے کہ لغزش نہ آجائے کبھی پہرہ دروازہ پر نہ رکھنا اہل حاجت کی خوب سننا چاہیے (دیکھو) مرزا نصیر الدین بھی تحصیلدار ہے مگر افسوس کہ وہ اس خاندان فقر نشان کی پیروی بھول گیا اب ملیامیٹ ہونے کو باقی ہے میں نے بھی اس سے ملنا چھوڑ دیا۔ میں بھی ایام طالب علمی میں کوڑا ہو کر تمہارے اسی علاقہ سے گزرا تھا تم نے لکھا ہے کہ موضع خواجہ پھول کے قلعہ کی مسجد میں کوئی یادداشت ورود فقیر کی بقلم فقیر تحریر ہے بیشک ہو گی ذرا اسکو کسی وقت پڑھ کر نقل لے لینا جس کے ماہ و سنہ وغیرہ دریافت کر لینے سے تم کو آگاہی ہوگی میں ایک ٹٹو پر تھا ایک طالبعلم بھی میرے ساتھ تھے شوق کتاب بینی اسوقت زیادہ تھا اور تمہاری طرح غصہ وری جلد بازی بھی مجھے زیادہ تھی اب کیا ہے فقیر ٹھنڈا ہو گیا تم بھی عمر زیادہ پاؤ گے عیال کا بوجھ زیادہ ہوگا یہ سب ایں و آں طاق پر رکھے رہ جائیں گے میں نہایت خوش ہوا کہ مبلغ یکصد و پنجاہ روپیہ اعانت مدرسہ کے لئے بھیجے خدا برکت تمہاری کمائی میں دے سب لڑکوں نے خوش ہو کر شیرینی کھائی اور تمہارے لئے دعا کی کچھ حساب بھی مدرسہ کا طے کر دیا گیا اللہ تعالیٰ تم کو اور تمہارے بچہ عبد الحمید[1] کو زندہ و تابع شریعت رکھے ایک اور امر قابل یاد و لحاظ ہے بخوبی یاد و لحاظ رہے کہ کبھی تعصب سرکاری مشاغل میں نہ کرنا اور کبھی الفاظ دلشکن کسی سے نہ کہنا ورنہ کسی کام کے نہ رہو گے فقیر کو یہ امور ناپسند ہمیشہ سے ہیں۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

مکتوب پنجاہ چہارم ۵۴

بدریافت خیریت ۔ بشارت اولاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم از فقیر عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت نبراس الادبا عزیز العلما سید عبد العزیز رضوی صمدنی وفقکم اللہ بالخیر بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح ہو کہ مدت سے خط نہیں آیا ایسے منہمک مشاغل میں ہو گے کہ خیر طلبوں کو اپنی خیریت بھی لکھنا چھوڑ دیا اللہ تم کو توفیق بخشے۔ میں نے رات کو دیکھا کہ تم کئی لڑکوں کی انگلیاں پکڑے آرہے ہو اور چند بچے تمہارے پیچھے پیچھے ہیں یہ خواب منتج نتائج حسنہ ہے اور تعبیر اسکی کثرت اولاد کے ساتھ ہے اللہ جل شانہ تمہاری پیروی تمہاری اولاد کو بخشیگا اور میں بھی ضرور دیکھوں گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی مسجد[۵] کے سامنے تم کو آتے دیکھا ہے اور تم اسی جگہ آکے بیٹھے ہو جہاں تم نے ایک مرتبہ سنن ابو داؤد پر بحث شدید کی اور میرا کہنا نہ مانا دوسری مرتبہ الفقیہ پر تم نے حملہ کیا تیسری مرتبہ اتقان پر بھی بحث

---

[۵] مسجد محلہ حضرات قوم پنجابیان گلی ہینگا بینگ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام گرامی کے ساتھ آجتک مشہور ہے اور درس و تدریس کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ جاری ہے اور مسجد حضرت حضرت میاں قدس رحمۃ اللہ علیہ کے متصل تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیریہ سنہ ۱۹۳۹ء میں افتتاح کی گئی جس میں معززین شہر کی صاحبزادیاں بڑی تعداد میں مدرسہ منظور شدہ صوبہ تعلیمات دہلی سرکار عالی میں تعلیم دینی و دنیوی حاصل کر رہی ہیں اور ایک کتب خانہ نذیریہ عامہ حضرت میاں صاحبؒ کے نام نامی کے ساتھ سنہ ۱۹۲۷ء میں افتتاح کی گئی ہے جس میں دس ہزار سے زیادہ کتب و اخبارات و مختلف رسائل سے بلا تفریق عقاید ہر قوم و ملت بکثرت روزانہ حضرات شائقین مستفیض ہو رہے ہیں۔

[1] سید عبد الحمید رضوی سب جسٹرار لکھنؤ میں ہیں۔

شدید کی اور ... دکھائے جس کو میں نے قبول نہ کیا مگر چوتھی مرتبہ تم کو راضی کرنا پڑا اسواسطے کہ تم برسر حق تھے اور تم نے تفسیر میں بات بھی سلف صالح کے مطابق پیدا کی تھی۔ یا اللہ اس تحریر کو درجہ قبول کا دیا جائے۔ آمین آمین۔ اپنی عفیفہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو میری دعا کہنا اور نصائح میری جانب سے اتباع کتاب وسنت کی کرنا وہ ایک عالم درویش کی بیٹی ہے اس میں تم سے زیادہ رجوع ومیل خاطر ہوگا لہذا اُس کو کسی وقت مکدر نہ کرنا۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب پنجاہ وپنجم ۵۵

اتباع سنت واشاعت کلمۃ الحق باید کرد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ بندہ عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ بخدمت مہربان اشرف علیخاں صاحب بلہتوری بعد السلام علیکم یہ عاجز عرض کرتا ہے آپ کی ہمت لائق تعریف ہے کہ باوجود کم علمی کے سعی نسبت اعلاء کلمۃ الحق کی فرمارہے ہیں اور کچھ معقولات ہی کے پڑھنے سے دیندار نہیں ہوتا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کون سے معقولی اور اہل کلام تھے محض کتاب وسنت کی اتباع سے ان کی نیت اور قلب روشن تھے آپ بے تامل جس مسئلے میں الجھاؤ پائیں مجھے ضرور آگاہ فرمائیں فوراً آپ کی تسکین کروں گا اگر خلاف مزاج نہو تو آپ اپنے تحصیلدار صاحب سے تشفی کر لیا کریں میرا یہ خط اعزی مولوی عبد العزیز صمدنی کو دکھا دیجیگا وہ سب کام اپنا چھوڑ کر آپ کی طرف توجہ خاص کریں گے میں نے اس سے پہلے انکو لکھ بھیجا ہے کہ آپ کے مدارات وتواضع میں وہ انشاء اللہ تعالیٰ دریغ نہ کریں گے بلکہ وجہ معیشت کی توسیع میں بھی وہ سعی کامل کیا کریں گے آپ بے تکلف روز مرہ جو اُنکے ملنے کا وقت ہو تشریف لیجایا کریں اُن کو حاکم نہ سمجھئے اور ان کو اپنا بھائی تصور کیجئے میرے جاننے والوں میں اللہ تعالیٰ نے جو راسخ العقیدہ اُن کو بنایا ہے وہ اخلاص ہرگز کسی میں میں نے ابتک نہیں پایا ہے آپ کے بھانجے کو وہ ضرور نوکر کرادیں گے یہی خط دکھا دینا کافی ہوگا محض سفارش نامہ کے لئے یہاں آنا ضرور نہیں ہے اے بھائی صرف محمد نذیر حسین کی طرف سے پیغام عبد العزیز کے لئے کافی ہوتا ہے۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ وششم ۵۶

بسفارش سید عبد العزیز صمدنی۔ رسید کتب موصولہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صاحب مجمع الحسنات والکمالات مرجع استادگان ومجمع دلدادگان مولوی سید محمد صدیق حسن

چھپنواں خط ۵۶

کتابیں پہونچیں۔ سید عبد العزیز کی سفارش کی گئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صاحب مجمع الحسنات والکمالات مرجع استادگان ودلدادگان مولوی سید محمد صدیق حسن

خان صاحب سلمہ اللہ ذو المنن عن الحوادث الحزن والمحن بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے گرامی باد چند کتب دو ورقہ وچہار ورقہ از دور سید بشائقین دادہ شد خدا اجر جزیل بآں صاحب دہاد کہ ازیں سبیل اشاعت دین حقہ می باشد شنیدہ شد کہ آنصاحب را تجسس وتفتیش عین الانسان است جزاکم اللہ اینہمہ بہبود سرکار وعامہ برایا است چہ کہ مردم دیانت دار عنقا کردار وقدردان وے نایاب بالضرور اکثر اصحاب باسترزاق رسیدہ خواہند شد الاصفت ہمیہ معدوم - یاد دارید کہ در ضلع فرخ آباد وقنوج آبادی قدیم است غالباً از آنجا قصبہ چھبرامئو بمسافت شانزدہ وہفدہ کروہ باشد وقصبہ مذکور لب شاہراہ دہلی واقع شد رئیس قصبہ قاضی محمد بدر الدین صاحب مغفور بسیار مہمان نواز وکریم النفس انسان بودند وبرادران قاضی مرحوم ہم غنیمت بودند جناب مولوی اولاد حسن صاحب رح درانجا فروکش می شدند بمہانداری وخدمتگزاری جناب ممدوح سرگرمی می نمودند وہم آنصاحب درآنجا چندے بسر بردہ اند فقیر بآوان شباب درآنجا رسید قاضی صاحب وبرادران عالیشان موصوف احسانہا نمودہ اند قاضی صاحب را نواسہ ایست ماشاء اللہ در فطنت وفراست رشک معاصرین ودر علم وفضل غیرت حاسدین نامش مولوی سید عبد العزیز صمدنی است وصمدن مابین راہ قنوج وچھبرامئو واقع شدہ ان موضع ہم دیدہ ام پدر موصوف الیہ ڈپٹی منظور احمد سلمہ رئیس محسود اقران ہستند مولوی سید عبد العزیز بایام کم عمری محض بفضلہ ایمانداری ودیانت تحصیلداری یافتہ اند ماہانہ از تحصیل وطعمہ از رجسٹری وثائق حاصل می شود نظم دلپذیر ونثر دلربا بالسنہ مختلفہ شائع کردہ اند اگر طرز آں بہ بینید

خان صاحب اللہ تعالیٰ مصائب دنیا کے حوادث سے سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو وارد کتابیں دو ورقہ وچار ورقہ آپکی شائقین کو دی گئیں اللہ تعالیٰ اجر کامل آپکو مرحمت فرمائے کہ اس ذریعہ سے اشاعت دین حق کی ہوتی ہے - معلوم ہوا ہے کہ آپ کو تلاش قابل ولائق آدمی کی ہے جزاکم اللہ یہ سب بہترین خیالات بہبودی ریاست وعام رعایا کے واسطے ہے آدمی دیانتدار معدوم اور انکی قدردان مفقود ہیں اگرچہ اکثر لوگ تلاش نوکری کی غرض سے آپکی خدمت میں پہونچتے ہونگے لیکن اوصاف حمیدہ سے خالی ومبرا - آپکو معلوم ہوگا کہ ضلع فرخ آباد وقنوج کی آبادی قدیم ہے اور وہاں سے چھبرامئو سولہ سترہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے اور قصبہ مذکور شاہ راہ دہلی پر واقع ہوا ہے قاضی محمد بدر الدین صاحب اس قصبہ کے رئیس بہت مہمان نواز فراخ دل آدمی تھے قاضی صاحب مرحوم کے بھائی اور سب مغتنمات لوگوں سے تھے جناب مولوی اولاد حسن رح وہاں قیام کیا کرتے تھے قاضی صاحب جناب ممدوح کی مہمانداری وخاطرداری میں سرگرم رہتے تھے اور آپنے بھی کچھ دن وہاں قیام فرمایا ہے - زمانہ شباب میں فقیر وہاں مقیم ہوا تھا قاضی صاحب اور ان کے بھائیوں نے عاجز کو ممنون احسان کیا تھا قاضی صاحب کا ایک نواسہ ہے ماشاء اللہ فہم وعقل میں رشک ہمعصر اور علم وفضل میں غیرت حاسدین ہے ان کا نام مولوی سید عبد العزیز صمدنی ہے اور صمدن درمیان قنوج وچھبرامئو کے واقع ہے اس موضع کو بھی میں نے دیکھا ہے باپ موصوف الیہ کے ڈپٹی منظور احمد رئیس محسود اقران کے ہیں مولوی سید عبد العزیز کم سنی میں شرف خاندانی کی وجہ سے عہدہ تحصیلداری پایا تحصیلداری میں مبلغ ڈیڑھ سو ماہانہ ملتے ہیں اور مبلغ پچیس روپے رجسٹری وثائق کے ملتے ہیں اور شعر وسخن میں کافی مہارت ہے مختلف زبان میں نظم ونثر مرغوب طبع شائع

صدائے تحسین بلند نمایند در قصائد و مصابیح تا حدیکہ مہارت تامہ پیدا نمودہ و طرز تحریر ہم ندرتے عجیب پیدا کردہ است کہ بہرہ شاگرداں و طالبان من کسے ایں نعمت نیافتہ بے تصنع می گویم کہ تحریر ش از ادبا سلف کم نیست عامیان قدرش چہ دانند مگس خبثان سر خود بخارند اگر مستحسن و مناسب باشد از معزی الیہ مراسلت فرمودہ بمشاہرہ بیش قرار طلبند و بمجلس شورہ یا بندوبست ریاست منصب معقول عطا فرمایند بندہ فقیر ہم خواہد نوشت و خواہم آگاہید کہ بجناب سامی سلسلہ تحریر جاری کردہ اید کہ منتج حسنات است چہ کہ مولوی عبدالعزیز کامم رس و متدین و متشرع و ہر دل عزیز عامہ برایا و علاقہ خویش ہستند از موصی الیہ چند رچند مصالح ملکی رو باصلاح خواہد آمد مرا کہ ازیں قسم خراشی تصدیع دادہ ام معذور دارند چرا کہ خیر خواہانہ بلا تحریک احدی نوشتہ ام والسلام خیر الختام۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم

استشارہ برائے ملازمت ریاست بھوپال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات اعزی احبی عزیز العلماء مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نقل خط موسومہ نواب صاحب ملاحظہ نمودہ زیرکانہ غور فرمایند اگرچہ شمارا حاجت نیست فاما مصلحت چنین است کہ در ریاست ہندوستانی مردم دیانت دار و متشرع را بجوے نمی خرند و نمی پرسند و تمام چغلخورہا می آرند ازیں حرکات لاہیہ آنہا اصحاب فطنت دامن برچیدہ می گریزند از پدر عالیقدر سلمہ ربہ ہم استشارہ باید جست چرا کہ من بوریا نشین را از مصالح ملکی چنداں

کی ہیں اگر آپ ان کے طرز تحریر کو دیکھیں تو ضرور تحسین کریں قصائد و مصابیح میں حتی کہ اردو میں مہارت کامل پیدا کی ہے اور طرز تحریر میں عجیب ندرت پیدا کی ہے میرے شاگردوں میں کوئی اس نعمت سے متمتع نہ ہوا بلا تصنع کہتا ہوں آپکی تحریر ادبا سلف سے کم نہیں ہے عام لوگ انکی قدر کیا سمجھیں جو مکھی کی طرح بھنبھنا کر سر کھجانیوالے ہیں اگر بہتر و مناسب معلوم کریں ممدوح الیہ سے خط و کتابت کر کے زاید مشاہرہ پر طلب کریں اور بندوبست کے محکمہ یا شورہ کے مجلس میں عہدہ معقول عطا فرمادیں بندہ فقیر بھی لکھیگا اور مطلع کریگا کہ آپ سے سلسلہ خط و کتابت جاری کریں کہ باعث فلاح ہے مولوی عبدالعزیز کام رس و متدین و متشرع آدمی ہیں اپنے علاقہ میں ہر دل عزیز ہیں موصی الیہ سے قسم قسم کی فلاح و صلاح ملکی پیدا ہوگی مجکو اس سمع خراشی و تکلیف دہی سے معذور رکھیں کیونکہ خیر خواہانہ بلا تحریک کسی کے رقم کیا ہے۔ والسلام خیر الختام۔

ستاونواں خط

ریاست کی نوکری سے مشورہ کرنا چاہیئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات اعزی احبی عزیز العلماء مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ خیریت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ نقل خط نواب صاحب ملاحظہ کر کے دانشمندانہ غور کریں اگرچہ آپ کو حاجت ملازمت کی نہیں ہے لیکن مقتضائے مصلحت یوں ہی ہے ہندوستانی ریاست میں آدمی دیانت دار و متشرع کی قدر و پرستش نہیں ہے چغلخور و عیب لگانیوالے حملہ کرتے ہیں انکی اس حرکات ناشائستہ سے صاحب دانش اپنے کو علیحدہ رکھتے ہیں والد بزرگوار سے اپنے مشورہ کریں

تعلقے پسپت پسران خود را دعا خوانند و بعفیفہ سنجیہ خویش از جانب من دعا رسانیدہ شکریہ رسید مبالغ بگویند ے

اے خدا ایں عفیفہ دوران ۞ در اماں باداز بلا ئے زماں

آمین ثم آمین ۔ والسلام خیر الختام

مکتوب پنجاہ و ہشتم

بسفارش سید عبدالعزیز برائے ملازمت بمشاہرہ زیادہ ۳۰۰ صد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف مرجع افتادگاں و مجمع دلداد گاں جامع الحسنات والکمالات نواب صاحب والاجاہ بہادر مولوی سید محمد صدیق حسن خاں صاحب سلمہ اللہ ذو المنن بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی باد عنایت نامہ صادر شد از یاد آوری عالی احسان من شدم آنکہ درباب مولوی سید عبدالعزیز رقمی ہست در سہ صد روپیہ ماہانہ موصوف الیہ را خسارہ وزیان است چہ کہ دریں وقت ما ۲۰۰ ماہوار تنخواہ تحصیل و ۲۵ از رجسٹری و تائن و دستاویزہائے حاصل بشود اگر بسرکار عالی خواہند رفت ۶۰ فیصدی (یعنی شست روپیہ ماہوار) حق استحفاظ ملازمت کہ عبارت از پنشن انگریزیہا ہست دادہ خواہد شد پس برائے ترقی پانزدہ روپیہ رفتن نخواہند پسند بعلاوہ ازیں از کانپور صمدن بسیار قریب است مردم دیانت دار عزت پسندی باشد ودر سرکار ہندوستانی غمازی و نمامی بسیار فروغ پذیر است قرب وطن خویش باعزاز و حکومت بسر کردن ہمیشہ پسندی کند ظن غالب است کہ معزی الیہ را ایں مشاہرہ منظور نخواہد بود گرچہ امروز نوشتہ ام وقتیکہ پاسخ خواہد رسید خواہم نگاشت دیگر آنکہ بلا استرضا

کیونکہ مجھ بوریا نشین کو مصالح ملکی سے چنداں تعلق نہیں ہے اپنے لڑکوں کو دعا کہیں اور عفیفہ سنجیہ کو اپنی میری طرف سے دعا کہہ کر مبالغ کی رسید کا شکریہ کہیں ے اے خدا ایں عفیفہ دوراں ۞ در اماں باد از بلائے زماں ۞ آمین ثم آمین ۞ والسلام خیر الختام ۔

اٹھاونواں خط

تین سو مشاہرہ ہونا چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف ضعیفوں و مخلصوں کے پشت پناہ نیکی و کمالات کے جامع نواب صاحب بلند مرتبہ مولوی سید محمد صدیق حسن خاں صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو آپ کا خط موصول ہوا آپ کی یادآوری کا نہایت ممنون و مشکور ہوا مولوی سید عبدالعزیز صاحب کے بارے میں رقم تجویز کردہ یعنی تین سو کا مہینہ اسمیں موصوف الیہ کا خسارہ و نقصان ہے کیونکہ فی الحال دو سو کا ماہوار مد تحصیلداری سے اور پچیس روپیہ مد رجسٹراری سے ملتے ہیں اگر آپکے دربار میں جائیں گے تو مبلغ ساٹھ روپے ملازمت انگریزی کے قائم و باقی رکھنے کیواسطے دینے پڑیں گے اور صرف مبلغ پندرہ روپے ترقی کی غرض سے وہ جانا پسند نہیں کریں گے اس کے علاوہ موضع صمدن کانپور سے قریب ہے دیانت دار آدمی عزت پسند ہوا کرتے ہیں اور ہندوستانی درباریں نکتہ چینی و چغلخوری کا بہت عروج ہوا کرتا ہے اور دیندار شخص اپنے وطن میں عزت و حکومت کیساتھ گذران کو پسند کرتا ہے ۔ گمان غالب ہے کہ ممدوح الیہ کو یہ مشاہرہ منظور نہیں ہوگا آج میں نے خط لکھا ہے جسوقت جواب آئیگا ۔ آپکو اطلاع دوں گا دوسری بات یہ ہے کہ ملازم انگریزیہا

گورنمنٹ دسرکار انگریزی) ملازم سرکار نمی تواں رفت واستعفا
دادن لازمہ خرد نیست ماں از سرکار انگریزی بذریعہ ایجنٹ صاحب
ملازمت مولوی صاحب مستعار خواہند فرمود تا از رفتن پس وپیش
درمیان نخواہد آمد الا ہنوز تصفیہ مشاہرہ باقیست والسلام خیر الختام

مکتوب پنجاہ ونہم ۵۹

ممانعت رفتن بھوپال برائے ملازمت ریاست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جامع الحسنات والکمالات والفضائل مولوی سید عبد العزیز
صمدنی صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین از عاجز محمد نذیر حسین
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح وہویدا باد کہ رقیمہ عنایت
جناب نواب صاحب بھوپال رسید یا سخن نگاشتہ شد نقلش
ملاحظہ باید فرمود درین بارہ مآل اندیشی را کار فرما یند چہ کہ شنیدہ میشود
کہ درانجا خلفشار درمیان دختر وما در واقع است لہذا متوسلین نواب
صاحب را بالضرور مفلسی رو خواہد داد ماں اگر از ہر دو گروہ ساز باز کند
مضائقہ نیست اگر انچنیں ازہمچو شما دیانت دار غیر ممکن۔ بندہ فقیر ہم
نمی پسندد لہذا توقیف باید فرمود بلکہ از تحریر شما متفق ہستم کہ نوکر
سلاطان را خدمت رعایا ہرگز مطبوع خاطر نمیشود۔ والسلام خیر الختام

مکتوب شصتم

دریں جا مولوی ادریس نیامدہ اند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت وسطالعہ سامی مولوی محمد شمس الحق

رضامندی گورنمنٹ کے دوسری جگہ جا سکتا ہے اور استعفا دینا خلاف
دانشمندی ہے ہاں سرکاری انگریزی سے بذریعہ ریزیڈنٹ صاحب بہادر ملازمت
کیلئے مولوی صاحب کو مستعار لے لیویں تو وہ جانے میں پس وپیش نہیں کرینگے
مگر صفائی مشاہرہ کی ہنوز باقی ہے۔ والسلام خیر الختام۔

انسٹھواں خط ۵۹

نوکری کو اسوقت بھوپال جانا مصلحت نہیں ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت نیکی وکمالات وفضیلت کے جامع مولوی سید عبد العزیز صمدنی
صاحب اللہ تعالیٰ خیر وعافیت کیساتھ دونوں جہاں میں سلامت رکھے
عاجز محمد نذیر حسین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ظاہر ہو نواب
صاحب بھوپال کا خط آیا اسکا جواب لکھا گیا نقل روانہ کرتا ہوں ملاحظہ
کرو اس بارہ میں انجام کار کو سوچئے کیونکہ سننے میں آیا ہے کہ وہاں ماں
بیٹی میں خانہ جنگی ہے اسلئے نواب صاحب کے لواحقین ومتوسلین کو روپیہ
افلاس کا دیکھنا پڑیگا ہاں اگر دونوں فریق آپس میں متفق ہو جائیں تو
مضائقہ نہیں ہے مگر ایسی بات آپ جیسے شخص سے غیر ممکن ہے بندہ
فقیر بھی پسند نہیں کرتا ہے اسلئے توقف کرنا چاہئے مجھے آپکی تحریر سے اتفاق
ہے شاہی ملازم کبھی بھی رعایا کی خاطر نہیں کرتا ہے۔ والسلام خیر الختام

ساٹھواں خط ۶۰

یہاں مولوی ادریس نہیں آئے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی شمس الحق صاحب اللہ تعالیٰ

صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون واضح باد کہ مولوی محمد ادریس
(صاحبزادہ شما) دریں جا نیامدہ اند وقتیکہ خواہند آمد خاطرداری
کما حقہ ودلجوئی شان کردہ خواہد شد آنصاحب بہر صورت دلجمعی
دارند۔ زیادہ والسلام خیر الختام مورخہ ۱۵ ربیع الاولیٰ ۱۳۰۵ھ ہجریہ

مکتوب شصت و یکم ۶۱

طرز تحریر خوب است مگر میانہ روی تالیف قلب لازم است کہ دل کسے نہ رنجد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء صمدنی ادام
اللہ تعالیٰ استقامتکم علی صراط المستقیم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ ہویدا باد تحریر شما یافتم خورسند شدم قصیدہ عزیزیہ کہ مشتمر
کیفیت مولوی فضل حق خیرآبادی مرحوم نوشتند خوب است الا طرز
دلآزار عزیزان مرحوم خواہد شد ہر چند مقامات قلم کشیدہ شد عزیزا تحریر
دلربا باید نہ جانگزا اگر چندے مشق سخن خواہد ماند انشاء اللہ انشا
پردازی ایشاں رنگ دیگر خواہد پذیرفت مرا کہ از خدمت علوم دین
سیما کتاب وسنت ضیق فرصت است وامروز زیر درس ۷۵ طلبہ
ہستند فقدان اطمینان است در زمرۂ ما رشد سے ووجاہتے کہ
یافتند انشاء اللہ العزیز ثمرہ خواہند یافت و بالضرورت پیرانہ از
مباحثہ وتحریر ایں وآں مہلتے خواہند داد۔ اجزائے منع تقلید پیش
ازیں رسید در کتاب شامل کردم اکنوں ضرور است کہ تاریخ شیوع
بدعات بر ہمگناں ظاہر کنم لہٰذا آنصاحب بکمال توجہ چند اجزاء
دریں باب بنگارند و پیش ما ارسال دارند حالات مناقشہ دیوبند و
قرأۃ ضاد رسیدند ازیں پیش الزبان من شنیدہ اند وتحریرہا ہم
دیدہ اند لہٰذا ازیں چیزے نیست بیان کنندہ گذشتہ حالات را بطور

سلامت رکھے بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ مولوی محمد ادریس
(صاحبزادہ آپکے) یہاں نہیں آئے ہیں جس وقت آئیں گے خاطر مدارات انکی
کی جائیگی آپ ہر طرح مطمئن خاطر رہیں۔ زیادہ والسلام خیر الختام
مورخہ ۱۵ ربیع الاولیٰ ۱۳۰۵ھ ہجریہ

اکسٹھواں خط ۶۱

خادم تلمیذ کی تحریر کا استحسان و نصیحت بابت اختیار کرنے طریق دلپسند کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت عزیز العلماء صمدنی سیدھی راہ پر
اللہ تعالیٰ ثابت وقائم رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے
ظاہر ہو آپکا خط ملا خوشی ہوئی قصیدہ عزیزیہ جو مولوی فضل حق خیرآبادی
کے حال میں تحریر فرمایا ہے خوب ہے مگر مرحوم ومغفور کے عزیزوں کی دلآزاری
کا باعث ہوگا اسلئے چند مقامات پر قلم زد کیا گیا اے عزیز تحریر دلربا چاہئے
نہ جاں گداز اگر کچھ دن مشق شعر وسخن کرتے رہوگے آپکی انشا پردازی اور
ہی رنگ پکڑے گی مجکو کہ علوم دین کی خدمت خاصکر کتاب وسنت
سے فرصت کہاں ہے اور آجکل ۷۵ طالب العلم ہیں جس سے اطمینان مفقود
ہے میری جماعت میں جو ہدایت وعزت آپنے حاصل کی انشاء اللہ العزیز
فائدہ اسکا اٹھائیں گے اور مجھ پیر کو مباحثہ وتحریر سے مہلت دیں گے۔
قبل اسکے منع تقلید کے اوراق آئے تھے کتاب میں شامل کروئے اب
ضروری امر یہ ہے کہ اشاعت بدعات کی تاریخ لوگوں پر ظاہر کروں اسلئے
آپ پوری توجہ سے چند جزء اس بارے میں تحریر کریں اور میرے پاس
بھیجدیں دیوبند کے مناقشہ کا حال اور قرأۃ ضاد کا مسئلہ آپنے دریافت
کیا ہے قبل اسکے میری زبانی آپ سن چکے ہیں اور مضامین بھی اس بارے میں
دیکھ چکے ہیں زائد اس سے کوئی تقریر وتحریر نہیں ہے بیان کرنیوالے نے قصہ

حال بایشاں رسانید - والسلام خیر الختام

مکتوب شصت و دوم[۶۲]

اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ صحیح است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد راحت نامہ رسید باد راک حالات طمانیت ما یافتم تحریر یکہ درباب اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ فرستادہ اند مرا از وے اختلافے نیست بالفکر ہر عملے را جزا ئیست و در ہر امر زیاد و نقصان را دخلے ہست عباراتیکہ بمن فرستادہ اند بسیار خوب ست الاحتیاج بنظر ثانی - ہمیں واپس می کنم مرا در ینولا بسیار از بسیار ضیق فرصت است بعد نظر ثانی بنزد من باید فرستاد والسلام خیر الختام -

ماضیہ کو بطور حال کے آپ سے بیان کیا والسلام خیر الختام -

باسٹھواں خط[۶۲]

ایمان گھٹتا بڑھتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو آپ کا خط ملا دریافت خیریت سے مطمئن ہوا ایمان کی زیادتی و کمی میں جو تحریر بھیجی ہے مجھ کو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے عمل کے واسطے جزا ضروری ہے اور زیادتی و نقصان ہر چیز کے واسطے لازمی ہے جو مضمون کہ میرے پاس بھیجا ہے بہت بہتر ہے لیکن محتاج نظر ثانی کا ہے اسلئے واپس کرتا ہوں مجکو آجکل بالکل فرصت نہیں ہے بعد نظر ثانی کے میرے پاس ارسال کریں۔ والسلام خیر الختام

مکتوب شصت و سوم[۶۳]

تشریح طیب و مشتبہ رزق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم برادر دینی میر قادر علی وفقکم اللہ السلام علیکم آپ نے خط بھیجکر مفت تکلیف اُٹھائی مولوی عبد العزیز آپ کی تشفی تنقیح مسائل میں اسی قدر کر سکیں گے جیسا کہ یہاں سے ہو سکتی ہے اب سنئے مال حلال کو لقمہ طیب کہتے ہیں مال حرام کو نجس اور دونوں کی آمیزش کو مشتبہ کمائی - آجکل کی اصطلاح ہے اپنے زور بازو سے جائز پیشے سے جو جنس و نقد حاصل کیا جائے وہی طیب ہے اور خلاف جو ہے وہ ظاہر ہے پس اسی پر کار بند ہوجئے یہ مزخرفات جو جہاں صوفیہ نے خلاف کلام اللہ و کلام الرسولؐ پھیلائے ہیں اُنکو ذرا نہ سنئے قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کی تفسیر مولوی عبد العزیز سلمہ سے کسی روز سن لیجئے وہ قرآن سے سنائیں گے پھر دیکھئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہاں پرورش پائی کہاں کا ٹکڑا کھایا ان سب امور کو خوب مطابق کر لیجئے اور زیادہ تفتیش سے اپنے قلب مطمئنہ کو پریشان نہ کیجئے ورنہ آپ کو روزہ نماز میں بھی انتشار ہوگا اور پھر کسی کام کی زندگی نہ رہیگی -

عاجز سید محمد نذیر حسین عفی عنہ از دہلی

مکتوب شصت وچہارم[۶۴]

کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ ثَقِیْلَتَانِ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ جناب میر قادر علی صاحب سلام علیکم - عاجز سید محمد نذیر حسین کی التماس یہ ہے کہ توبہ کا ورد زیادہ رکھئے اور آپ روزمرہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۳۳بار پڑھا کریں اور بعد عشا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ بہت زیادہ پڑھئے گا۔ افسوس ہے کہ آپ بخوبی پڑھ نہیں سکتے ہیں ورنہ کتاب الرقاق آپکو بہت فائدہ بخشتی یہ خط نہایت جلی قلم سے لکھوایا ہے کہ آپ بے تکلف پڑھ لیں گے۔

والسلام ازدہلی

مکتوب شصت وپنجم[۶۵]

تحقیق سنّت و بدعت

برادر دینی سید قادر علی وفقکم اللہ اتباع الشریعۃ السلام علیکم آپ کا خط بواسطہ مولوی عبدالعزیز صمدنی کے پہنچا آپکی مساعی جمیلہ اجراء امور شرعیہ میں باوجود کم خواندگی ظاہر ہوئی نہایت خوشی ہوئی خدا آپ کی مدد کریگا کیا پڑھے لکھے آدمی سب انسان ہوتے ہیں (ہرگز نہیں) جس سے خدمت کتاب و سنت کی ہو وہی انسان اور پختہ مسلم ہو آپ نے مفری الیہ سے تفصیل بدعات خود دریافت نہ کی (انا نہار) لہذا انکو اس معاملہ میں پورا درک ہے) اچھا اب میں مختصر بتاتا ہوں وہ بخوبی سمجھا دیں گے اگر آپ یہ نہ سمجھیں تو پھر مجھ سے دریافت کیجئے گا شیخین رض و ابوداؤد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ ترجمہ: جس نے جدید بات نکالی ہمارے امر دین (میں جو اس میں نہ تھی بس وہ مردود ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ حدیث قاطع جمیع محدثات ہے دوسری مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ ترجمہ۔ جس نے وہ کام کیا کہ نہیں اسپر امر دین) ہمارا پس وہ مردود ہے لہذا یہ الفاظ قامع بنیان جملہ اعمال غیر مامور بہم ہیں۔ جناب میر صاحب خوب سمجھئے کہ جملہ امور بلتدعہ مردود ہیں اس وجہ سے کہ ان کا امر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا بلکہ خود امت نے اپنے جی سے تراش لیا ہے حضرت امام شافعی رح نے بھی استحسان کو ابتداع فرمایا اور اسی جانب امام مالک رح بھی گئے ہیں۔ مطلب اسکا یہ ہے کہ اتباع سنت سنیہ میں محوضت[۶] صرفہ اور صرافت محضہ ہو اور آمیزش وتراوش بدعت کا اندازہ نپایا جائے آپ نے گلستان وبوستان پڑھی ہوگی۔ شیخ سعدی رح نے لکھا ہے ؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ٭ بصدق وصفا کوشش و ورع وتقی ٭ ولیکن میفزائے بر مصطفٰے ٭ جو اعتقاد قول وفعل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ خود جناب اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور نہ کسی کو کرنے کے لئے فرمایا اور نہ کسی کو کرتے دیکھ کر روکا اور نہ آپ کے بعد صحابہ رض کے عہد میں جاری ہوا

[۶] یعنی خالص ۱۲۔

اور نہ کبھی صحابہ رض نے انکار کیا اور نہ تابعین و تبع تابعین رض کے زمانہ میں بلا نکیر رائج ہوا بلکہ لوگوں نے اپنی طرف سے ان قرون کے بعد تراشا وہ بالکل بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت وگمراہی ہے اور ہر گمراہی کا نتیجہ دوزخ ہے یہ مختصر الفاظ کافی ہیں۔ عاجز نذیر حسین عفی عنہ

مکتوب شصت و ششم ۶۶

باظہار مسرت کہ سب صحابہ رض و شتم خلفاء ثلثہ را اگر اشنند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مہربان فقرا مولوی سید عابد حسین بہار صاحب سلمہ بعد السلام علیکم واضح باد از تحریر آں مہربان بسیار مسرت برمسرت یافتم خداوند در علم و فضل و عمر شما برکتے بادفی الواقع سب صحابہ رض و شتم اخیار مبغوض ترین فعلہا است خوب کردند کہ ازوے توبہ فرمودند جنت بریں در ملک خود خواہند آورد انشاء اللہ تعالیٰ باید شنید اگر شمارا پیش اقربا رشما کسے دشنامے دہد انصاف نمایند کہ شنوندہ را گراں خواہد آمد یا نے بالضرور مکروہ خواہد آمد بلکہ بمکافاتش توجہ خواہد گماشت معیار الحق طلب فرمودہ اند از عزی سید عبد العزیز صمدنی باید گرفت و ہموارہ از اتباع کتاب و سنت ذخیرہ ہا باید اندوخت مومی الیہ جامع حسنات ہستند از خدمت عالی وے انحراف نکنند وقتیکہ مولوی صاحب دریں جا بیایند تشریف آوردہ رونق بجلسہ محزون من باید بخشید والسلام خیر الختام

چھیاسٹھواں خط ۶۶

سنی ہوجانے کی خوشی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مہربان فقرا مولوی سید عابد حسین بہار صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپکی تحریر سے بیحد خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ علم و فضل و عمر میں آپ کی برکت عطا کرے حقیقت میں گالی دینا و برا کہنا اصحاب رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صالحین کو بدترین فعل ہے اچھا کیا کہ اس فعل بد سے تائب ہوئے اور جنت الفردوس کے انشاء اللہ تعالیٰ مستحق ہوئے سنئے اگر آپ کو آپکے اقربا کے روبرو کوئی گالی دے انصاف سے کہئے کہ سننے والے کو برا معلوم ہوگا یا نہیں یقیناً وہ برا سمجھیگا بلکہ اسکا بدلہ لینے کے لئے تیار ہوگا چنانچہ شیعہ سنی کا یہی حال ہے معیار الحق آپنے طلب کی ہو سید عبد العزیز صمدنی سے آپ لے سکتے ہیں کتاب و سنت کے اتباع سے نیکی کا خزانہ حاصل کر سکتے ہیں مولوی صاحب ممدوح جامع حسنات ہیں آپکی خدمت سے کبھی اعراض نہ کرینگے جس وقت مولوی صاحب یہاں تشریف لائیں آپ بھی اس عاجز کو سرفراز کریں والسلام خیر الختام

مکتوب شصت و ہفتم ۶۷

از سفارش ناحق مجتنب باید بود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مہربان دوستان دینی مولوی سید

سڑسٹھواں خط ۶۷

سفارش ناجائز سے علیحدہ رہنا چاہئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت مہربان دوستان دینی مولوی سید

ارشاد علی صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد حسب تحریر انصاحب مولوی عبد العزیز صمدنی را بالفاظ شائستہ نوشتہ ام یقین غالب کہ دربارہ انصاحب توجہ خاص فرمایند ہموارہ مومی الیہ را نصیحت کردہ ام کہ پیرامون غضب و غصہ نروند واز دیانت کہ شیوہ مرضیہ ہست کار گیرند الحمد للہ کہ عبد العزیز برابر اندرز ایم نظرے خاص ہست تعصب را بسیار قبیح بمعاملات سرکار میدانند بل سبق دیانت از وشاں باید گرفت از ہمگناں بسیار سنجیدہ مزاج یافتہ اند البتہ از تحکم باغراض سلطان چارہ نیست در معاملہ تعزیہ برداشتن چیزے نخواہم نگاشت عبد العزیز ملا نیست حاکم است خدا تعالیٰ افراد انسان را باو سپردہ ہرچہ انصاف خواہد بود بعمل خواہد آورد بندہ فقیر از انصاحب تعارفے ندارد الا جواب ندادن نزد من بسیار مذموم است گاہے مرا از سفارش ناحق سزاوار نفرمایند والسلام خیر الختام۔

مکتوب شصت و ہشتم ۶۸

از حالات بدعات آگاہ شدہ متاثر شدم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد حالات آن نواحی دریافتہ از شیوع بدعات خیلے متاثر شدم در باب تعزیہ چہ می پرسید رائے صائب و سلیقہ کافی بفضلہ نصیب ایشان است الا آنچہ نزد بندہ بدرجہ تحقیق رسیدہ این است۔ ارتکاب تعزیہ پرستی و ساختن ضرائح و علم و جریدہ و ذو الفقار و دلدل و از جائے بجائے رسانیدن در انجا بالائے چبوترہ نہادن و نعش و تابوت

ارشاد علی صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپکی تحریر کے بموجب مولوی عبد العزیز صمدنی کو مناسب طریق پر خط لکھ دیا ہے یقین کامل ہے کہ آپکے بارے میں توجہ کریں گے ہمیشہ مولوی صاحب ممدوح کو پند و نصائح کی ہیں کہ غصہ کے پاس بھی نہ جاویں اور دیانتداری بہترین طریقہ ہے کل کام انجام دیں اللہ کا شکر ہے کہ میری نصیحت پر عبد العزیز کو خاص توجہ ہے معاملات سرکاری میں تعصب کو بہت برا جانتا ہے دیانت داری سبق ان سے حاصل کرنا چاہئے ماشاء اللہ مزاج سبھوں سے سنجیدہ پایا ہے کاروبار سرکاری میں بجز حکومت کے چارہ نہیں ہے تعزیہ اٹھانے کے بارے میں میں کچھ نہیں لکھونگا عبد العزیز ملا نہیں ہے حاکم ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ان کے سپرد کیا ہے جو کچھ انصاف ہوگا عمل میں لائیں گے بندہ فقیر آپ سے واقفیت نہیں رکھتا ہے چونکہ شریعت میں جواب خط کا نہ دینا بہت مذموم ہے اسلئے تحریر جواب کیا ورنہ نہیں دیتا مجھکو سفارش ناحق سے سرفراز نکریں السلام خیر الختام

اٹھاسواں خط ۶۸

تعزیہ داری بدعت ضلالت ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو اس اطراف کا حال معلوم کر کے اور بدعات کے اشاعت کا حال سنکر بہت افسوس ہوا تعزیہ داری کے بارے میں کیا پوچھتے ہیں خدا کے فضل سے آپ بہترین رائے و سلیقہ کامل رکھتے ہو مگر کیفیت جو کچھ اس عاجز کی تحقیق میں آیا ہے یہ ہی کہ تعزیہ پرستی اور قبر پرستی وغیرہ وجھنڈا و تلوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بنانی اور دلدل نکالنا اور گلی کوچہ میں

سبطین رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دادن و تعظیم و تکریم وے نمودن و بر آں مالیدہ و شربت و نقل و شیرینی و گل و سہرہ داشتن و انداختن و فاتحہ و درود خواندن و آنرا موجب نجات اخروی پنداشتن و دیگر نا مشروعات مستلزم مخالفت و منافقت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و اتباع غیر سبیل المومنین و اعراض از طریقہ جناب امام ابی حنیفہ رح و دیگر ائمہ دین است بلکہ بموجب حکم قرآن وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى الخ مستحق دخول نار است و دعوی سنی نمودن خود کاذب را فائدہ نمی دہد چرا کہ اینہمہ شرک است کہ بہ تحریر خویش اشارہ کردہ اند زیادہ ازیں زیادہ دریں باب تحریرے بسوط نوشتم از روئے جملہ امور مستفسرہ خود باید جست۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب شصت و نہم ۶۹

آفرینست کہ باوجود غلبہ اقربا شیعی کار از تعزیہ پرستی تارک سب صحابہ شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع علوم و فنون مولوی سید عابد حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد دریافت خیریت آنصاحب از تحریر مولوی عبد العزیز صمدنی بسیار مبتہج شدم آفریں باد بر ہمت و حوصلہ آں صاحب کہ باوجود غلبہ اقربا خویش سب صحابہ رض را بگزاشتند و از تعزیہ پرستی و گور نوازی کارہ شدند درباب ایشاں بدرگاہ رب العالمین بیش از بیش است رمولانا ہرگاہ کہ از مشاغل سرکاری فرصت باشد مطالعہ صحاح ستہ و کتب تصوف اوقات عزیز صرف باید فرمود عوارف المعارف پسندیدہ آمد بہتر است الا صحاح ستہ را بسیار خوب می پسندم در

پھر اگر چبوترہ پر رکھنا اور نعش و تابوت نواسہ گان رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی سے نسبت دینا اور اسکی تعظیم و تکریم کرنا اور اُس پر مالیدہ و شربت و نقل و مٹھائی و پھول و سہرہ رکھنا اور ڈالنا اور فاتحہ و درود پڑھنا اور ان جملہ امور مذکور کو نجات اخروی کا باعث جاننا بالکل مخالفت سردار دونوں جہاں رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور خلاف طریقہ جناب امام ابوحنیفہ رح و دیگر ائمہ دین کے بلکہ بموجب حکم قرآن مجید وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى ، کے مستحق دوزخ کا ہوگا اور جھوٹا دعوے سنی ہونے کا کرنا مفید مدعا نہ ہوگا یہ کل باتیں شرک کی ہیں آپ نے بھی اسکی طرف اشارہ کیا ہے اس بارے میں میری تحریر مبسوط مرقوم ہو چکی ہے اُس سے اپنے سوالات مسئولہ کو حل کریں۔ والسلام خیر الختام۔

انہترواں خط ۶۹

باوجود غلبہ اقربا شیعی کے سبّ صحابہ رض چھوڑ دیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع علوم و فنون مولوی سید عابد حسین صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو آپکی خیریت تحریر سے مولوی عبد العزیز صمدنی کے معلوم کرکے خوشی وافر ہوئی آپکی ہمت و حوصلہ پر صد آفریں ہے۔ کہ باوجود غلبہ اقربا آپنے دشنام صحابہ رض کو ترک کیا اور تعزیہ و گور پرستی سے تائب و کارہ ہوئے آپ کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حد انداز سے زیادہ ہے رمولانا جسوقت کہ مشاغل سرکاری سے فرصت ہو اپنے اوقات عزیز کو مطالعہ کتب صحاح ستہ و تصوف میں صرف کیا کریں اگرچہ عوارف المعارف آپ کی مطبوع خاطر ہے لیکن صحاح ستہ کو میں زیادہ

امر یکہ اغلاق پیش آید از مولوی عبد العزیز باید پرسید محدثین
ہموارہ خدمت اہل بیت را سرمایہ افتخار دانستہ اند و اخیار صحابہ
را ہم سرتاج پنداشتہ اند ہر یکے را باندازہ درجہ باید دانست
افراط تفریط مبغوض ترین اشیاء است ۔ مولانا ، جلال الدین
را نصب العین باید داشت موجز تفسیر مگر جامع و مانع است ۔ والسلام
خیر الختام ۔

مکتوب ہفتادم

امداد مدرسہ بسیار مستحسن ۔ از ناکامی امتحان بددل نباید بود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین عفی عنہ بخدمت شریف ابن الشریف عزیز العلماء
الصمدانی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد ۔ نوٹ یکصد روپیہ بصیغہ
بیمہ رسید محظوظ گردانید چہ کہ از نایافت اخبار آنجا و خیریت ایشان
چشم براہ بود الحمد للہ کہ تشتت و تردد مبدل باطمینان گردید برادران
مدرسہ را باعانت نواختن عین فتوت است ہر چہ کردند از امید زائد
نمودند خداوند اشمارا از مکاید حسدا جفا کار مصئون داشتہ از ذات
ایشاں اشاعت کتاب و سنت کناد از طرز بے پرواہی شما بسیار
می نالم کہ کوتہ رقمی چگونہ اختیار نمودند یاد دارند کہ ہفتہ وار خیریت نامہ
بباید ۔ بنور چشمان دعاہا رسانند بنگارند کہ طفل نوزاد را چہ
نام اختیار کردند و ہمہ بچگان را از جانب فقیر بکمال شفقت
باغوش کشند از جانب فقیر عفیفہ ذکیہ را دعاء تبریک رسانیدہ
شکریہ ایثار و ابذال فی سبیل اللہ باید رسانید ۔ و یاد دارند کہ دیرا
بتاثیر مزاجی خویش گاہے منغص و مکدر نمایند چہ کہ سعیہ بدرگاہ جل و
علا ہمیشہ مقبول تر است ۔ از ناکامی امتحان بددل نباید بود خرد

پسند کرتا ہوں جہاں کہیں حدیث شریف کے متعلق معلوم نہ ہو
تو وہ مولوی عبد العزیز صاحب سے دریافت کر لیں محدثین اہل بیت کی
خدمت کو سرمایہ آخرت و اعزاز جانتے ہیں اور صحابہ کرام کو اپنا سرتاج جانتے
ہیں ہر ایک بزرگان کا مرتبہ ملحوظ رکھنا چاہئے افراط تفریط بہت بری
بات ہے ۔ مولانا ، جلالین کو پیش نظر رکھنا چاہئے اگرچہ موجود
تفسیر ہے مگر جامع و مانع ہے ۔ والسلام خیر الختام

ستّرواں خط

روپیہ پہنچا مدرسہ کی امداد نہایت عمدہ امر ہے ناکامی امتحان سے بددل نہ ہونا چاہئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف ابن الشریف عزیز العلماء ۔
صمدانی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو نوٹ
مبلغ سو روپے کا بذریعہ بیمہ وصول ہو کر خوش و خرم کیا کیونکہ عدم دریافت
سے آپکی خیریت کا سخت تعلق تھا اللہ تعالیٰ کا شکر کہ پریشانی و تردد
طمانیت و دلجمعی سے بدل گئی برادران مدرسہ کی اعانت کرنی عین
مروت ہے جو کچھ کیا امید سے زائد کیا اللہ تعالیٰ آپ کو حاسدین جفا
کار کے مکر سے محفوظ رکھکر آپ کی ذات سے اشاعت کتاب و سنت کی
کرائے آپکے طریق بے پروائی سے بہت ملول خاطر ہوں کیونکہ محض اختصار تحریر
کی عادت ڈال لی خوب یاد رکھو کہ خیریت کا خط ہفتہ میں آیا کرے بچوں کو
دعا کہدیں اور یہ تو لکھیں کہ مولود نو پیدا کا کیا نام رکھا ہے سب بچوں
کو فقیر کی طرف سے پیار کریں اور عفیفہ ذکیہ کو فقیر کی طرف سے تبریک کی
دعا پہنچا کر خیرات فی سبیل اللہ کا شکریہ پہنچا دیں ۔ اور یاد رکھیں کہ
انکو اپنی فطرت مزاجی سے کبھی ترش رو و مکدر نہ کریں کیونکہ سخیہ درگاہ
حق تعالیٰ میں رتبہ و مراتب عالی رکھتی ہے ناکامی امتحان سے بددل

سیدم کہ تحصیلداری از دست شما ہرگز نخواہد رفت انشاء اللہ
تعالیٰ۔ خداوند تعالیٰ و تبارک برایشان رحم خواہد فرمود چرا
کہ بسیار مستحقین وابستہ دامن دولت ایشان ہستند اگر خواستہ
خدا است بعد یکہفتہ سند کامیابی امتحان حاصل خواہند
یافت بشکرانہ اش بر مستحقین چیزے ایثار نمایند و سپاس موہبت
ایزدی بجا باید آورد والسلام خیر الختام

مکتوب ہفتاد و یکم

من نتوانم گفت کہ تاکے سفر حجاز بوقوع خواہد آمد و در بمبئی و جدہ تلاش باید فرمود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی احب الفقرا حاجی شیخ عبد الصمد
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ واضح باد بالضرور
قصد حرمین شریفین پیش نہاد خاطر من است اگر خواستہ خدا است
و بتقدیرم این نعمت مرزوق گردہ تا جبہ سائی بارگاہ الٰہی خواہم
شد این نتوانم گفت کہ تاکے رفتن خواہد شد چرا کہ بندہ فقیر پابند و منتظر
حکم الٰہی است نمی دانم کہ وقت صدور امر چیست رفاقت سفر آں
صاحب اگر بسیار مستحسن است الّا بندہ نمی داند کہ ممکن است
یا نہ بہرحال اگر خواہم رفت در بمبئی یا جدہ یا مکہ معظمہ حصول لقاء
آنصاحب خواہد شد۔ والسلام خیر الختام۔

نہیں جانا چاہئے میں خوشخبری دیتا ہوں کہ تحصیلداری ہرگز آپ کے
ہاتھ سے انشاء اللہ تعالیٰ نہیں جائیگی اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر آپ پر
رحم کرے گا کیونکہ بہت مستحق لوگ آپکے دامن دولت کیساتھ
وابستہ ہیں خدا نے چاہا تو ایک ہفتہ کے بعد کامیابی امتحان کی
سند ملجائیگی اسکے شکرانہ میں کچھ غربا کو دیں و شکر خداوند تبارک
و تعالیٰ کا بجا لاویں۔ والسلام خیر الختام۔

اکہتّرواں خط

دیکھئے کہ کب سفر حجاز ہو مگر عزم مصمم ضروری ہے بمبئی جدہ میں مجھے تلاش کر لیجئے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت گرامی محبوب الفقرا حاجی شیخ عبد الصمد صاحب
اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے
واضح ہو میرا مقصود دلی زیارت حرمین شریفین ضرور ہے اگر اللہ نے چاہا اور
میری تقدیر میں یہ نعمت لکھی گئی ہے تو جبہ سائی بارگاہ الٰہی کروں گا۔
میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کب تک جانا ہوگا کیونکہ بندہ فقیر منتظر حکم الٰہی کا
ہے صدور حکم ربی کا علم نہیں ہے کہ کس وقت ہوگا گرچہ آپکی رفاقت
سفر حج میں بہت مستحسن ہے لیکن بندہ نہیں جانتا ہے کہ وقوع میں آیگا
یا نہیں بہرحال اگر جانا ہوا تو بمبئی یا جدہ یا مکہ معظمہ میں آپ سے
ملاقات ہوگی۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ہفتاد و دوم ۷۲

با طلاع مراجعت از سفر حجاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء رضوی صمدنی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ میں سفر حجاز سے واپس آیا آپ نے اخبار میں سب حال دیکھے اور پڑھے ہونگے نصرۃ السنۃ نے جو چھاپا ہے وہ صحیح کیفیت ہے جو برادران ہند کی عنایت تھی میرا جو اعزاز و تعظیم و تبجیل عرب میں ہوا اسکا شکریہ بجناب باریتعالی کرتا ہوں بے شک سعایت معاندین و منافقین سے مجھے ابتدائً بہت دشواریاں پیش آنی محسوس ہوئی تھیں مگر الحمدللہ کہ وہ بالکل کچھ نہ تھیں یہ تم پر ظاہر ہے کہ میں معتزلی نہیں ہوں بس مجھ پر کیا حصر ہے۔ بلکہ تمام مسلمین پر اس سے توبہ کرنی واجب ہے خود میں نے بخوشی توبہ کی ہے عرب میں اعتزال کو بہت خراب سمجھتے ہیں اور فی الواقع وہ بری چیز ہے تحریر شریف صاحب اور ایراد سلطانی میرے ساتھیوں کے پاس ہونگے مجھے تو اسکا خیال نہیں ہے میرے لئے فرمان واجب الاذعان قرآن کافی ہے کہ جو سلطان السلاطین کا حکم ہے میرے ساتھ کوئی خلاف امر پیش نہیں آیا بلکہ میرے مخالفین کو میری تکریم و تعظیم پر رشک تھا اور ہندوستان میں جو کیفیت سب کی تھی آپ کو معلوم ہوئی ہوگی جیسا کہ تم چاہتے ہو میں بھی تم کو دیکھنا چاہتا ہوں فی الواقع زبانی حالات سفر سنکر آپکو تسکین ہوگی۔ والسلام ۔ از دہلی ۔

مکتوب ہفتاد و سوم[۷۳]

در کانپور ملاقات باید کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی بخدمت اعزی مولوی سید عبدالعزیز صمدنی سلمہ ۔ السلام علیکم ۔ میں جب پورب جاؤں گا تو ضرور تم کو اطلاع دوں گا کانپور میں مجھ سے ضرور مل لینا میں نہایت خوش ہوں گا مولوی شریف حسین مع عمرہ بخیریت ہیں اور ان کی عیال بھی تندرست ہیں ۔ الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین از دہلی ۔

مکتوب ہفتاد و چہارم[۷۴]

باہم رد و قدح نباید شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ مولوی محمد حسین در تنقیح و تحقیق متشابہات بوجہ بسط و تفصیل مع جوابات ماولین خوب نوشتہ اند و دراں ذکر از صاحب شمہ مرقوم ہست و شنیدہ شد کہ آں صاحب در رد جواب مشار الیہ

چوہتروان خط[۷۴]

باہم ردو کد نہیں چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مولوی محمد حسین نے متشابہات کی تنقیح و تحقیق میں تفصیل و بسط کیا تھا و نیز ماولین کے جوابات کو بھی واضح پیرایہ میں لکھا ہے کچھ ذکر آپ کا بھی آگیا ہے سنا گیا ہے کہ آپ انکے

۷۵ معتزلہ وہ فرقہ ہے جو قرآن پاک کو مخلوق کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو خالق شر نہیں مانتا۔ چونکہ اہل مکہ کو اس عقاید سے نفرت ہے اسی عقائد کو حضرت میاں صاحب کو بھی عقیدہ سے نفرت تھی اسواسطے حضرت [illegible]

توجہ فرماشدہ اند دمشفقانہ ہا خود ہا ردوکد نشاید کہ موجب
شماتت اعدا خواہد بود آرے اگر تحقیق آن فی نفسہ بطرز خود
میدارند بنویسند و دراں ذکر مولوی صاحب نباشد کہ صورت
تباغض وعناد پیدا شود کہ نتیجہ تفرق وتحاسد رود ہد لیکن اگر
بنویسند اولاً بمن ونواب صاحب سلمہ بہ معائنہ خواہد کنانید
بعد دیدن ما بقالب طبع آرند مضائقہ ندارد و مشفقانہ رعایت
کُونُوا عِبَادَ اللہِ اِخْوَانًا ملحوظ خواہند داشت کہ از شقاق
ونفاق مبرا ومعرا شوند وشیوہ ع اگر مردی اَحْسِنْ
اِلٰی مَنْ اَسَا ؛ برجا دارند واز حال مقدمہ بنارس ہر چہ رو
دادہ باشد بنگارند زیادہ والسلام ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ از دہلی

ردکی طرف متوجہ ہوتے ہیں (اے صاحب) آپس میں ردوکد چاہیے
کیونکہ دشمنوں کو برا بھلا کہنے کا موقع ملیگا۔ ہاں اگر تحقیق نفس مسئلہ
کی منقوش خاطر ہے تو آپ اپنے طریق پر تحریر کریں مولوی صاحب
ممدوح کا ذکر اس میں نہو کہ صورت بغض وعناد سے نتیجہ افتراق و
انشقاق کا پیدا ہوتا ہے اگر آپ کو لکھنا ہی منظور ہے تو قبل طبع
کے مجھکو اور نواب صاحب سلمہ کو دکھالیں اور میرے دیکھنے کے
بعد طبع کرائیں تو مضائقہ نہوگا (اے صاحب) کُونُوا عِبَادَ اللہِ
اِخْوَانًا کو مد نظر رکھیں گے تاکہ شقاق ونفاق سے بری وخالی رہیں
اور طریق ع اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا ؛ پر قائم رہیں اور
کوائف مقدمہ بنارس سے تحریر فرمائیں کہ کیا واقعہ میں آیا زیادہ والسلام ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ از دہلی

مکتوب ہفتاد وپنجم

مناقشہ باہمی مزیل حیثیت است

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ باوجود تاکید بلیغ کے بعد میری سابقہ تحریروں کا جواب نہ دیا مجھے ناپسند ہوا خوب سمجھ لیجئے ع ہر انچہ ناصح مشفق بگوید بپذیر ۔ گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ؛ از شما یک تن نشد اسرار جو ؛ دیکھئے صاحب باہمی مناقشہ مزیل حیثیت ہے تو تو میں میں سے بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور اخباری دنیا آستینیں چڑھا چڑھا کے قلم بازی کرتی ہے اور متخاصمین کی پیٹھ ٹھونک کر چیتے کی طرح بھائی بنالیتی ہے خوب سمجھ کر کام کرنا چاہئے جس میں آخر کو پشیمانی نہ اٹھانی پڑے۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب ہفتاد وششم

رسید انبہ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم

چھہتّرواں خط

آم پہونچے

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم

لہ (فٹ نوٹ) مولوی محمد سعید صاحب حضرت میاں صاحبؒ کے شاگرد رشید تھے جن کے صاحبزادہ مولانا ابوالقاسم صاحب فارسی حیات ہیں۔

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ انبہ پنجاہ عدد رسید کمال حلاوت وکامرانی بخشید وشادمانی مرا گردید جزاکم اللہ فی الدارین ربانہ والسلام خیر الختام وفتوی مہر کردہ فرستادہ می شود خواہد رسید از طرف ابوالحسن السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مورخہ ۲۷ محرم سنہ ۱۳۱۶ھ روز جمعہ از دہلی

مکتوب ہفتاد وہفتم

تحقیق مسئلہ عقوق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین عفی عنہ بخدمت گرامی ملاذ العلما مخدوم الفقرا حاجی حافظ مراد اللہ صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بدریافت خیریت آنجا سپاس گزار بارگاہ احدیت شدم - مرا کہ برسیدہ اند احسانے فرمودند مردہ را مردہ دانستن وزندہ را باعانت وسے برخاستن آئین خرد منداں است - آنکہ در مسئلہ عقوق نگارش کردہ اند بالایجاز پاسخش این است کہ نافرمانی والدین پسندیدہ امر نیست مگر دریں زمانہ کہ لفظ عاق ونافرمان دائر وسائر بل بافواہ انام مشہور گشتہ کہ اولاد را از فرزندی خارج نمودہ شد بشرع شریف اصلے ندارد بالکل لغو وبیہودہ است ازین قول کہ پسر را از دائرہ فرزندی برآوردم اولاد از حقوق خویش محروم نمی تواند شد مفہوم قرآن شریف چناں نیست لہذا در میراث وغیرہ ہچنیں استحقاق دارد کہ بقول نافہمان وکج خرداں پیش از گفتن این کلمہ کہ عاق کردم بود - ہاں ایذائے والدین گناہ کبیرہ است کہ از عفو والدین محو می شود یا کہ بتایب

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ پچاس عدد آم پہونچے خوشی وکمال حلاوت وکامرانی ہوئی جزاک اللہ فی الدارین زیادہ والسلام خیر الختام فتوے مہر کرکے بھیجا جاتا ہے موصول ہوگا - ابوالحسن کیطرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو

مورخہ ۲۷ محرم سنہ ۱۳۱۶ھ روز جمعہ از دہلی

ستتر واں خط

مسئلہ عقوق کی تحقیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت گرامی ملاذ العلما، مخدوم الفقرا، حاجی حافظ مراد اللہ صاحب خیر وعافیت سے اللہ تعالی رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو دریافت خیریت سے وہاں کے شکر الہی بجالایا پرسیدگی حال عاجز باعث احسان سامی ہے مردہ کو مردہ جاننا اور زندگی میں ایک دوسرے کی اعانت کرنی طریقہ پسندیدہ دانشمنداں ہے مسئلہ عقوق کے بارے میں استفسار فرمایا ہے اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ والدین کی نافرمانی پسندیدہ بات نہیں ہے بلکہ سخت مذموم مگر اس زمانہ میں عاق ونافرمان کا لفظ زبان زد خلائق ہورہا ہے کہ جو کوئی اپنی اولاد کو فرزندی سے خارج کردے اسکو عاق کہتے ہیں اسکی اصلیت شریعت میں نہیں ہے اور یہ قول (کہ اپنے لڑکے کو فرزندی سے باہر کردیا) لغو وبیہودہ ہے اولاد اپنے حقوق سے محروم نہیں ہوسکتی قرآن مجید کا مطلب ومعنی یہ نہیں ہے جیسا کہ لوگ سمجھے ہوئے ہیں اسلئے میراث وغیرہ میں وہی حق ثابت رہتا ہے جیسا کہ قبل کہنے کوتہ عقل ونافہموں کے (کہ میں نے عاق کردیا) تھا - ہاں والدین کو ایذا دینا گناہ کبیرہ ہے وہ گناہ والدین کے معاف کرنے سے

شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرمایند۔ مگر اینہم ماثور
است کہ مرتکب گناہ کبیرہ ہموارہ بدوزخ نخواہد ماند درین زمانہ
کہ لفظ عاق برزبان عام است۔ وجہش اینست کہ ہرگاہ پدر بعداز
مرگ مادر پسر خود زن دیگر می کند وزن دیگر بچہ ہا می آرد ونیز
بخیال رسوخ آیندہ خویش اولاد اتباع زسوت یا سوکن، خود را
در نظر پدر خوار کردن وایذا رسانیدن میخواہد وپدر نیز بوجہ محبت
وتعشق زن نو ہرچہ وے میخواہد بلا تکیر بے دریافت حقیقت
صادقہ میگوید کہ فلان نافرمان است از میراث خود خارج کردم
چرا کہ گوشہاے وے از سعایت زن نو پر است او نمی فہمد کہ
در پیرایہ غمازی چہ آبستنی ست پس اینہم لغو وبیہودہ است
فرسودہ خیالان کور مغز نمی دانند کہ در اطلاق عقوق چہ لازم می
آید لازم است کہ نخستین پدر۔ پسر خود را خواندہ بگوید کہ شما اینچنین
گفتند ومرا ایذا رسانیدند اگر بار دیگر چنان خواہد شد من ترا
سزاے شرعی خواہم داد پس اگر فی الواقع قول زن نو (جدید)
صحیح نیست بقطعش برہان ساطع خواہد آورد یا عفو خواہد خواست
واگر بار دیگر فی الواقع خلاف اطاعت بظہور پیوندد پسر را طلبیدہ
باید گفت کہ این حرکت ثقیلہ شما باعث عفو نیست بلکہ شما اینجا
خود آمدن نمی خواہم لہذا در غیبت پسر بہوا خواہی زن نو اینچنین
کلمات بیہودہ بزبان آوردن خلاف شرع است از پدر بیوم
القیامۃ باز پرس خواہد بود چرا کہ غصب حق توریث عند الشرع ممنوع
ومذموم است وآنکہ در باب وصیت دریافت کردند اصلش عند الشرع
اینست کہ ہرچہ وصیت کند وصی را بیاگاہد اگر وصی نیز حاضر نیست
تا بذریعہ شاہدین حاضرین وقت خبرے باید رسانید چہ کہ اگر در نسبت
حرمان ارث وارث مستحق است اعلانش لوصی بالضرور باید
کتب حدیث وفقہ از معاملات ارث وعقوق پر است وہم

معاف ہوسکتا ہے یا جناب حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ
آلہ وسلم شفاعت فرما دیں یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا
ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا آجکل عاق کا لفظ ہر کس وناکس کی زبان
پر ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جب باپ بعد مرجانے ماں اپنے پسر کے
دوسری عورت نکاح میں لاتا ہے اور وہ عورت بچے لاتی ہے اور
جلنی ہے تو بخیال حفاظت حقوق آیندہ کے اپنی سوکن کی اولاد کو
باپ کی نظر میں ذلیل وحقیر کرانا وایذا پہنچانا چاہتی ہے اور باپ
بھی بوجہ عاشقی ومحبت جوان عورت کے جو کچھ کہ وہ چاہتی ہے بلا
انکار وبدون دریافت اصل بات کے کہنے لگتے ہیں کہ فلاں نافرمان
ہے میں نے اپنے ترکہ سے محروم کردیا کیونکہ انکے کان کو نئی عورت نے
بیٹے کی طرف سے بھر رکھا ہے وہ نہیں سمجھتے کہ درپردہ کیا معاملہ ہو
یہ سب بیہودہ ولغویات ہے پرانے خیال ذنا ریک دماغ والے
نہیں جانتے ہیں کہ لفظ عاق کے کہنے سے کیا اثر مرتب ہوگا حالانکہ
پہلے باپ پر لازم تھا کہ بیٹے کو بلا کر کہتا کہ تم نے ایسا کہا ہے مجھکو
تکلیف پہونچائی ہے اگر دوسری بار ایسی حرکت کروگے تو تم کو سزائے
شرعی دونگا اگر نئی بی بی کا کلام خلاف واقع کے ہے تو اسکی تردید میں
دلیل وشہادت پیش کریگا یا خواستگار معافی ہوگا اور اگر دوسری
بار بھی قضیہ نامرضیہ ظہور میں آئے تو بیٹے کو بلاکر کہنا چاہئے کہ یہ حرکت
ناپسندیدہ تمہاری ناقابل معافی ہے میں تمہارا آنا اپنے پاس
نہیں چاہتا ہوں خلاصہ یہ ہے کہ لڑکے کی عدم موجودگی میں نئی عورت
کی محبت میں کلمات بیہودہ زبان پر لانا خلاف شرع ہے قیامت کے
دن باپ سے پرسش ہوگی کیونکہ حق میراث غصب کرنا شریعت
میں گناہ ہے۔ لفظ وصیت کا مسئلہ آپ نے دریافت فرمایا ہے
اسکی حقیقت شریعت میں یہ ہے کہ جو کچھ وصیت کرے وصی کو مطلع
کرے اگر وصی موجود نہیں ہے تو گواہاں موجود کے ذریعہ اسے خبر کردے

قرآن مجید ناطق است مسئلہ عقوق بخدمت فیضدرجت
استاد الاستاد رئیس المفسرین مولٰنا شاہ عبد العزیز
انار اللہ برھانہ پیش بندہ بود ھرچہ نوشتم ماخوذ
آنست فی الحال مولوی سید عبد العزیز صمدنی صاحب
سلمہ ربہ این مسئلہ را بتوضیح و تشریح بسیط نگاشتہ اند
علماء بلاد عرب و عجم ویرا ستودہ بدستخط خود ویرا مزین
کردہ اند موصوف الیہ بقصبہ گھاتم پور من مضافات کانپور
تشریف می دارند اگر خواہند نقل وے از او شان برگیرند۔
والسلام خیر الختام۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم

حالات ایام طلب علم مقام الہ آباد عند السفر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء مولوی
عبد العزیز رضوی صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
برکاتہ واضح باد از تحریر ایشان بوضوح پیوست کہ بضلع الہ آباد
رسیدند خوب شد لب جمن مسجد یست کہ بایام طلب علم چندے
بسر کردہ در آنجا از مولوی زین العابدین صاحب مرحوم و مغفور
صحبت درس و تدریس گرم می بود از چند اصحاب دوایر
ہم جلسہ مذاکرہ بانتہا کشیدہ بود وقتیکہ از آنسو در گزرند
ضرور بہ بینند کہ حال مسجد چیست شنیدہ ام کہ در ایام بلوے
از بیخ و بن برکندند یا کہ از توپ پرانیدند در دایرہ شاہ محمد اجمل
بمفتی اسد اللہ تشریف میدارند یا کہ بجونپور مقیم شدند مومی
الیہ قاضی عدالت نصرانیہ بودند و حالا از سرکار علوفہ می یابند

کیونکہ اگر وصیت میں کسی وارث حقدار کو اسکے ارث سے محروم کیا گیا ہے
تو اسکا اعلان بذریعہ وصی ضروری ہے حدیث و فقہ کی کتابیں مسائل
ارث و عقوق سے لبریز ہیں اور قرآن مجید بھی شاہد ہے عقوق کا مسئلہ
خدمت میں استاذ الاستاذ رئیس المفسرین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رح
قدس سرہ کے پیش ہوا تھا بندہ نے جو کچھ تحریر کیا اسی سے ماخوذ ہے آجکل
مولوی سید عبد العزیز صمدنی صاحب نے اسکو بہت بسط و وضاحت
کے ساتھ لکھا ہے عرب و عجم کے علماء نے تعریف کی ہے اور اپنی اپنی
مہر و دستخط سے ان کو مزین کیا ہے مولوی صاحب ممدوح قصبہ گھاتم پور علاقہ
کانپور میں تشریف رکھتے ہیں اگر آپکی خواہش ہو تو ان سے وہ نقل حاصل کر سکتے ہیں والسلام خیر الختام

اٹھترواں خط

اپنی طالبعلمی کا کچھ حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف عزیز العلماء مولوی عبد العزیز
رضوی صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ
کے واضح ہو آپکی تحریر سے معلوم ہوا کہ ضلع الہ آباد میں بذریعہ تبدیلی آپ
کے پہونچے بہت مناسب ہوا کنارے جمنا کے ایک مسجد ہے کہ طالبعلمی کے
زمانہ میں کچھ دن میں وہاں رہا تھا اور مولوی زین العابدین صاحب مرحوم
مغفور سے حصول استفادہ میں سرگرم تھا دائرہ کے چند ہم درس اصحاب
سے مذاکرہ علمی میں انتہا درجہ کی کشیدگی ہوتی تھی جب آپ اس طرف
سے گزریں تو حالت مسجد ضرور معائنہ کریں سنتا ہوں کہ غدر کے زمانہ میں مسجد
بنیاد سے کھود دی گئی یا توپ سے وہ اڑائی گئی شاہ محمد اجمل صاحب کے دائرہ میں
مفتی اسد اللہ صاحب تشریف رکھتے ہیں یا جونپور تشریف لے گئے مفتی
صاحب ممدوح قاضی عدالت گورنمنٹ تھے اب گورنمنٹ سے انکو

شاہ محمد فخر الدین را ہم دیدہ بودم طبیب کہنہ مشق و بسیار زیرک وفرزانہ بودند بنگارند کہ کجا ہستند درکڑا مولوی سید محمد عسکری خاں صاحب ڈپٹی بسیار مرد با خدا و متبع کتاب و سنت ہستند انیں پیش بتقریبات ڈپٹی صاحب رفتہ ام ایشاں حافظ ولایت حسین را دیدہ اند عجیب فرزانہ جوان صالح است بالضرور از مولوی صاحب موصوف ملاقات نمایند و طریقہ اخوت اسلامی جاری کردن منتج نتائج احسن است و قتیکہ بہ نیت رحیم آباد بآرہ آباد خواہم رسید ایشاں را اطلاع خواہم داد والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ہفتاد و نہم

بر اذیت شکیب باید کرد و بعوض و شکوئی قیاباں شان ایشان باید صابرین است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف حاجی احمد اللہ صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی وصحیفہ گرامی مشعر بصحت و سلامتی ذات والاصفات درحالت نگرانی ہمدوش شادمانی وہم آغوش کامرانی گردیدہ ؎

صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز
خازن مہر بخورشید کند زر تحویل

وانچہ ایما شد کہ بعد مصالحت جواب حق شدید نوشتہ خواہد شد بجاست

کلوخ انداز را پاداش سنگ است

لیکن حسب ارشاد رب العالمین وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ومطابق فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رواہ ابوداؤد والدارمی درگذر کردن وعفو نمودن موجب صد آفرین وتحسین نزد رب العالمین است قع

ظیفہ ملتا ہے میں نے شاہ محمد فخر الدین صاحب کو بھی دیکھا تھا وہ بڑے دانا اور تجربہ کار طبیب تھے۔ انکا حال لکھئے کہ کہاں ہیں۔ کڑا مانک پور میں مولوی سید محمد عسکری خاں صاحب ڈپٹی بڑے اللہ والے کتاب وسنت پر چلنے والے ہیں اسکے قبل ڈپٹی صاحب موصوف کے یہاں تقریب شادی میں میں گیا ہوں ممدوح الیہ نے حافظ ولایت حسین صاحب کو دیکھا ہے کیا ہی دانشمند وجوان صالح ہیں ان سے ضرور بالضرور ملاقات کریں وراہ ورسم واخوت اسلامی جاری رکھیں کہ باعث فلاح وصلاح ہے سفر رحیم آباد کے قصد سے جسوقت آرہ آباد پہنچونگا آپکو مطلع کردوں گا والسلام مع الاکرام

اناسیواں خط

جو تکلیف دے اسکو اذیت دینا نہ چاہئے بلکہ صبر چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف حاجی احمد اللہ صاحب اللہ تعالی دونوں جہان میں خیر وعافیت کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط گرامی اطلاع میں صحت وسلامتی ذات والا کے عین حال انتظاری میں پہنچکر خوش وخرم کیا ؎

صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز
خازن مہر بخورشید کند زر تحویل

جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے کہ بعد مصالحت کے جواب باصواب لکھا جائیگا صحیح ہے بموجب قول مشہور کلوخ انداز را پاداش سنگ است

لیکن موافق ارشاد رب العالمین وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ومطابق فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رواہ ابوداؤد والدارمی درگذر ومعاف کرنا کمال تعریف وتحسین اللہ رب العالمین کے نزدیک ہے چنانچہ شیخ سعدیؒ

(نوٹ)[1]۔ حاجی احمد اللہ صاحب رئیس رحیم آباد حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کے والد محترم تھے ۱۲

ومناسب است واز انجا سعدی علیہ الرحمۃ افادہ فرمودہ ع
اگر مردی احسن الی من اسا ٭ وجود آن سرور خیر البشر صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذؓ را ارشاد فرمودند یا معاذ احسن خلقک
للناس رواہ مالک وایضاً عن مالک بلغہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال بعثت لاتمم حسن
الاخلاق رواہ فی الموطا ورواہ احمد عن ابی ہریرۃ ؎
آسایش دوگیتی تفسیر این دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا
ورود او سبب عدم صلح از ہر دو صاحبزادگان بوضوح خواہد پیوست
انا للہ وانا الیہ راجعون ٥ شیوہ عباد است ؎
نیک و بد صنعت صانع ہے نہیں طعن کی جا
چوب مجبور ہے خرّادیں خرّادی سے۔
والسلام خیر الختام ۱۱ رجمادی الاولی ۱۲۹۶ھ ہجریہ

مکتوب ہشتادم

در ہدایت خرید فتاوی از مطبع فاروقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت شیخ طالع یار خاں صاحب سلمہ
ربہ بعد السلام علیکم واضح باد استفتائیکہ فرستادہ اند ہمیں اسولہ
را جوابیش ازیں نوشتہ ام از مطبع فاروقی طلب فرمایند دراں
مجموعہ دیگر فتاوی ہم است لہذا استفتا بلا دستخط واپس
فرستادہ ام والسلام خیر الختام

مکتوب ہشتاد و یکم

علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ع
اگر مردی احسن الی من اسا
اور خود سردار دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ رضی اللہ عنہ سے ارشاد
فرماتے ہیں یا معاذ احسن خلقک الناس رواہ مالک
وایضاً عن مالک بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق رواہ فی الموطا و
رواہ احمد عن ابی ہریرۃ ؎
آسایش دوگیتی تفسیر این دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا
اور احوال سبب عدم صلح کا دونوں صاحبزادگان سے معلوم ہوگا۔ انا
للہ وانا الیہ راجعون ٥ ورد زبان رکھنا بہترین طریقہ ہے ؎
نیک و بد صنعت صانع ہے نہیں طعن کی جا ٭ چوب مجبور ہے خرّادیں خرّادی سے
والسلام خیر الختام ۱۱ رجمادی الاولی ۱۲۹۶ھ ہجریہ

اسّی واں خط

فتاوی مطبع فاروقی خرید کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت شیخ طالع یار خاں صاحب اللہ
سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو جو فتوی کہ آپنے ارسال کیا ہے
ان ہی سوالات کا جواب قبل سے لکھ چکا ہوں وہ چھپ گیا ہے مطبع فاروقی
سے طلب کریں اس مجموعہ میں اور بھی فتاوی ہے اسلئے استفتا
بلا دستخط واپس کرتا ہوں۔ والسلام خیر الختام۔

اکیاسی واں خط

ازآمدن خود اطلاع باید داد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی سید عبدالعزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد آنصاحب در تیجیا بآخر ماہ حال تشریف خواہند آورد یا نے تاکہ بندہ فقیر از سفر بلاد دیگر چندے مکث نماید زود بر نگارید من بفضلہ تعالیٰ صحیح وسالم وتوانا بودہ شاکر بدرگاہ آلہی ہستم۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ہشتاد دوم ۸۲

عزیز التفاسیر بسیار خوب کتاب نوشتند الاختتام باید کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف گرامی منش جامع الحسنات والکمالات اعزی اجی مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی باد اجزا اول تفسیر رسیدن از دیدنش بسیار مسرت حاصل گردید عزیز التفاسیر نام خوبست عزیز البیان فی مقاصد القرآن لقبش میباہم طرز بیان بسیار از بسیار دلربا و پراثر است التقاط ازیں مستحسن یافتم جائیکہ منقول ومعقول را امتزاج دادہ اند ندرتے فرمودہ اند کم از کم پنجہزار تفاسیر دیدہ ام ایں لطافت نیافتم اشعار بکہ جابجا انتشار شد قلم کشیدہ اند اندراجش ضرور نیست در طوالت قصّہ باید کرد ورنہ مثل تفسیر نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم خواہد بود کہ کسے نخواہد دید نیچریہ ومعتزلہ وغیرہ وغیرہ راکہ زیر وزبر نمودند

کب تک آئیں گے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی سید عبدالعزیز صمدنی اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپ یہاں آخر ماہ حال میں تشریف لائیں گے یا نہیں تاکہ فقیر سفر جانے سے توقف کرے جلد لکھئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح و سالم وتوانا رہ کر شکرگزار آلہی ہوں۔ والسلام خیر الختام

بیاسی ۸۲ واں خط

عزیز التفاسیر اچھی کتاب ہے لیکن اتمام ضروری ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف بزرگ مرتبہ جامع نیکی وکمالات میرے مفتخر ومحبوب مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر وعافیت کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو پہلا جزو تفسیر کا پہونچا اسکے معائنہ سے کمال خوشی ہوئی عزیز التفاسیر نام مستحسن ہے عزیز البیان فی مقاصد القرآن میں نام تجویز کرتا ہوں بیان کا طریقہ بہت خوب پسندیدہ ومؤثر ہے اخذ مضامین بڑی عمدگی کے ساتھ ہے جس جگہ منقول ومعقول کی ترکیب واقع ہوئی ہے اعجاز کو کام میں لائے ہیں کم سے کم پانچہزار تفاسیر پر میری نظر پڑی ہے مگر ایسی لطافت کسی میں نہیں پائی اشعار پر قلم رد کر دیا ہے اسکا اندراج ضروری نہیں ہے جہاں تک مختصر ہو بہتر ہے ورنہ نواب صدیق حسن خاں صاحب جیسی تفسیر کو کوئی نہیں دیکھیگا نیچری ومعتزلہ وغیرہ کا رد خوب کیا ہے اسلئے بہت مرغوب طبع

ازیں طرزش مرغوب واقع شد ترکیب لفظی تحریر ایشاں راجلائے تازہ داد دبشنوید، ایں ہرچہ شد شدہ بود و خواہد شد الا اتمامش بر ذمہ ہمت والا نہمت ایشان فرض است آنکہ بنام ایں عبد خامل معنون کردن می خواہند پذیرفتنش بسر و چشم حاضر۔ مگر خوب می دانید ہرچہ کہ از شاگرداں امنست اگر بطرز امنست از امنست ورنہ نے وہرچہ کہ عبد العزیز بمشورہ من می نگارند جزو کل از ما است من ہمیشہ مستعد ہستم کہ دیگر اجزاء باقی وقتیکہ خواہند فرستاد بامعان نظر دیدہ واپس خواہد شد خدایا ایشاں را توفیق خیر روزی کناد۔ مبلغ ہشتاد و پنج روپیہ از منی آرڈر وصول کردم اجرش خدا دہاد چیزے بمحتاج طلبہ دادہ شد بقیہ بحساب قرض دادیم الحمد للہ کہ مدرسہ از دستگیری ایشاں ایں وقت از قرض سبکدوش است والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۳ ہشتاد و سوم

تاسف رحلت پدر بزرگوار مکتوب الیہ مع دیگر نصائح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مشفقی مولوی عبد الوہاب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم واضح باد کہ از رحلت پدر بزرگوار آنصاحب کمال قلق و افسوس ست خدایا در جہ مغفرت بخشاد از جزع و فزع بجز اینکہ دیدہ ہا را زحمتی رسد چیزے مرتب نخواہد شد از خیرات و صدقات دریغی بفرمایند از صدقہ جاری کہ نزد علماء محقق است حفر بیر و خبر گیری طالبان علم است تغافل نورزند نماز جنازہ غائب بجماعت کثیر ادا کردہ شد و حاضرین مسجد بروز جمعہ مغفرت خواستہ اندار اندوختہ مرحوم بعد ادائے قرضہ و تعمیل وصیت ہرچہ باقی ماند بوارثاں باید رسانید آنکہ درباب تفہیم قرآن نوشتند بہتر است کہ تفسیر ہا

ہے ترکیب لفظی نے آپکی تحریر میں نئی روح پھونک دی ہے رشتے یہ باتیں ہوئیں اور ہوتی رہیں گی لیکن اسکا تمام کرنا آپکے ذمہ فرض ہے تفسیر کو معنون اس عاجز کے نام سے کرنا چاہتے ہیں مجھے بسر و چشم منظور ہے مگر خوب یاد رکھئے کہ جو کچھ تالیف و تصنیف میرے شاگردوں سے ہے اگر میرے طریق پر ہے وہ مجھ ہی سے ہے ورنہ نہیں اور جو کچھ عبد العزیز میرے مشورہ سے رقم کریں گے وہ تحریر میری ہے میں ہر وقت آمادہ ہوں کہ بقیہ دوسرے اجزا جسوقت روانہ کروگے نظر غائر کرکے واپس کرونگا اللہ تعالیٰ آپکو بہترین توفیق مرحمت فرماوے۔ مبلغ ۸۵ پچھتر روپے بذریعہ منی آرڈر وصول ہوا اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرماوے اور کچھ حاجتمند طلبہ کو دیا گیا اور بقیہ ادائے قرض میں صرف کیا گیا اللہ کا شکر ہے کہ اسوقت مدرسہ آپکی امداد سے بار قرض سے سبکدوش ہوگیا ہے والسلام خیر الختام

تراسی ۸۳ واں خط

باپ کے مرنے کی بابت افسوس اور نصیحتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف میرے مہربان مولوی عبد الوہاب صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپکے والد بزرگوار کے انتقال سے بہت قلق و افسوس ہوا خدائے تعالیٰ انکو مرتبہ بخشش کا عنایت کرے رونے دھونے سے سوائے اسکے کہ آنکھوں کو تکلیف پہونچے اور کچھ فائدہ نہیں ہوگا آپ خیر و خیرات سے کوتاہی نہ کریں صدقات جاریہ سے جو کہ علماء کے نزدیک مسلم و ثابت ہے کنواں کھدوانا و طالبان علم کی امداد کرنی اس سے آپ غفلت نہ کریں جماعت کثیرہ کے ساتھ نماز جنازہ غائب ادا کی گئی حاضرین مسجد نے جمعہ کے دن مرحوم کے واسطے دعاء مغفرت کی مرحوم مغفور کا نقد و جنس جمع کیا ہوا بعد ادائے

خریدہ بطالبان علم رسانند بعد انتظام خانگی و فراغ کلی در اینجا
تشریف باید آورد و اگر خیال ناغہ سبق است مطالعہ میکردہ باشند
وقتیکہ در اینجا خواہند آمد بساعت من رسانند از دلجوئی مادر مہربان
خود و برادران بزرگ گاہے چشم پوشی نکنند ورنہ اینہمہ کہ حاصل کردہ
اند برباد خواہد رفت چرا کہ حق عباد بر ذمہ بندگان واجب الاداست
والسلام خیر الختام۔

مکتوب ہشتاد و چہارم ۸۴

بشرح اسماء الرجال عمدہ کتابے نگاشتند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی
سید عبدالعزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی باد اجزاء شرح اسماء الرجال
مؤلفہ ایشاں رسید از دیدنش بسا مسرتے اندوختم عنوان دلپذیر
است و اسلوبش بسیار دلپسند طرز تحریر را چگونہ ہمیں کافیست
کہ قلم برداشتہ عبدالعزیز نگاشتہ و نوشتہ است تحقیقات نیز نیک
است مگر بالا روی کہ دست داد از موہبت خدا تعالی میدانم
خوف است کہ طوالتش باختتام رخنہ نیاندازد لہذا ہر چہ گیرید مختصر
گیرید الا جامع و مانع طرز باشد بر وفیات گرد آوردہ خویش قناعت
نکنند حتی الامکان نظر غائر باشد شاید کہ ادیرشن جبلی وارد از شما
بیاویزد و ایشاں سلمہ بدعوی تحقیق خود جنگ تا معرکہ آویزشش و
کشمکش مثل ابوالحسنات مولوی عبدالحی لکھنوی رح و نواب محمد صدیق
حسن خاں بھوپالی پیش آید چرا کہ وفیات را ائمہ سلف بسیار بسیار
نازک یافتہ اند بطور نمونہ ہمیں ببینید کہ حالات ابن ابی الصلت

قرض و وصیت کے جو کچھ باقی رہے وہ وارثوں کو پہونچانا چاہیے تو قرآن مجید
کی تقسیم کے بارے میں جو لکھا ہے بہتر ہے تفاسیر خرید کر کے طلباء کو دینا چاہیے
بعد فراغت انتظام امور خانگی کے یہاں آنا چاہیے اگر خیال ناغہ سبق کا
ہے تو مطالعہ کرتے رہیں جس وقت یہاں آئیں مطالعہ کئے ہوئے کو مجھے سنادیں
مادر مہربان و برادران بزرگ و خرد کی دلجوئی و خدمت سے کبھی چشم پوشی نہ کریں
ورنہ جو کچھ کہ حاصل کیا ہے برباد جائیگا کیونکہ بندوں کا حق ذمہ میں بندہ کے واجب الاداء ہے
والسلام خیر الختام

چوراسیٔواں خط

شرح اسماء الرجال پسند ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی سید
عبدالعزیز صاحب صمدنی اللہ تعالی دونوں جہان میں خیر و عافیت کے ساتھ
رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو شرح
اسماء الرجال کے اجزاء موصول ہوئے اسکے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی
آپکی تحریر کا عنوان دلپذیر اور بہت دلپسند ہے تحریر کے وصف میں
اس قدر کافی ہے کہ عبدالعزیز نے قلم برداشتہ لکھا ہے تحقیقات نادر ہے
لیکن یہ بلند پروازی جو کہ حاصل ہوئی عطیہ ایزدی ہے خوف ہے کہ طوالت
مضامین ختم کا باعث رخنہ انداز اختتام نہو اسلئے جو کچھ لیں مختصر لیں
مگر روش جامع و مانع رکھیں جمع کردہ تاریخ وفیات پر اپنے قانع نہوں
حتی الامکان نظر غائر رکھیں کیونکہ جس کی طبیعت جھگڑالو واقع ہوئی ہے
وہ آپ کیساتھ الجھ پڑے اور اپنی تحقیق کی بناء پر جنگ کریں تو جنگ و
جدال مثل ابوالحسنات مولوی عبدالحی رح لکھنوی و نواب صدیق حسن خان
صاحب بھوپالی کی طرح پیش نہ آئے کیونکہ وفیات کو ائمہ سلف نے بہت زیادہ
اہتمام بالشان پایا ہے نمونہ کے طور پر دیکھئے کہ احوال ابن ابی الصلت

تکمیل نوشتند مگر تعقبات را بجزم و احتیاط ندیدند ترجمہ ابی عمر
الطیبی نگاشتند الا تحقیقات ابن جوزی را پامال کردند این نمی گویم
کہ منقصت فرمودند مگر خطاء نظر بہ ضروری ولابد است لہذا
ترمیم کردہ جابجا خط کشیدہ ام کہ از ماخوذ مقابل نمایند
عزیزا بردماغ سوزی ایشان صد آفرین است کہ باوجود مشاغل
خدمت لاحقہ بامور دین رسیما خدمت کتاب وسنت لطفی
وانہماکی دارند ع آفرین باد برین ہمتِ مردانہ تو
عربیت را دیدم بسا ندرت انگیز و باعث لطف طبیعت واقع شد
چرا کہ زندہ دلی ایشان مترشح ست بقیہ کل اجزا پیش ما بفرستید
کہ بامعان نظر زیر آوردہ واپس خواہم کرد۔ مبلغ صعہ روپیہ
کہ بصیغہ منی آڈر فرستادند شکریہ اش بپذیرید ایزد توانا
ایشان را از آل ومال بہرہ می بخشیدہ باشد چہ کہ دستگیری مدرسہ
خود شیوہ عالی ہمتانست طلبہ ونیز این دعاگوی صمیم شما
صبح ومسا نیک برائے شما میخواہند۔ چند دانہائے شفتالو
دربستہ نگاہداشتہ امروز فرستادہ شد از ریلوے اسٹیشن
واگزار نمایند اگرچہ دانہا مثل سابق نیست مگر غنیمت است
از پنجاب بما رسیدہ از آنہمہ چند دانہا برداشتہ بقیہ در دیگر
بستہ پیچیدہ روانہ کردہ شد والسلام خیر الختام از حاضرین مدرسہ
ومسجد السلام علیکم۔ ۴ جمادی الاخری سنہ ۱۳۰۴ ہجریہ از دہلی

مکتوب ہشتاد و پنجم ۸۵

مشعر باصطلاح صوفیہ و معارج و مدارج اہل سلوک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف

گو مکمل لکھا مگر لوگوں کے اعتراض پر غور وخوض نہ کیا علامہ ابو عمر والہیثمی کا
ترجمہ لکھا مگر تحقیقات ابن جوزی کی مہمل تصور کیا میں یہ نہیں کہتا کہ
آپ نے نقصان مراتب ومدارج کا فرمایا مگر نظر کی خطا ضروری ہے
اسلئے ترمیم کرکے جا بجا خط کھینچ دیا ہے کہ ماخذ سے مقابلہ کرلیں۔
عزیزم آپکی دماغ سوزی پر صد آفرین ہے کہ باوجود کاروبار ملازمت
سرکاری کے معاملہ دینی رخاص کر خدمت کتاب اللہ وسنت نبویؐ میں لطف
ودلچسپی وافر رکھتے ہیں ع آفرین باد برین ہمت مردانہ تو
آپکی عربیت نادر روزگار و پر لطف ہے کیونکہ زندہ دلی آپکی مضامین سے
مترشح ہوتی ہے باقی سارے اجزاء میرے پاس بھیجیں تاکہ گہری نظر
سے دیکھ کر واپس کروں اور صعہ روپے بذریعہ منی آڈر ارسال کئے ہیں
اسکا شکریہ قبول کریں اللہ تعالی آپ کے آل ومال میں برکت دیتا رہے
امداد مدرسہ کی کرنی بلند ہمتوں کا شیوہ ہے طلبہ اور یہ دعا
گوئے صادق تمہارا نسب و روز خواہاں بھلائی رہتا ہے تھوڑے سے اور
شفتالو کے دانے آپکیلئے حفاظت سے بوریہ میں رکھ کر آج روانہ کئے گئے ہیں ریلوے
اسٹیشن سے آپ طلب کرلیں اگرچہ پہلے جیسے شفتالو نہیں ہیں مگر پھر بھی غنیمت ہے
پنجاب سے میرے پاس آئے تھے تھوڑے سے دانے رکھ لئے اور کل آپکے واسطے
بھیجدئے۔ والسلام خیر الختام حاضرین مدرسہ
ومسجد کی طرف سے سلام علیکم قبول ہو
۳ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ از دہلی

پچاسی واں خط ۸۵

انبساط وانشراح قلب فنا فی الشیخ رموز کشف لطائف خمسہ مصادرہ بالکید نماز تہجد
حلقہ وذکر جہر وخفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت شریف میرے

اعزی واحبی مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد نامہ عزیز رسید خوشنود گردانید از انبساط وانشراح قلب چیزے نوشتند کہنہ ناسورمرا جرحے بخشید عزیزا تانی وتوقف شان رحمانیت است وہرچہ اندیر آید دیر پاید سلطان الاذکار قرآن ازما آموختہ اند از وے کارگرفتن است فنافی الشیخ آئین حضرات مانیست بلکہ شیخ ازبرائے ہمین است کہ از قرآن وحدیث ہرچہ بوے رسیدہ یا بزرگاں طریقہ حقہ بخشند بطالب رسانند شیخ را رتبہ نیست ونہ مجالے دارد کہ گامے از دائرہ شریعت بیروں نہد ہرکہ از چگونگی ما بپرسد از جانب ما بگوئید ؂

بلبل از گل نگزرد گر در چمن بیند مرا ✧ بت پرستی کے کند گر برہمن بیند مرا ✧
در سخن پنہاں شدم مانند بو در برگ گل ✧ ہرکہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا ✧

وسخن ما چیست قال اللہ قال الرسول۔ در صحاح ہرچہ رقاق دیدہ اند آنہمہ تصوف و درویشی است درویشاں از کجا یافتند ازیں یافتہ اند شیخ ما علیہ الرحمۃ ہموارہ می فرمودند کہ برکردار ما چشم بند وبرسخن ما گوش بنہ ودر قلب خویش جاے بدہ یاددارند کہ فقیر از ایشاں سلمہ عرض نمودہ است کہ وقت تہجد اگر اخلاص دست دہد باین دآں توجہے نباشد برابر ہزار اربعین است اربعین این نیست کہ بر مرقدے نشینند این ماثور نیست ونہ اجرش ماثور مسجد منزل خدارسیدگی است نہ تربت ہرکہ از مسجد میگریزد وبر مزاری نشیند از خدامی خدامی گریزد خدارسیدگی نصیب وے نخواہد شد رموز کشف قبور از ایشاں بشرح وبسط گفتہ ام ویرا از خدارسیدگی

مفخر ومحبوب مولوی سید عبدالعزیز صمدنی اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکا خط پہونچکر خوشی وخرمی حاصل ہوئی انبساط[1] وانشراح قلب کی حالت قدرے تحریر کرکے میرے ناسور کہنہ کو تازہ کردیا۔ ای عزیز تراخی وتوقف شان باری تعالی ہے جو چیز دیر میں حاصل ہوتی ہے وہ دیرپا ہوتی ہے سلطان الاذکار قرآن مجید ہے جو مجھ سے سیکھا ہے اس سے کام لیں فنافی الشیخ میرے حضرات کا طریقہ نہیں ہے بلکہ شیخ اسواسطے ہے کہ قرآن وحدیث سے ان کو جو کچھ معلوم ہوا ہی یا بزرگان طریقت صادقہ نے انکو عطا فرمایا ہے وہ طالب کو پہونچا دیں شیخ قادر اس بات پر نہیں ہے کہ اپنا قدم حلقہ شریعت سے باہر رکھے جو کوئی میرا حال دریافت کرے اسکو میری طرف سے کہدو ؂

بلبل از گل نگزرد گر در چمن بیند مرا ✧ بت پرستی کے کند گر برہمن بیند مرا
در سخن پنہاں شدم مانند بو در برگ گل ✧ ہرکہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

میری باتیں صرف اللہ اور اسکے رسولؐ کا قول ہے صحاح ستہ میں باب رقاق کو دیکھا اور پڑھا ہے وہ سب تصوف وفقیری ہے اور درویشوں نے کہاں سے حاصل کیا ہے اسی فصل رقاق سے میرے شیخ علیہ الرحمۃ برابر فرمایا کرتے تھے کہ میرے فعل سے آنکھیں بند کرلو میری باتوں پر کان رکھو اور اپنے دل میں جگہ دو یاد ہوگا کہ فقیر نے آپ سے بیان کیا تھا کہ اگر تہجد کے وقت خلوص دلی میسر ہو اور کسی طرف توجہ نہیں ہو تو یہ خلوص ہزار چلوں کے برابر ہے۔ اربعین (چلہ کشی) یہ نہیں ہی کہ قبر پر بیٹھیں یہ فعل رسول صلعم سے منقول نہیں ہے اور نہ اجر اسکا مذکور ہے خدا کے پہونچنے کا مقام مسجد ہے نہ قبر مسجد سے جو کوئی بھاگے اور مزار پر بیٹھے وہ خدا سے بھاگتا ہے اسکی تقدیر میں خدارسیدگی

---

[1] شیخ سے مراد حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی مہاجر حرمین الشریفین نبیسہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی سے جناب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلند حدیث نبویؐ اور تفسیر کلام مجید کی سند حاصل تھی بلکہ بیعت مسنون محمدی کی بھی سعادت حاصل ہے اور مدرسہ حضرت شاہ اسحاق صاحب محدث رحمہ اللہ کا اور مسجد اب تک موجود ہے جو کہ دلی کے ہندو رئیس رائے بہادر لالہ چھاگل والوں کے قبضہ میں سونپ گئے اور مسلمین دہلی نے اسطرف کچھ توجہ نہ کی جو کم سے کم ایک محدث کی درسگاہ ہے۔

تعلقے نسبت اگر کسے گوید کہ پیرے بر آب می رود یا بر آسمان می پرد اصلا نمی تواں پرید و نہ بر آسمان ہرگز خواہد رفت باور مکنید چرا کہ از درویشی اینچنیں شعبدات در بر آب بریدن و بر آسمان رفتن، چہ نسبت بلکہ ؎

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
گر نہ بینی سر حق بر ما بخند

العزیز دلہا از اربعین چہ خیزد اگر ریاست، فی زماننا گور پرستیدن آئین درویشی می پندارند حالانکہ از قرآن و حدیث خلاف ہے ناطق است و حضرات طریقہ انار اللہ برہانہم ہموارہ ازیں کنارہ بودند از لطائف خمسہ (نماز پنجگانہ) حل غوامض شدہ نزول نورانیت میشود خلاصہ آں اسم اعظم است ہموارہ نظر بر حال خود باید انداخت و از معائب دیگراں اجتناب باید ساخت ایں امر کاشف عقود است فافہم فتدبر برزیہ کہ رسد تسلیم شدن آئین آل عبا است و از صبر قانع شدن شعار صوفیا است ہر چہ رسد از وست و ہر چہ رود از حکم وے بیروں نیست تذکرہ صوفیا رحال وا نمودند۔ ایں ہمگناں کہ از زرق و شید گدیہ می کنند و شکم می پرند و خود سواد الوجہ فی الدارین میشوند از یں سالوسان دیو سیرۃ ہر کسے را دامن چیدن آئین بخردان است حضرت سید السالکین قدس سرہ[1] در صادق پور فرمودہ بودند کہ درویشاں را تاثیر الانظار خدا بخشیدہ است کہ بیک نگاہ اگر طالب صادق است بذروہ علیا می رسانند و آں چیست خدا شناختن و بندہ پنداشتن اینہمہ کہ می آموزانند اصل اصول درویشی است حلقہ کشیدن۔ ہو حق کردن۔ غوغا برداشتن

نہ ہوگی کشف قبور کے رمز کو واضح طریق آپ سے کہہ چکا ہوں ان باتوں کو خدا رسیدگی سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر کوئی شخص کہے کہ پیر پانی پر چلتے ہیں یا وہ آسمان پر اُڑ جاتے ہیں ہرگز اسکے اُڑنے اور آسمان پر جانے کا یقین نہ کرو کیونکہ فقیری میں ایسی شعبدہ بازی یعنی (بر آب رفتن و بر آسمان پریدن سے) کیا تعلق بلکہ ؎

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ؛ گر نہ بینی سر حق بر ما بخند

اے عزیز ایسی چلہ کشی سے کیا حاصل ہے جو آج کل کے لوگ (اعنی مقتدی امراء رؤسا) قبر پرستی کو طریقہ درویشی و فقرائی کا خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن و حدیث اسکے خلاف میں ندا کر رہا ہے اور بزرگان طریقت (اللہ تعالیٰ انکی دلیل کو روشن کرے) وہ اس قبر پرستی سے ہمیشہ بیزار تھے اور بیزار رہے ہے لطائف خمسہ سے (نماز پنجوقتی) حل مشکلات کی کفیل ہو کر نورانیت کے نزول کی باعث ہوتی ہے گویا نماز اسم اعظم ہے ہمیشہ اپنی حالت پر نظر ڈالنا چاہئے اور دوسرے کی عیب جوئی سے پرہیز کرنا چاہئے یہ بات مشکلوں کی حل کرنیوالی ہے سمجھو اور غور کرو آفات نازلہ پر صبر کرنا طریقہ آل عباد و صالحین کا ہے اور صبر پر ثابت قدم رہنا شعار صوفیوں کا ہے اور جو کچھ پہونچتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو کچھ جاتا ہے وہ اسکے حکم سے باہر نہیں ہے فی زمانہ کے صوفیا کا ذکر آپ نے کیا یہ سب مکر و فریب سے گدائی کرتے ہیں اور پیٹ پالتے ہیں اور وہ دنیا و آخرت کی روسیاہی حاصل کرتے ہیں ان مکار دیو سیرت سے پرہیز کرنا دانشمندوں کا کام ہے حضرت سید السالکین قدس سرہ صادق پور میں فرماتے تھے کہ فقیروں کی نظر میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر دی ہے اگر طالب صادق ہے تو ایک نگاہ میں مراتب اعلیٰ کو پہونچا دیتے ہیں اور وہ مراتب کیا ہے خدا کو پہچاننا

[1] سید السالکین قدس سرہ مراد مجدد ملت حضرت مولانا سید احمد صاحب شہید بریلوی ہیں ۱۲

اہل محلہ را بشوروانداختن وبچگان خفتہ را بیدار کردن از بہر پیدا نمودن زر است والا تضرع باختفا منطوق کریم است حضرت قدس سرہٗ شاہ محمد آفاق صاحبؒ می فرمودند کہ مثل ضفادع غوغا کردن شان درویشی نیست خدا خفتہ نیست کہ بیدارمی کنند بلکہ حرکات بیہودہ ایشان را نیک می نگرد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ من عبادت می کنم ونیز تزوج می کنم۔ قوت می خورم الا غوغا نمی نمایم ابتذال شان نبیان است ۔ عزیزا از شرک وبدعت علی حدہ بودن واحتساب اعمال ونفوس خود نمودن آئین ہین حضرات صوفیا کرام است دیگرے آنکہ چند اعمال پرسیدہ اند بیائید وبشنوید وخموش شید چراکہ ع

خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمے آید

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ہشتاد وششم[۸۶]

از حدوث زر با انتشار نباید کرد چہ کہ فتح الباب خواہد شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی نواب صاحب معین المساکین سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد نامہ رسید از مطالبش آگہی گردید ایزد تعالیٰ در معاملات آنصاحب فضل فرماید از توبہ وانابت

اور اپنے آپ کو خدا کا بندہ جانتا ہی تعلیم اصل اصول درویشی کا ہی حلقہ قائم کرنا ہو حق کرنا اور شور وغل مچانا اور اہل محلہ کو پریشانی میں ڈالنا سوتے ہوؤں کو جگانا یہ سب باتیں حصول زر کیواسطے ہیں ورنہ خدا سے مخفی گریہ وزاری پر کلام الٰہی ناطق ہے حضرت قدس سرہٗ[1] شاہ محمد آفاق صاحبؒ فرماتے تھے کہ مینڈک کی طرح شور مچانا شان فقیری کی نہیں ہے خدا تعالیٰ سویا ہوا نہیں ہے اسکو جگائیں بلکہ بیہودہ حرکتوں کو وہ عمل صالح تصور کرتے ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں عبادت بھی کرتا ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں اور غذا بھی کھاتا ہوں لیکن میں شور وغل نہیں کرتا ہوں اور عاجزی وانکساری نبیوں کی شان ہی اے عزیز شرک وبدعت سے الگ رہنا اور اپنے عملوں کا محاسبہ کرنا بہترین طریقہ صوفیا کرامؒ کا ہی دوسری بات یہ ہی کہ آپنے چند عملوں کو دریافت کیا ہی یہاں آیئے اور سنئے اور چپ رہئے کیونکہ ع خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمی آید

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والسلام خیر الختام

چھیاسیؔ واں خط[۸۶]

مصیبت کیوقت منتشر نہو نیکیلئے نصیحت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت گرامی نواب صاحب مددگار مساکین اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط آپ کا ملا مضمون سے خط کے آگاہ ہوا خدا تعالے

---

[1] حضرت شاہ محمد آفاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے کمالات مجاہدہ وزہد اور مکاشفہ تمام عالم میں مشہور ہی۔ آپ بھی اُس زمانہ کے بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے اور پیروی سنت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت مدنظر رکھتے تھے۔ نسب آپ کا حضرت مجدد الف ثانی تک پہونچتا ہے اور آپ بھی حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں ہیں۔ آپ نے بتاریخ ۲ محرم الحرام ۱۲۵۱ھ بروز بدھ بعد نماز مغرب اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ جمعرات کے دن آپکو سبزی منڈی مغل پورہ میں دفن کیا گیا۔

تغافل نورزند روزمرہ یک منزل قرآن مجید وچند اجزا صحیح بخاری ضرور بایدخواند انشاء اللہ تعالیٰ دشمن پامال خواہد شد از ہجوم اعداء ہرگز خوفے وہیبتے را در مزاج شریف جا نباید داد زود فتح الباب خواہد بود انشاء اللہ تعالیٰ چراکہ الفرج بعد الشدۃ را خوب میدانند فقیر را ہموارہ نیک سگال خود باید تصور ید مرا رسانیدہ اند کہ انتزاع مناصب خواہد بود وبجایش ترقی مدارج اخروی نصیب انصاحب است چہ کہ اشاعت کتب اسلام بذات بابرکات انصاحب متعلق شدہ است ۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۸۷ ہشتادو ہفتم

تحقیق مناسب است امر کہ استخفاف امور شرعیہ کنند بیجا ونامناسب است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الحسنات والکمالات و الفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد فی الواقع مارا اختلافی از تحقیق شما نیست ہرگاہیکہ زید میگوید۔ کہ قرآن حدیث سب مولویوں کے ڈھکوسلے اور ڈرانے کی باتیں ہیں جو چیز خدا نے کھانے پینے کے لئے دی ہے اُسکا صرف ہر شخص کر سکتا نکاح کے مہر اور خرچی میں کیا فرق ہے، پس از دایرہ اسلام نامبردہ خارج متصور است چراکہ قرآن منزل من اللہ تعالیٰ واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہموارہ واجب التعمیل ولائق التعظیم بر مومن است آنکہ نوشتہ اند خالد کہتا ہے کہ ہرگز اہل حدیث کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے) آں بوالفضول است تحریکہ درمیان علماء احناف واہل حدیث اتفاق کثیر وجماہیر صلحا بتطبیق قرآن وحدیث درمیان آمدہ صحیح است وانند

آپکے معاملات میں فضل فرمائے توبہ واستغفار ورجوع درگاہ باری سے غفلت نہ فرماویں روزانہ ایک منزل قرآن مجید وپارہ صحیح بخاری کا ضرور پڑھ لیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ دشمن برباد ہوگا اور دشمنوں کی کثرت سے ہرگز خوف زدہ نہونا چاہئیے انشاء اللہ تعالیٰ جلد کامیاب ہونگے کیونکہ الفرج بعد الشدۃ سے آپ بخوبی آگاہ ہیں فقیر کو ہمیشہ اپنا بہی خواہ تصور فرماویں مجکو خبر ملی ہے کہ تنزلی مراتب مدارج کا آپکے منہ والا ہے اور اسکے بدلہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی مراتب اخروی آپکی قسمت میں ہوگی کیونکہ کتب اسلام کی اشاعت آپکی ذات بابرکات سے وابستہ ہے والسلام خیر الختام

ستاسی ۸۷ واں خط

تحقیق سے اختلاف نہیں ہے۔ احکام شرعیہ کو خفیف حقیر جاننا برا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بہ خدمت شریف جامع الحسنات والکمالات الفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہاں خیر وعافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو مجھکو آپکی تحقیق سے اختلاف نہیں ہے جبکہ زید کہتا ہے۔ کہ قرآن وحدیث سب مولویوں کے ڈھکوسلے اور ڈرانیکی باتیں ہیں جو چیز خدا نے کھانے اور پینے کے لئے دی ہے اسکا صرف ہر شخص کر سکتا ہے نکاح کے مہر اور خرچی میں کیا فرق ہے، تو وہ شخص مذکور دائرہ اسلام سے باہر ہوگیا کیونکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہے اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمیشہ بندہ مومن پر اسکے واجب العمل ولائق تعظیم وتکریم ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ (خالد کہتا ہے کہ ہرگز اہل حدیث کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے اور وہ واہی تباہی آدمی ہے جو تحریکہ کہ درمیان علماء احناف واہل حدیث کے

بلاد و امصار بعیدہ و اقطار مدیدہ جاری و ساری است ہمگنان را بر ہدایت عمل باید ساخت و ہرگز پیرامون خود او ہام باطلہ را نباید آورد۔ یاد باشد کہ ہنگام مناظرہ تامین بالجہر و رفع الیدین پیش ما بودند و آخر جوابے از مخالفین من نیامد و ایں مسئلہ طے شدہ است کہ رفع الیدین زینت الصلوۃ و از تامین بالجہر شوکت اسلام است اللّٰہم زد فزد۔ ضیق نفس مرا بالفعل بسیاری آزارد چند کاغذات استفتا فرستادہ ام و ایمار خود بمطابقت قرآن و حدیث ظاہر کردہ ام جواب مدلل و مسکت نویسند کہ بر آں مہر خود و مواہیر دیگر علما رحق زدہ شائع نمایم در فرستادن استفتاہا تغافل نکنند و نہ بے پروائی فرمایند و السلام خیر الختام

مکتوب ہشتاد و ہفتم

بطلب جواب رسالہ مبتدعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ عرصہ ہفتہ عشرہ گزشتہ کہ یک رسالہ مبتدعین فرستادہ ام کہ آنرا کما حقہ رد کردہ زود ارسال نمایند زیرا کہ اہل بدعت در ینجا شور و غل آغاز کردہ اند کہ جواب رسالہ ما یان غیر مقلدین ہنوز ندادند لہذا نکاشتہ میشود کہ دریں ولا کار دیار موقوف نمودہ رسالہ مرسلہ را رد بخوبی کردہ روانہ خواہند ساخت۔ زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب ہشتاد و نہم

اتفاق رائے سے جمہور دیندار کے مطابقت میں قرآن و حدیث کے تسلیم کی گئی وہ بنفسہ صحیح ہے اسکا اجراء دور و نزدیک کے شہروں و قریوں میں جاری ہے تمامی لوگوں کو اسی ہدایت پر عمل پیرا ہونا چاہیئے اور اوہام فاسدہ کے گرد نہ پھرنا چاہیئے آپ کو یاد ہوگا کہ تامین بالجہر و رفع الیدین کے مناظرہ کے زمانہ میں میرے پاس آپ موجود تھے آخر کوئی جواب میرے مخالفین سے نہ ہو سکا اور یہ مسئلہ ہو چکا ہے کہ رفع الیدین زینت صلوٰۃ ہے اور تامین بالجہر سے شوکت اسلام ہے اے اللہ روز افزوں کر آجکل ضیق النفس مجھے تکلیف دہ ہو رہا ہے چند استفتا کے کاغذات روانہ کر چکا ہوں اور موافقت میں قرآن و حدیث کے اپنی رائے ظاہر کر چکا ہوں جواب مدلل و مسکت لکھیں کہ اس پر اپنی مہر و دیگر علماء ربانی کی کرا کے شائع کریں اور بھیجنے میں استفتا کے بے پروائی و غفلت نہ کریں۔ والسلام خیر الختام

اٹھاسی۸۸ واں خط

مبتدعین کے رسالہ کا جواب بھیجیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ ہفتہ عشرہ ہوتا ہے کہ ایک رسالہ بدعتی کا آپ کے پاس بھیج چکا ہوں کہ اسکا رد کما حقہ کر کے جلد واپس کریں کیونکہ یہاں کے بدعتیوں نے شور و غل مچا رکھا ہے کہ ابتک غیر مقلدین نے میرے رسالہ کا جواب نہیں دیا اسلئے لکھا جاتا ہے کہ ان دنوں کا روبار موقوف کر کے رسالہ مرسلہ کا رد اچھے عنوان سے مرتب کر کے روانہ کریں۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

نواسی۸۹ واں خط

تعریف تجلے مصطلحہ صوفیا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الکمالات والفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح و ہویدا باد کہ بندہ فقیر بخیریت ہستم و از دریافت تندرستی آنصاحب شاکر بدرگاہ خدا جلشانہ شدم آنکہ بدریافت تجلی و متعلقاتش ایما کردہ اند (عزیزا) چہ گویم کہ گفتن نمی توانم سر حرفش دراز کہ باختصار روئے منقصت نتوان بود لہذا قدرے از بسیارے و دانہ از انبارہا و قطرہ از بحر زخار می نگارم وقتیکہ بپیش من خواہید آمد تفصیل وے خواہم گفت چراکہ در نوشتن نمی آید ؎

ستانی زبان از رقیبان راز
کہ تا راز سلطاں نگویند باز

فقیر خاموش است و اغیار بر سر رخنہ و خلفشار تجلی سہ قسم دارد اول تجلی ذات و آں مکاشفہ است دوم تجلی صفات الذات کہ آں مواضع نور است سوم تجلی حکم الذات و آخر اشیا و اسیت معنی مکاشفہ غلبہ یقین است کہ ازاں حالتے واقع شود گویا خدا تعالے را می بیند. و از ماسوایش غفلت رچنانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمودہ است اَلۡاِحۡسَانُ اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ ، اما از دیدہ در آخرۃ مشاہدہ باری است خواہد آمد در دنیا ممکن نیست ۲۔ تجلی صفات الذات کہ دراں دو احتمال است یکی آنکہ بندہ فکر در افعال خدا کند کہ در مخلوقات یافتہ شود ۔ و صفات وے را پیش نظر نماید بدینوجہ ایقان قدرت الٰہی بروئے غالب بشود و از اسباب غیبت بود و از روئے صفات و تسبیب ساقط گردد و ایقان علم خدا کہ محیط است بر آں مسلط آید کہ ازاں بنہایت خضوع مدہوش می نماید

تجلی کیا ہے ؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع کمالات وفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے ظاہر ہو کہ بندہ فقیر مع الخیر ہے اور درک صحتوری سے آپکے شکر گذار درگاہ ایزدی جل شانہٗ تجلی و حوالی تجلی کا حال دریافت کیا ہے اے عزیز کیا کہوں کہنے کی قدرت نہیں بیان و شرح تجلی طول طویل ہے اختصار سے بھی بیان نہیں کر سکتا اسلئے محض قلیل بہت سے اور دانہ متعدد انبار اور قطرہ عظیم الشان دریا سے رقم کرتا ہوں جسوقت میرے پاس آپ آئیں گے اسکی تفصیل سناؤں گا کیونکہ وہ احاطہ تحریر میں نہیں آسکتی ؎

ستانی زباں از رقیبان راز ؛ کہ تا راز سلطان نگویند باز

فقیر خاموش ہے اور اغیار جنگ بیکار میں مشغول رہے اسلئے جاننا چاہیئے کہ تجلی تین قسم کی ہے اوّل ذات کی تجلی اسکا نام مکاشفہ ہے دوسری تجلی صفات ذات وہ مقام نور کا ہے تیسرا حکم الذات کی تجلی وہ آخر اشیار کی ہے ۔ مکاشفہ کے معنی غالب ہونا یقین کا ہے اس سے ایک خاص حالت پیدا ہوتی ہے جس سے وہ اللہ کو دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا موجب غفلت ہے جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلۡاِحۡسَانُ اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ لیکن آنکھوں سے دیدار آخرت میں میسر ہوگا دنیا میں ممکن نہیں ہے ۲۔ تجلی صفات الذات اس میں دو احتمال ہیں ایک وہ کہ بندہ افعال خدا میں فکر کرے جو کہ مخلوقات میں پائی جاتی ہے اور صفات باری تعالیٰ کو پیش نظر رکھے اس ذریعہ سے غلبہ یقین قدرت الٰہی کی اس پر غالب ہوتی رہے اور اسباب معدوم ہوتے ہیں اور صفات اور تسبیب

(چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد نمودہ است فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ) واین انوار مواضع است که باین معنی نفس دران حال منور بانوار متعددہ می باشد واز مراقبہ بمراقبہ دیگر انقلاب می کردہ باشد بخلاف تجلی ذات کہ دران جا نہ تعدد است نہ تغیر و دیگرے آنکہ صفت ذات این چنان بنگرد کہ بلا واسطہ اسباب خارجیہ صرف از امر کن تمام اشیاء و افعال و تمام مخلوقات از ذات واجب پیدا می شود و عارف را کہ بوقت غیبت حواس اشباہ مثالیہ نوریہ ظاہر شوند آنرا مواضع می نامند و تجلی آخرت آنست کہ در دنیا و آخرت ببصیرت قلبی معائنہ جزا و سزا فرماید و ادراک اشیاء در نفس وے بنہجے عیاں شوند کہ گرسنہ را اشتہاء و تشنہ را تشنگی ادراک تکلیف شود۔ مرا کہ مسلک محمدی دارم ازین زواید ربطے نیست۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب نودم ۹۰

اسرار بیعت شریعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت گرامی عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد الحمد للہ کہ بفضلہ تعالیٰ و تبارک بخیریت ہستم و برائے شما نیک خواستہا می طلبم آنکہ دربارہ نکات و اسرار بیعت پرسیدہ اند ازین پیش متواتر بیا پے طریقہ مروجہ این خاندان دیدہ اند و روز اخذ بیعت از شما نسرے از اسرار ہم گفتہ ایم حالا زیر قلم می آید مسئلہ بیعت از بس آسان ست بدستور اسلام و دشواری را در و گنجائشے نیست ہاں بر طالب صادق ایفاء عہد و پیمان مستحکم است بیعت پیمانی است

ساقط ہوتے ہیں اور خدا کے علم کا ایقان کہ وہ اس پر محیط ہے اور اس پر اُس کا تسلط ہے اسلئے کمال خضوع کے باعث وہ مدہوش معلوم ہوتا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ، اور اس انوار کیلئے مقامات ہیں کہ نفس اس نور کا مخزن بنکر انوار متعدد کیساتھ منور ہوتا ہے اور ایک مراقبہ سے دوسرے مراقبہ کیطرف منتقل ہوتا ہے بخلاف تجلی ذات کے کہ اُس میں نہ تعدد ہے نہ تغیر دوسری بات یہ ہے کہ صفت ذات باریتعالیٰ کی اسطرح معائنہ کرے کہ بلا واسطہ اسباب خارجی کے صرف لفظ کُنْ سے ساری اشیاء، افعال اور کل مخلوقات ذات واجب سے پیدا ہوا ہے اور عارف کے مفقود الحواسی کیوقت تصویر مثالی نوری ظاہر ہوتی ہے اسکا نام مواضع رکھتے ہیں اور تجلی آخرت یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں بصر قلبی کے ذریعہ جزا و سزا کا معائنہ کرے اور علم اشیاء کا اسکے نفس میں اس طور سے ظاہر ہو جیسے کہ بھوکے کو غذا کی طلب اور پیاسے کو پیاس کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ ہم کہ مسلک محمدی رکھتے ہیں ان فضولیات سے سروکار نہیں۔ والسلام خیر الختام

نوے واں خط ۹۰

بیعت کے اسرار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت گرامی عزیز العلماء صمدنی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو اللہ کا شکر ہے کہ میں خیریت سے ہوں اور آپکی فلاح کا خواستگار ہوں بیعت کی باریکی و نکات کے بارے میں آپنے جو مجھ سے دریافت کیا ہے اس سے قبل اکثر اس خاندان کا مروجہ دیکھا ہے اور بیعت کے دن بھی بعض رموز و نکات آپ سے کہہ چکا ہوں اب پھر تحریر کرتا ہوں بیعت کا مسئلہ بہت آسان ہے کوئی دشوار و مشکل اس میں نہیں ہے ہاں طالب صادق پر پورا کرنا عہد و پیمان کا واجب ہے واضح ہو کہ بیعت ایک عہد ہے

صفحہ ۹ اس خاندان سے مراد شیخ الشیوخ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ہے۔

که دران توبه از معاصی و سیّات داخل است وہم اقرار لسان وعزم قلبی برائے ایفاء آینده وعدم ارتکاب گناہاں وتعمیل اوامر شرعیه ووعده ترک شرک وکفر و بدعت ہست و از ہمہ تائب شده توحید الٰہی و رسالت ختمی پناہی وبعث وحشر ونشر پذیرفته بجا آوری عہود شرعیه بذمه خود فرض داند غرض که از منہیات شرعیه انابت وتوبه بہترین مقاصد بیعت است خدا تعالیٰ می فرماید اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ بر دست بیعت کنندگان دست خود عز وشانه محول فرموده ارشاد کرده ہر که ایفاء عہد نخواہد کرد وبال بر نفس وے است وہر که وفا کرد اجر عظیم خواہد یافت وایضاً گفته لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ الخ منشا اینست ہر که زیر درخت بیعت از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرده بر آن رضاء الٰہی ونزول سکینه مشروط ساخته ودیگر بار فرموده يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ درین آیت از زنان بیعت کنندگان گرفتن عہد عدم ارتکاب شرک باللہ وزدی زنا قتل اولاد بہتان افترا ونافرمانی از امر معروف موثق نموده چنانچه بتطابق وے ذات مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند اقسام وابواب بیعت از صحابہ

که اس عہد میں توبہ کرنا گناہوں سے داخل اعہد ہی اور بھی زبان سے اقرار کرنا اور دل سے عزم مصمم کرنا ایفاء اعہد کے واسطے اور تمامی گناہ سے باز رہنا اور اوامر شرعیه کو بجا لانا اور وعدہ ترک شرک وکفر وبدعت پر ثابت رہنا اور جملہ گناہاں سے تائب ہو کر توحید آلہی وختم نبوت وبعث وحشر ونشر کا معتقد ہو کر بجا لانا عہود شرعیه کا اپنے ذمہ فرض معلوم کرے غرض که منہیات شرعیه سے توبہ ورجوع الی اللہ بیعت کے احسن وبہتر مقاصد ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اللہ تعالیٰ جلشانہٗ نے بیعت لینے والے کا ہاتھ اپنا ہاتھ قرار دیکر ارشاد کیا کہ جو کوئی عہد کو پورا نکریگا اسکا وبال اسکی جان پر ہے اور جس نے پورا کیا وہ ثواب بڑا پائیگا اور بھی ارشاد فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ الخ منشا یہ ہے کہ جس نے بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیچے درخت کیکر کے کی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ونزول سکینہ کا مورد بنا دوسرے بار فرمایا يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اس آیت میں عورتیں بیعت کرنیوالیوں سے عہد پیمان لینے کا طریقہ یوں بتایا گیا کہ شرک باللہ چوری زنا قتل اولاد بہتان امر معروف کی نافرمانی ان امور پر عہد مستحکم ہو چنانچہ اس آیت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنے قسم کی بیعت ذیل صحابہ کرامؓ اور دوسرے

کرام و دیگران گرفته (در صحاح اقسام بیعت بنظر درآورد و بیعت) صحیح بخاری از فقیر من الاول الی آخر سماعت و قرائت نموده اند و بر رموزش آگاه کرده ام (در بخاری و مسلم و مسانید و معاجم باب البیعة علی اقام الصلوٰة و ایتاء الزکوٰة وغیرها وغیرها موجود ست) بوقت بیعت گرفتن عهد باید گرفت که در معاملات شرعی از کسے نخواهد ترسید و نه از لومه لائم پروا خواهد کرد بوقت معینه بر اقامت ارکان شرعیه و ترک کبائر و صغائر و اماتت بدعت و احیاء سنت پیمانے که گرفته شده بر وفق همگی همت خود باید گماشت و از خیر خواهی مسلمانان هم عقیده دریغے نخواهد ورزید گوشگزار باید کرد که بر میت نوحه و بلند ساختن گور سخت زشت ترین امور است علاوه ازین بیعت امام علی ان لا یفروا وغیره نیز است که ویرا درین زمانه ضرورة نیست۔ شیخ الشیوخ حکیم الامت مولٰنا شاه ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ می فرمودند که بیعت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گاہے بر ہجرت و گاہے بر جہاد و گاہے اقامت ارکان اسلام روزه و نماز و ثبات و قرار مقابلہ کفار اشرار بود (مثلاً بیعة الرضوان) و گاہے تمسک بر سنن نبوی و احتراز از بدعت و تحریص و تشویق عبادت بود۔ از زنان همواره بر عدم نیاحت عهد می گرفتند۔ ابن ماجه می گوید که از چند فقراء مهاجرین بیعت بر عدم سوال از کسے گرفته بودند مبایعان آنچنین توثیق عهد نمودند که اگر مقرعه (چابک) از دست کسے می افتاد از اسپ خود فرود آمده می گرفتند پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (که خلیفة اللہ بودند) فعلے که نمودند از بهر خلفاء آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت معلماً لکتاب والحکمة ومزکیاً للامة سنت قرار یافته بر علماء الراسخین واجب التعمیل گردیده۔ آنانکه گمان برده اند که بیعت منحصر بقبول خلافت است یا که بیعت صوفیان شرعی نیست این همه ظن فاسد است

لوگوں سے پائی گئی (اقسام بیعت کی صحاح ستہ میں دیکھیں) آپ نے صحیح بخاری سماعت و قرأۃ اول سے آخر تک مجھ فقیر سے پڑھی ہے اسکے نکات و باریکی پر آگاہ کر چکا ہوں (بخاری و مسلم و مسانید و معاجم میں باب البیعة علی اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ وغیرہ وغیرہ موجود ہے) بیعت کرنے کے وقت قول قرار لینا چاہیئے کہ دینی امور میں کسی سے خوف نہیں کریں گے اور نہ ملامت کرنے والے کی پروا کریں گے ارکان شرعی کو وقت مقررہ پر بجا لانا۔ گناہ کبیرہ و صغیرہ کو چھوڑنا اور بدعت کے مٹانے اور سنت کے زندہ کرنے پر جو قول قرار کیا ہے اسکی تعمیل میں اپنی ساری کوشش صرف کریں گے اور مسلمانان ہم عقیدہ کی خیر خواہی میں تغافل نہیں کریں گے اور یہ بھی کہہ دینا چاہئے کہ مردہ پر واویلا کرنا اور قبر کو اونچی یا پختہ بنانی شریعت میں سخت ممنوع ہے ماسوائے اسکے بیعت امام وقت کی کہ صف لڑائی سے بھاگ نہیں جائیں گے وغیرہ دوسری اس قسم کی بیعت اسکی ضرورت اس زمانہ میں نہیں ہے۔ شیخ الشیوخ حکیم الامت حضرت مولٰنا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کبھی ہجرت پر اور کبھی جہاد پر اور کبھی ارکان اسلام کے قائم رکھنے مثل روزہ و نماز و کفار کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنے پر ہوتی تھی (مثلاً بیعة الرضوان) اور کبھی سنن نبوی پر قائم رہنا اور بدعت سے پرہیز و عبادت پر حریص ہونا اور عورتوں سے ماتم نہیں کرنے پر عہد لیتے تھے۔ ابن ماجہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقراء مہاجرین سے کسی سے سوال نہیں کرنے پر بیعت لی تھی بیعت کرنیوالوں نے اسقدر عہد بیعت کو پورا کیا کہ اگر چابک ہاتھ سے کسی کے گر جاتا تھا تو وہ اپنے گھوڑے سے اتر کر اٹھاتے تھے لوگوں سے اٹھا دینے کا سوال بھی نہیں کرتے تھے ہیں

(چنانکہ بالا گفتہ ایم) و آنہمہ از قسم تزکیہ نفس و قلب است و ہم
نہی عن المنکر و امر بالمعروف را شامل است۔ ازاں دریافتہ اند
کہ بیعت فقط قبول خلافت و سلطنت را نیست بلکہ بیعت الاسلام
و بیعۃ التمسک علی التقوی (وغیرہ وغیرہ) مفہوم شاہ صاحب
بفحوائے صحاح ستہ بود۔ علاوہ از مردان بالغ و نساء بالغہ
بیعت صغیر السن اطفال ہم در صحیح مسلم مروی است چنانچہ
حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جناب عبد اللہ (فرزند خویش)
را بعمر ہفت یا ہشت سالگی برائے بیعت پیش جناب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آوردہ بودند کہ حضور نبوت معمور متوجہ
متبسم گردیدند و بیعت گرفتند و ابن جوزی رح آوردہ کہ بروز فتح مکہ
چارصد و ہفت و پنجاہ زنان بیعت کردہ بودند۔ آنانکہ میگویند
کہ بعد ارتحال جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از صحابہؓ
و تابعین رحمہم اللہ اجمعین بیعت مروی نیست ایں پندار غلط
محمول بر بیجا است۔ چہ کہ (اول) حضرات اہل سلوک و صوفیائے
کرام سلسلہ بیعت خود را متواتر با سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ
تعالی عنہ و جدنا مرتضی علیہ السلام و کرم اللہ وجہہ می رسانند
(دوم) بسبب ناواقفی ناواقفان تنسیخ سنت رسالت مآب
نخواہد شد (سوم) بعہد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بعدہ
عمر فاروق رض و عثمان رض و علی رضی اللہ عنہم اخذ بیعت جاری بود (در
صحیح بخاری و مسند امام احمد باید دید) ایں ہمہ طریق بیعت کہ
نوشتم بگوش جاں شنیدنی است کہ طریقہ اخذ بیعت فقیر
دیدہ اند از شاگردان خویش حاجت بیعت گرفتن نیست چہ کہ آنہا
کتاب و سنت از من خواندہ اند ہاں بیعت توبہ و بیعت طریقہ مضائقہ
نیست ہنگام یکجائی شما را اجازت دادہ ام کہ از طالبین بیعت
بگیرند و امروز ہم می نگارم کہ اجازۃ سابق کافیست طریقہ مشائخ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جو اللہ کے خلیفہ تھے) جو فعل
کہ عمل میں لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء کیواسطے اور امت
کیواسطے سنت قرار پایا وہ راسخین علماء پر واجب العمل ہوا اور جن لوگوں نے
گمان کیا ہے کہ بیعت مخصوص صرف قبول خلافت پر ہے یا بیعت صوفیوں
کی شرعی نہیں ہے یہ سب گمان فاسد ہے (جیساکہ اوپر کہہ چکا ہوں)
اس قسم کی بیعت تزکیہ نفس و صفائی قلب میں داخل ہے اور یہی نہی
عن المنکر و امر بالمعروف کے شامل ہے اسی معلوم ہوا کہ بیعت صرف
قبول خلافت و سلطنت ہی نہیں ہے بلکہ اسلام کی بیعت پرہیزگاری پر
ثابت رہنے کی بیعت (وغیرہ وغیرہ ہے) جناب شاہ صاحب کا علم مطابق
صحاح ستہ کے تھا علاوہ مردان بالغ و زنان بالغہ کے صغیر سن بچہ
کی بھی بیعت صحیح مسلم کی روایت سے پائی جاتی ہے چنانچہ حضرت زبیر رضی
اللہ عنہ نے جناب عبد اللہؓ (اپنے فرزند) کو سات یا آٹھ سال کی عمر میں بیعت
کیواسطے حضور میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے تھے آپ
دیکھ کر مسکرائے اور بیعت لی ابن جوزی رح روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن
چار سو ستاون عورتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی جو لوگ
کہتے ہیں کہ بعد رحلت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ و تابعین رح
سے ثبوت بیعت پایا نہیں جاتا یہ گمان فاسد ہے کیونکہ (اولاً) حضرات اہل سلوک
و صوفیائے کرام سلسلہ بیعت کو بطریق تواتر کے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور میرے
دادا علی مرتضی علیہ السلام تک پہنچاتے ہیں (دوسرے) کسی ناواقف کی ناواقفیت
سے معدوم ہونا سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں ہو سکتا (تیسرے)
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسکے بعد حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان
و حضرت علی رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں طریق اخذ بیعت جاری و ساری تھی
(صحیح بخاری و مسند امام احمد میں دیکھنا چاہیئے) تو وہ جملہ طریق بیعت کہ جو
تحریر کیا ہے یاد رکھنے کے قابل ہے اور فقیر کے طریقہ اخذ بیعت کو دیکھ چکے
ہیں اور اپنے شاگردوں سے حاجت بیعت کرنیکی نہیں ہے کیونکہ وہ سب

فقیر مسالک محمدیہ است و جملہ مشایخ انار اللہ برہانہم را می ستایم
کہ از آنان احیاء سنت گشتہ و آنانکہ بدعۃ بطمع زخارف دنیوی
منتشر کردند از خدا معاملہ خواہند کرد مرا از مشاجرات این و
آن سروکارے نیست عرس نمی پسندم چہ کہ وے ماثور از سنت
نیست اینہمہ نگاشتہ ام دانہ از انبارے و قطرہ
از بحر زخار است طالب را قلب گیر و گوش شنوا
و دیدہ بینا باید این طریقہ ما نیست کہ وقت بیعت دست
بر دست وے گزارم و نقدے از و بخواہم و توبہ
از معاصی نہ گیرم (معاذ اللہ معاذ اللہ) عزیزا دنیا
را ثباتے نیست و در معیشت مسدود است اینکہ
در پیرایہ امارت روزہا بسر کردہ بجد اسناسی لیالی
خود مے گزرانید آفرین بر آفرین ع
؎ عمرت دراز باد کہ از بس غنیمت است ؎
والسلام خیر الختام

مکتوب ۹۱ نود و یکم

اجازت بیعت توبہ گرفتن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی
سید عبد العزیز صمدنی مد عمرہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
واضح باد کہ در بیعت توبہ گرفتن شما را مجاز کردہ ام حالا بیعت ارشاد
مسنونہ می دہم مگر نا اہلان را خوب دیدنی است کہ آنہا سلسلہ محمدیہ
را بدنام نکنند یا لمفعل ترک ملازمت مناسب نیست بوقت استفاد

کتاب اللہ و سنت نبوی اس عاجز سے پڑھ چکے ہیں ہاں بیعت توبہ و بیعت
طریقہ کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے ایک مرتبہ آپکو اجازت دے چکا
ہوں کہ خواہشمند سے لیں اور آج بھی لکھتا ہوں کہ پہلی اجازت کافی
ہے فقیر اور مشائخ کا طریقہ مسلک محمدیہ ہے اور سارے مشائخ رحمۃ اللہ
تعالی کی میں تعریف کرتا ہوں کہ اُن سے سنت نبوی زندہ ہوئی اور
جن لوگوں نے طمع مال دنیا کی وجہ بدعت کو پھیلایا و رواج دیا خدا سے
ان کا معاملہ ہوگا مجھ کو ان جھگڑوں سے کسی کے سروکار نہیں عرس کو
پسند نہیں کرتا کیونکہ سنت نبویہ سے منقول و ثابت نہیں ہے میری
ساری تحریر ایک دانہ ہے انبار سے اور ایک قطرہ ہے بڑا دریا کا طالب
کو دل لینے والا اور کان سننے والا اور آنکھ دیکھنے والی چاہیئے میرا
طریقہ یہ نہیں ہے کہ بیعت کے وقت ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھوں اور نقود
اس سے لوں اور توبہ گناہوں سے نکراؤں (معاذ اللہ معاذ اللہ) اے عزیز
دنیا کو ثبات نہیں ہے اور دروازہ معاش کا بند ہے جو شخص کہ امیرانہ دن
کو بسر کرتا ہے اور اپنی راتیں یاد الٰہی میں گزارتا ہے وہ قابل زیادہ تعریف کے ہے
ع ؎ عمرت دراز باد کہ از بس غنیمت است ؎ والسلام خیر الختام

۹۱ اکیانوے واں خط

اجازت پہلے ہو چکی ہے اب پھر مجاز فرمایا ملازمت مانع اخذ بیعت نہیں ہے مگر بعد پنشن جاری کرنا چاہیئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی
سید عبد العزیز صمدنی اللہ تمہاری عمر کو دراز کرے بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپکو بیعت توبہ لینے کی اجازت دے
چکا ہوں اب بیعت ارشاد مسنونہ کی اجازت دیتا ہوں مگر نا اہل
لوگوں کے بارے میں خوب سوچ سمجھ لیں تاکہ وہ لوگ سلسلہ

علاوہ اینہمہ مراسم شرعیہ را جاری فرمودن لازم است
خبردار سفہارا دست بردست ایشاں ہرگز مباد خوب
میدانند کہ من از پیری و مریدی سخت کارہ ہستم الا گرفتن
بیعت توبہ مسنون مثمر نتائج بہین است بندہ فقیر دوکان پیری
نچیدہ است کہ ہر ناکس و کس بیاید و روپیہ گراستہ چیزے
بخورد نعوذ باللہ سالہا میگزرد کہ ازیں مدرسہ فیضہا میگیرند
لہذا دیگراں را محروم نباید داشت ۔ مرا خبرے رسیدہ است
کہ درس تفسیر جلالین وصحاح بحافظ احمد حسین پسر حاجی صادق
علی الہ آبادی و دیگراں را میدہند نہایت محظوظ شدم خدمت
صحاح بالضرور باید کرد شاد باش وصد آفریں کہ باوجود تعلقات
ملازمت از دینیات ہم لطفے دارند ع

عمرت دراز باد کہ احسان نمودہ

والسلام خیر الختام ۔

مکتوب ۹۲ نود و دوم

امداد طالب علماں باید کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب
و مولوی عبد العزیز صاحب سلمہا اللہ تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ واضح باد کہ بجز رسیدن قطعہ خط مع استفتا ضروری کہ
در حالت نگرانی کاشفت مدعا گردید بما نوقت جواب مسئلہ مطلوبہ
نوشتہ روانہ کردہ شد انشاء اللہ رسید ازان وشوہر را
مبارکباد کہ خانہ سلامت ماند ورنہ خانہ ویرانگی طرفین شدے
اکنوں مدعا اہم اینست کہ سی و دو نفر طالبان حدیث اکثر

محمدیہ کو بدنام نکریں اسوقت ملازمت چھوڑنی مناسب نہیں ہے حصول
پنشن کے بعد مراسم شرعیہ کو جاری کرنا ضروری ہے آگاہ رہیں کہ نادان
بیوقوف کی بیعت سے احتیاط کریں آپکو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں
پیری ومریدی سے بیزار ہوں مگر توبہ مسنونہ کی بیعت لینی بہترین
نتائج کے حصول کا سبب ہے بندہ فقیر نے پیری کی دوکان نہیں
لگائی ہے کہ ہر خاص و عام آئیں اور روپیہ وغیرہ سوالیں (اللہ سے پناہ
چاہتا ہوں) طلبا مدت دراز سے اس مدرسہ سے فائدہ حاصل کرتے
ہیں اسلئے ضروری ہے کہ دوسروں کو محروم نہ رکھیں مجھے خبر ملی ہے
کہ تفسیر جلالین وصحاح کا درس حافظ احمد حسین پسر حاجی صادق علی
الہ آبادی اور دوسروں کو دیتے ہیں میں بہت خوش ہوا صحاح کیخدمت
ضروری کرنی چاہیئے ۔ خوش قسمتی وصد آفریں ہے کہ باوجود تعلق
ملازمت کے دینیات سے آپ بھی سروکار رکھتے ہیں ۔ ع

عمرت دراز باد کہ احسان نمودہ ۔ والسلام خیر الختام

بانوے ۹۲ واں خط

۳۲ طالب علم ہیں مدد دینا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب
و مولوی عبد العزیز صاحب اللہ تعالی دونوں صاحبوں کو سلامت
رکھے ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو حالت نگرانی
میں خط مع استفتا ضروری کے پہنچکر حالات سے آگاہ کیا اسی وقت
جواب مسئلہ مطلوبہ لکھکر روانہ کیا گیا وہ پہونچیگا عورت مرد کو
مبارک ہو کہ گھر برقرار رہا ورنہ دونوں کے گھر کی ویرانی ہوتی ۔
اسوقت بہت ضروری بات یہ ہے کہ بتیس نفر حدیث کے طالب

آنہا از صوبہ بہار و اطراف عظیم آباد مجتمع اند و فقر و فاقہ پریشان میگردد لازم کہ از زوجین در جلدوئے شکر یہ بقائے نکاح بدستور سابق خبر گیری طلبۃ العلم بگیرند و انصاحبان سعی سند و شفقۃ علی خلق اللہ در یغ لا فرمودہ از اصحاب ذی مقدور (و اگر مناسب باشد زوجین ہم) بمقتضائے سخاوت عمیمہ و ال علی الخیر بودہ اعانت طلبہ خواہش فرمایند کہ دریں قحط سالی و گرانی بسر اوقات نمایند ہر چند تغافل و بے اعتنائی دمجبور انہ) میکنم از ینجا نمی جنید و فقر و فاقہ می کشند و من از کجا آرم خبر گیری اوشاں کنم مجبورم نہ جائے اقامت نہ پائے گریز ناچار بودہ بشما نوشتم کہ من وجہ حالا اعانت سازند او حافظ حقیقی انصاحبان و جناب حاجی صاحب را از آفات زمانہ محفوظ داشتہ بمراد دلی رسانا د ترصد کہ گاہے از خیریت آنجہات مسرور می نمودہ باشند کہ من وجہ طمانینت بودہ باشد۔ زیادہ والسلام خیر الختام بجناب حاجی صاحب سلام و نیاز من برسانند مضمون خط واحد دانند و از شریف حسین و طلبہ مسجد سلام و دعا برسد۔

مکتوب نود و سوم ۹۳

رسید زر۔ طلب نقل وثیقہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست پنج روپیہ مرسلہ سابق بذریعہ منی آڈر وصول شد جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین

کہ زیادہ تر صوبہ بہار و اطراف عظیم آباد کے ہیں پریشانی و فقر و فاقہ سے اوقات بسر کرتے ہیں لازم ہے کہ شوہر و عورت سے انعام و شکریہ میں باقی رہی نکاح سابق کی خبر گیری طالبعلموں کی لیں اور آپ دونوں صاحب لوجہ اللہ سعی و شفقت علی خلق اللہ فرما کر اہل مقدور سے (اور اگر مناسب ہو زوجین سے بھی) دال علی الخیر ہو کر اعانت طلباؤں کی فرماویں کہ اس قحط سالی و گرانی میں وہ کس طرح اوقات بسر کریں ہر چند غفلت و بے پروائی ہے (مجبوراً) اظہار کرتا ہوں کیونکہ یہاں سے وہ حضرات نہیں ٹلتے ہیں اور فقر و فاقہ اٹھاتے ہیں میں کہاں سے لاؤں کہ انکی خبر گیری و امداد کروں نہ جگہ رہنے کی نہ قدرت بھاگنے کی مجبور ہو کر آپ صاحبان کو تحریر کیا ہے کہ اسوقت جو ممکن ہو سکے اعانت کریں اللہ تعالیٰ آپ دونوں صاحب و جناب حاجی صاحب کو زمانہ کی آفتوں سے مامون رکھ کر مراد دلی پر پہونچاوے امید کہ خیریت سے اس جوار کے آگاہ کر کے خوش و خرم کرتے رہیں کہ باعث طمانینت ہوا کرے زیادہ والسلام خیر الختام جناب حاجی صاحب کی خدمت میں میرا سلام و نیاز پہونچا دیں مضمون خط واحد تصور فرماویں۔ شریف حسین و طلبہ مسجد کی طرف سے سلام علیک پہونچے۔

ترانوے ۹۳ واں خط

روپیہ پہونچا نقل وثیقہ رجسٹری بھیجدیجئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ جامع الحسنات والکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ پچیس روپے سابقہ موصول ہوئے جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین اسکے بعد نامہ نامی مع بند سوال کے

بعدہ نامہ نامی مع بند سوال آمدہ کاشف مدعا گردیدہ امید کہ نقل وثیقہ رجسٹری ارسال دارند کہ آنرا دیدہ جواب حسب تحریر قبالہ سرکاری نوشتہ شود و اگر آمدنش متعسر و متعذر باشد آنچناں جلد بنگارند کہ بحسب سوال سابق جواب نگاشتہ جلد روانہ کردہ شود زیادہ والسلام خیر الختام۔

پہونچ کر مظہر مرام ہوا امید کہ نقل وثیقہ رجسٹری روانہ کریں کہ اسکے مضامین کو دیکھ کر جواب بموجب تحریر قبالہ سرکاری کے لکھا جائے اور اگر اس کا آنا دشوار ہو تو جلد لکھیں کہ موافق سوال سابق کے جواب لکھ کر فوراً روانہ کیا جائے۔

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب ۹۴ نود و چہارم

پوسٹ کارڈ با استدراک خیریت

اعزی عزیز العلماء صمدانی صاحب۔ بعد السلام علیکم واضح ہو کہ تمہاری خبر بیماری کی سنکر مجھے سخت تردد و انتشار ہے کیا بیماری ہے۔ کہاں دوا ہوتی ہے پنجوقتہ دعاء صحتوری آج ہی سے شروع کردی گئی اللہ رحم کریگا الراقم سید محمد نذیر حسین از دہلی

مکتوب ۹۵ نود و پنجم

در دہلی بالفعل نباید آمد موسم گرم است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی شرف الدین بہاری صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد در ینجا بالفعل تشریف آوردن سودے ندارد چراکہ امسال بعد ماہ ہذا چندے تعطیل برائے ماہ رمضان شریف خواہد بود و بعدش بسبب موسم گرم در مدرسہ کسے مقیم نخواہد ماند و قتیکہ آغاز بارش بود تشریف باید آورد بندہ فقیر بخدمت مولوی محمد ابراہیم صاحب انہمہ کیفیت نوشتہ ام

والسلام خیر الختام

پچانوے ۹۵ واں خط

گرم موسم ہے دہلی ابھی نہ آیئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی شرف الدین صاحب بہاری اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آجکل یہاں آنا مفید نہیں ہے کیونکہ اس سال بعد ماہ موجودہ کے تعطیل رمضان شریف میں ہوگی اور اسکے بعد بسبب گرم موسم کے طلبہ قیام مدرسہ میں نہیں رکھیں گے زمانہ بارش کا جب شروع ہو تو آپ تشریف لائیں فقیر نے مولوی محمد ابراہیم کی خدمت میں جمیع کوائف وحالات لکھ دیے ہیں۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۹۶ نود و ششم

چھیانوے ۹۶ واں خط

تقریب برخوردار عبد الرشید مع دیگر نصائح صبر و شکیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات اعزی مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ واضح باد کہ سینہ نامہ ایشاں باطلاع رحلت برخوردار عبد الرشید رسید سوزنی بجگر خلید تیری بپہلو دوز شد چہ کردہ باید کہ مرضی او تعالیٰ شانہ چنیں بود کہ بایام شباب اجل جاں فرسا بایشاں رسید از دریافت حالت مادرش اندوہے کہ یافتم چہ نویسم کہ از وفور غم ہرگز منتشر نشوند ایں بندہ پیر بجز دعا چہ کردن میتواند اللہ تعالیٰ وتبارک نعم البدل عطا خواہد فرمود۔ شکے نیست کہ ازیں پیش از غم سانحہ حفیظ اول برقیکہ بر خانمان ایشاں افتادہ بود فراموش وغلط نشدہ بود کہ زخمے دیگر بجگر کارناسور کرد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ خدایا اینچہ شد نیست کہ از پیران نود سالہ موت میگریزد ونونہالاں را باد سموم میگیرد کہ از بیخ وبن سوختہ می شد آہ آہ ؎

گر نہ قضا بود کہ با ہم رسیم ٭ میرسد آں روز کہ باہم رویم

عزیزا صبر کلید کشایش است وبعد عسر یسر می آید مایوس و بیدل اصلا نباید بود ایں ہم حکمت الٰہی است کہ پیش آمد ہمیشہ ایمانداراں پامال مصائب می باشند واصحاب دغل ہمیشہ شادمانی ہمیشہ پیش ازیں گفتہ ام ومیگویم کہ درجات خداشناساں اعلیٰ وارفع است کوتہ بیناں چہ دانند از ما پرسند کہ عبد العزیز را چہ علوی بزمرہ ما بخشیدہ اند وایزد متعال چہ نعمتہا حقیقی بوے سپردہ وخواہد داد دیگراں (اغیار) را دیدہ را دیدہ

تعزیت عبد الرشید کی ہے نصیحت صبر و شکیب کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات میرے مفتخر مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی اللہ خیر وعافیت کیساتھ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو آپ کا خط اطلاعاً انتقال برخوردار عبد الرشید کے پہونچا سوئی جگر میں چبھی کلہاڑی کی طرح پہلو میں گھسی کیا کیا جائے مرضی اللہ تعالیٰ کی یوں ہی تھی کہ سن شباب میں غم جان گھلانیوالا آپکو پہونچے اس مرحوم کی ماں کا حال معلوم کرکے جسقدر اندوہگیں ہوا کیا لکھوں فرط غم سے ہرگز پریشان نہوں یہ بندہ ضعیف سوائے دعا کے کیا کرسکتا ہے اللہ بزرگ برتر اچھا بدلہ عطا کرے گا کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس سے پیشتر غم سے حفیظ اول کے جو برق کہ خانمان پر آپکے پڑا وہ فراموش وغلط نہیں ہوا تھا کہ دوسرے زخم نے جگر میں کام ناسور کا کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ اے اللہ کیا ہونیوالا ہے کہ بوڑھے نوے سال والے سے موت بھاگتی ہے اور نئے درخت کو گرم ہوا جڑ پیڑ سے جلا کر گرا دیتی ہے افسوس افسوس ؎

گر نہ قضا بود کہ باہم رسیم ٭ میرسد آں روز کہ باہم رویم

اے عزیز صبر کنجی کشایش کی ہے اور بعد سختی کے راحت ملتی ہے نا امید وہرگز بددل نہونا چاہیئے یہ بھی حکمت الٰہی تھی کہ پیش آیا ایماندار لوگ ہمیشہ پامال مصیبت کے رہتے ہیں اور اصحاب مکر وفریب کے خوش خرم رہتے ہیں اس کے قبل کہہ چکا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ اللہ والوں کا درجہ بلند واعلیٰ ہے صاحبان کم نظر کیا جانیں مجھ سے کوئی پوچھے کہ عبد العزیز اپنے ہم جنسوں میں کیا رتبہ اعلیٰ رکھتا ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے کس قدر نعمتیں دی ہیں اور دے گا غیروں کی آنکھ دیکھنے

کور است خداوندا انہار البصیر تے بخشاد یاد باید داشت ؎

بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند

چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند

از بادہ مراد صبر و شکیب است کہ بظاہر ذائقہ اش اگرچہ مرارت دارد اِلّا ثمرش عذوبت آفرین است مژدہ اینکہ پسرے دیگر انشاء اللہ خواہند یافت من از کردگار خود مایوس نیستم و اجابت دعا را امید دارم۔ از عفیفہ رسلمہا خود بگویند کہ تلقین صبر میکنم نیک دانید کہ اینہمہ ہرچہ ہست از خدا ہست و اشکباری مزیل بینائی است بے شبہ نیک نیتی و فراخ دلی شما مثمر نتایج بہین است اینہم بفرمایند کہ از خدا بے دلی نمودن نشان ایمان نیست ہر لمحہ راضی و شاکر رضا الٰہی بودن آئین بندگان خاص است از اضطراب بجز اینکہ درجات صبر کم شود چیزے بجز زیان مترتب نیست از حاضران اینجا ہر کسے دردمندانہ تسلیہ میرساند بتاکید می نویسم کہ صبر ورزند و متوقع موہبت وہاب حقیقی باید شد انشاء اللہ واصبر علی الرزیۃ یعوضہ اللہ[1] والسلام خیر الختام

مکتوب[95] نود و ہفتم

از ابتلاء کربت منتشر بودن کار ناپختہ کاران است ہمیشہ فضل الٰہی شامل حال باید دانست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الفضائل مولوی عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

سے معذور ہے اللہ تعالیٰ ان کو بینائی عطا کرے یاد رکھنے کے قابل ہے ؎ بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند

چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند

مراد بادہ سے صبر و شکیب ہے کہ ظاہر میں اگرچہ مزہ کڑوا ہے لیکن پھل شیریں ہے۔ خوشخبری یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا لڑکا عطا ہوگا میں اپنے اللہ تعالیٰ سے ناامید نہیں ہوں اور دعا کی قبولیت کا امیدوار ہوں اور اپنی عفیفہ سلمہا سے کہیں کہ ان کو میں ہدایت صبر کی کرتا ہوں خوب اچھی طرح وہ معلوم کریں۔ کہ جو کچھ ہوا ہے سب اللہ کی طرف سے ہے رونا باعث نقصان بینائی ہے بلاشک اچھی نیت اور فراخ دلی تمہاری عمدہ نتیجہ کا باعث ہے یہ بھی کہدیں کہ اللہ تعالیٰ سے بددلی کرنی مومن کی شان کے خلاف ہے رضائے مولیٰ پر ہر وقت راضی و شاکر رہنا خاص بندوں کا طریقہ ہے بیقراری سے سوائے اسکے کہ صبر کا درجہ کم ہو اور نقصان ہو اور کچھ فائدہ نہیں ہے یہاں کے حاضرین سے ہر ایک شخص دردمندانہ تسلیہ پہونچاتے ہیں پھر تاکید لکھتا ہوں کہ صبر اختیار کریں اور امیدوار بخشائش بخشش کرنیوالے کے رہنا چاہئے مصیبت کے صبر پر اللہ بدلہ دیگا انشاء اللہ تعالیٰ والسلام خیر الختام

ستانوے[95] واں خط

ابتلا کربت سے گھبرانا نہ چاہئے آیندہ فضل خدا کا ہو گا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف جامع الفضائل مولوی عبد العزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ

[1] باعتبار استخارہ مسنونہ و اتباع شریعت ہر چہ ارشاد فرمودہ بودند پیش آمد پسرے دیگر ہمون سال خدا کرامت فرمود ۱۲ منہ

واضح باد از تحریر ایشان اضطراب و انتشار مترشح بود شکیب باید ورزید ورنہ بحالت اضطرار تدارک اعدا متعسر خواہد بود از خدا خواستہ ام و میخواہم کہ اعدا شما پامال و دوستان ایشان شاد کام باشند ہموارہ گفتہ ام کہ از اقارب کالعقارب باید گریخت و اگر استحسانا چیزے دہند بخانہ آنان باید رسانید اصلا تقریب نہ بخشند ورنہ خطا خواہند یافت چنانچہ شد مرا اطمینانے بخشیدہ شد کہ عبد العزیز عزیز است پس معنیش چنیں میگویم کہ دشمن خوار و عبد العزیز عزیز و غالب خواہد ماند بہ پسران خویش دعا رسانند انشاء اللہ تعالیٰ از سفر پنجاب زود در دہلی میرسم بالضرور تشریف آرند چیزے خواہم گفت انشاء اللہ تعالیٰ والسلام خیر الختام

مکتوب نود و ہشتم ۹۸

شوق خریداری کتب پارینہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی محمد ہراتی تم البہاری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد مرا ضرورت خرید کتب پارینہ ہر وقت است عام ازینکہ بفن رجال باشد یا اصول یا تاریخ قوم اگر دستیاب شود رنگارند کہ چیزے زر بیشگی بخدمت آں مہربان فرستادہ آید والسلام خیر الختام۔

مکتوب نود و نہم ۹۹

از حالات آں دیار متعلق است ترغیب اعانت مومنین موحدین کثرہم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبرکاتہ کے واضح ہو آپکی تحریر سے پریشانی و انتشار پایا گیا صبر اختیار کرنا چاہیے ورنہ حالت اضطراب میں دشمن کا مقابلہ کرنا دشوار ہوگا اللہ سے خواستگار رہا ہوں و ہوتا ہوں کہ آپ کے دشمن برباد اور دوستان شاد کام رہیں برابر کہہ چکا ہوں کہ اقارب کالعقارب سے علیحدہ رہیں اگر حسن سلوک کرنا چاہیں تو ان کے گھر میں بھیجدیں ہرگز خلا ملا نہ رکھیں ورنہ خطا پاویں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا مجھ کو طمانیت عطا ہوئی ہے کہ عبد العزیز محبوب ہے میں اسکے معنی یوں کہتا ہوں کہ دشمن انکے ذلیل رہے اور عبد العزیز اس پر غالب رہیں گے اپنے بچوں کو دعا کہدیں سفر پنجاب سے انشاء اللہ تعالیٰ جلد دہلی پہنچتا ہوں ضرور تشریف لاویں انشاء اللہ تعالیٰ کچھ بات کرونگا۔ والسلام خیر الختام

اٹھانوے ۹۸ واں خط

پرانی کتابوں کی خریداری کا شوق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد ہراتی تم البہاری اللہ تمکو سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو پرانی کتابوں کی ضرورت تو مجھے ہر وقت رہتی ہی عام اس سے کہ فن رجال یا اصول یا تاریخ قومیں ہو اگر دستیاب ہو تو مطلع کریں کہ کچھ زر پیشگی آپ کی خدمت میں ارسال کروں۔ والسلام خیر الختام۔

ننانوے ۹۹ واں خط

وہاں کے حالات سے متعلق ہے مومنین موحدین کی مدد کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از محمد نذیر حسین بخدمت گرامی عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد از نامہ گرامی حالات آں دیار رد جوار دریافتہ سخت قلقے والمہا رسید فی الواقع موحدین عنقا صفت ہستند مگر از تلقین و دعوت اسلامی دریغ کردن علو ہمت خویش را پست نمودن است ہموارہ جہد باید کرد ع

* شاید ہمیں ہفتہ برآورد پر و بال *

یاس از شان محدثین کثرہم اللہ بسیار از بسیار مستبعد است از قلم و قدم و درم امداد ایشاں نتواں کرد تا از گفتار مدد موحدین کردن سرمایہ حسنات اخروی اندوختن است ہر آنکہ لب گور ہستم از گفتار و رفتار و کردار ہرچہ بتواں شد دریغ نمی کنم ما شاء اللہ نوجوان ہستند چند روز است کہ بے ریش و بروت دیدہ بودم پس در معاملہ مسجد معلومہ چرا ہمت می بازند نواح الہ آباد و بنارس و کانپور بر وجود ایشاں می نازد پس قصر ہمم چہ - یاد دارید کہ بایام حداثت سن می گفتند کہ بکار موحدین جان خواہم داد حالا اینچہ کوتہی است شاید کہ از مجالست فساق ربو خوار مداہنت پیدا شد مگر یقینم نیست کہ عبد العزیز مداہن باشند اینہمہ کہ نوشتہ ام بوفور جوش محبت و شفقت استاذانہ و پیرانہ نگاشتہ ام اگر ہمچو عبد العزیز بیدل شود تا تبلیغ کتاب و سنت چہ ساں انجام خواہد پذیرفت تحریر ایشاں لاریب صحیح است کہ فی الواقع ہندوستان دار الامان است و در اشاعت اسلام مانعے نیست در حجاز مزاحمتے کہ در اشاعت دین است پناہ بخدا - بدعات را شیوعے کہ دراں ممالک یافتم در ہندوستان عشر عشیر نیست غضب اینست کہ در لباس اتحاد و خویشی خون برادر و خویش میخورند و ہر کہ از ینجا جماعت موحدین و محدثین میرود از ہندوستان خیرے مید ہند بس علماء حق را

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت عزیز العلماء صمدنی اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آنکے خط سے اس دیار و اطراف کا احوال معلوم کر کے سخت افسوس ہوا واقعی موحدین معدوم ہیں لیکن تلقین و دعوت اسلامی سے کوتاہی و دریغ کرنا بلند ہمت کو پست کرنا ہے کوشش جاری رکھنا چاہیئے۔ ع

* شاید ہمیں ہفتہ برآورد پر و بال *

ناامیدی محدثین کی شان سے (اللہ تعالیٰ انکی ترقی کرے) بہت زیادہ بعید ہے قلم و قدم و درم سے ان کی امداد نہ کر سکتے ہوں تو زبان سے موحدین کی مدد کرنی سرمایہ نیکی آخرت کی حاصل کرنی ہے میں لب گور ہوں گفتار و رفتار و کردار سے جو کچھ کہ ہو سکتا ہے میں نہیں چوکتا ہوں ماشاء اللہ آپ جوان ہیں تھوڑے دن ہوئے کہ بے ڈاڑھی مونچھ کے تم نے دیکھا تھا مسجد معلومہ کے معاملہ میں کیوں آپ ہمت ہارتے ہیں اطراف الہ آباد و بنارس و کانپور آپ کی ذات پر ناز کرتے ہیں تو یہ پست ہمتی کیسی - یاد ہو گا کہ زمانہ نوعمری میں کہتے تھے کہ موحدین کے کام میں جان دوں گا اب یہ کیسی پست ہمتی ہے شاید نشست برخاست سے فساق ربو خوار کی مداہنت پیدا ہوئی ہو مگر مجھے یقین نہیں ہے کہ عبد العزیز مداہن ہو جو کچھ کہ لکھا ہے وہ میں نے فرط محبت و شفقت استادانہ و پیرانہ کے باعث لکھا ہے اگر عبد العزیز جیسا آدمی بیدل ہوگا تو اشاعت کتاب و سنت کی خدمت کیونکر انجام پا سکتی - آپکی تحریر بلاشک صحیح ہے کہ ہندوستان واقع میں دار الامان ہے اور اشاعت اسلام میں کوئی حکومت و قت مانع نہیں حجاز میں جس قدر کہ اشاعت میں دین کے ممانعت ہے اللہ پناہ رکھے - کثرت بدعات کی جسقدر وہاں پائی ہندوستان میں اسکا دسواں حصہ بھی نہیں ہے غضب یہ ہے کہ دوستی و یگانگت کے پردہ میں وہ اپنے بھائی کا خون بہاتے ہیں اور جو کوئی موحدین و محدثین کی جماعت کا یہاں سے جاتا ہے

سخت مصیبت پیش می آید خوب کردند کہ بالفعل التواء سفر حجاز نمودند انشاء اللہ بعد چند سال بوقت مناسب قصد باید کرد و بار قرض از دوش خود باید انداخت در توطن آنجا چه اندیشیده اند هرگز این عزم را نباید تا اطمینان نشود، سودے نخواهد بود ما ل گور پرستی و بدعت نوازی آرزو دارند از دار الامن کوچیده در پنجه اعداء خویش باید رفت ازیں تحریر معاذ اللہ، تصور نفرمایند کہ از رفتن حرمین شریفین منع میکنم حاشا للہ مقصودم ایں نیست بلکہ دعا ها میکنم اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مکہ و منا متضمن احیاء سنت و اماتت بدعت روزانہ چیزے میگفتم حالانکہ در زمرہ دشمنان دین بود از خدا میخواستم کہ مثل امام نسائی جان در انجا دہم چه کنم کہ خاک ہندوستان و آب و ہوا دہلی مرا نگذاشتہ۔ و السلام خیر الختام۔

مکتوب صدم

بطلب جواب سوالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ در ینجا خیریت است و خیر و عافیت آنصاحب مطلوب مشفقا فرمایش و تکلیف دہ برائے تحریر جواب چند مسئلہ مشتہر شدہ بودم لیکن آں صاحب برآں توجہ نکردند و آنرا پس پشت انداختند خیر آنچه گزشت بماضی پیوست اکنوں اگر تحریر جوابات سوال مرسلہ

خبر کر دیتے ہیں علماء حقانی کو سخت مصیبت پیش آتی ہے اچھا کیا کہ بالفعل سفر حجاز کا ملتوی کیا انشاء اللہ بعد دو ایک سال کے موقع مناسب دیکھ کر قصد کرنا چاہئے اور بوجھ قرض کا اپنے کاندھے سے اتارنا چاہئے وہاں کی اقامت میں کیا سوچا ہے ہرگز قصد نہ کرنا جب تک کہ اطمینان نہو، مفید مدعا نہوگا ہاں گور پرست و بدعت نواز آرزو رکھتے ہیں کہ دار الامن سے کوچ کرکے اپنے دشمن کے پنجہ میں جاویں اس تحریر سے (معاذ اللہ) آپ خیال نکریں کہ جانے سے زیارت حرمین شریفین کی منع کرتا ہوں اللہ ہی کو پاکی ہے۔ میرا مدعا یہ نہیں ہے بلکہ دعائیں کرتا ہوں اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ و منا میں احیاء سنت و دفع بدعت کے بارے میں میں روزانہ وعظ کہتا تھا حالانکہ دشمنان دین کے بیچ میں زغہ میں تھا خدا سے چاہتا تھا کہ امام نسائی کی مانند وہاں اپنی جان دے دوں لیکن افسوس کیا کروں کہ ہندوستان کے خاک پانی و ہوا نے دہلی کی مجھے نہ چھوڑا و السلام خیر الختام۔

سوواں خط

سوالات کے جواب جلد بھیج دیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین کی طرف سے گرامی مطالعہ میں مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت آپ کی مطلوب ہے قبل اسکے کہ چند مسئلہ کے بارے میں تکلیف دی تھی مگر آپ نے کوئی توجہ نہ کی اور اسکو پس پشت ڈال دیا خیر جو کچھ گزری وہ گزری اب اگر لکھنا جوابات سوال مرسلہ کا

ممکن باشد تا زود تر از جوابات آں کامیاب سازند و الا سوال مرسلہ را واپس فرمایند و در تحریر جوابات سوالات مذکور بسیارے منازعت و مشاجرت رفع و دفع شود و مابین متخاصمین مصالحت رو خواہد داد و اللہ تعالیٰ شانہ روز بروز آں صاحب را توفیق رفیق عطا فرماید کہ از شما حاجت روائے مردماں می شود زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و یکم ۱۰۱

بطلب جواب استفتا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ باالخیر بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ قطعہ استفتاء بخدمت سامی فرستادہ می شود کہ از راہ مہربانی جواب مدلل بکتاب و سنت کردہ بمہر خود ارسال خواہند نمود ایں عاجز در ینولا کسلمند و بد حواس است لہذا از تحریر جوابات مرسلہ معذور است ہر قدر کہ زود تر رقم پذیر شود عین لطف و کرم باشد و بعد تحریر جوابات بصیغہ بیرنگ روانہ فرمایند موجب اجر شود والسلام خیر الختام بمیاں محمد ابراہیم صاحب و ممتاز احمد صاحب گفتہ خواہند داد کہ انبہ ہا ے مرسلہ شما رسید از آنہا حلاوت و کامرانی بخشید جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً فی الدارین و سلام و نیاز مقبول باد۔

مکتوب یکصد و دوم ۱۰۲

طرد رسالہ بدعت باید کرد

ممکن ہو تو جلد جوابات سے اسکے مسرور کریں ورنہ سوال مرسلہ واپس کریں لکھنے میں جوابات اور سوالات مذکور کے بہت جھگڑا و قصہ و قضایا رفع دفع ہو گیا ہو گا اور درمیان متخاصمین کے صورت صلح کی پیدا ہو گئی ہو گی اللہ تعالیٰ جل شانہ آپکو بہترین توفیق عطا فرماے کہ آپسے حاجت روائی غربا اور مساکین لوگوں کی ہوتی ہے زیادہ

والسلام خیر الختام

ایکسو ایکواں خط ۱۰۱

جواب استفتا بھیجدیجئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ قطعہ استفتا خدمت سامی میں بھیجا جاتا ہے مہربانی کر کے جواب مدلل کتاب اللہ و سنت نبوی سے لکھ کر اور اپنی مہر کر کے روانہ کریں گے آجکل یہ عاجز کسلمند و بد حواس ہے اسلئے لکھنے سے معذور ہے جسقدر جلد لکھ سکیں آپکی مہربانی و کرم ہو گا اور بعد لکھنے جواب کے صیغہ بیرنگ سے روانہ کریں جو باعث اجر کا ہو گا۔ والسلام خیر الختام

میاں محمد ابراہیم صاحب و ممتاز احمد صاحب سے کہدیں گے کہ آپکے بھیجے ہوئے آم پہنچے انہوں نے شیرینی و کامرانی بخشی جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً فی الدارین۔ و سلام و نیاز قبول ہو۔

ایکسو دوواں خط ۱۰۲

رسالہ بدعت کا رد کیجئے

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمه
الله تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ الله وبرکاته واضح باد که رساله مطبوعه
اہل بدعت فرستاده میشود برائے رد کما حقه - دریں رساله
بمشوره بعض ها (عالم پانی پت ملا میرٹھ) و چھپرا م پور) محرر
شده بقالب طبع درآمد که بران خواص و عوام اہل بدعت نازاں
اند بهر حال بالفعل دیگر کار دبار گزاشته کوشش بلیغ در رد
آں خواهند نمود که شور و شغب مبتدعین مرتفع شود ترصد که بزودی
در رد آں توجه بانجام خواهند رسانید بعده روانه خواهند کرد.
از دو سه ماه در تپ مبتلا ام دعاء شفا برائے من نمایند۔
مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی را فرصت نیست چه
که حسب فرمائش بنده فقیر مباحث طویل برمی نگارند ورنه ایشان
صاحب ضرورت تصدیع نبود والسلام خیر الختام۔ مرقومه
۲۸ صفر از مقام دہلی روانه نموده شد مہر دہلی ۲۲ ستمبر

مکتوب یکصد و سوم ۱۰۳

مشوره مقدمه آله آباد

بسم الله الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمه ربه
بالخیر والعافیت بعد السلام علیکم ورحمۃ الله وبرکاته واضح باد که نامه
نامی و صحیفه گرامی رسیده کاشف مدعا گردیده و پیشتر از خط مولوی
تلطف حسین صاحب حال مقدمه (معلومه) بوضوح پیوسته بود
چنانچه مولوی تلطف حسین صاحب را بهتر از دلجوئی بدرخواست نقل
میرٹھ اٹاوه روانه کرده برائے نقل گرفتن در روزه ماه رمضان
برگماشتم بفضله تعالی نقل میرٹھ میرسد منصف کما حقه داد حق

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعه مولوی محمد سعید صاحب الله
تعالی سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ الله وبرکاته کے واضح ہو
که رساله مطبوعه اہل بدعت واسطے رد کما ینبغی کے بھیجا جاتا ہے
یه رساله بعض لوگوں کے مشورہ سے یعنی (عالم پانی پت ملا میرٹھ
و چھپرا م پور) کے لکھا گیا و چھپا اس پر خاص وعام اہل بدعت
نازاں ہیں بالفعل دوسرا کاروبار چھوڑ کر رد میں اسکے کوشش
بلیغ کرینگے کہ شور و شغب بدعتیوں کا جاتا رہے امید کہ جلد رد
میں اسکے مصروف ہو کر اتمام کو پہونچا دیں گے اور روانہ کریں گے
دو تین مہینے سے بخار میں مبتلا ہوں میرے لئے دعا صحت کی
کرینگے۔ مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی کو فرصت نہیں کیونکہ بموجب
فرمائش بندہ فقیر کے مباحث طویل لکھ رہے ہیں ورنہ آپکو ضرورت تکلیف دینے
کی نہ تھی والسلام خیر الختام مرقومہ ۲۸ صفر دہلی سے روانہ کیا گیا

مہر دہلی ۲۲ ستمبر

ایکسو تین واں خط ۱۰۳

الہ آباد کے مقدمہ میں مشورہ دیا گیا

بسم الله الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعه مولوی محمد سعید صاحب الله تعالی
خیر و عافیت کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ خط آپکا
مع مضامین سے آگاہ ہوا آپکے قبل مولوی تلطف حسین صاحب کے خط
سے حال مقدمه (معلومه) کا معلوم ہوا تھا چنانچہ مولوی تلطف حسین
صاحب کی ہزاروں دلجوئی کر کے واسطے درخواست دستیابی
نقل میرٹھ و اٹاوہ باوجود روزے ماہ رمضان کے روانہ کیا
گیا خدا کے فضل سے نقل مقدمہ میرٹھ عنقریب موصول ہوگی

داده است وآنچه در نقل فیصله آں خرچ شد از حاجی احمد اللہ
صاحب سلمہ ربہ گرفتہ خواہد شد ونقل کاغذ ہائے دہلی وغیرہ
بمولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری فرستادہ شد ونیز
بحاجی صاحب ممدوح پیشتر روانہ کردہ شد از وشاں طلب
نمایند مگر درین باب زر درکار ست والا عملگان کچہری ہیچگونہ التفات
نمی کنند خصوصاً در جہر آمین در فع یدین زکہ از ہمہ مسلمانان
ہمہ مخالف اند) بہزار دشواری حاصل میشود ومقدمہ بنارس
را از اہم مہمات شمارند خدا نخواستہ اگر در الہ آباد سر
سبز نشدہ مخالفین ان دیار ودہلی ہمہ دلیر ومانع در مسائل
مذکور خواہند بود واگر جستجو دنگاپو قرار واقعی منظور باشد تا
تنخواہ مولوی لطف حسین صاحب پنجاہ روپیہ سوا زاد سفر یکمشت
جمع نمایند کہ مشاراً الیہ را در امضائے آں روانہ کنم چراکہ مشار الیہ
از سہ وچہار سال در مقدمہ دہلی وگورگانوال ونصیر آباد و
میرٹھ سرگردان می مانند وسعی وکوشش مقدمہ بنارس در الہ آباد
بجز مولی الیہ نشدن نمی تواند وبایں وعدہ کہ آنچہ خرچ خواہند
بگیرند قابل گفت وشنود نخواہد بود تا وقتیکہ تعیین وتشخیص
تنخواہ از موحدین مقرر نکنانند رفتن مشاں متعذر ست
ومولوی صاحب در مقدمات مرجوعہ ہر جا جاں بازی وتن
پردازی کردہ اند کہ از دیگراں عشر عشیر نخواہد بود وبلحاظ نقص من
در معرکہ الہ آباد بجز وے کسے دیگر بنظر نمی آید جلد تر تدبیر کردہ
زر فراہم آرند تا مشار الیہ را روانہ سازم وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا
الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۔ واز جواب خط بعد مشورہ موحدین زود
آگاہ سازند زیادہ والسلام خیر الختام نہم رمضان من مقام
دہلی روانہ شد ۔

منصف نے کما ینبغی فیصلہ حق حق کیا ہے جو کچھ فیصلہ کی نقل میں خرچ
ہوگا وہ حاجی احمد اللہ صاحب سے لیا جاوے گا نقل کاغذات دہلی
وغیرہ مولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری کے پاس روانہ کیا گیا اور
حاجی صاحب ممدوح کے پاس قبل حافظ صاحب کے روانہ کیا گیا ہے
آپ ان سے طلب کریں نقل نقولات میں زر کثیر درکار ہے ورنہ
عملگان کچہری کچھ توجہ نہیں کرتے ہیں خصوصاً آمین جہری و رفع یدین
میں (کیونکہ سارے کا سارا اسلامی عملہ مخالف ہیں) مشکل سے حاصل
ہوتا ہے اور بنارس کا مقدمہ اہم مشکلات سے معلوم کریں اگر الہ آباد
میں کامیابی نہ ہوئی تو وہاں کے مخالفین اور دہلی والے سب دلیر اور مانع
مسائل مذکورہ سے ہونگے اگر جستجو ودوڑ دھوپ قرار واقعی منظور ہو
تو تنخواہ مولوی لطف حسین کی مبلغ پچاس روپیہ علاوہ خرچ سفر یکمشت
کے جمع کریں تاکہ مشار الیہ کو انجام میں اسکے روانہ کروں کیونکہ ممدوح
الیہ تین چار سال سے مقدمہ دہلی اور گورگانواں ونصیر آباد و میرٹھ
میں حیران وپریشان رہے اور پیروی بنارس کے مقدمہ کی الہ آباد
میں سوائے ممدوح الیہ کے کوئی کر نہیں سکتا ہے اور اس وعدہ پر
انکا جانا کہ جو کچھ خرچ چاہیں لیں قابل گفت وشنید کے نہ ہوگا جب
تک تعین تنخواہ کی موحدین سے مقرر نہ کرائیں ان کا جانا مشکل ہے
مولوی صاحب ہر جگہ مقدمات مرجوعہ میں کوشش جان توڑ سعی بازی
عمل میں لاتے ہیں کہ دوسرے شخص سے دسواں حصہ بھی نہ ہوگا ۔
میری رائے کے مطابق الہ آباد کے معاملہ میں سوائے مولوی صاحب کے
دوسرا شخص اس ہمت کا دکھائی نہیں دیتا جلد تدبیر کرکے انکے لئے روپیہ پیدا
کریں تاکہ مولوی صاحب ممدوح کو میں روانہ کروں مجھے صرف
سمجھا دینا ہے خط کے جواب سے بعد صلاح ومشورہ موحدین
کے آگاہ کریں ۔ زیادہ والسلام خیر الختام
۹ رمضان دہلی سے روانہ کیا گیا ۔

مکتوب یکصد و چہارم

تعزیت برخوردار عبد السلام نصیحت صبر و شکیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی جامع الحسنات والکمالات
اعزی مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بدریافت خبر ارتحال
برخوردار عبد السلام پسر ایشاں برقیکہ بخرمن جمعیت ما ہمگناں
افتاد خدایا روزی کس مباد کہ بگارم چہ شد نیست کہ عزیزدل
خود را تعزیت می نویسم صدمہ جانگزا عبد الرشید نفرامو شیدہ بود
کہ ایں خبر جانفرسا بما رسید حق است کہ کسی از فراغ نانے خوردن
نماند پروردگار عبد العزیز را ہموارہ دعا از دیاد آل ومال دادہ ام
خواستنیہا ہم مقبول شد کہ فراواں عزوجاہ یافت واولادہم
عنایت شد مگر از ہفتدہ نفوس چار پسر ماندند خدا آں ہمگناں
را مصئون ومحفوظ دارد۔ ای عبد العزیز شما زیرک وفرزانہ
ہستند واز علم وفضل بہرہ وافی دارند خوب دانند کہ از جزع
وفزع چیزے برنمی خیزد صبر وشکیب شیوہ صالحین واصلین
است ونالہ ونوحہ جاہلین را می زیبد ستودہ

آئین اہل طریقہ است کہ بر بلاہا ؞ شکیبا شوند واجرش از خدا گیرند

افسوس است کہ از علالت مرحوم اشارہ گاہے نفرمودند شاید
کہ ہجوم ترددہا ں نیاوردہ کہ دعاگوئے خویشتن را نوشتندے
دنیا محالہ السیت الرحیل دے بپرحذر باید بود دنیا خدا عداوت
از خدیعتش بگریزند گاہے صلحا رعارفین بیدل نمیشوند بلکہ بصائر
برلب خود حرفے نیارند ہر کہ سینہ نامہ تنہا دیدہ زار زار بگریست

ایکسو چاروان خط

تعزیت عبد السلام۔ و نصیحت صبر و شکیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والکمالات
میرے مفتخر مولوی سید عبد العزیز صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان
میں خیروعافیت سے رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے
واضح ہو خبر انتقال منکر برخوردار عبد السلام (صاحبزادہ آپکے
جو بجلی کی طرح دل کے کھلیان کی جمعیت پر ہملوگوں کے پڑی خدا کسی کو نہ
دکھائے اُسے میرے مولا کیا ہونیوالا ہے کہ اپنے عزیزدل
کو ماتم پرسی کا خط لکھتا ہوں کہ ابھی عبد الرشید کا صدمہ جان کو
گھلانیوالا نہیں بھولا تھا کہ یہ خبر جاں سوز ملی سچ ہے کوئی شخص
بے فکری سے روٹی نہیں کھاتا ہے اے خدا عبد العزیز کو برابر زیادتی
مال واولاد کی دعائیں دیتا رہوں جو ساری دعائیں قبول ہوئیں۔
کامل عزت ومرتبہ انہوں نے پایا اولاد بھی عنایت ہوئی مگر سترہ اولاد میں
صرف چار لڑکے رہے اے خدا ان سب کو اپنے امن وامان میں رکھ اے
عبد العزیز تم دانا وہوشمند ہو اور علم وفضل سے کافی حصہ رکھتے
ہو آپ خوب معلوم کریں کہ آہ وزاری سے کچھ حاصل نہیں ہوتا
ہے صبر وتحمل طریقہ نیک بندوں کا ہے واویلا کرنا جاہلوں کو
سزاوار ہے عمدہ طریقہ اہل طریقت کا ہے کہ آفت نازلہ پر صابر
ہوتے ہیں اور خدا سے طالب اجر کے ہوتے ہیں افسوس کہ کبھی
مرحوم ومغفور کے علالت سے آپنے خبر تک نہ دی یا شاید کہ کثرت
ترددات نے آپکو مہلت نہ دی ہوگی۔ لیکن اس دعاگو کو لکھتے تو یہی دنیا
ایک مکارہ عورت ہے اسکے حیلہ سے آپ بچتے رہیں اللہ والے

ومن چہ گویم اشکہا تلخ رواں شد مرا تش دیدہا ہم را جرح بخشید
از جگر گوشگی عفیفہ خویش نوشتند ہر چہ میگوید بجاست الا از جانب ما
بگویند کہ بحالت بیماری صدمہ برداشتن سخت الیم ست بقیہ اولاد کہ
خدا بخشیدہ او را بسیار تصور زند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہر
لحظہ و ہر لمحہ وظیفہ خود نمودہ علاج خود کنند و زود باید کرد استعلاج در
دہلی مناسب است این فقیر بوریا نشین صبح و شام برائے شما و بچگان
شما بہبود میخواہد ۲۸ محرم سنہ ۱۳۱۰ ہجری از دہلی۔ عزیزا چار جانماز کہ فرستادہ
بودند خوب بود از ما ہر یکے ربود برائے ما بوریا کافیست ایزد بیہمال
ایشان را جزائے نیک دہاد باید کہ از دیدار خویش زود مرا محظوظ نمایند
والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجم ۱۰۵

واپسی استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی عزیز جانہا مولوی سید عبد العزیز صمدانی
سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا باد کہ قطعہ نامہ نامی صحیفہ
گرامی مع استفتاء پرتو وصول افگندہ موضح مرام شد چنانچہ جوابش
نگاشتہ روانہ میکنم مشرف بنظر سامی خواہد شد اہل انصاف ہرگز چون
وچرا نمی تواں کرد ایزد سبحانہ وتعالی در علم وعمر وآل ومال ایشاں برکات
بخشاد۔ از دہلی۔

مکتوب یکصد و ششم ۱۰۶

لوگ مصیبت کے وقت بیقرار نہیں ہوتے ہیں بلکہ صابر ہو کر کوئی حرف
چون وچرا کا زبان پر نہیں لاتے جس کسی نے خط غم کو آپ کے دیکھا وہ
زار زار رویا اور میں کیا بیان کروں آنسو تلخ جاری ہوئے اسکی سوزش نے میری
آنکھوں کو زخمی کر کر دیا اپنی اہلیہ کے کوائف سے جو کچھ تحریر کرتے ہو صحیح
ہے میری طرف سے کہیے کہ بیماری کی حالت میں انکا صدمہ اٹھانا سخت تکلیف
دہ ہے باقی اولاد کہ اللہ تعالی کی دی ہوئی ہیں انکو بہت سے بہت تصور
کرو اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہر وقت وہر لحظہ آپ وردزبان رکھیں
اور جلد اپنا علاج کریں اور بہت جلد بغرض علاج دہلی آنا مناسب ہے یہ فقیر بوریہ
نشین صبح وشام تمہارے واسطے اور تمہارے بچوں کیواسطے خواہان فلاح ہے ۲۸ محرم سنہ ۱۳۱۰ھ
از دہلی۔ اے عزیز چار جانمازیں جو تم نے روانہ کی تھیں وہ پسندیدہ تھیں لیکن مجھ سے سب لوگ لیگئے مجھکو
بوریا کافی ہے اللہ بے مثل انکو جزائے نیک مرحمت کریگا لازم ہے کہ اپنے دیدار سے جلد
محظوظ کریں گے والسلام خیر الختام۔

اکسو پانچواں خط ۱۰۵

فتوی بھیجا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین گرامی خدمت میں محبوب لوگوں کے مولوی سید عبد العزیز
صمدانی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ظاہر ہو آپکا خط مع
استفتاء کے وصول ہو کر مدرک مدعا ہوا چنانچہ جواب لکھ کر روانہ کرتا ہوں
نظر سامی سے گذرے گا صاحب انصاف دلی ہرگز چون وچرا نہیں
کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالی علم وعمر واولاد ومال میں اُن کے برکت
عطا کرے (از دہلی)۔

اکسو چھٹا خط ۱۰۶

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

از عاجز **محمد نذیر حسین** بگرامی خدمت سید عنایت حسین عظیم آبادی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد نامہ نامی رسید فتوی میرسد کلیر یا اجمیر یا کچھوچھہ یا مکن پور یا ہر جا کہ میلا باشد از روئے شرع بایام میلا رفتن نباید چہ کہ تمام بدعات را مخزن است تشریحش در تحریر علماء حق باید دید والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہفتم ۱۰۷

انکار از رنجش

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

از عاجز **محمد نذیر حسین** بخدمت شریف شفیق مومنین رؤف مسلمین مولوی محمد عبد اللہ صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی آن مصدر نیکنامی رسیدہ کاشف مدعا گردید مشفقا وہم وخیال رنجش وناخوشی از طرف شما ہیچ امروز خاطر من گاہے نگذشتہ چہ جائکہ تذکرہ ناخوشی قصداً روبروئے دیگران بزبان آید ونشر دے شود طالبعلم نافہم خبر غلط محض رسانیدہ آنصاحب ایں وسوسہ را بخاطر راہ ندہند زیرا کہ آثار دیانت وسعادت بذات شما مجلی ومحلی است چگونہ ازیں صفات حمیدہ ناخوش شوم عرصہ یک ماہ منقضی شد کہ در محفلے شخصے ذکر کردہ کہ انچہ مولنا شاہ عبد العزیز رح وتلامذہ راشدین مولنا مرحوم در بحث مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ حرام نوشتہ اند مولوی صاحب (یعنی آنصاحب) برخلاف آن قائل حلت ہستند در جوابش گفتم کہ قول تو باور نمی کنم کہ خلاف تفسیر وغیرہ مولوی صاحب (عبد اللہ) بکنند واگر ایں امر

تین مساجد کیلئے سفر کرنا چاہئیے اور کہیں سفر زیارت نکرنا چاہئیے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عاجز **محمد نذیر حسین** گرامی خدمت میں سید عنایت حسین عظیم آبادی اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو آپ کا خط وصول ہوا فتوی مرسل ہوتا ہو کہ عرس کلیر یا اجمیر یا کچھوچھہ یا مکن پور جس جگہ کہ میلا ہو ان زمانہ میلہ میں وہاں ہرگز نہ جانا چاہیئے کیونکہ جگہ مذکور ساری بدعات کی مخزن ہے اسکی تشریح علماء حقانی کے تحریر میں دیکھنا چاہیئے ۔ والسلام خیر الختام

اکیسو ساتواں خط

رنجش سے انکار ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

از عاجز **محمد نذیر حسین** بخدمت شریف مہربان مومنین وکرم فرمائے مسلمین مولوی محمد عبد اللہ صاحب ہوے اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خط آپ کا موصول ہو کر مظہر مدعا ہوا آپکی طرف سے رنجش وناخوشی کا وہم وگمان بھی کسیوقت میرے دل میں نگزرا چہ جائکہ ناخوشی کا تذکرہ دوسرے کے سامنے زبان پر آئے اور مشتہر ہو بیوقوف طالبعلم نے محض غلط خبر آپکو پہنچائی آپ ایسے وسوسہ کو دل میں جگہ نہ دیں کیونکہ آپکی ذات مجمع دیانت وحسنات ہے ایسے صفات محمودہ سے کیونکر ناراض ہوں زمانہ ایک مہینہ کا گزرا کہ ایک شخص نے ایک محفل میں ذکر کیا کہ جو کچھ مولنا شاہ عبد العزیز رح اور مولنا کے ارشد تلامذہ بحث میں مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ کے حرام لکھا ہے مولوی صاحب (یعنی آپ) اسکے خلاف حلت کے قائل ہیں میں نے کہا کہ تمہارا قول لائق قبول نہیں ہے کیونکہ مجھے مولوی عبد اللہ صاحب سے ایسی امید نہیں ہے کہ خلاف تفسیر کے کریں اور اگر یہ امر واقعی ہے تو چند روز

واقعی الست درچند روز ہویدا خواہد بود بعد ظہور آن البتہ موجب خلاف و شقاق درمیان ما و مولوی صاحب در مسئلہ مذکور خواہد بود حالا تذکرہ آن لغو قابل سماعت نیست والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و ہشتم ۱۰۸

وعدہ عطاء سند حدیث مگر بعد امتحان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت سید اویس صاحب پشاوری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از تحریر جامع الحسنات مولانا محمد عبد اللہ صاحب غزنوی کیفیت قابلیت و اہلیت ایشاں دریافت شدہ کمال محظوظ شدم از بہر سند صحاح ستہ و تفسیر سفارش بما رسید وقتیکہ خواہند آمد بعد دریافت قابلیت و سوالات وجوابات سند یافتن محال نیست بسم اللہ خانہ مرا خانہ خود تصور نمایند و بماحضر قناعت فرمایند۔ والسلام خیر الختام۔

ہیں ظاہر ہوجائیگا بعد ظہور اسکے البتہ باعث خلاف میرے و مولوی صاحب کے درمیان باب مسئلہ مذکور کے ہوگا اسوقت تذکرہ اسکا لغو و قابل سماعت نہیں ہے والسلام خیر الختام۔

اکسو آٹھواں خط

آپ کو سند دیجائیگی مگر امتحان لیا جائیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت سید اویس صاحب پشاوری اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ تحریر جامع الحسنات مولانا محمد عبد اللہ صاحب غزنوی کی معرفت آپکی قابلیت و اہلیت کا حال معلوم کرکے بہت خوش ہوا اسکے سند صحاح ستہ شریف و تفسیر کی میرے پاس سفارش آئی ہے جسوقت چاہیں تشریف لاویں بعد معلوم کرنے قابلیت و سوالات و جوابات کے حصول سند مشکل نہیں ہے بسم اللہ میرے گھر کو اپنا گھر تصور کریں اور ماحضر پر قناعت فرماویں۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و نہم ۱۰۹

در مقدمہ رفع یدین و آمین بالجہر امداد ضرورت

بسم اللہ الرحمن الرحیم از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی شیخ رحیم بخش صاحب۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ مقدمہ رفع یدین و آمین بالجہر کا عدالت الہ آباد میں درپیش ہے اور مخالفین جابجا کے مع زر خرچ آمادہ و مستعد ہو رہے ہیں موحدین غربا و مساکین ہیں وہاں کی فتحیابی تمام کی فتحیابی ہے خدا نخواستہ وہاں ہار ہوئی تو تمام ہندوستان کی ہار ہوئی پھر کہیں جائے گفتگو اس مسئلہ میں نہیں ہوسکتی اور نباہ اس مسئلہ کا نہایت دشوار اور خروج مساجد سے ہوگا لہذا آپ کو لکھا جاتا ہے کہ مددگاری موحدین و دین سید المرسلین کی بحکم آیتہ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ضروری ہے آپ جس طرح سے ہوسکے مددگاری سو روپے کی فرماویں کیونکہ بڑی عدالت ہے مونہہ ع برکریماں کارہا دشوار نیست ٭ بہر صورت بطور امداد خواہ بطور قرض اس مقدمہ میں آپ اور جماعہ موحدین اعانت کریں ہرگز دریغ نہ کریں اور جلد تر کارفرماہوں۔ والسلام خیر الختام

۵ الحمد للہ کہ بحق اہلحدیث محض حضرت رحمہ کی نیت خیر و برکت نفوس سے یہ مقدمہ کامیاب ہوا بڑے بڑے آدمیوں نے محض ہمت فرمایا مگر حضور نے اپنی جیب خاص سے اسمیں خرچ فرمایا اور دکالت مولوی حضور ہی کے خیال سے بلا فیس پیروی کی تھی۔ مولوی محمد سعید صاحب و مولوی تلطف حسین صاحب رحمہ ہمہ تن مصروف و پیروکار رہے اس مصارف ذاتی اور نقصان تجارت کا ذرا بھی خیال نہ کیا

مکتوب یکصد و نہم

حرمت متعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی زین العابدین صاحب سلمہ ربہ باشندہ ملک سرحد، بعد السلام علیکم واضح باد نامہ نامی رسید فتویٰ حرمت متعہ مع رسالہ بسیط رسید سلف رحمہم اللہ ہرگز جوازش نکردہ اند در حرمتش باکے نباید کرد مرا از رسالہ مولفہ آنصاحب اختلافی نیست فتویٰ مع رسالہ واپس است۔ دستخط علماء دہلی و پنجاب بذیل وے ثبت کنانیدہ شد۔

والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و یازدہم

رسالہ رد بدعت خوب نوشتند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی جامع الفضائل و مجمع المحامد مولوی سید عبد العزیز صمدنی صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیت فی الدارین بعد السلام علیکم واضح باد کہ نگارش نامہ گرامی مع مسودہ رسالہ رد بدعت رسید از ایرادش مسرتیکہ حاصل شد اندازہ نتوانم کرد ایزد بے ہمال از چشم زخم زمانہ آن عزیز دلہا را مصئون داراد فی الواقع بنظر ثانی وے جہد سے موفور نمودند و منقول را از ماخذ مطابقت دادند کہ باوجود انہماک خدمت لاحقر مستبعد بود عبارت راحست فرمودند و بقالب طرز نوی کہ مخترعہ آنصاحب است جملہ کتاب را آوردہ منتے بجانم نہادند علیٰ ہذا خطبہ با آب و تابیکہ نوشتند از من نمی توانند بود چہ کہ از ہجوم علالت معذورم و شغل

اکیسو دسواں خط

متعہ جائز نہیں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ گرامی خدمت مولوی زین العابدین صاحب ملک سرحد کے رہنے والے اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو آپ کا خط پہونچا متعہ کے عدم جواز کا فتویٰ مع رسالہ پہونچا اگلے بزرگ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے انہوں نے ہرگز متعہ کو جائز نہیں کہا ہے اس کی حرمت میں شک و شبہ کرنا چاہئے۔ آپ کے رسالہ سے مجھے اختلاف نہیں ہے۔ فتویٰ مع رسالہ واپس کیا جاتا ہے۔ دستخط علماء دہلی و پنجاب کے کرا دیے گئے۔ والسلام خیر الختام

اکیسو گیارہواں خط

رسالہ رد بدعت خوب ہی لکھا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بہ گرامی خدمت جامع فضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ آپ کا خط مع مسودہ رسالہ رد بدعت پہونچا اسکے اعتراضات سے جو خوشی کہ حاصل ہوئی ہے وہ بیان نہیں کر سکتا حق سبحانہ تعالیٰ آپکو زمانہ کی برائیوں سے مامون و محفوظ رکھے فی الحقیقت اسکی نظر ثانی میں آپ نے بہت کوشش کی اور منقول کو اصل سے مطابق کیا حالانکہ کار لاحقر کی مصروفیت سے بہت بعید تھا عبارت کو موزوں و مستحکم کر کے نئی طرز پر کہ آپ کا اختراع ہے ساری کتاب کو لا کر احسان میری جان پر رکھا علیٰ ہذا خطبہ اس آب و تاب سے لکھا کہ مجھ سے ہو نہیں سکتا تھا کیونکہ ہجوم مرض سے

درس تدریس ۵۲ طلبہ برآں مزید است انشاء اللہ تعالیٰ زود تر
بقالب طبع خواہد رسید ہدیہ اش خواہم فرستاد۔ شنیدہ
باشند کہ اہل رام پور بدست ورقے خویش نازان ست می
گویند کہ جواب وردے از غیر مقلدین نمی تواند شد الا اہل انصاف
نیک می دانند کہ آں نسخہ جواب کتاب من نیست خارج از بحث
بسیار فضول امور نوشتہ ضخامت رسالہ افزودہ است
طرد اش آسان است مولوی سید احمد حسین سلمہ دہلوی و مولوی
امیر حسن سہسوانی و دیگران چیزے نوشتند خوب نوشتند مسودہ
دیگر میرسد مرا ضیق فرصت است توجہ بملاحظہ اش نتواں شد۔
لہذا آنعزیز براہ رشادت و سعادت با معان نظر و نگاہ غائر بینند
و برغث و سمین توجہ بر گمارند از حسن سقم را علیحدہ فرمایند و عبارت
مدلل بوجوہ موجہ درست نمودہ روحے بقالب انشاء پردازی بردمند
و عنوان خطبہ از اشعار عربیہ یا فارسی مولفہ خود آغاز فرمایند اگرچہ
کار اہم است لیکن من پیر را ابواز ند اگر فرصت نباشد رخصت
یک ہفتہ حاصل نمودہ ہمگی توجہ بترمیم و تصحیح باید فرمود ورنہ مخالف
معاند این و آں خواہد گفت و اگر کتب نباشد از من طلب باید کرد
غرضکہ بہانہ بمیان نیاید آنعزیز کہ جوان ماشاء اللہ ہستند زور طبیعت
و قوت ذکا بہ تحریر جواب صرف کنند کہ حریف نود سالہ از حملہ اش
سر نتواں بر آرد و مذاق و مزاح لطیف بطرز انشاء پردازی کہ
خاصہ طبیعت شما ست) ضرور باشد ورنہ طعام بے نمک خواہد بود
عزیزا از طرز مستغنیانہ شما تا کجا نالم کہ تالیف خود را با تمام نمیرسانند
ہو یدا باد ؎

ہر کاریکہ ہمت بستہ گردد ؏ اگر خارے بود گلدستہ گردد

وقتیکہ خدا بعمر من شما را خواہد رسانید اغلب کہ از مسند نخواہند
جنبید مناسب کہ قوت دماغی بقدر مناسب بمشق و مزاولت

یہ مشغول رہوں و مشغل طلبہ درس و تدریس سے ۵۲ طلبہ کا اسی پر اضافہ ہوا ہے
انشاء اللہ تعالیٰ جلد طبع ہوگی اور ہدیہ آپکی پاس ارسال کروں گا۔
سنا گیا ہے کہ صاحبان رام پور اپنی کتاب پر بہت نازاں ہیں وہ کہتے ہیں کہ
تقلید شخصی کا رد غیر مقلدین سے کبھی ہو نہیں سکتا ہے مگر صاحب انصاف اچھی طرح
جانتے ہیں کہ وہ نسخہ میری کتاب کا جواب نہیں ہے اور وہ بحث سے خارج اور
بہت باتیں فضول لکھ کر حجم رسالہ کا زیادہ کیا ہے اسکا رد آسان ہے۔
مولوی سید احمد حسن سلمہ دہلوی و مولوی امیر حسن سہسوانی اور دوسرے
صاحبان نے لکھا ہے اور اچھا لکھا ہے۔ دوسرا مسودہ پہونچتا ہے
بوجہ عدیم الفرصتی اچھی طرح دیکھ نہیں سکا آپ راہ سعادتمندی
سے گہری نظر سے دیکھیں اور کھرے کھوٹے پر غور کریں اور اچھے کو برے
سے علیحدہ کریں اور عبارت کو وجہ مرجح و دلیل سے درست کرکے انشاء
پردازی کے قالب میں روح پھونکیں اور آغاز خطبہ اپنے اشعار مولفہ
عربی یا فارسی سے کریں اگرچہ کام مشکل ہے لیکن مجھ پیر کو نوازیں
اگر فرصت نہو تو رخصت خاص ایک ہفتہ کی لیکر ساری توجہ اسکی ترمیم و
درستگی میں صرف کرنا چاہیئے ورنہ مخالفین بہت کچھ باتیں بنائیں گے اور
اگر کتابیں موجود نہوں تو مجھ سے طلب کریں غرضکہ حیلہ و بہانہ درمیان نہیں
آئے آپ ماشاء اللہ جوان ہیں زور طبیعت اور قوت ذکاوت کی لکھنے میں
جواب کے صرف کریں کہ نوے سال کی عمر کا مخالف اس حملہ سے سر نہ اٹھا سکے
اور مذاق و خوش طبعی پاکیزہ بطریق انشاء پردازی کے کہ خاصہ تمہاری طبیعت
کا ہے) ضرور ہو ورنہ کھانا بدون نمک کے ہوگا اے عزیز لا پروائی کا تمہاری
کہاں تک شکوہ روں کہ اپنی تالیف کو اختتام تک نہیں پہونچایا واضح ہو

ہر کاریکہ ہمت بستہ گردد ؏ اگر خارے بود گلدستہ گردد

جسوقت آپ سن پیری کو پہونچیں گے یقین ہے کہ مسند سے حرکت
نہ کریں گے مناسب ہے کہ دماغی مشق و مزاولت بذریعہ کتب بینی
و لکھنے تحریری جوابات و درس و تدریس طلبہ کے کرتے رہیں کیا

تقلید شخصی ائمہ اربعہ مجتہدین رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے متعلق حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مصنفہ کتاب معیار الحق ہے جسکا جواب حضرات علمائے رامپور صاحبان نے شائع فرمایا ہے خصوصاً ثبوت تقلید میں

بذریعہ کتب بینی و تحریر اجوبہ و درس تدریس طلبہ صرف میکرد
باشند۔ چہ مانع پیش آمد کہ قریب دو ماہ سپری شد اندیدار نوشتہ
شیخ پیر را مسرور نکردند اگر صرفہ سفر نیست بنگارند کہ
فرستادہ آید مبالغ کہ برائے طلبہ فرستادہ اند احسان
برمن فرمودند مبلغ [illegible] بحساب طعام طلبہ و [illegible] برائے
خرید کتب دادم پنجروپیہ زیر امانت مجموعہ دار است۔
والسلام خیر الختام مرقومہ ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۱۱ھ

مکتوب ۱۱۲ یکصد و دوازدہم

بتعزیت مولوی شیخ عبدالعزیز محدث رحیم آبادی خلف
الرشید امیر الموحدین و معین المسلمین حاجی شیخ احمد اللہ صاحب رئیس اعظم
رحیم آباد بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اے عزیز باتمیز بر توقیع وقیع لَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ
وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ
قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ
صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ
غور با معان نظر باید جزع و فزع نشاید ابواب رحمت الٰہی چوں
مفتوح گردد مرحوماں را نعمت ابتلا بلباس بلا پوشانند و اسباب
رافت و عنایت سبحانی چو متعاشند شود جرعہ زہر حوادث از شرب
واویلا چشانند ؎

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند ولے
دولت آں بردکہ تشریف بلایافتہ است

ترصد کہ آں مکرم برائے اہلیہ مرحومہ دعائے خیر فرمایند کہ جانشین
جنت ربیں گردد او ارحم الراحمین شمارا صبر و استقامت عطا

مانع پیش آیا کہ قریب دس مہینہ کے ہوئے کہ آپنے دیدار سے شیخ
پیر کو محظوظ نہ کیا اگر خرچہ سفر نہیں ہے تو آپ لکھیں کہ بھیجا جائے
روپیہ جو واسطے طلبہ کے بھیجا ہے وہ احسان مجھ عاجز پر کیا ہے۔
اور مبلغ [illegible] روپیہ طلبہ کے کھانے کے حساب میں اور [illegible] روپیہ
خریداری کتب میں دیے ہیں مبلغ پانچروپے امانت دار کے پاس
جمع ہیں۔ والسلام خیر الختام
مرقومہ ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۱۱ ہجری

۱۱۲ ایکسوبارہواں خط

مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی کی اہلیہ کی ماتم پرسی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اے عزیز صاحب تمیز کے فرمان والاشان لَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ
الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ قَالُوۡۤا اِنَّا
لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ
رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ پر غور گہری
نظر سے کرنا چاہیئے آہ و واویلا نہ کرنا چاہیئے رحمت الٰہی کے دروازے
جب کھلجاتے ہیں تو وہ صاحب رحم کہلاتے ہیں یعنی وہ رحم کیئے گئے ملائکہ انکو
نعمت و امتحان کے لباس میں بلا کے انکو پہناتے ہیں اور اسباب مہربانی
وعنایت باری کی حسب شامل حال ہوتی ہے تو زہر حوادث زمانہ سے بچاتی ہے
ورنہ وہ بری طرح چکھاتی ہے

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند ولے
دولت آں بردکہ تشریف بلایافتہ است

امید کہ آپ واسطے اہلیہ مرحومہ کے دعا خیر فرماویں کہ جنت عالی کی مالک ہو

فرماید۔ والسلام خیر الختام

بخدمت جناب حاجی صاحب و مولوی عبد الرحیم صاحب و مولوی محمد یٰسین صاحب و مولوی عبد الوہاب صاحب ہدیہ سلام و نیاز مقبول باد باقی خیریت۔

مکتوب ۱۱۳ یکصد و سیزدہم

بتعریف ذکاء و تقوی سید عبد الحفیظ ثانی پسر عبد العزیز صمدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت جامع الحسنات والفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ فی الدارین بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ واضح باد کہ از چند اسبوع تحریر نیافتہ بودم نگرانی خاطر چیرہ دستی کردہ بود در بروز مسمی وزیر خاں مع برخوردار عبد الحفیظ ثانی صاحبزادہ ایشاں رسیدہ خبر خیریت شما رسانیدہ خطی موفورہ دست داد صاحبزادہ را نحیف الجثۃ ونقیہ الجسم یافتم بالضرور یقین کردہ می آید کہ از محنت دماغی باینحالت رسیدہ از حفظ صحتش تغافل نورزند بسیار خرسندم از ینکہ عبد الحفیظ طبع سلیم و جودت دارد ہنگام درس حدیث توجہ کامل میدارد علاوہ ازیں طباع و دماغ پرذکا است ماشاء اللہ خوشخط یافتم وزیر خاں گفتہ کہ امروز بروضہ حضرت شاہ شیخ نظام الدین قدس سرہ بزیارت مسنون رفتہ بود لاکن گرد روضہ دورہ نمودہ چرا کہ مشابہ طواف بیت اللہ است و ہم متصل مسجد المعظم مکر و دعائے مسنون کرد خدام این آں گفتند الا ہمہ را جواب مسکت وکاسر الانسان داد ماشاء اللہ نور سعادت و رشادت بر ناصیہ موصی الیہ درخشان است و آثار صلحاء سلف نمایاں۔ امید ہست کہ بامتحان کامیاب خواہد شد اگرچہ توقف بظاہر است نہایت مسرت است کہ عبد الحفیظ پیش ما ماندہ بود بجہد می پسندد۔ والسلام خیر الختام

اللہ تعالیٰ آپکو صبر و تحمل عطا فرماوے۔ والسلام خیر الختام۔

خدمت میں جناب حاجی صاحب مولوی عبد الرحیم صاحب و مولوی محمد یٰسین صاحب مولوی عبد الوہاب صاحب کے ہدیہ سلام و نیاز قبول ہو باقی خیریت ہے۔

اکسوتیرہواں ۱۱۳ خط

مولوی عبد الحفیظ کی ذکا و تقوی و لاغری کا ذکر فرما کے خوف ظاہر فرمایا ہے کہ ایسی مشقت مزیل قوت و حیات ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم از عاجز محمد نذیر حسین بہ بگرامی بخدمت جامع الحسنات والفضائل مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدنی اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت سے رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ چند ہفتہ سے خط آپ کا نہ پایا تھا سخت انتظار لاحق حال تھا۔ کل مسمی وزیر خاں مع برخوردار عبد الحفیظ ثانی صاحبزادہ آپکے آ گئے آکر آپکی خیریت کی خبر سنائی کمال خوشی حاصل ہوئی صاحبزادہ کو لاغر و کمزور جسم میں پایا یقین کیا جاتا ہے کہ باعث محنت دماغی کے ایسی حالت ہوئی ہے نگاہ داشت صحت سے برخوردار موصوف کے غافل نہ رہیں مجھے بہت خوشی ہے اس بات سے کہ عبد الحفیظ طبیعت سلیم و جودت طبع رکھتا ہے درس حدیث کے وقت کامل توجہ رکھتا ہے اسکے علاوہ طباع و دماغ پرذکا ہے ماشاء اللہ خوشخط ہیں وزیر خاں نے کہا کہ آج صاحبزادہ روضہ پر شیخ سلطان نظام الدین صاحب کے گئے تھے مگر روضہ کے گرد نہ پھرے کیونکہ مشابہ طواف بیت اللہ کے ہے اور سوائے دعائے مسنون کے مسجد جماعت خانہ کی خادم درگاہ چپاں و چنیں کہنے لگے مگر سبکو انہوں نے دندان شکن جواب دیا ماشاء اللہ علامت نیکی و بھلائی کی پیشانی سے موصی الیہ کے روشن و آثار اگلے صالحین کی نمایاں ہے امید ہے کہ امتحان میں کامیاب ہونگے اگرچہ بظاہر ہیں توقف ہے کمال خوشی کی بات ہے کہ عبد الحفیظ میرے پاس رہنا پسند کرتے ہیں۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و چہاردہم[114]

در قریات تپ سرخ مستولی است۔ و شرح ابوداؤد خوب است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت جامع حسنات و کمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ در ینجا از فضل الٰہی بہمہ وجوہ شکایت آب و ہوا نیست اگرچہ در قریات تپ سرخ مستولی است مدرسہ خوب گرم و جاریست شرح ابوداؤد بغور دیدم فی الواقع بندرت تمام اغلاق و معتقدات را کہ ہمگناں ازدے مجبور بودند حل فرمودند خدایا در علم و عمر ایشاں برکت دہاد و کتاب را ناتمام ہرگز نباید داشت آغاز را باتمام رسانیدن علو ہمت است و بپایاندگانی راشتن کار ہیچ صدگاں خرف است بخدمت برادران الصاحب سلام و شوق برسد

مکتوب یکصد و پانزدہم[115]

بتعزیت شیخ احمد اللہ رئیس الموحدین مالک تعلقہ رحیم آباد مظفرپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت والا مرتبت مولوی عبد الرحیم صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی عبد الوہاب صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیت بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد از حادثہ جانکاہ انتقال جنیں صاحب زندہ دل فیض منزل محی سنت قامع بدعت مجمع آزادگاں مرجع افتادگاں دل محباں ہواخواہ را بصدمات دورد در ورطہ حیرت و اضطرار رسانید و زہر حوادث غمناک گوناگوں چشانید۔ ؎

جرعہ زہر حوادث چو شکر مینوشم ✣ از کف ساقی گردون فلک مینائی

گر قلم بر سر غمنامہ دوراں آید ✣ خوں بدل آہ بلب اشک بمژگاں آید

ایکسو چودہواں خط[114]

دیہات میں لال بخار ہے آپکی شرح ابوداؤد اچھی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین خدمت میں جامع نیکی و کمالات۔ مولوی محمد شمس الحق صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں خدا کے فضل سے شکایت آب و ہوا کی نہیں ہے اگرچہ دیہاتوں میں لال بخار پھیلا ہوا ہے مدرسہ گرم و جاری ہے۔ شرح ابوداؤد غور سے دیکھی واقع میں سارے اغلاق و مشکلات کو کہ سب اس سے مجبور تھے حل فرمائے اے خدا علم و عمر میں آپکے برکت دے کتاب کو ناتمام ہرگز نہ رکھنا چاہئے ابتدا کو انتہا تک پہونچانا عالی ہمتی ہے اور ناتمام رکھنا کام بڑا بے حوصلوں اور بیکاروں کا ہے خدمت میں بھائیوں کے اپنے سلام و شوق پہونچاویں۔

ایکسو پندرہواں خط[115]

حاجی شیخ احمد اللہ صاحب کی تعزیت میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت عالی مرتبت مولوی عبد الرحیم صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی عبد الوہاب صاحب اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کیساتھ رکھے بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو جان گھلانیوالا حادثہ یعنی انتقال ایسے شخص زندہ دل کا جو نزول فیض کے مرکز تھے سنت کے زندہ کرنیوالے بدعت کے مٹانیوالے ضعیف کے پناہ دینے والے تھے اس واقعہ نے دوستوں کے دلوں کو بیحد صدمہ غم میں مبتلا کر کے بھنور پریشانی میں ڈالا اور حادثہ غم کا زہریلا ذائقہ چکھایا ؎

جرعہ زہر حوادث چو شکر مینوشم ✣ از کف ساقی گردون فلک مینائی

[115] حاجی شیخ احمد اللہ صاحب تعلقہ دار رحیم آباد دبنگال، والد مولانا شیخ عبد العزیز رحمہ بڑی طبیعت غیور رکھتے تھے جب آمین بالجہر و رفع الیدین کا مقدمہ روکنا چاہا اور نوبت کشش و آویزش کی ان حضرات نے موحدین ساتھ شرمندگی کی تو حاجی صاحب بصرف ہزارہا روپے کے مقدمہ پریوی کونسل آف انگلینڈ تک پہونچایا۔ اور حکام منصف نے موحدین کے دعاوی کو قبول فرماکے اجازت ہر مسجد میں بالجہر آمین و رفع الیدین کی ...

افسوس صد افسوس ۔ ع ہرگہہ بخاطر بگزرد انکم زداماں بگزرد ؎
لیکن در عالم مجبوری کہ ہمہ را ذائقہ موت چشیدنی است بجز وظیفہ
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ چارہ نیست ؎

نہ قضا بود کہ باہم زویم ؎ میرسد آنوقت کہ ماہم رویم

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَاَدْخِلْہُ جَنَّۃَ الْفِرْدَوْسِ آمین ربّ العلمین
دریں صورت آن صاحبان برکت نشان مع دیگر وابستگان بصبر و شکیبائی
گردانید و مدام برائے آنجناب مغفور و مرحوم دعائے مغفرت و رحمۃ
فرمایند نماز جنازہ با سوز و گداز ادا کردیم او ارحم الراحمین قبول کند
ع دعا از من اجابت از خدا باد ؎ زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب[116] یکصد و شانزدہم

مشعر مسرّت از اشاعت سنّت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات والکمالات
مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ فی الدارین بعد السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ در ینجا خیریت است وعافیت
آں محب بحضرت صمدیت خواہاں می باشد وشوق لقائے شما ما فوق
طوق است ع دل من داند و من دانم و داند دل من ؎
و بظاہر رسم ابناء روزگار بکار نمی برم زیرا کہ از طرف شما مطمئن و مسرور
خاطرم کہ اعانت و اشاعت سنت سنیہ مطابق مضمون فیض مشحون
لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ بدل میدارند ع

ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ؎

چونکہ تمنائی من ہمین ست کہ نزد من عاجز اقامت گزیں باشند لیکن از خورد
نوش روزانہ قاصرم او مسبب الاسباب سببے سازد کہ مہاجرت صوریہ
مبدل شود ع کہ یارے برخورد از وصل یارے ؎ و درآنجا

گر قلم بر سر غمنامہ دوراں آید ؎ خون بدل آه بلب اشک بمژگاں آید
افسوس صد افسوس ع ہرگہہ بخاطر بگزرد انکم زداماں بگزرد ؎
لیکن عالم مجبوری میں سب کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے سوائے وظیفہ اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ کے چارہ نہیں ہے ؎

نہ قضا بود کہ باہم زویم ؎ میرسد آنوقت کہ ما ہم رویم

اے اللہ ان کو بخش اور جنت الفردوس میں داخل کر ایسے موقع
پر آپ سب صاحب مع دوسرے متعلقین کے صبر و تحمل اختیار کریں اور واسطے
مرحوم و مغفور کے دعا مغفرت کی کریں اخلاص سے نماز جنازہ کی ادا کی اللہ تعالیٰ
قبول فرماوے ع دعا از من اجابت از خدا باد ؎ زیادہ والسلام خیر الختام

ایکسو سولھواں[116] خط

اشاعت سنّت سے مسرّت ہوئی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع نیکی و کمالات
مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر و عافیت کیساتھ
رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو خدا کے فضل سے
یہاں خیریت ہے اور آپکی خیر و عافیت کا خواہاں رہتا ہے واضح ہو کہ آپکی
ملاقات کا اشتیاق زائد تحریر و بیان سے ہے ع

؎ دل من داند و من دانم و داند دل من ؎

ظاہرا ابناء زمانہ کا طریقہ و رسم نہیں برتتا ہوں کیونکہ آپکی طرف سے
مطمئن و خوش ہوں کہ مدد اور اشاعت میں سنت برتر کے بموجب مضمون
پر فیض لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ کے ارادہ دل میں رکھتے ہیں ع
ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ؎ تمنا میری یہی ہے کہ مجھ عاجز کے
پاس اقامت اختیار کریں لیکن آپ کے اخراجات یومیہ سے قاصر
ہوں مسبب الاسباب پیدا کرنیوالا کوئی سبب پیدا کر دے کہ ظاہری جدائی

قیام شما ہم مفید اظہار سنّت و اسکات مبتدعین است و دیگر کسے از طالبان حدیث (بجز ناموری) اشاعت دین بالائے طاق میدارند وجملہ اَللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ بنام نامی شما مختتم ازلی گردیدہ زیادہ اعانت دین توفیق رفیق تو باد رب العباد ع دعا از من اجابت از خدا باد ٭ بخدمت گرامی حکیم محمد ظہور صاحب و مولوی محمد ابراہیم صاحب و مولوی محمد ادریس صاحب سلّمہم اللہ تعالیٰ سلام و نیاز ہر ابرسانند **قولہ** قیل الصیحانی ثقیل ای نفیس وذوحفرۃ قال احمد الصیحانی اطیب لا ادری قول احمد – وقال دوم زائدہ است نزد من ہمیں معنی متعین است واللہ اعلم بالصواب۔ وصیحانی نوعے از خرما بمدینہ منورہ – وآنصاحب معنی ایں عبارت از شرح ابن قیم وغیرہ بواسطہ مولوی رفیع الدین صاحب دریافت کنند و بعد دریافت بمن نیز افادہ بخشند عین لطف و کرم باشد و نزد بعض مردم فاعل قال ابو داؤد و فاعل دوم احمد است وقیل بالعکس و من ایں مشکوکات را باور نمی کنم زیادہ والسلام منمقام دہلی روانہ نمودہ شد مہر دہلی ۲۶ مارچ بر لفافہ و مہر آرہ تقسیم سوم ۲۷ مارچ

مکتوب ۱۱۷ یکصد و ہفتم

ہواہ خواہ خود یا بد تصور ید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ واضح باد کہ تحریر ایشاں رسید مسرور شدم از طرز مضامینش مترشح است کہ از من فقیر سوء ظن دارند (معاذ اللہ) مرا ہموارہ ہوا خواہ یا بد تصور ید و گاہے پیرامون خیالات واہیہ نروند ہر مسلم را برائے دیگرے خیرسگال باید اندیشید من کہ لب گور ہستم از کسے اسارت ظن نمی دارم

معدودم بوع کہ یارسے برخورد از وصل یارسے ٭ وہاں بھی آپکا قیام اظہار سنت و بدعت کے مٹانے کے واسطے مفید ہے دوسرے صاحب حضرات المحدیث (رسوائے ناموری کے) اشاعت دین کو بالائے طاق رکھتے ہیں اور جملہ اَللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ آپکے نام نامی کے ساتھ مہر کی گئی زیادہ دین کی اعانت کی توفیق رفیق ہو اور رب العباد سے ع دعا از من اجابت از خدا باد ٭ گرامی خدمت میں حکیم ظہور صاحب و مولوی محمد ابراہیم صاحب و مولوی محمد ادریس صاحب کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے میرا سلام نیاز پہونچا دیں۔ قول ابو داؤد کا کہا گیا صیحانی کھجور نفیس اور خوش ذائقہ ہے کہا احمد نے صیحانی کھجور پاکیزہ ہے احمد کے قول کا میں مفہوم نہیں جانتا اور دوسرا قال زائد ہے میرے نزدیک یہی معنی ثابت ہیں واللہ اعلم بالصواب اور صیحانی مدینہ منورہ کے اقسام خرما سے ایک قسم ہے اور آپ اس عبارت کے معنی شرح ابن قیم وغیرہ سے بذریعہ مولوی رفیع الدین صاحب کے معلوم کریں اور بعد دریافت کے مجھکو بھی آگاہ کریں عین مہربانی ہوگی اور بعض شخص کے نزدیک فاعل قال کا ابو داؤد ہے اور دوسرے کا احمد ہے اور ان کے خلاف بھی کہا گیا ہے میں ان شکوک پر بھروسہ نہیں کرتا زیادہ والسلام دہلی سے روانہ کیا گیا مہر دہلی ۲۶ مارچ اور آرہ کی مہر ۳ تقسیم ۲۷ مارچ

۱۱۷ ایکسو سترہواں خط

مجھے اپنا ہی خواہ جانیے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے واضح ہو آپ کا خط ملا خوشی ہوئی طرز تحریر سے مفہوم ہوتا ہے کہ فقیر کیجانب سے آپ سوء ظنی رکھتے ہیں (اللہ پناہ دے) مجھ کو اپنا ہی خواہ ہمیشہ تصور کریں اور کبھی خیالات واہیہ کے پاس نہ جائیں ہر مسلمان کو دوسرے کے واسطے خیر خواہ خیال کرنا چاہیئے میں لب کنارہ

غیر ممکن است کہ از آنصاحب بدگمان باشم نمی دانم کہ اس وسوسہ از کہ آموختند حالانکہ پیش من ماندہ بودکردہ اند طریقہ بندہ بخوبی دیدہ اند ہاں ضرور مرکوز خاطر دارم کہ باہم مناقشہ پیدا نشود لہذا احباب و شاگردان و معتقدان خود را نصیحت میکنم کہ طریق اخوت باہمدگر مبذول می نمودہ باشند۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۱۱۸ یکصد و ہیژدہم

شکریہ۔ از خدمت کتاب و سنت قصر ہمت نمیکنم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی ابو احمد سلمہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ واضح باد کہ ہر سجوئی من پیر صد سالہ نمودند عمرت دراز باد الحمد للہ علی احسانہ ایام زندگی خود بسر می برم تمنا ہا دارم کہ تا روز مرگ از خدمت کتاب و سنت مرا حرمانے نباشد برادران دین را شکر گزارم کہ از خدمت این فقیر بوریا نشین قصر ہمت نمی کنند منی آرڈر واپس است از خزانہ غیب مرا بسیار میرسد شما را تکلیف نباید کرد چہ کہ کثرت آں برائے ایشاں وبال است و معاش قلیل اینہم کہ فرستادہ اید در مصارف ضروریہ باید آورد خدایا شمارا توفیق رفیق خیر دہاد۔ والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۱۹ یکصد و نوزدہم

رسید انبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع الحسنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ دو صد انبہ نفیس مبذولہ مرسلہ سامی رسید موجب احسان بے

گور کے ہوں کسی اور سے بدگمانی نہیں رکھتا ہوں غیر ممکن ہو کہ آپ سے بدگمان رہوں میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کا خیال کہاں سے سیکھا حالانکہ میرے پاس رہ کر میرا طریقہ اچھی طرح دیکھا ہے ہاں ضرور خواہش دلی رکھتا ہوں کہ آپس میں ہمرنگی پیدا ہو اسلئے اپنے احباب و شاگردوں و معتقدوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ طریقہ بھائی بندی کا آپس میں نگاہ رکھیں۔ والسلام خیر الختام۔

ایکسو اٹھارھواں خط ۱۱۸

شکریہ دریافت خیریت منی آڈر واپس خدمت کتاب و سنت میں قصر ہمت نہیں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی ابو احمد سلمہٗ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ کے واضح ہو کہ آپ نے مجھ پیر صد سالہ کی خیریت دریافت کی آپکی عمر دراز ہو۔ اللہ کا شکر ہے کہ اپنی زندگی کے دن پورے کر رہا ہوں آرزو رکھتا ہوں کہ دم مرگ تک خدمت الٰہی سے کتاب اللہ و سنت نبوی کے محرومی نہو دینی برادران کا شکر گزار ہوں کہ اس فقیر بوریا نشین کی خدمت سے ہمت کوتاہ نہیں کرتے ہیں منی آرڈر واپس ہے مجھ کو خزانہ غیب سے بہت پہونچتا ہے آپ کو تکلیف کرنا چاہیئے کیونکہ معیشت قلیل ہے جو کچھ کہ آپنے بھیجا ہے ضروری اخراجات میں اپنے لا دیں اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی کی توفیق عنایت فرما دے۔

والسلام خیر الختام

ایکسو انیسواں خط ۱۱۹

آم پہونچے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ جامع نیکی و کمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلامت رکھے اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو دو سو بہترین آم آپ کے بھیجے ہوئے پہنچے باعث احسان و مسرت کا ہوا اللہ

پایان و فرحت فراوان گردید جزاکم اللہ جزاءً موفوراً ولقاکم نضرۃً وسروراً وکان سعیکم مشکوراً ع ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری

آئندہ خانہ برکت وحشمت آباد برب العباد باد زیادہ والسلام خیر الختام بمولوی عبدالوہاب و مولوی محمود صاحب ودیگر صاحبزادگان ہدیہ سلام ونیاز من موصول ومقبول باد۔ برلفافہ تاریخ تحریر (۱۴ر صفر منمقام دہلی روانہ شد) مرقوم ست ومہر ڈاکخانہ دربھنگہ ۷ار جولائی ۱۸۹۸ء منقش زدہ است

مکتوب[۱۲۰] یکصد وبستم

بسفارش احدی بسرقین ماکول اللحم جانوران باید سوزانید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مجمع فضائل و برکات مولوی محمد ابراہیم سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد حامل رقیمہ ہذا بسا مردم بزرگ کریم النفس است آزا امداد فیہ پہلو تہی نفرمایند چہ کہ کام مستمنداں برآوردن ذخیرہ حسنات اندوختن است آنکہ در باب سرقین ماکول اللحم تحریرے فرستادہ بودند۔ بنزد سید عبدالعزیز صمدنی مرسل شد جوابش ہانست کہ حسب تحقیقات (بندہ فقیر) موصوف الیہ نوشتہ بودند از سوختن و سوزانیدن وے باکے نباید کرد بہمہ نمازیان مسجد سلام مسنون ما برسانند والسلام خیر الختام۔

مکتوب[۱۲۱] یکصد وبست ویکم

اسناد حدیث وضع یدین علی الصدر وتضعیف تحت السرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعالیٰ بدلہ دے بدلہ وافر اور تروتازگی وخوشی عنایت کرے اور آپکی سعی کو قبول کرے ع۔ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری

آئندہ برکت و دولت سے گھر آباد ہو مدد سے رب العالمین کی زیادہ والسلام خیر الختام مولوی عبدالوہاب و مولوی محمود صاحب اور دوسرے صاحبزادگان کو ہدیہ سلام ونیاز میری طرف سے پہونچا دیں۔ یہ لفافہ ۱۴ر صفر کو دہلی سے روانہ ہوا۔ اور ڈاکخانہ دربھنگہ ۷ار جولائی کی مہر لگی ہے ۱۸۹۸ء

ایکسو بیسواں[۱۲۰] خط

کسیکی سفارش میں گوبر حلال جانور کا جلا سکتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مجمع فضائل وبرکات مولوی محمد ابراہیم صاحب اللہ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو اس خط کا لیجانیوالا آدمی بہت بزرگ اور سخی دل ہے انکی امداد سے آپ اغماض نفرمادیں کیونکہ حاجتمندوں کا کام کردینا نیکی کا ذخیرہ جمع کرنا ہے۔ اس بارے میں گوبر ماکول اللحم کے اپنے سوال بھیجا تھا سید عبدالعزیز صمدنی کے پاس بھیجدیا گیا اسکا جواب وہی ہے جو کہ بندہ فقیر کی تحقیقات کے موافق موصوف الیہ نے لکھا تھا اس کے جلنے وجلانے سے کوئی اندیشہ نہ کرنا چاہیئے۔ سارے نمازیان مسجد کو میرا سلام مسنون پہونچادیں والسلام خیر الختام۔

ایکسو اکیسواں[۱۲۱] خط

اسناد حدیث خزیمہ وضع الیدین علی الصدر وتضعیف حدیث تحت السرہ کیضرورت ہے لکھیئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ قبل ازیں قطعہ استفتا ضروری بلفافہ خط برائے تحریر جواب فرستادہ بودم اغلبکہ بنظر سامی گذشتہ کا نشف مدعا بودہ باشد حسبتہ للہ جوابات سوالات مرسلہ برخود تکلیف گوارہ کردہ بقلم آوردہ ارسال دارند و دیگر امر ضروری اینست کہ اسناد حدیث خزیمہ درباب وضع یدین علی الصدر و حدیث تحت السرہ از کتب معتبرہ ازشاگرد خود نقل کنانیدہ جلد تر روانہ فرمایند۔ و در ینولا اسناد آں کہ نزد من بود در کوا غذ غلط ملط شدہ دستیاب نمیشود لہذا مکلف خدمت سامی شدہ ام بہر کیف زود تر ابلاغ نمایند عین لطف و کرم باشد زیادہ والسلام خیر الختام

مرقومہ ۲۸ ر روز جمعہ بمقام دہلی۔ مہر ڈاکخانہ بنارس ۳ جولائی

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی مطالعہ مولوی محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ خیر کے ساتھ رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ اسکے پہلے ایک استفتاء ضروری اندر لفافہ کے جواب لکھنے کی غرض سے بھیجا تھا غالباً نظر گرامی سے گذر کر حقیقت پر مطلع کیا ہو سوالات مرسلہ کا جواب بنظر ثواب اپنے پر تکلیف گوارا کر کے لکھ کر بھیجدیں۔ دوسری ضروری بات یہ ہے کہ سند حدیث خذیمہ کی سند پر ہاتھ باندھنے کی اور سند حدیث تحت سرہ کی معتبر کتابوں سے نقل کرا کے جلد روانہ کریں۔ سند دونوں حدیثوں کی میرے پاس موجود تھی لیکن وہ کاغذات میں ملکر گم ہو گئی ہے اسلئے تکلیف دہ ہوں کہ جلد روانہ کریں عین مہربانی ہوگی۔ زیادہ والسلام خیر الختام مرقومہ ۲۸ ر روز جمعہ روانہ مقام دہلی مہر ڈاکخانہ بنارس ۳ جولائی

مکتوب یکصد و بست و یکم ۱۲۱

بہدایت رفع فساد باہمی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پنجابی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ از عاجز محمد نذیر حسین۔ بخدمت جامع الحسنات والکمالات جناب مولوی محمد سعید صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد یہ عاجز آپکی خدمت حدیث نبوی ؐ سے از بس مشکور و نہایت مسرور ہو کر عمر سعادت میں فیض و برکت کی دعا کرتا ہے۔ مناظرہ مرشد آباد کا نتیجہ معلوم نہیں کیا ہوا۔ فی الجملہ تردد و انتظار ہے۔ ان دنوں معلوم ہوا ہے کہ آپ نے مضمون اقسام ملازمت مندرجہ اشاعۃ السنۃ جلد دہم کا جواب لکھا ہے اور ایک رسالہ منسوب بمولوی عبد الجبار صاحب غزنوی امرتسری کا اس بارہ میں میرے پاس پہنچا امید کہ آپ اپنی عبارت عدم جواز مع دلائل و نیز اعانۃ الملۃ الاسلامیہ کے منصفانہ رائے تحریر فرمائیں مولوی محمد حسین صاحب نے کچھ آپکی نسبت دریں خصوص لکھا ہو یا آیندہ لکھیں تو بقولہ تعالیٰ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ الخ اعراض فرمائیں آپ کے نزدیک اسکے جواب کی اشد ضرورت ہوئی۔ تاہم اس عاجز کی خاطر سد باب فتنہ و فساد کی غرض سے بھیجدے توقف کریں اور میری دوسری تحریر کا انتظار فرمائیں آپ خوب جانتے ہیں کہ عفو و اصلاح و تحمل و اصطبار کی قرآن و حدیث میں کسقدر تاکید اور اس کے عامل پر کیا بشارت ہے۔ ان زاید و فضول مباحث و خانہ جنگیوں میں منہمکین و فحول علماء کا مشغول ہونا افادہ عام اور اشاعت توحید و نصرۃ سنت سے جو اہم و مقدم ہے، خلل انداز اور عوام اہل اسلام کے عقاید و اعمال کیلئے نہایت مضر ہے۔ اور مخالفین و معاندین دا تسا و اور ترغیبا

گرسوائے کو موقع ہاتھ آتا ہے اور ان کو فرصت ملجاتی ہے۔ چونکہ آپ نے ایک عمدہ کام کے انصرام کا گرانبار اپنے ذمہ لیا ہے اور اپنی ذات وصفات کو اس میں وقف کر دیا ہے بطریق اولیٰ خارج از مبحث باتوں سے علحدہ و یکسو رہنا چاہیئے۔ وباللہ التوفیق۔ المرقوم

۲۸ر جمادی الثانی ۱۳۰۵ھ ہجری روز شنبہ از دہلی

سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

مکتوب یکصد و بست و دوم [۱۲۲]

فتوی مطلوبہ واپس است

از عاجز محمد نذیر حسین بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی مع فتوی رسید کاشف مدعا گردید حسب ارقام شریف سامی مہر خود و مہر دیگر کنانیدہ روانہ کردہ میشود و مولویان شہر ہمہ بدعتی و مخالف ماد شما اند۔ چگونہ مواہیر خودہا نعوذ باللہ نمود ایں چند مواہیر مسافران ذی استعداد ثبت بودہ میرود جزاکم اللہ تعالے در کار خیر و اجرائے سنت مستعد و چالاک اند باقی حال از عقب خواہم نوشت۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ از حاضر الوقت سید محمد عبد السلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول باد۔ مرقومہ ۲۸ر ذی الحجہ من مقام دہلی روانہ نمودہ شد۔ مہر ڈاکخانہ بنارس۔ ۲۷ر اگست ۱۸۸۹ء

مکتوب یکصد و بست و سوم [۱۲۳]

توکل شان صابر است الا طلب وجہ طبیب لازم است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی عبد الجبار صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم واضح باد نگارے پئے فضول

ایکسو بائیسواں خط [۱۲۲]

فتوے واپس بھیجا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ تمہارا خط ملا۔ کاشف حال ہوا تمہارے کہنے کے بموجب اپنی اور دوسرے حضرات کی مہریں کرا کے (فتوی) روانہ کیا جاتا ہے باقی شہر بھر کے بدعتی علماء ہمارے اور تمہارے مخالف ہیں وہ بھلا اپنی مہریں کسطرح ثبت کریں گے یہ چند مہریں علماء مسافرین صاحبان استعداد کی ہیں۔ خدا تم کو جزائے خیر دے اور احیاء سنت نبوی کی توفیق عطا فرمائے۔ باقی حال بعد میں لکھوں گا۔ والسلام خیر الختام۔ حاضرین میں سے سید محمد عبد السلام کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو۔ مرقومہ ۲۸ر ذی الحجہ از دہلی ۲۷ر اگست ۱۸۸۹ء

ایکسو تیئیسواں خط [۱۲۳]

توکل ضرور چاہیئے مگر وجہ طلب طبیب لازم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی عبد الجبار صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کر بالیں وہیں دنیوی حال

دکہ برائے زخارف دنیوی بے بہا دلیش نمودند۔ نتیجہ وے
یافتہ باشد اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ متوکلاں را
ہمین بس است کہ ہرچہ از وجہ طیب قلیل یا کثیر بدست آید
بخورد و بدہد ذخیرہ کردن شایان و شیوہ ارباب فقر نیست
انچہ بتقدیر است خواہد رسید البتہ و اجملوا الطلب را پیش
نہادہ خاطر باید نمود مثل بیکاراں و بیدست و پایاں نباید نشست
ونہ مال طیب را باسراف و مصارف فضول باید آورد و از مریدان
و معتقدان بتقاضائے سزاولی تحصیلداراں تحصیل نباید کرد
دورہ سالانہ چہ سود بلکہ گرانی خاطر ارادتمندان است بیعت
بطرز مسنون می گیرم مگر از بیعت کنندگان بحیلہ و زور کہ آنرا
اہل تصوف و علماء حق وجہ ناجائز گفتہ اند ، گرفتن نمی پسندم
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْهَا مناسب است کہ بتدریس درس
مومنین کوشند و از مال مشتبہ لقمہ نخورند دیدہ باشند کہ مولوی
سید عبد العزیز صمدنی در لباس توانگری حیات خود بفقر می گذارند
مگر دیانت خود برباد نمی کنند اگرچہ ملازم نصارائے است مگر
امور شرعی بے کم و کاست بجا آوردہ حق مستحقین می رسانند
حال مرزا نصیر الدین بدتر است اورا در تحصیلداری خماریست کہ
بر قلب وے و بر سماعت وے مہرے زدہ و بر بصارت او غشاوہ
آمدہ۔ گاہ گاہ می آید گفتم کہ اعمال صالح ہموارہ باید کرد و از آمد و رفت
و چاپلوسی متملقانہ حاصلے نیست برائے ایشاں بسفارش
مناسب بجاہائے مختلف نوشتہ ام بوقت حصول جواب
بشما خواہم نگاشت ۔ والسلام خیر انجام ۔

مکتوب یکصد و بست و چہارم ۱۲۴

و دولت کی طلب میں آپ بیکار دوڑ دھوپ کی جو اسکا پھل پایا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ حضرت متوکلین کے
لئے یہی زیبا ہے کہ حلال طریقہ سے کم یا زیادہ جو کچھ میسر آئے
اُسے خود بھی کھائے اور اوروں کو بھی کھلائے۔ جمع کرنا ارباب فقر
کی شان کیخلاف ہے جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے وہ بہر صورت
ملیگا البتہ اجملوا الطلب کو مدنظر رکھکر کوشش کرنی
چاہئے۔ نکھٹوؤں کی طرح ہاتھ پاؤں توڑ کر نہ بیٹھ رہنا چاہئے
اور نہ حلال مال کو فضول خرچی میں ضائع کرے ۔
مریدوں اور معتقدوں سے زبردستی کچھ وصول نہ کرنا چاہئے
اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مریدوں کے لئے وہ نفرت کا باعث
بنجاتا ہے۔ میں سنت نبوی کے طریقہ پر بیعت کرتا ہوں مگر بیعت
کرنیوالوں سے دھوکہ بازوں کی طرح جس کو اہل تصوف و علماء
حقانی ناجائز کہتے ہیں، کچھ نہیں لیتا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْهَا
مناسب ہے کہ علماء درس و تدریس میں کوشش کریں اور مشتبہ مال سے ضرور
پرہیز کریں دیکھا ہوگا کہ مولوی سید عبد العزیز صمدنی نے مالداری کی حیثیت
سے اپنی ساری زندگی فقیر کیطرح گذار رہے ہیں مگر اپنی دیانت
پر انہوں نے حرف نہیں آنے دیا اگرچہ وہ انگریزوں کے ملازم ہیں باوجود اسکے امور شرعی
بے کم و کاست ادا کرتے ہیں اور مستحقین کو اُن کا حق ادا کرتے ہیں مرزا
نصیر الدین کا بُرا حال ہے تحصیلداری کا اسکو ایسا نشہ چڑھا ہے کہ اسکے دل
کان پر مہر لگ گئی ہے اور آنکھوں پر اُسکے غفلت کا پردہ پڑ گیا ہے کبھی کبھی آتا
ہے تو میں کہتا ہوں کہ ہمیشہ اعمال صالحہ کرنے چاہئیں خوشامد و آمد سے
کچھ فائدہ نہیں میں نے اسلئے مختلف جگہ خطوط لکھے ہیں جواب آنے پر تم
کو لکھوں گا ۔ والسلام خیر انجام

ایکسو چوبیسواں خط ۱۲۴

شکریہ رسید زر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ مولوی صاحب عالی مرتبت والا مناقب مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست روپیہ مبذولہ سامی بذریعہ منی آڈر وصول شدہ بقبض درآمد جزاکم اللہ تعالیٰ جزاءً مَّوْفُوْرًا ہ وَکَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا ؏

ؔ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ؔ

زیادہ خانۂ حشمت وعزت آباد مستدام باد برب العباد۔ والسلام خیر انجام ۱۲ ذی الحجہ روز چہارشنبہ از دہلی روانہ شد بہمہ خورد وکلاں ہدیہ سلام ونیاز برسانند

مہر ڈاکخانہ دربھنگہ ۷ مئی ۱۸۹۸ء عیسوی

روپیہ پہونچا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عالی مرتبت والا مناقب مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ تمہارا ہدیہ مبلغ بیس روپے بذریعہ منی آرڈر وصول پائے خدا تم کو بہت کچھ جزائے خیر عطا فرمائے اور تمہاری سعی مشکور ہو۔ ؏

ؔ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ؔ

زیادہ یہ کہ خداوند رب العباد تمہارا گھر عزت وحشمت سے شاد وآباد رکھے۔ والسلام خیر الختام۔

سب چھوٹوں بڑوں کو ہدیہ سلام ونیاز پہونچے

مرقومہ ۱۲ ذی الحجہ روز چہارشنبہ از دہلی

مہر ڈاکخانہ دربھنگہ ۷ مئی ۱۸۹۸ء

ایکسو پچیسواں خط [۱۲۵]

خط پہونچا مگر ایک لطیفہ عجیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ بخدمت شریفت جامع الحسنات والفضائل عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیہ فی الدارین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ منی آرڈر دوسو روپے کا پہونچا۔ رسید پہونچگی۔ خدا تعالیٰ تمہاری بڑی عمر کرے اور دشمن تمہارا ہمیشہ پامال رہے اور تمہاری اولاد اور عقیقہ خوش رہے یہ روپیہ میری دوا وعلاج کیلئے بھیجا ہے کیا میری دوا میں چھپن ٹکے خرچ ہوئے تھے اور جو ہونگے۔ اول تو میں علاج سے بھاگتا ہوں آپ خوب جانتے ہیں۔ دوم اب حقیر کو جلا کر کیا کروگے کیا مجھ بڈھے کو بیمار رہے میں تبرکا کے لیے رکھنے کا تو قصد نہیں ہے میں لب بارکاب ہوں خدا تم کو فائز المرام اور کامراں رکھے آپکی خاطر سے دکہ جلد تم خفا ہو جاتے ہو چند آنے دوا کی قیمت عطار کے پاس بھیجدی ہے اور باقی واپس کرتا ہوں کیونکہ آپ نے نہایت تاکید سے لکھا تھا

لہ جناب مولوی عبد الرحیم وجناب مولانا عبد العزیز رحیم آبادی کے حقیقی بھائی تھے اور حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہر دو حضرات شاگرد رشید تھے اور اپنے گھر کے خوشحال ومخیر رؤسا میں سے تھے ۱۲

کہ دوائیں آپ نہ لگائیں تو ہمارا روپیہ پھیر دیا جائے میں نے منی آرڈر تو نہیں واپس کرایا مگر آپ کی خدمت میں وہ روپیہ ضرور پہونچا دیا گیا ہے جس کی آسان سبیل یہ ہوئی کہ مفلس غربا طالبان علم کے لئے اس امداد سے کتابیں اور سردی کے کپڑے ان کیلئے خرید دئے گئے اور جو کچھ روپیہ بچا ہے انہی طالبان علم کے حساب میں سے باورچی کو دیا گیا ہے۔ اور اس روپے کے پہنچ جانے کا ذمہ دار خدائے تعالے ہے جس نے تم کو دیا ہے۔ وہی تم کو جزائے خیر عطا فرمائیگا ع ؎ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ؎ کپڑا پہونچ گئے اسکا عمامہ و کرتہ و پاجامے بنا لیئے گئے ہیں۔ بلکہ جمعہ کے روز پہن بھی لئے۔ اور بعد نماز جمعہ تمہارے لئے دعا مانگی کہ خداوندا میرا عزیز عبدالعزیز کامراں رہے اور بچوں کو دعا اور عفیفہ کو بھی میری طرف سے دعائے خاص پہونچا دینا۔ جس کا روپیہ آپ نے اپنے نام گرامی سے بھیجا ہے۔

والسلام۔ مہر لفافہ کرچنان ۲۰ نومبر ۱۸۸۹ء

مکتوب یکصد و بست و ششم ۱۲۶

بترک دہلی اقامت دیار غربی پسند نیست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی سید محمد پشاوری سلمہ ربہ السلام علیکم ہویدا باد کہ بفضلہ جانبین بخیریت ہستند۔ مرا کہ بامور نشر و سنت فرمودہ اند از نقل و حرکت دہلی رخنہ و ہرج و جرح می افتد پشاور رسیدن و ماندو بود و دیار غربیہ بسا محال است و دشوار جامع کمالات عین الانسان مولانا قاضی طلا محمد صاحب متواتر مرا تکلیف دادہ اند کہ ببلاد غربی درس جاری کنم مگر ع ؎ از ضعف ہر جا کہ نشستم وطن شد ؎ کجا دیار شرقی کجا حضرۃ دہلی بعد المشرقین است ہمیں خدمت کتاب و سنت مرا رسانیدن دہلویان مرا خیر مقدم کردہ از اعانت و نصرۃ نوازش فرمودند بس از اینجا پشاور کوچیدن جر ثقیل است۔ والسلام خیر انجام از دہلی

۲۴ شعبان المکرم سنہ ۱۳[illegible] ہجریہ

ایکسو چھبیسواں خط ۱۲۶

دہلی چھوڑنا اور جانا پسند نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد پشاوری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم کے معلوم ہو کہ خدا کے فضل سے دونوں طرف خیریت ہے مجھ کو جو جناب نے اشاعت قرآن و حدیث کیواسطے لکھا ہے تو دہلی سے روانگی میں بڑی سخت مشکلات ہیں اور پشاور پہنچنا اور اجنبی جگہ بود و باش اختیار کرنا محال و دشوار ہے۔ جامع کمالات مولانا قاضی طلا محمد صاحب نے بارہا اصرار کیا کہ بلاد غربی میں سلسلہ درس جاری کروں مگر نہ ہو سکا ع ؎ از ضعف ہر جا کہ نشستم وطن شد ؎ کجا دیار شرقی کجا حضرت دہلی بعد المشرقین ہے۔ اور اسی نشر و اشاعت دین کے لئے اہل دہلی نے بھی میرا خیر مقدم کیا ہے اور وہ مدد و معاونت مدرسہ کی طلباء کیلئے فرماتے رہتے ہیں لہذا یہاں سے میرا پشاور کوچ کرجانا بہت مشکل ہے۔ والسلام خیر اختتام۔

ازدہلی ۲۴ شعبان المکرم سنہ ۱۲۸۶ ہجری۔

مکتوب یکصد و بست و ہفتم ۱۲۷

ایکسو ستائیسواں خط ۱۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ مولوی صاحب جامع الحسنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مبلغ بست روپیہ کہ از راہ محبت دیرینہ فرستادہ بودند درگرانی بمنزلہ بست اشرفی کھیا شد جزاکم اللہ خیراً موفوراً و کان سعیکم مشکوراً

ع ؏ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ؂ زیادہ و السلام خیر الختام بہمہ خورد و کلاں سلام من برسد۔ بلفافہ ۱۴؍ ربیع الثانی منمقام دہلی دمہر ڈاکخانہ تاج پور در بھنگہ۔ ۳؍ نومبر ۱۸۹۶ء

مکتوب یکصد و بست و ہشتم ۱۲۸

تہنیت کامیابی مقدمہ۔ رسید زر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب جامع الحسنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد بفضلہ دریں جا خورد و کلاں بخیریت اند و مژدہ صحت و تندرستی مزاج مبارک آں صاحب مع متعلقان خواہستہ می باشد الحمد للہ نامہ نامی بمژدہ فتحیابی مقدمہ مرجوعہ عدالت و ابلاغ بست روپیہ مرسلہ[۱] بوقت نگرانی رسیدہ کاشف مدعا گردیدہ مبالغ مبذولہ وصول شد جزاکم اللہ جزاءً موفوراً و کان سعیکم مشکوراً ؏ ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ؂ ترصد کہ گاہ گاہ یاد فرما باشند زیادہ والسلام خیر انجام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین - جامع الحسنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ بیس روپے جو کہ محبت قدیمی کی وجہ سے ارسال فرمائے ہیں وہ میرے نزدیک بیس اشرفیوں کی طرح ہیں وصول پائے - خدا آپ کو بہت کچھ جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کی سعی مشکور فرمائے ع ؏

؂ ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ؂

والسلام خیر الختام - جملہ خورد و کلاں کو سلام پہنچے

۱۴؍ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ از دہلی

اکیسواٹھائیسواں خط ۱۲۸

مقدمہ کی کامیابی کی خوشی - روپیہ کی رسید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی جامع الحسنات و الکمالات مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں پر سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں اور آنجناب کی صحت و عافیت مع متعلقین نیک چاہتے ہیں - الحمد للہ کہ گرامی نامہ آیا مقدمہ کی فتحیابی کی خوشی ہوئی - نیز مبلغ بیس روپے وصول پائے کوپن[۱] کو پڑھا حال معلوم ہوا خدا آپ کو بہت کچھ جزائے خیر دے اور آپکی سعی مشکور فرمائے ع ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ؂ مجھے امید ہے کہ کبھی کبھی یاد کرتے رہا کریں گے - والسلام خیر الختام مولوی عبد الوہاب صاحب و مولوی محمود و میاں محمد

[۱] کوپن یعنی رسید جو ڈاکیہ بوقت وصول ہونے منی آرڈر کے علیحدہ رسید چاک کرکے دیتا ہے۔

بمولوی محمد عبدالوہاب و مولوی محمود و میاں محمد و حافظ احمد صاحبان۔ سلام و نیاز من موصول و مقبول باد برب العباد

مہر ڈاکخانہ تاجپور در بھنگہ ۲۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء

مکتوب یکصد و بست و نہم ۱۲۹

در تحقیق صوفیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی سید عبدالرشید بادلی صاحب۔ سلمہ ربہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی نامزد فقیر کردہ اند رسید بادراک مضامینش انشراحیکہ یافتم پایانی نیست آنکہ درباب چگونگی اصل منغشوشش قلب۔ خالص۔ مزور۔ وصادق۔ فقراء۔ صوفیہ پرسیدہ اند شرحش بسا دراز است از آنچہ در ذہنم متمکن است مینگارم۔ وایں ہمہ مثلثیہ و مروجہ خاندان حضرت حکیم الامۃ شاہ ولی اللہ محدث و حضرات مجددیہ رحمہم اللہ است و از تالیفت آنہا مستفید شدہ ام خوب میدانید کہ سلف صلحاء و علماء دیندار ان را فقراء می گفتند ہم در زمرہ اش عالم و عابد داخل شد عقب ہے نام صوفیہ و فقراء پیدا شد و نام صوفیہ باعتبار لباس نسبت کردہ شد وایں صحیح است و بعضی منسوب بہ صفوۃ الفقہا و صوفۃ الصفا و برخے صوفہ بن ادبن طاغہ نسبت کردہ اند کہ قبیلہ مشہور بریاضت و عبادت (در عرب) بود و نیز ہنوز باشد و گروہے نسبت بہ اہل صفہ فرمودہ و جماعت بطرف صفا رفتند و انبوہے نہ صفوۃ منسوب ساختند و ہم دیگراں

وحافظ احمد صاحبان کو میرا سلام و نیاز پہنچے۔

مہر ڈاکخانہ تاجپور در بھنگہ

۲۵ر اکتوبر ۱۸۹۸ء

ایکسو انتیسواں خط ۱۲۹

صوفیہ کی تحقیق میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی سید عبدالرشید صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے بعد واضح ہو کہ فقیر کے نام کا نامہ نامی وصول ہوا۔ ان مضامین کے سمجھنے میں مجھ کو اتنی بصیرت حاصل ہے جس کی کچھ انتہا نہیں کیونکہ آپ نے پوچھا ہے کہ منغشوش قلب و خالص مزور و صادق فقراء صوفیہ کے نزدیک کیا اصل ہے ان کی شرح تو بہت طوالانی ہے مگر جو کچھ میرے ذہن میں ہے حوالہ قلم کرتا ہوں اور یہ سب حضرت حکیم الامۃ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح اور حضرات مجددیہ رحمہم اللہ تعالی کے خاندان میں مروج ہے اور میں نے انہی بزرگوں کی کتابوں سے اخذ کیا ہے واضح ہو کہ سلف صالحین جن کو فقراء کہتے تھے وہ بھی ان کے زمرہ عالم و عابدین داخل ہوتا تھا۔ بعد ازاں صوفیہ و فقراء کا نام عالم وجود میں آیا اور صوفیہ کا نام لباس کی وجہ سے پیدا ہوا اور یہی صحیح ہے اور بعض حضرات اسکو صفوۃ الفقہاء و صوفۃ الصفا سے اور بعض صوفہ بن ادبن طاغہ کیطرف منسوب کرتے ہیں (یہ قبیلہ عرب بھر میں عبادت و ریاضت میں مشہور تھا اور اب بھی ہے)۔ اور ایک جماعت اہل صفہ کی طرف نسبت دیتی ہے اور ایک گروہ صفا کی طرف اور ایک بڑی تعداد صفوۃ کی طرف منسوب کرتی ہے

گفتہ اند کہ در بارگاہ خداوندی بصف مقدم نسبت است دیگر
ایں ہمہ اقوال ضعیف است چراکہ بہ تسلیم توجیہات بالا صفی
یا صفوی یا صفی باید گفت (نہ صوفی) واضح باد کہ دریں
روزہا جماعت فقراء (اہل سلوک) راہم نام صوفی پیدا شد
کہ ایں حرف جدید ست الا دریں امر اختلاف است کہ آیا در مرد
افضل کیست کہ بروے اطلاق صوفی کردہ اند یا لفظ فقیر خواندہ
اند و ہم دریں اختلافے یافتہ ام کہ آیا غنی شاکر اعلیٰ است یا
فقیر صابر پس دریں مسئلہ باہم سید الطائفہ شیخ جنید بغدادیؒ
و معاصرش شیخ ابوالعباس بن عطار رحمہما اللہ تعالیٰ نزاع قدیم
یافتم و از امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دریں مسئلہ دو روایات
منقول است و از انجملہ بہتر آنست کہ اللہ تعالیٰ و تبارک فرمودہ
است یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی
وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا
اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اے
مردماں شما را از یک مرد و یک زن ما آفریدیم و شما را گروہہا
ساختیم تاکہ باہم شناخت باشد بیشک نزد اللہ تعالیٰ از شما
معزز و بزرگ است کہ زیادہ پرہیز باشد۔ بشنو یکہ در خبر
آمدہ است کہ از جناب رسالتمآب پرسیدند ارشاد شد از شما
افضل آنست کہ از ہمگناں زیادہ متقی باشد گفتند سوال ما ازیں
نیست بار ارشاد شد کہ یوسف نبی اللہ علیہ السلام بن یعقوب نبی
اللہ ابن الابن اسحٰق نبی اللہ (نبیرہ حضرت اسحاق) و پسر
نبیرہ (ابراہیم خلیل اللہ) باز گفتند کہ ایں نمی پرسیم ارشاد
شد آیا معادن (کانہا) عرب (خاندانہا) در یافت می کنید
چہ کہ مثل کانہا ہستند و ہم ز ہستند بشرطیکہ تدبر و تعقل در دین
در شدہ باشد پس کتاب و سنت دلالت میکند کہ بہ نزد اللہ

اور بعض یہ بھی کہتے ہیں بارگاہ خداوندی میں جو صف اول
ہے اس کی طرف ان کی نسبت ہے دیگر یہ تمام اقوال ضعیف
ہیں کیونکہ توجیہات بالا کو ماننے کی صورت میں صفّی یا صفوی
کہنا چاہیئے نہ کہ (صوفی) جاننا چاہیئے جدت کیوجہ سے
فقراء (اہل سلوک) کا دوسرا نام صوفی پیدا ہوگیا کیونکہ
یہ حرف جدید ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ دونوں میں افضل
کون ہے اور کس پر صوفی کا اور کس پہ فقیر کا اطلاق کیا جائے
اور اس میں بھی میں نے اختلاف پایا ہے کہ غنی شاکر اعلیٰ ہے یا
فقیر صابر پس اس مسئلہ میں سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ
اور انکے معاصر شیخ ابوالعباس بن عطار رحمہما اللہ تعالیٰ کے
درمیان اختلاف ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس مسئلہ میں
دو روایات منقول ہیں اور انہیں بہتر یہ ہے کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے اے لوگو!
میں نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہاری ذاتیں و جماعتیں
بنادی ہیں تاکہ ایک دوسرے کو پہچان لو بیشک اللہ کے نزدیک تم سب میں
وہ بہتر ہے جو تم سب میں پرہیزگار ہو!! سنو حدیث شریف میں آیا ہے کہ
جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد
فرمایا تم سب میں افضل وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو انہوں نے عرض کیا کہ
ہماری غرض یہ نہیں تھی پھر آپ نے ارشاد فرمایا یوسف نبی اللہ ابن
یعقوب نبی اللہ ابن الابن اسحٰق نبی اللہ (حضرت یوسف علیہ
السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پوتے) اور ابراہیم (خلیل
اللہ) علیہ السلام کے پوتے کے بیٹے ہیں۔ پھر صحابہ رضا نے عرض
کیا کہ یہ ہمارا مقصد نہیں ہے۔ ارشاد ہوا خاندان کانوں کی
مثل ہے خاندانوں کو اہل عرب دریافت کرتے ہیں جیسے سونے
چاندی کی کانیں ہیں۔ ہندا جو زمانہ جاہلیت میں بھی بہتر تھے وہ
مسلمان ہونے کے بعد بھی بہتر ہیں بشرطیکہ اس میں تدبر و تفکر رکھتے

سبحانہ تعالیٰ از ہمگنان زیادہ عزت در انست کہ پرہیزگار باشد و در سنن آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کہ عربی را بر عجمی فضیلتے نیست و نہ عجمی را بر عربی و نہ سیاہ را بر سفید و نہ سیاہ را بر صبیح و بر سفید و نہ صبیح را بر سیاہ مگر بتقوی۔ ہر یکے افضل و اعلیٰ بر غیر متقی است چہ کہ ہر کسے آدم زادہ است و آدم از گل۔ و انیہم بروایت کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ کہ واللہ حاشا نہ جاہلیت (فخر و ناز بر آبا و اجداد) از شما برداشتہ است پس انسان را دو تفریق است ملا مومنین پرہیزگار ٹا بدبخت بدکار لہذا در عرب و عجم سیاہ و سفید آنکس باعزت و آبرو دار پیش خدا است کہ از خالق تعالیٰ تنہا می ترسد و پرہیزگار است ہرگاہیکہ در تقوی مساوی شدند بدرجات تساوی ہم پیدا شد مگر در شریعت فقر را تہیدستی از مال تعبیر کردہ اند و ہم محتاج بسوے خالق گفتہ اند اللہ تعالیٰ فرمودہ است إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ صدقہ ہاے برائے فقیراں و مسکینان است و يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ اے آدمیاں بسوے خدا محتاج ہستید۔ در قرآن مجید فقر را دو اقسام است:۔ اہل صدقات۔ اہل فے۔ صنف اول را فرمودہ است لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا صدقات برائے فقرا است کہ در راہ خدا باز داشتہ اند کہ در ملک سیر و سیاحت نمی توانند کرد (از حال ایشاں) ناواقف اند کہ بسبب بے طمعی آسودہ حال خیال کردہ اند ولیکن ای محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

ہوں پس کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب میں عزت والا وہی ہے جو پرہیزگار رہے اور سنن میں وارد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں ہے اور نہ عجمی کو عربی پر اور نہ سیاہ کو سفید پر اور سفید کو سیاہ پر مگر تقوے کی وجہ سے ہے اور وہ ہر غیر متقی پر فضیلت و درجہ عالیہ رکھتا ہے اسلئے کہ ہر شخص آدم علیہ السلام کی اولاد ہے انکی پیدائش مٹی سے ہے۔ اور یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ اللہ جلشانہ نے تم سے (فخر و ناز پر آباؤ اجداد کے) تم سے اٹھالیا ہے پس انسان دوسری طرح پر منقسم ہے۔ اول مومنین پرہیزگار دوم بدبخت بدکار لہذا عرب و عجم سیاہ و سفید شکل کا کیوں نہو لیکن جو خدا سے ڈرتا ہے اور وہ جو پرہیزگار ہے اور تقوی میں برابر ہیں اور درجات میں بھی برابر ہیں مگر شریعت میں تہیدستی کا نام فقیر ہے۔ اور اس کے معنی محتاج بسوئے خالق بھی ہیں۔ ارشاد باری تعالے صدقات و خیرات کے مستحق فقیر اور مسکین حضرات ہیں۔ اور اے لوگو تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو۔ قرآن مجید میں فقرا کے دو اقسام ہیں اہل صدقات و اہل فے۔ قسم اول کیلئے ارشاد ہے۔ صدقات ان فقیروں کا حق ہے جنہوں نے اللہ کے راستے میں اپنے آپ کو وقف کیا ہے اور وہ ملک کی سیر و سیاحت نہیں کر سکتے اور لوگوں کے حال سے وہ ناواقف ہوتے ہیں کہ جو بسبب لالچی نہونے کے دولتمند سمجھے جاتے ہیں لیکن اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً آپ ان کو آثار پیشانی سے پہچان لیں گے کہ وہ لوگوں کو مجبور اور جبر کر کے ان سے نہیں مانگتے اور دوسری قسم کو ہر دو اقسام سے افضل فرمایا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ مال غنیمت ان کا حق ہے جو گھر بار و اموال سے نکالے

شما از پیشانی آنان خواہد شناخت کہ از دیگراں دگرویدہ می پیچیدہ، پر ضد شدہ چیزہا می خواہد صنعت ثانی را فرمودہ است کہ ہردو اقسام افضل اند لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۔ فے ابرائے فقرائیکہ خانماں را گذاشتہ واز دیار ومال خارج شدند وخواہشمند وجویاں فضل خدا ہستند واعانت دین خدا ورسول وے میکنند در حقیقت اینہم راست گویا وصادق اند وایں صنعت مہاجرین است از گناہان تائب شدند وخان ومان واہل خانماں را گذاشتہ ظاہراً وباطناً با اعدا خدا جنگیدند پس ہر کہ خالصاً للہ تعالیٰ اعمال حسنہ نماید جنت از بہر وے است صوف (بالضم یعنی پشم بعض حیوانات ونوعے از جامہ گندہ پشمیں وموئے دنبہ وپشم) پوشیدن امتیاز مابین فقرا مساکین وامرا کردہ اند یا کہ برائے تعظیم خود جہال صوفیہ می پوشند کہ ہر کسے مائل شود وشاہ صاحب بگوید) دیدہ باشند کہ پیرہن یا قمیص طویل الذیل از قمشہ نفیسہ رقعہ بر رقعہ دوختہ در شیاطعیون دوختہ وے (اجرتے گراں دادہ می پوشند وگویند کہ دلق گدا ہست حالانکہ تارکین دنیا کہ از امراء اغنیاء متنفر بودند واز دیگرے چیزے نمی خواستند) اگرچہ قمیص کہنہ وپوسیدہ می یافتند رقعہ بر رقعہ خود می دوختند مگر سوال کردن گراں وناگوار بود ایں ہمہ اصل خالص وصادق بود کہ نمودند اکنوں نقل شیوہ ارباب صفا ہرچہ میکنند از قلب وشناعش است وفاعلش مزور ومکار است کہ نفس از رہبانیت وجامہ خس پوشیدن پیدا نمی شود از اعمال حسنہ وتقوے نفس سرکش باز می ماند بظاہر از دنیا قطع نمودن

اور وہ اللہ کی مرضی کے جویا ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرتے ہیں در حقیقت یہی لوگ سچے اور صادق ہیں اور یہی قسم مہاجرین کی ہے کہ گناہوں سے تائب ہو کر گھر بار اہل وعیال ظاہر وباطناً چھوڑ کر خدا کے دشمنوں سے وہ جنگ کرتے ہیں پس جو شخص خلوص نیت سے اچھے اعمال کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ جنت میں ضرور جائیگا۔ صوف (بالضم یعنی پشم یا حیوانات کی کھال اور ایک قسم کا کپڑا ابھی ہے پشمینہ نام اور دنبے اور بھیڑ کے بالوں کو بھی صوف کہتے ہیں اسکے پہننے سے فقیر اور مساکین اور امرا کے درمیان فرق معلوم ہوتا ہے یا کسر نفس کے واسطے موٹے اور غفت کپڑے پہنتے ہیں مگر اس زمانہ میں اس قسم کے کپڑے بنے نہیں جاتے جاہل صوفی اپنی تعظیم کے واسطے کہ لوگ انہیں شاہ صاحب کہیں وہ ایسے کپڑے پہنتے ہیں۔ دیکھا ہوگا کہ جیسے بڑے بڑے دامن والے کرتے پر عمدہ عمدہ قسموں کے کپڑوں کے پیوند پر پیوند لگواتے ہیں۔ اور درزی کو اسکی مہنگی سلائی دیکر سلواتے ہیں اور وہ پہنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ فقیری کی گدڑی ہے حالانکہ تارکین دنیا جو امرار واغنیاء سے نفرت رکھتے ہیں اور دوسرے سے کسی چیز کی خواہش نہیں رکھتے، اگرچہ قمیص پرانی پاتے تھے اپس پیوند پر پیوند لگاتے ہیں مگر دست سوال دراز کرنا ان پر شاق گزرتا ہے یہ سب اصل خالص اور صادق ہیں اور شیوہ ارباب صفا کے خلاف قلب وشناعش ہے اور اسکا کرنے والا مزور ومکار ہے اور اسر نفس رہبانیت اختیار کرنے اور غفت وموٹے کپڑے پہننے سے نہیں ہوتا۔ اعمال حسنہ اور تقوی نفس سرکش کو دنیا سے علیحدگی پر مجبور کردیتا ہے اور ان دلق گدا کا لباس پہننا یہ صوفیہ کبار کا شیوہ نہیں ہے

ولباس فقر پوشیدن شیوهٔ صوفیاء کبار رحمہم اللہ بود ؎

ترک دنیا چیست اے مرد فقیر ٭ لا طمع بودن ز سلطان و امیر

الا این نخواہند کرد بلکہ نزد نوابان و امرا و اغنیاء حتیٰ کہ ڈپٹی کلکٹر و صدر اعلیٰ و منصف و تحصیلدار و تعلقہ دار و وکلا و تاجرین وغیرہم تقرب جستہ دولت میربایند و از شعبدہ ہائے گوناگوں مردمان ابلہ را می فریبند اگر کسے ریش و بروت سترده آید مرید میکنند مگر ارشاد نمیکنند کہ حلق ریش ناجائز است از مرتشے بیعت گیرند مگر نا فرمایند کہ رشوۃ حرام است سود خوار مخلصانہ حاضر است و از نذر و نیاز دریغ نکرده بلکہ پیشکشہا آورده از وے ہرگز نخواہند گفت کہ اکل ربوا از نص شرعی حرام است بپرہیزید۔ زنان آوارہ کنجر اگاہ حاضر اند جناب پیر صاحب تلقین نکاح و ہدایت اجتناب از کسب ناجائز نمی فرمایند۔ دیدہ باشند کہ در مجلس حال چہ بدعت و امور ناجائز و ناستوده جاری ست کہ امرداں را از محبت باغوش میگیرند و می گویند کہ این وجد و حال است از آمد و رفت مغنیہ و مطربہ نوجوان و زنان آوارہ و امارد بیہودہ خانہ خویش رمشہور بخانقاه است ، منع کردن نمی توانند بلکہ از آنان سجدہ میگیرند پس نظر فرمایند کہ ازیں صوف پوشاں چہ برمے خیزند (معاذ اللہ) بندہ فقیر از صوفیاء کبار رحمہم اللہ بدگمان نیست و از بیعت و ارشاد و تلقین کارہ نیستم بلکہ بیعت توبہ می گیرم و از مناکر و مناہی شرعیہ ہر یکے را میگریزانم و در فقیر خانہ ملاہے و لاعب را گزرے نیست ، ہر کہ قال اللہ و قال الرسول شنیدن آرزو دارد بشوق تمام حاضر است تشریف بیاورده بنوازد تفسیر و صحاح زیر درس است کتب تصوف رکہ از احادیث رقاق پر ست ، ہموارہ دیدہ ام و می بینم پس ہر چہ باید از قرآن

ترک دنیا چیست اے مرد فقیر
لا طمع بودن ز سلطان و امیر

مگر یہ لوگ جب نوابوں اور امیروں اور دولتمندوں کے پاس جاتے ہیں اور ان کا تقرب حاصل کر کے دولت حاصل کرتے ہیں اور وہ رنگ برنگ کے شعبدے دکھا کر ان کو فریب میں لاتے ہیں اور کوئی ڈاڑھی مونچھ صفاچٹ کرا کر آتا ہے تو اس کو بھی مرید کر لیتے ہیں مگر اس کو ہدایت نہیں کرتے ہیں کہ میاں ڈاڑھی منڈانا ناجائز ہے۔ اور رشوت خوار کو بھی بیعت کر لیتے ہیں اور ارتکاب حرام سے اُسکو باز نہیں رکھتے اور سود خوار کی نذر و نیاز و تحائف قبول کرتے ہیں کبھی دریغ نہیں کرتے ہیں اور اس کو مسئلہ سود خواری کا ہرگز نہیں سناتے بلکہ وہ اُن سے پرہیز کرے۔ رنڈیوں کسبیوں کا مجرا کرائیں گے مگر جناب پیر صاحب موصوف نکاح کی تلقین اور کسب حرام سے باز رہنے کی ہدایت کبھی نہیں کریں گے۔ دیکھا جاتا ہے کہ مجلسوں میں تو کسقدر بدعتیں اور امور ناجائز کا ارتکاب ہوتا ہے اور لڑکوں کو محبت کیسا تھ اپنی گودیوں میں بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی وجد و حال ہے اور اپنی خانقاہوں میں گانے اور ناچنے والی عورتوں اور بیہودہ نوجوانوں کو آنے جانے سے منع نہیں کرتے۔ بلکہ ان سے سجدے کراتے ہیں الا یہ کہتے ہیں معاذ اللہ بندہ فقیر صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے ہرگز ہرگز بدگمان نہیں ہے۔ اور بیعت لینے اور ارشاد و تلقین سے ان کے منحرف نہیں ہے بلکہ بیعت توبہ بھی لیتا ہوں اور منکرات و منہیات شرعیہ سے دور بھاگتا ہوں میرے فقیر خانہ میں کھیل و کود و لغو امور کی تعلیم نہیں ہے جو شخص خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احکام سننے کا شائق ہوتا ہے وہ بشوق آتا ہے اور وہ اپنی تشریف آوری سے مجھکو نوازتا ہے تفسیر قرآن مجید اور صحاح ستہ شریف کے احکام زیر تدریس رہتا ہے اور کتب تصوف زچونکہ احادیث ضعیفہ سے بھری ہوئی ہیں ان احادیث

وحدیث بجوئید ذکر و شغل ازیں چہ بہتر خواہد بود از مشائخ خود ہر چہ
یافتم بے تامل اہل را دادہ ام البتہ نا اہلاں و ناکساں را در مدرسہ ام
جائے نیست خوب میدانید کہ از جبہ قدر کتاب و سنت نمی افزاید
نہ از صوف خدا شناسی می آید ع درویش صفت باش کلاہ تتری دار
ہاں انداز متکبرانہ و شیوہ مغرورانہ براہ درویشی راہ می زند حضرۃ
قدسی سیرۃ شیخنا و سیدنا محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ
تعالی عنہ را لباس نفیس و طعام لطیف بود ہر کسے را میفرمودند کہ
عمدہ جامہ بپوشید و مال حلال بخورید تا کہ قوت ذکر الٰہی بیفزاید حضرت
شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ را قدغن بود کہ ہر کسے
بطور ریا جامہ کثیف پوشیدہ بخانہ ما نیاید اورا بدر کرد نیست
لباس عمدہ بپوشند و پاک و صاف بودہ ذکر و شغل نماید کہ انوار
رحمانی جلوہ گر شود اخلاص باطنی بکار می آید زرد و ریا تمام بندگی
را بر آتش می نہد انہمہ کہ گفتہ ام برائے تسکین شما گفتہ ام پذیرفتنی
است شما را باید کہ لباس نفیس بپوشند تا نفس بطلب وے شما را
در دغدغہ نیاندازد مگر از خدمت کتاب و سنت و احقاق حق و
ابطال باطل دریغے نہ نمایند بسیار افراد انسان کہ از شما تعلق
دارند بر فاہ آنان بعدل و داد پیش آمدن آخرت است و عکس
وے نکال است ماحصل تحریرم اینست کہ اگر لباس ریائی نیست
باکے ندارد و اگر برائے حصول زر و ابروئے دنیوی غدارانہ جامہ
خشن و پشمیں ناقص پوشید پس ازاں در زمرہ درزی صوفیہ
نمی تواں شمرد اکنوں ضیق فرصت را استیلاء کامل داد بشرح
و بسط تمام نتوانم نگاشت۔ آیندہ سامع باقی و متکلم باقی والسلام

خیر الختام

کو میں نے بارہا دیکھا ہے اور دیکھتا ہوں پس جو کچھ ضرورت ہو
ہر شخص کو قرآن شریف و حدیث شریف سے لے لے اس سے
بہتر ذکر و شغل کیا ہو سکتا ہے اور جو کچھ مجھے اس سے ملا ہے وہ
حضرات اہل ذوق کو دیدیتا ہوں اہل کو[1] نا اہل کیلئے میرے مدرسہ
میں جگہ نہیں ہے خوب جان لو کہ وہ قرآن شریف اور حدیث نبوی
کے قدردان نہیں ہیں تو انہیں خدا شناسی و معرفت الٰہی کیونکر
آسکتی ہے۔ ع درویش صفت باش کلاہ تتری دار ؎
ہاں متکبرانہ انداز و مغرورانہ طریقہ راہ سلوک فقیر کا دشمن
ہے شیخنا و سیدنا حضرت محی الدین بن عبد القادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ عمدہ لباس زیب تن فرماتے تھے اور عمدہ کھانا
نوش جان فرماتے تھے اور وہ ہر شخص سے فرماتے تھے کہ اچھا کپڑا پہنو
اور حلال کھانا کھاؤ تاکہ ذکر الٰہی کی قوت بڑھائے حضرت شیخ
احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا اصرار تھا کہ جو کوئی
دکھاوے کے طور پر میلا کچیلا کپڑا پہن کر ہمارے گھر آئے
اسکو نکال دو۔ لباس عمدہ پاک و صاف پہن کر ذکر و شغل کرے
تاکہ انوار الٰہی اُسے جلوہ آرا ہو اور اخلاص باطنی سے وہ منور ہو
اور دھوکا اور ریا تمام عبادات کو آگ لگا دیتی ہے یہ جو کچھ میں
نے لکھا ہے وہ تمہاری تسکین خاطر کیلئے لکھا ہے جو قابل قبول ہو تم
کو چاہیئے کہ عمدہ لباس پہنو تاکہ نفس اسکی خواہش میں تم کو پریشان
نہ کرے مگر قرآن پاک اور حدیث نبوی کی خدمت اور اثبات حق اور
ابطال باطل میں کوتاہی نہ کرنا۔ اور بہت سے آدمی ایسے ہیں جو تم سے
تعلق رکھتے ہیں ان کے ساتھ عدل و انصاف سے سلوک کرنا ذخیرہ آخرت
ہے۔ اور خلاصہ یہ ہے کہ اگر دکھاوے کا لباس نہیں ہے تو کوئی خوف نہیں ہے
اور اگر روپیہ کمانے کا ارادہ ہے باعزت دکھانے کو دھوکے کا لباس جو پہنا ہے
بُرا ہے تو پہنیں تو اسکا زمرہ صوفیہ کرام میں شمار نہیں ہو سکتا ہے۔ اب

ص تنگی وقت مجھکو مجبور کر رہی ہے ورنہ مفصل حالات تحریر کرتا۔ والسلام

خیر الختام

[1] سلہ وجد و حال والے لوگ ۱۲

مکتوب یکصد و سی ام [۱۳۰]

رسید زر امدادیہ شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح باد کہ مبلغ بست و پنجروپیہ [۲۵] کہ از کمال محبت واخلاص فرستادہ بودند بذریعہ منی آرڈر وصول شد و بکار ضروری درآمد جزاکم اللہ جزاءً موفورًا وَلَقّٰكُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا زیادہ خانہ برکت وعافیت مستدام آباد باد والسلام خیر الختام۔ ۸ رمضان المبارک مقام دہلی

۲۴ جنوری ۱۸۹۹ء مہر ڈاکخانہ تاجپور دربھنگہ

مکتوب یکصد و سی و یکم [۱۳۱]

رسید اجزائے کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی درجت مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد اجزاء کتاب رسید محظوظ گردانید جستہ جستہ دیدہ ام بسیار خوب عنوان است ان شاء اللہ تعالیٰ بامعان نظر دیدہ واپس خواہم کرد این رقعہ بطور رسید می فرستم۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و سی و دوم [۱۳۲]

شکریہ امداد زر

ایکسو تیسواں خط [۱۳۰]

روپیہ پہونچا شکریہ قبول کیجیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مبلغ پچیس [۲۵] روپے جو انتہائی محبت واخلاص سے آپ نے بھیجے تھے وہ بذریعہ منی آرڈر وصول ہوکر ضروری امور میں خرچ ہوئے۔ خدا تم کو جزائے خیر دے اور اللہ تعالیٰ تم کو مسرور وخوش رکھے۔ اور تمہاری سعی مشکور ہو۔ اور تمہارا گھر ہمیشہ بابرکت وباعافیت رہے۔ والسلام خیر الختام

مورخہ ۸ رمضان المبارک از دہلی

ایکسو اکتیسواں خط [۱۳۱]

اجزاء کتاب پہونچے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی درجت مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ اجزاء کتاب پہنچے مسرت ہوئی اور تھوڑے تھوڑے مقامات سے اسکو دیکھا ہے اسکا بہت ہی بہتر طرز ہے ان شاء اللہ تعالیٰ بغور دیکھ کر واپس کروں گا۔ یہ خط بطور رسید لکھ رہا ہوں۔ والسلام خیر الختام

ایکسو بتیسواں خط [۱۳۲]

روپیہ پہنچنے کا شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی صاحب والا مناقب عالی مراتب مولوی عبدالرحیم صاحب۔ بعد السلام علیکم واضح باد کہ مبلغ بست و پنج روپیہ مرسلہ گرامی بذریعہ منی آرڈر وصول شد و بقبض در آمد جزاکم اللہ جزاءً موفوراً و کان سعیکم مشکوراً۔

ع۔ ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

ع۔ دعا از من اجابت از خدا باد ❊ درینولا کمال ضعف بر تمام اعضاء مستولی گردیدہ کہ نشست و برخاست دشوار است۔ زیادہ والسلام خیر الختام بصاحبزادگان میاں عبدالوہاب صاحب و مولوی عبدالعزیز صاحب سلام قبول باد برب العباد۔

مکتوب یکصد و سی و سوم ۱۳۳

شکریہ امداد زر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ حسب معلوم معہود بست روپیہ مرسلہ آنصاحب بذریعہ منی آرڈر وصول شد و بقبض در آمد جزاکم اللہ تعالیٰ جزاءً موفوراً و کان سعیکم مشکوراً

زیادہ والسلام از سید عبدالسلام السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ قبول باد [illegible] ذی الحجہ [illegible] ضلع دربھنگہ

مکتوب یکصد و سی و چہارم ۱۳۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عالی مراتب والا مناقب مولوی عبدالرحیم صاحب۔ بعد السلام علیکم مسنونہ واضح ہو کہ مبلغ پچیس ۲۵ روپے بذریعہ منی آرڈر وصول پائے۔ خداوند قدوس تم کو بہت کچھ جزائے خیر دے اور تمہاری کوشش بارور کرے ع ما از تو برخوریم تو از عمر برخوری ❊

ع۔ دعا از من اجابت از خدا باد ❊ کمزوری ونقاہت حد سے زیادہ ہوگئی ہے۔ حتیٰ کہ اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہوگیا ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

صاحبزادوں میں سے میاں عبدالوہاب صاحب و مولوی عبدالعزیز صاحب کو میرا سلام پہنچے۔

ایک سو تینتیسواں خط ۱۳۳

شکریہ روپیہ پہونچنے کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو حسب اطلاع مبلغ بیس ۲۰ روپے بذریعہ منی آرڈر وصول پائے جزاکم اللہ تعالیٰ جزاءً موفوراً و کان سعیکم مشکوراً۔ زیادہ والسلام اور سید عبدالسلام کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قبول ہو

۱۰ ذی الحجہ از دہلی

ایک سو چونتیسواں خط ۱۳۴

رسید ہدیہ انبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ ہدیہ انبہ ۹۷ دانہ رسیدہ ہدیہ حبیب حبیب شد جزاکم اللہ تعالی فی الدارین ع ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری
بہر حال زیر بار احسان توام ؎

گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد
نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد

وحال خود چہ نویسم کہ چشم وگوش وتمام اعضاء از کار بیکار شدہ در مسجد بسواری ڈولی می روم وبول وبراز نشستہ بدشوار تمام میکنم ونوشتن چہار سطر دشوار میشود۔ ترصد کہ گاہ از خیریت مزاج مبارک متعلقان ووابستگان خود مسرور نمودہ باشند
زیادہ والسلام خیر الختام ۲۷ جمادی الثانی مہر ڈاک خانہ تاج پور در بھنگہ ۱۸ مئی ۱۸۹۹ء

مکتوب یکصد وسی وپنجم ۱۳۵

باطلاع بیماری وضعف کثیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبدالعزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد۔ پیش ازیں نوشتہ ام افسوس کہ سعد آباد قریب است در انجا رسیدن دشوار نیست شاید کہ تا ایام موسم ضعف

رسید آم پہونچنے کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
واضح ہو کہ آموں کا ہدیہ پہونچا۔ حبیب کا تحفہ بھی حبیب ہوتا ہے۔ جزاکم اللہ تعالی فی الدارین۔ ع
ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ؎ بہر حال تمہارے احسان سے زیر بار ہوں ؎

گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد
نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد

میں اپنا حال کیا لکھوں میری آنکھیں اور کان اور تمام اعضاء اب جواب دے چکے۔ ڈولی میں بیٹھ کر مسجد جاتا ہوں اور بمشکل بیٹھ کر پیشاب و پاخانہ کرتا ہوں۔ چار سطریں لکھنی دشوار ہیں امیدوار ہوں کہ اپنی مع متعلقین خیر و عافیت کی خبر کبھی کبھی دیا کریں تو نہایت خوشی ہوگی۔ زیادہ والسلام خیر الختام ۲۷ جمادی الثانی از دہلی

ایکسو پینتیسواں خط ۱۳۵

بیماری ہے ضعف بہت بڑھتا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبدالعزیز صاحب صمدنی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ قبل ازیں میں اپنی صحت کے متعلق لکھ چکا ہوں افسوس کہ سعد آباد قریب ہے اور وہاں پہنچنا مشکل نہیں ہے

بسیار است در مسجد رفتن نمی توانم الا بسواری به مسجد
برائے پنجگانہ میروم اگر فرصت باشد از دیدار خود مسرت
بخشند چرا کہ سفر حقیقی بپیش دارم بکمال تکالیف این چند سطور
بطلب ایشان نوشتہ اند فقط دیدن ایشان آرزو داریم
والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و سی و ششم ۱۳۶

استحسان نسبت تحقیق سنت عقیقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب
جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ
ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد
کہ در ینجا بفضل الٰہی خیریت است وخیر وعافیت آں جامع
حسنات مطلوب رسالہ درباب تحقیق سنت عقیقہ کہ نوشتہ
اند بنظر گزشتہ موضح مرام شد الحمد للہ کہ انصاحب
بکمال تحقیق حقیق از کتب علماء ثقات محققین مسئلہ مبحوث
عنہارا بنگاشتند وامرے در تصریح وتنقیح آں فرو نگذاشتند
وعلم ظفر پیکر بنام نامی خود برداشتند وغبار جہالت بر چہرہ
مقابل الد الخصام نہا شتند جزاکم اللہ خیرا فی

مگر شاید میرا خط نہ پہنچ سکے ضعف حد سے زیادہ ہے مسجد
میں بھی پنجگانہ ادا کرنے کیواسطے ڈولی میں جاتا ہوں اگر فرصت
ہو تو مجھ سے مل جاؤ۔ مجھ کو سفر آخرت در پیش ہونیوالا ہے ہزار
مشکل یہ چند سطور آپکے بلانیکی لکھی ہیں۔ صرف تم کو دیکھنے کی آرزو
ہے۔ والسلام خیر الختام۔

اکسو چھتیسواں خط ۱۳۶

بہت اچھی تحقیق کی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب
جامع الحسنات والکمالات مولوی محمد شمس الحق صاحب سلمہ ربہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت
ہے اور خیریت وعافیت آنجناب کی مطلوب۔ جناب کا رسالہ
عقیقہ میری نظر سے گزرا۔ الحمد للہ کہ جناب نے مسئلہ
مبحوث عنہا کے بارے میں علماء ثقات محققین کی تحقیق کو
خوب قلمبند کیا ہے اور اوبی تحقیق وتنقیح بھی آپ نے کماحقہ
کی ہے۔ کامیابی کا جھنڈا آپ نے اپنے نام پر لہرایا ہے اور جہالت
کا غبار سخت ترین دشمن کے چہرے پر ملا ہے جزاکم اللہ
فی الدارین کہ سنت سنیہ اور رسم آئیں پسندیدہ کا

حضرت مولانا محمد شمس الحق ابو طیب سلمہ اللہ تعالیٰ رئیس ڈیانواں ضلع پٹنہ۔ آپ حضرت میاں صاحب رح کے شاگرد رشید تھے
اور آپکی تصانیف عون المعبود وشرح صغیر ابو داؤد وغایۃ المقصود وشرح کبیر ابو داؤد اور رسالہ اور کتابیں عربی وفارسی میں آپکی یادگار
ہیں اور آپ کے برادر خورد مولوی محمد اشرف الحق صاحب رئیس ڈیانواں بھی حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے۔
محمد عبد الرؤف عفی عنہ

الدّارین کہ مدد سنت سنیہ دادند در رسم و آئین طریقۂ فرضیہ

زہے معجز نمائے سحر کردار ❊ کلیم معنی از گلشن عصا دار
ازو فرعونیاں را دل دو نیم است ❊ بلے مصر معانی را کلیم است
ندانم وصف طبع آں گہر سنج ❊ کہ گنجور است با گنجینہ با گنج

زادک اللہ علماً نافعاً وفہماً کاملاً والسلام ۱۲۹۷ھ

مکتوب یکصد و سی و ہفتم ۱۳۷

بعیادت مرض۔ رسید زر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ از استماع لحوق عارضہ ضیق النفس میاں عبد الوہاب صاحب رکہ آنصاحب نوشتہ اند، موجب تاسف وتلہف شد خداوند کریم بفضل عمیم خود مشار الیہ شفائے کلی بخشد روست و پنجروپیہ مبذولہ شامی بذریعہ منی آرڈر وصول گردید جزاکم اللہ فی الدارین داین عاجز بچند امراض مبتلی است کہ نشست وبرخاست دشوار است لیکن طوعاً وکرہاً سبق طلبہ حدیث بدستور جاری است زیادہ والسلام خیر الختام مولوی محمود صاحب ودیگر احباب ہدیہ سلام من قبول باد ۲۷ صفر منمقام دہلی مہر انگریزی ڈاکخانہ دربھنگہ ۲۹ جولائی ۱۹۰۰ء

کا حق ادا کردیا ہے۔ ؎

زہے معجز نمائے سحر کردار ❊ کلیم معنی از گلشن عصا دار
ازو فرعونیاں را دل دو نیم است ❊ بلے مصر معانی را کلیم است
ندانم وصف طبع آں گہر سنج ❊ کہ گنجور است با گنجینہ با گنج

اللہ تعالیٰ آپکو نافع علم اور کامل فہم زیادہ عطا فرمائے۔ والسلام ۱۲۹۷ھ

ایکسو سینتیسواں ۱۳۷ خط

مریض کی عیادت۔ روپیہ پہونچا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ میاں عبد الوہاب صاحب کو دمہ کا عارضہ ہوگیا ہے۔ سنکر سخت افسوس ہوا۔ خداوند کریم اپنے فضل سے صاحب موصوف کو شفائے کلی بخشے آمین عطیہ جناب مبلغ پچیس ۲۵ روپے بذریعہ منی آرڈر وصول ہوئے جزاکم اللہ فی الدارین یہ عاجز کئی مرضوں میں مبتلا ہے۔ نشست وبرخاست تک دشوار ہے۔ لیکن طلبہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سبق الحمد للہ بدستور جاری ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ مولوی محمود صاحب ودیگر رفقاء کو ہدیہ سلام

۲۷ صفر المظفر ۱۳۱۸ھ

از دہلی

ف ۱ جناب مولوی محمود صاحب جناب مولوی عبد العزیز صاحب جناب مولوی عبد الرحیم صاحب جناب مولوی محمد یٰسین صاحب جناب شیخ احمد اللہ صاحب رئیس رحیم آباد ضلع مظفر پور کے صاحبزادگان ہیں۔ اور جملہ صاحبزادگان حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید ہیں۔

مکتوب یکصد و سی و ہشتم ۱۳۸

باطلاع علالت خود التوائے سفر جنوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بگرامی خدمت مولوی محمد ابن احمد ناگپوری سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد پوسٹ کارڈ از حالات ایشاں آگاہی داد بندہ فقیر از استیلاء علالت چند در چند تاب وطاقت حرکت ندارد لہذا سفر جنوب زیر التوا است اگرچہ اعیان برار متواتر مرا دعوت دادہ اند الا جملہ امور وابستہ مرضی او تعالیٰ شانہٗ است۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و سی و نہم ۱۳۹

شکریہ رسید انبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد ٭ نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز والا مراتب عزیزی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ الواہب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکاتبہ العزیز چہرہ وصول افروختہ مسرور و مبتہج گردانید آنچہ درباب انبہ مرسلہ مستفسر شدہ اند کہ کدام جنس از انواع انبہ مرغوب گردانیدہ نزدم انواع اربعہ (مرسلہ) ذائقہ بخش است ولائق مرغوب طبع ہر کہین ومہین اما فقیر را انبہ مالدہ (یعنی) زیادہ تر مرغوب است الحمد للہ کہ جمیع انبہ فرستادہ عزیز صحیح وسالم رسیدہ ہم از آں خراب بوسیدہ

اکیسو اڑتیسواں خط ۱۳۸

ابھی بیماری کے باعث سفر دکن ملتوی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ مولوی محمد ابن احمد ناگپوری سلمہ ربہ۔ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ پوسٹ کارڈ ملا کاشف حال ہوا بندہ فقیر علالت کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ کہیں حرکت نقل کر سکے لہذا سفر دکن میرا سر دست ملتوی ہے۔ اگرچہ برار کے شرفاء ومعززین برابر مجھ کو بلا رہے ہیں مگر تمام امور اللہ جل شانہٗ کی مرضی کے تابع ہیں۔ والسلام خیر الختام

اکیسو انتالیسواں خط ۱۳۹

آموں کے پہنچنے کا شکریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد ٭ نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد

عاجز محمد نذیر حسین ــــــ عزیزی مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ الواہب مطالعہ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تمہارے نورانی خط نے اپنے چہرہ زیبا کو دکھا کر میرے دل کو تسکین دی آپ نے جو آموں کے متعلق دریافت کیا ہے کہ کونسی قسم آم کی آپکو مرغوب ہے تو انکی مجھکو تو چاروں قسمیں آم کی خوش ذائقہ ہیں جو ہر شخص کو مرغوب طبع ہیں مگر فقیر کو تو مالدہ آم زیادہ پسند ہے۔ الحمد للہ جتنے آم آپ نے بھیجے ایک بھی ان میں خراب نہیں ہوا۔ اور سب مجھکو خوش ذائقہ معلوم ہوئے۔

گردیدہ بود و جمیع اقسام بذائقہ ام خوشگوار شد جزاک اللہ فی الدارین خیراً ع ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ۞ کیفیت مزاجم بدستور چیزے درد فرق و افاقہ نیست دل رو با فزایش، ہنوز خانصاحب رسید انبہ نفرستادند اکنون معلوم شد کہ نوشتہ حوالہ کسے اطفال خویش نمودہ بودند بدیں وجہ تراخی رو دادہ اینک مشمول رقیمہ ہذا می فرستم۔ والسلام خیر الختام۔ مورخہ بست و کیم ربیع الاول۔

جزاک اللہ فی الدارین خیراً ع ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری ۞ میرا حال وہ ہی ہے درد میں ذرہ برابر کمی نہیں بلکہ کچھ اور زیادتی ہی ہے۔ فی الواقع خانصاحب نے ابتک آموں کی رسید نہیں بھیجی اب معلوم ہوا ہے کہ بچوں میں سے ایک کو خط دیدیا تھا (ان کا) تو اس وجہ سے جواب میں تاخیر ہوئی۔ میں اسکو بھی اس خط کے ہمراہ بھیج رہا ہوں۔ فقط والسلام خیر الختام۔ مورخہ ۱۲ ربیع الاول

ایکسو چالیسواں خط [۱۴۰]

رسید انبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ از عاجز نذیر حسین بمطالعہ گرامی عزیز القدر والا مرتبت عزیزم مولوی عبد الرحیم سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکاتبہ عزیز مع بلٹی انبہ وصول ہو کر مسرور الوقت کیا تو کرہ مرسلہ طلب کر لیا گیا کل آم ۳۸۰ تھے ۲۰ آم ریل والوں نے غالباً نکال لئے۔ حسب تحریر آپ کے موازی ۲۵ آم خانصاحب اور ۵ آم مولوی تلطف حسین صاحب کو بھیج دئے گئے۔ چنانچہ مولوی صاحب کی رسید جاتی ہے۔ خانصاحب موصوف نے علیحدہ رسید بھیجنے (کھینے) کا وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ آپکو بدیں یادآوری صحیح وسالم رکھے۔ میں بھی بدستور علیل ہوں۔ پیر کا درد جاتا نہیں کوئی دوا سود مند ہوتی نہیں نشست برخاست سے بھی مجبور ہوں دعا کیجئے کہ بقیہ زندگی کو تکالیف گوناگوں سے مامون رکھے اور خاتمہ طریقہ محمدیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر کرے آمین۔ امید کہ گاہ گاہ خیر و عافیت اپنی سے آگاہ کرتے رہیں زیادہ والسلام خیر الختام از کاتب الحروف محمد عبد الحفیظ سورج گڈھی سلام مسنون مستجاب یاد از تلطف حسین بخدمت مولوی عبد الرحیم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ۱۵ عدد انبہ بواسطہ جناب میاں صاحب مدظلہ کے وصول ہوئے۔ ممنون کرم ہوا۔ زیادہ والسلام۔ ۱۹ رجون ۱۹۰۲ء

وضاحت مکتوب: یہ والانامہ حضور امام مجدد کا قلمی یا دستخطی نہیں ہے کیونکہ طرز تحریر بد ربط و بد محاورہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ حضور نے ملاحظہ فرما کر سنا بھی نہ ہوگا۔ ۱۲ منہ

وضاحت مکتوب ۱۴۰: یہ خط حضرت امام مجدد رضہ کا لکھا ہوا یا بتایا ہوا معلوم نہیں ہوتا۔ حضور کی عنایت باتمکین ہوتی تھی ۱۲ حضرت میاں صاحب کے بائیں گھٹنے میں درد تھا جو کہ آخر وقت تک نہیں گیا اور اسی دوران مرض میں مابین عصر و مغرب مورخہ ۱۵ رجب المرجب ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء بعمر ۱۰۱ سال میں وصال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مزار مبارک عقب عیدگاہ شاہی قبرستان قوم پنجابیان احاطہ نذیریہ اپنے پس ماندگان کے ساتھ مدفون ہیں۔ سید محمد عبد الرؤف عفی عنہ

مکتوب یکصد و چہل و یکم (۱۴۱)

مشعر ترغیب اشاعت سنت ابذال خیر دولت گرانمایہ است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت معین المجاہدین شیخ احمد اللہ صاحب دام اقبالہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ہویدا باد کہ دنیا نزد موحدین بجوی ہمی ارزد چہ کہ او فضلہ ریا کاران است یا کہ بیت الخلا است کہ در روے براے رفع حاجت رفتن ضروری است پس بطوریکہ دراں میروند در دنیا نیز معاشرت کردنی دوم راست نمودنی اگر بدوران حیاۃ خویش انسان محاسبہ نفس نماید از مکارہ دنیا محفوظ باشد از تکاثر مال و تزاید درجات کسے را محترز ندیدہ ام ع

ہر کسے دربند دنیا ماندہ است ٭ مرا کہ گدائے بوریا نشین و کرباس پوش ہستم از اذخار ذخائر چہ نسبت ہر چہ کہ روزی رساں از بامداد تا بشام می بخشد بصرف می آید روز دیگر چاہ کندن و آب خوردن پیش نظرے باشد از تونگراں باید پرسید کہ بخیالہ گیتی مزور سرا پا معمور اندو با نصرام اندوختن و زیر زمین کردن مجبور پس لازم است کہ خدا تعالیٰ ہر چہ بخشد بصد سپاس گزاری بگیرد و از ہوس تکاثر بپرہیزد چہ کہ ہر چہ زیر زمیں خواہد ماند خست خواہد شد۔ یا نصیب دیگرے باشد آنجناب ہزارہا اشرفیہا کہ نصرت دین محمدیہ سیما با شاعت سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف نمودہ اند۔ ذخائر براے ثواب بحصہ آنصاحب محفوظ است من فقیر را ہموارہ سگال دولت و ہوا خواہ شام والسلام علیکم خیر الختام

اکیسو اکتالیسواں (۱۴۱) خط

سنت بڑی دولت ہے نیکی کے بھی بڑے درجات ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین معین المجاہدین شیخ احمد اللہ صاحب دام اقبالہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے بعد واضح ہو کہ دنیا مجاہدین کے نزدیک ایک جو کی قیمت نہیں رکھتی کیونکہ وہ ریا کاروں کا فضلہ ہے۔ اور یا بیت الخلا کے مانند ہے کہ رفع حاجت کیواسطے جسطرح وہاں جانا ضروری ہے اور جسطرح وہاں جاتے ہیں اسی طرح وہ دنیا میں رہتے ہیں۔ دوسرے اگر زندگی میں انسان اپنے نفس سے حساب لیتا رہے تو مکروہات دنیا سے وہ محفوظ رہیگا۔ میں نے کسی کو مال کی فراوانی و ترقی مدارج کی خواہش سے کنارہ کش نہیں پایا ع

ہر کسے دربند دنیا ماندہ است ٭ کہ میں تو بورے پر بیٹھنے والا اور ٹاٹ پہننے والا ایک فقیر ہوں مجھکو مال و دولت جمع کرنے سے کیا واسطہ اللہ تعالیٰ جو کچھ صبح سے شام تک بخشتا ہے وہ خرچ میں آتا ہے۔ دوسرے دن وہی کنواں کھودنا اور وہی پانی پینا میرے مد نظر رہتا ہے۔ دولتمندوں سے پوچھنا چاہیئے کہ وہ مکار زمانہ کی کیچڑ کیطرح سرتاپا لتھڑے ہوئے ہیں اور مال جمع کرنے کے لئے زمین میں دفن کرنے کے لئے مجبور ہے لہذا ضروری ہے کہ جو خدا دے بندہ اس پر شکر کرے اور فراوانی سے پرہیز کرے چونکہ جو مال زمین رہیگا دھنس جائیگا یا دوسرے کے ہاتھ لگیگا جناب نے ہزاروں اشرفیاں دیں جو دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت میں صرف کی ہیں جناب کیلئے ثوابوں کے ڈھیر جمع اور محفوظ ہیں فقیر کو بھی خیر خواہ دولت تصور کرنا چاہیئے۔ والسلام خیر الختام

مکتوب[۱۴۲] یکصد و چہل و دوم

باظہار پسندیدگی رسید کتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت العزیزی سید عزیز العلماء عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، واضح باد کہ کتابہا ئے عزیزی الاخلاق و عزیزی الآفاق و عزیز العارفین رسید جستہ جستہ دیدم۔ بسیار محظوظ شدم۔ ہرگاہ کہ بالاستیعاب خواہم دید تنقید من خواہم پرداخت تالیف شما چہ گویم ہمہ را از خود می شمارم۔ جودت خداداد و تحقیق کامل و فصاحت تقریر و بلاغت تحریر کہ در بہرہ خود یافتہ اند۔ دیگرے را بخشیدہ اند سپاسگزاری خداتعالیٰ ہستم چہ کہ ایشاں طال عمرہٗ بمقاصد و مطالب ہمہ خانہ بر داشتہ می نگارند دیگرے بغور و تعمق نمی تواند نوشت ایزد متعال۔ ایشاں را و آل ایشاں را از حوادث زمانہ مصئون دارد بحرمۃ النون والصاد۔

والسلام خیر الختام۔

مکتوب[۱۴۳] یکصد و چہل و سوم

متضمن تہدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت مولوی محمد خاں صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ طریقہ و روّیہ ایشاں شنیدہ دلم کباب شد کہ شما از کتب و سنت تعلق التیاد نماند

اکیسو بیالیسواں[۱۴۲] خط

کتابیں پہونچیں۔ نہایت پسند ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عزیزی سید عزیز العلماء عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہٗ کی خدمت میں بعد السلام علیکم واضح ہو کہ عزیز الاخلاق و عزیز الآفاق و عزیز العارفین پہنچیں تھوڑے تھوڑے مقامات سے دیکھا جو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی جب پوری طرح دیکھ لوں گا تنقید لکھوں گا۔ تمہاری تالیفات کو کیا بتاؤں جس کو اپنی تصنیف سمجھ رہا ہوں خداداد تیزی دماغ و کامل تحقیق اور تقریر کی فصاحت تحریر کی بلاغت جو آپ کے ہاں ہے دوسرے کو نصیب نہیں۔ میں خداوند عالم کا شکر گزار رہتا کہ یہ صاحب طال عمرہٗ اپنے مقاصد و مطالب کو قلم برداشتہ اسطرح لکھتے ہیں کہ دوسرا بغور و تامل بھی ایسا نہیں لکھ سکتا۔ خداوند تعالیٰ تمکو اور تمہاری اولادوں کو زمانہ کی سختیوں سے محفوظ رکھے بحرمۃ النون و الصاد۔ والسلام خیر الختام

اکیسو تینتالیسواں[۱۴۳] خط

چشم نمائی کی گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین۔ مولوی محمد خاں صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ آپکا روّیہ اور طریقہ سنا جس سے دل کباب ہو گیا کہ تم کو کتاب اللہ و سنت نبوی ﷺ

دولت مندوں سے پوچھنا چاہتے کہ وہ مکار زمانہ ہیں دنیا کی کیچڑ میں لتھڑے ہوئے ہیں اور مال جمع کرکے زمین میں دفنانے پر مجبور ہیں۔

گویا کہ گاہے از شعار دین ربطی نمی داشتند بہنگام طالبعلمی آن ہمہ شور انشوری بود کہ ہر کسے را از ذات شما امیدہا بود و اکنون بریں حال کہ ہمہ بدعات از خانۂ شما بہ دیگران رسید و ایشان پنبہ بگوش نہادہ اند۔ معاذ اللہ کہ اہلیۂ شما (خدائی رات) شب بیداری کردہ مجلس رقص و سرود و مغنیہ آراستہ می نماید شاید کہ فرزند ایشان از مرض صعب شفا یافتہ است و آن صاحب فاتحہ خواندہ سلامت ذات خدا تعالیٰ خواستند شاید کہ خدا را ایشان شمردہ اند کہ برائے سلامت ذات و صفات او جل شانہ دعاہا کردند این ہمہ بس بود کہ بشکرانہ اش چیزے بمستحقین بخشیدندے دعا از عمرے فرزندے خویش نمودندے (خدائی رات) شب خدا نیست بلکہ از اعمالش خدا جدا می شود این ہمہ بدعت کردہ اند از شب بیداری و عبادت خدا رقص و سرود را چہ نسبت است چرا کہ اکبر کلاں (تیموریہ) را زن ہندو بود کہ بنام مہادیو رت جگہ میکرد دیگر زنان باتباع و تقلید اش رائج کردہ مقلد وے شدند و رت جگہ را بلفظ خدائی رات تبدیل نمودند۔ اب از سر نگذشتہ است و در توبہ وا نابت باز است مکار و بدعت تائب ماندہ بود ورنہ شما دانید و کار شما را کہ تبلیغ احکام کتاب و سنت سر و شغف است ہر کسے تبلیغ می رساند والسلام خیر الختام۔

سے کوئی تعلق نہیں گویا کہ کبھی امور دینیہ سے تم کوئی واسطہ ہی نہ رکھتے تھے طالبعلمی کے زمانہ میں تو وہ زور شور رکھتے تھے کہ ہر شخص کو تم سے بہت کچھ امیدیں بندھ گئی تھیں لیکن تم پر افسوس ہے کہ ساری بدعتیں تمہارے گھر سے اوروں تک پہنچتی ہیں اور تم ہو کہ کانوں میں روئی رکھ کر بیٹھے ہوئے ہو تمہارے گھر میں سے (خدائی رات) ساری رات جاگیں اور گانے بجانے کی محفل آراستہ کی جائے اور تمہارے لڑکے نے بڑے مہلک مرض سے صحت پائی تھی تو چاہیے تھا کہ فاتحہ پڑھ کر خدا تعالیٰ سے اسکی سلامتی کیلئے دعا مانگتے بس اتنا کافی تھا اور اسکے شکریہ میں کچھ مساکین کو خیرات کر دیتے اور فرزند کی درازی عمر کیلئے دعا کرتے (خدائی رات) خدا کی رات نہیں ہے بلکہ تمہارے اس کرات کی کرتوتوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ جدا ہو جاتا ہے یہ کیا انوکھی بات ہے بلکہ شب بیداری اور عبادت پروردگار کیلئے ہے اور ناچ اور گانے وغیرہ سے کیا نسبت

اکبر بادشاہ کی ایک بیوی ہندنی تھی وہ مہادیو کا رت جگا کیا کرتی تھی دوسری عورتوں نے بھی اسکی تقلید و پیروی میں گمراہی اختیار کر لی اور اسکی سب پیروی کرنے لگیں۔ رتجگا کے لفظ کو خدائی رات میں تبدیل کر لیا ہے۔ ابھی پانی سر سے نہیں گزرا ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہے تمام بدعتوں سے توبہ کرو ورنہ تم جانو اور تمہارا کام جانے۔ مجھکو چونکہ تبلیغ احکام کا مجھکو شوق ہے جو ہر شخص کو تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و چہل و چہارم ۱۴۴

متضمن اجازت ورد سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک سو چوالیسواں خط ۱۴۴

اجازت سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی حافظ نواب احمد یار خاں صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ درباب اجازت ورد کَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ الحدیث نوشتہ اند بسم اللہ رخصت می دہم شاید کہ التماس بندہ فراموشیدہ اند کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث کہ مجاز ہر یکے را نمودہ اند از بندہ چہ می پرسند بلکہ بے تامل صد صد بار بعد عشا را باید خواند۔ حضرت امیر المومنین جدنا وسیدنا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ ورشب حرہ ناغہ اش نمودہ بودند۔ بسیار نافع در امور دین ودنیا یافتہ ام۔ اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ عَنِ النَّارِ را بعد وتر ہموارہ یکصد ویکبار می خواندہ باشند کہ مثمر برکات وحسنات است یقین غالب کہ گاہے نظر بمعاصی نخواہند نمود برادر ایشان بسیار خوش حال دارد وآغاز سنن ابی داود کردہ است ذہن وقادی یابم والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد وچہل وپنجم ۱۴۵

مشعر نصائح دلپذیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت العزیزی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم وبرکاتہ ہویدا باد کہ دنیا گزشتنی و نیز گذاشتنی است چوں مسافر از وے ربطے باید نہ مثل مقیم چرا کہ آمیزش ہموارہ پر نکال ومایہ وبال است۔ من کہ لب گور ہستم ہمیشہ با ایشاں گفتہ ام کہ اول بالقیام وبکدی امور ایں ہمہ بہ انجام پذیر نشود کہ با صراف زر خطیر ودولت کثیر بسا لہا روا نگردد فلہذا

عاجز سید محمد نذیر حسین جامع الحسنات والکمالات مولوی حافظ نواب احمد یار خانصاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ آپ نے جو وظیفہ کَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ الحدیث کی اجازت مجھ سے چاہی ہے۔ میں اسکی اجازت دیتا ہوں جو میں نے آپ سے کہا تھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث شریف کی دعاؤں کی ہر شخص کو اجازت دیدی ہے پھر مجھ سے آپکو اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے بلکہ بلا تامل سو سو بار بعد نماز عشاء ضرور پڑھنا چاہیے۔ سیدنا وجدنا حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ رات کو روزانہ پڑھا کرتے تھے اور دین ودنیا کے امور میں بھی بیحد نافع ہے وتروں کے بعد ایکصد ایکبار اور اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ عَنِ النَّارِ پڑھ لیا کریں۔ برکات وحسنات آپکو حاصل ہونگی یقین تو یہ ہے کہ گناہوں کی طرف بھی خواہش تمہاری نہ ہوگی۔ تمہارے بھائی اچھی طرح ہیں سنن ابو داؤد شریف انہوں نے شروع کر دی ہے اور وہ بہت ذہین آدمی ہیں والسلام خیر الختام

ایکسو پینتالیسواں خط ۱۴۵

عمدہ نصیحتیں کیگئی ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین عزیزی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ دنیا گذشتنی وگذاشتنی ہے مسافر کو اس طرح مقیم کی طرح تعلق نہ رکھنا چاہیے اسلئے کہ ہمیشہ اسکی محبت عبرتناک ہوتی ہے میں تو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں اور میں نے بارہا کہا ہے کہ بعض امور ایسے ہیں کہ جو محبت اور خلوص سے انجام پا سکتے ہیں کہ سالہا سال

نرمی ورافت قلبی باید نمود۔ دوئم۔ علوم دین خصوصاً کتاب و سنت را اشاعت و ترویج باید داد کہ سرمایہ حسنات و مبرات است این ہمہ کہ آموختہ اند با صرف کثیر و جانکاہی یافتہ اند ضائع نباید ساخت در درس و تدریس دیگر فرصت یابند اوقات خود صرف نمودن۔ کار بہتر و سودمند ازیں نیست۔

سوئم۔ کتب بینی۔ و فتوا نوشتن از بسیار نافع است۔

چہارم۔ از دیانت و امانت کہ شعار خود نمودہ اند بسیار مسرور ہستند بارک اللہ فی حیوٰتک۔

پنجم۔ ہرگز ہرگز نماز تہجد و ذکر و شغل را از من آموختہ اند فراموش و ناغہ نمایند۔ ہرگاہ کہ دشواری یا انقباص پیش آید فقیر را باید نگاشت تدارک اش خواہم ساخت انشاء اللہ تعالیٰ۔

ششم:۔ از حکام دنیا بقدر ضرورت دنیا آمیزش باید نہ کہ تسبیح آنہاں خوانند تقرب انہا مار گزندہ است کہ زہر وے ہلاہل است

ہفتم۔ از اقربا رحاسد باید گریخت کہ کالعقارب آید۔

امید کہ از دیدار خود مہجور خود را مسرور نمایند چرکہ شیخ خود را مطاع و مکرم متصور اند والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و چہل و ششم ۱۴۶

بسفارش مولوی سخاوت حسین صاحب بہاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین ~

این نامہ کہ خامہ کرد بنیاد ؛ توقیع قبول روز بش باد

بخدمت شریف نواب صاحب جامع حسنات ذوقیہ منبع رشحات شوقیہ شریعت شعار۔ طریقت دثار تابع سنت قامع بدعت

بھی وہ دولت و مال خرچ کرنے سے پورے نہیں ہوتے لہذا رقت و نرمی اختیار کرنی چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ علوم دین خصوصاً کتاب اللہ و سنت نبویؐ کی اشاعت و تبلیغ کرنی چاہیے کہ نیکیوں اور اچھائیوں کا سرمایہ ہے جو کچھ روپیہ کثیر صرف کرکے اور خون و پسینہ ایک کر کے علم دین تم نے سیکھا ہے اسکو برباد نہ کرنا چاہیئے اور درس و تدریس میں (اگر فرصت تمکو ہو تو) دیگر اور خدمات صرف کرنے سے زیادہ کوئی کام بہتر و نفع بخش نہیں ہے۔ تیسرے کتب بینی اور فتاوے نویسی بھی بہت مفید ہے۔ چوتھے آپکی دیانت و امانت سے جو کہ آپنے اپنا شعار بنا رکھا ہے میں بہت خوش ہوں۔ خدا عمر دراز کرے۔ پانچویں۔ تہجد کی نماز اور ذکر و شغل جو تم نے مجھ سے سیکھے ہیں اسکو بھلانا نہیں اور ہرگز ہرگز وہ ناغہ نہ کرنا۔ جب کوئی مشکل یا دشواری پیش آئے تو فقیر کو لکھو۔ اسکا تدارک ضرور کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ چھٹے۔ دنیا میں ضرورت کے مطابق پھنسو۔ ایسا نہ ہو کہ اُسی کی دھن لگی رہے کہ اسکی قربت زہریلے سانپ کی طرح ہے۔ ساتویں حسد و بغض رکھنے والے رشتہ داروں سے بچتے رہو کیونکہ وہ بچھو کی مانند ہیں۔ اُمید کہ چند روز میں اپنی ملاقات سے خوش کروگے کیونکہ تم اپنے شیخ کو قابل اطاعت و احترام سمجھتے ہو۔ والسلام خیر الختام

ایکسو چھیالیسواں خط ۱۴۶

مولوی سخاوت حسین صاحب کی سفارش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین کی طرف سے ~

قلم نے اس خط کی بنیاد قائم کی ؛ قبولیت کی نشانی اللہ نصیب کرے

بخدمت شریف۔ نواب صاحب شائق وارد ہش۔ خوگر شریعت و طریقت۔ تابعدار سنت۔ مٹانیوالے بدعت ۔۔ زہد و تقوی

جلوہ بردار خلوت خانۂ زہاد ترانہ ساز آستانۂ عباد مایہ دار سخاو علم وفضل۔ علم بردار دین اللہ عزوجل۔ حلاکم بالعلم الراجح ونورکم بالعلم الناصح باد اہدائے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عرض پرغرض قبول باد کہ مولوی سخاوت حسین بہاری بمقتضائے گردش دواری بدرگاہ آن ملاذ آزادگان ومعاذ افتادگان امیدوار از لیل ونہار رو بدعائے سرکار دولت مدار سرشار زین روپشم درکہ برحمت دریا دلی آن تشنہ کام را بانجاح زلال مرام سیراب نمایند وبسلک ملازمان حسب لیاقت، شامل کامیاب وشاداب نمایند؎

چہ باشد گر غریبے مستمندے

ہما سایہ دہے در سایۂ تو

بعز وجاہ تو فردوس نازد

گر طوبے بود ہمسایۂ تو

زیادہ سلمکم اللہ الرزاق۔ فی دولت ممدودۃ الرواق وصونہ مشدودۃ النطاق۔

مکتوب یکصد وچہل وہفتم

بسفارش مولوی سید عبدالعزیز خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت نواب صاحب عالی مراتب مرجع دلدادگان مجمع افتادگان سلمہ اللہ الخلاق بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکشوف رائے فیض پیرائے باد کہ ہرچند از جناب ملاقات ندارم الا شہرہ اوصاف حمیدہ شنیدہ مشتاقم۔ خدا روزی کناد درین والا مولوی عبدالعزیز خانصاحب

کے گھر کو زینت دینے والے۔ علم وفضل وسخاوت کی کان۔ محافظ دین آلہی کے۔ اللہ تعالے علم نافع سے منور ومزین کرے۔ ہدیہ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پیش کرکے اظہار مدعا کرتا ہے مولوی سخاوت حسین بہاری بوجہ گردش زمانہ کے خادم والا کے دربار میں دن رات امیدواری کرتے ہیں اور دعا از دیاد دولت میں آپ کے ہمیشہ مصروف رہتے ہیں اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ مومی الیہ کی لیاقت کے بموجب کوئی ملازمت مرحمت فرماویں گے۔ ؎

چہ باشد گر غریبے مستمندے

ہما سایہ دہے در سایۂ تو

بعز وجاہ تو فردوس نازد

اگر طوبے بود ہمسایۂ تو

اللہ تعالی ساتھ دولت وحکومت مضبوط ومستحکم کے سلامت رکھے۔

ایکسو سینتالیسواں خط

مولوی سید عبدالعزیز خانصاحب کی سفارش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ نواب صاحب عالی مراتب مرجع افتادگان سلمہ اللہ الخلاق السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو کہ میری گو آپ سے ملاقات نہیں ہے لیکن آپکے اوصاف حمیدہ کی دھوم ضرور سنی ہے۔ اسلئے آپکی ملاقات کا مشتاق ہوں سردست مولوی سید عبدالعزیز خانصاحب علاوہ منقول ومعقول

صمدی کہ جامع علوم معقول و منقول اند و کتب حدیث از یں فقیر فرا گرفتہ اند توقع حصول مرام بسوئے خدام عالی مقام می رو ند و بیشتر اعایان حیدرآباد خدمت ایشاں میکردند مگر بسبب بعض موانع وظیفہ ایشاں موقوف شد اکنوں موصوف بسیار مقروض اند و بہمہ کرم بخشی عوام و خواص آں صاحب عالی مناقب است بذریعہ مراعت نامہ ندر بحضور عالی خواہد رسید بموجب حدیث اِشْفَعُوْا فَتُؤْجَرُوْا۔ وَالدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ وَمَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِہٖ نویسم کہ ہر چہ سلوک با حال ممدوح الیہ باشد من رہین منت خواہم شد۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و چہل و ہشتم

باطلاع روانگی حرمین شریفین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی سید یوسف صاحب سلمہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ہویدا باد کہ نامہ نامی با ستدراک عزیمت سفر حرمین شریفین رسید احسانمند گردانید اگر خواستہ خدا است کہ او تعالیٰ مرا امسال باماکن مقدسہ خواہد برد۔ شمارا اطلاع خواہم نمود گر معیت و رفاقت فقیر منظور است و ریں جا تشریف آرند تا بہ بمبئی وجدہ ملاقی شوند چونکہ از ایں جا قافلہ بسفر خیر روانہ خواہد شد بیک جا نے لطف خواہد یافت و جمعیت فقرا حق باعث افزونی اطمینان خواہد بود و ہم یک جائے توقیر مصارف است

کے فارغ التحصیل ہیں اور کتب حدیث نبوی انہوں نے مجھ فقیر سے پڑھی اور وہ اپنے حصول مقصد کیواسطے خدمت والا میں حاضر ہوتے ہیں اور فرخندہ یاد حیدرآباد دکن کے شرفاء و معززین آپکی خدمت کرتے تھے مگر بعض وجوہ کی بنا پر ان کا وظیفہ وہاں سے بند ہو گیا ہے اور صاحب موصوف حد سے زیادہ مقروض ہو گئے ہیں اور ہر طرح سے عوام و خواص کی کرم گستری صاحب موصوف کے ہمراہ ہے۔ عریضہ ہذا کے ساتھ حضور عالی میں آتے ہیں بموجب حدیث۔ اِشْفَعُوْا فَتُؤْجَرُوْا وَالدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ وَمَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِہٖ۔ گذارش ہے کہ جو کچھ سلوک ممدوح کیساتھ فرمائیں گے وہ بندہ شرمندۂ احسان ہوگا۔ والسلام خیر الختام

اکیواٹیالیسواں خط

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کا سفر حج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین ۔ مولوی سید یوسف صاحب سلمہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ آپکا عنایت نامہ جس میں حرمین شریفین جانے کا استفسار ہے آیا۔ احسان مند کیا اگر خدا نے چاہا تو مجھ کو اس سال انشاء اللہ تعالیٰ وہ اماکن مقدسہ بھی لے جائیگا۔ اطلاع دوں گا۔ اگر جناب میرے ہمراہ چلنا چاہتے ہیں تو یہاں تشریف لے آئیں یا بمبئی و جدہ میں مجھ سے ملاقات کر لیں چونکہ اس مبارک سفر کا قافلہ یہاں سے روانہ ہوگا اور سب کے ہمراہ ہونے میں ایک کیفیت خاص آئیگی اور اللہ والے فقیروں کی جماعت حد سے زیادہ اطمینان کا باعث ہوگی اور

الا ماشاء اللہ دریں قافلہ اکثر از شرزمہ وجماعت بوریہ نشینان بسیار خواہد بود کہ معیت ناپسند بود مضائقہ نیست کہ اندر دو ماہ آگاہی دہند کہ درجہ ہائے ریلوے بکفایت بدست آید
والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و چہل و نہم

ارادہ سفر بیت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی مولوی سید یوسف السلام علیکم واضح باد کہ نامہ نامی بعد انتظار گراں رسید خوش گردانید فقیر طیار و مستعد است زود تشریف آرند احتمال انتقال بسفر خیر نباید کرد۔ روزی بقدر صدرمق خداوند کریم خواہد گشتہ صرف کتب ضروری و چند قطعات پارچہ پوشیدنی خود گر ممکن باشد ہمراہ بیارید ورنہ ضرورت نیست دریں جا مہیا خواہیم کرد۔ ازاد راہ ضرور دراہمیان باید بجید اگر ناممکن باشد خداتعالے انتظامش باید ساخت۔ بہرحال در روانگی خود کوشش نباید ورزید ورنہ معیت فقیر و صلحاء قافلہ غیر ممکن است دریں قافلہ مولوی سید امداد علیخاں و منشی برکت علی و منشی محمد وزیر خاں و نواب اسد اللہ خاں و خواجہ نعیم الدین نقشبندی ہمراہ من خواہد بود بسیار از بسیار لطف سفر خداتعالی خواہد کشید۔
والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجاہم

درنباید فرمود

ہمراہی میں اخراجات بھی کم ہونگے۔ قافلہ میں چند دولتمند ہونگے باقی تمام بوریہ نشینوں کی جماعت ہوگی اگر ساتھ چلنا پسند نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ امید ہے کہ وہ مہینے کے اندر اندر جواب دیدیں گے تاکہ ریلوے ڈبے بکفایت ریزرو کرا لیے جائیں۔ والسلام خیر الختام

ایکسو انچاسواں خط

سفر بیت اللہ کا ارادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی سید یوسف صاحب بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ تمہارا خط نہایت انتظار کے بعد پہنچا مجھ کو بہت خوشی ہوئی فقیر تیار ہے جلد تشریف لائیں اسی مبارک سفر میں بڑے بڑے بوجھ لادنے کی ضرورت نہیں ہے گذارے کے لائق آب و طعام خداوند تعالیٰ ضرور پہنچائیگا صرف چند کتب ضروری اور چند اپنے پہننے کے کپڑے اگر ممکن ہو تو ساتھ لیتے آؤ ورنہ اسکی بھی ضرورت نہیں ہیں یہاں ان کا بھی بندوبست کر دونگا البتہ سفر کا خرچہ ضرور ایک اپنی تھیلی میں باندھتے لانا اگر یہ نا ممکن ہو تو اللہ تعالیٰ اسکا بھی کفیل ہے بہرحال اپنے پہنچنے میں تاخیر نکریں ورنہ ہمراہی میں ایسے فقیر اور صلحاء کا قافلہ نہ مل سکیگا۔ اس قافلہ میں مولوی سید امداد علیخاں و منشی محمد وزیر خاں و منشی برکت علی و نواب اسد اللہ خاں و خواجہ نعیم الدین نقشبندی بھی میرے ہمراہ ہونگے۔ خداتعالیٰ حد سے زیادہ لطف اس سفر میں ہم لوگوں کو عطا فرمائیگا۔ والسلام خیر الختام

ایکسو پچاسواں خط

توقف نہ کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از محمد نذیر حسین بخدمت گرامی خواجہ یحییٰ صاحب دہلوی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ دو نامہ نیاز نامہ فرستادہ
ام پاسخش نداد ندوجہ توقف چیست مہربانا اگر عزیمت سفر منظور
است دمعیت فقیر می خواہند دیر نباید فرمود زود تر در پنجا برسند
کہ در قافلہ فقرا شامل شوند ورنہ برائے جنوب در بمبئی رسید محلہ
ناگپاڑہ ۱؎ قیام فقرا خواہند شد کہ پیش دروازہ باید دید ونام
فقیر وقافلہ دہلی باید جست چہ کہ چند نفوس ہمراہ من خواہند بود
عجب لطف رفاقت دست خواہد بخشید ہم سبق شما مولوی عبدالعزیز
صمدنی تا بمبئی شاید مرا خواہند رساند۔ بالفعل بسفر خیر شرکت
فقیر نخواہند نمود۔ امید است کہ مع وابستگان بخیریت خواہند
بود بسیار مسرورم کہ در تجارت پنبہ بسیار نفع گرفتند شکر خدا باید نمود
وبرائے پسماندگان زر ما یحتاج باید گزاشت کہ در غیبت شما دست نگر
دیگرے نشوند۔ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد وپنجاہ ویکم[151]

زود باید آمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی خواجہ یحییٰ صاحب دہلوی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ دو خط بھیج چکا
ہوں جواب ندارد آخر کیوں توقف ہے مہربان اگر جانیکا ارادہ ہے۔
اور مجھ فقیر کیساتھ چلنا چاہیں تو دیر لگائیں جلد از جلد یہاں پہنچ جائیں
تاکہ فقیروں کے قافلہ میں آپ شامل ہو سکیں۔ ورنہ جنوبی راستہ سے آپ
بمبئی پہنچیے اور محلہ ناگپاڑہ ۱؎ میں فقیروں کا قیام ہوگا دروازے کے
باہر سے مجھ کو دیکھ لیجیے گا اور فقیروں کے قافلہ کا نام دہلی والا کرکے
پوچھ لیجیے چونکہ چند دہلی والے بھی میرے ہمراہ ہونگے۔ رفاقت میں عجیب
لطف حاصل ہوگا تمہارے ہم سبق مولوی عبدالعزیز صمدنی شاید بمبئی تک
پہنچانے جائیں سردست اس مبارک سفر میں وہ فقیر کے ہمراہ نہیں
جائینگے امید ہے کہ آپ مع متعلقین بعافیت ہونگے۔ یہ سنکر بڑی مسرت ہوئی کہ روئی
کی تجارت میں آپکو بہت کچھ نفع ہوا ہے خدا کا شکر کرنا چاہیے اور پسماندگان کو ضرورت
کیمطابق خرچ دیدینا تاکہ بعد میں دوسرے کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں۔ والسلام خیر الختام

اکسو اکیاونواں خط[151]

جلد آیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱؎ دہلی والوں میں سے حضرت میاں صاحبؒ کے زیارت حرمین شریفین کے ہم سفر مخلص رفقا یہ ہیں ان شرفا محترم بزرگوں کے نام نامی اسم گرامی حسب ذیل ہیں۔ شمس العلما رضیہ سید احمد صاحب
امام جامع مسجد شاہی دہلی۔ حاجی محمد احمد صاحب مرحوم خلف حاجی عبدالعزیز یعنی پوتے حاجی علیجان صاحب مرحوم دہلوی جناب مولوی تلطف حسین صاحب شاگرد
حضرت میاں صاحبؒ۔ حاجی شیخ حفیظ اللہ داماد حاجی قطب الدین مرحوم جن کا کٹرہ تاجر پارچہ چاندنی چوک میں مشہور ہے۔ سنہ [illegible] ہجری میں
حضرت میاں صاحبؒ مع رفقا حج کو تشریف لے گئے تھے۔

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی سید یار علی صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ مع الخیر ہستم در ہفتہ آئندہ روانہ حرمین شریفین خواہم شد ان شاء اللہ تعالیٰ مرا بسیار انتظار است زود برسید توقف ہرگز نباید نمود دریں جا ہمہ سامان سفر موجود خواہم کرد مردم ہمراہی ضرور نیست چرا کہ چند کس ازیں قافلہ دہلی خواہند شد و از ہر کسے برادرانہ امید است کہ یکے با دیگرے نوازش خواہد نمود ہاں زاد سفر بحفاظت وہوشیاری باید گرفت۔ ماشاء اللہ متمول ہستند بقدر ضرورت خواہید آورد دریں معاملہ نگارش بے سود است بوالدین خود سلام بندہ فقیر باید رسانید و برخورداران را دعا۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و دوم

باستحسان جواب بتندعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد احتشام الدین شرح اللہ رب العالمین صدرہ بنور الیقین و افاض برہ علی العالمین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ بحمد اللہ وتوفیقہ جواب باصواب بروش اولوالالباب بکمال صداقت وحذاقت نوشتند۔ وبغایت در اظہار حق کوشیدند و داد حق کما حقہ دادند و بدعات دیرینہ را سراپا دور کردند جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً فی الدارین ؎

از دست گدائے بینوائے ناید ہیچ
جز آنکہ بصدق دل دعائے کند

واجر بے پایان از ایزد منان بجناب حسنات مآب سید امداد علی

عاجز محمد نذیر حسین جناب سید یار علی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ میں اچھی طرح ہوں آئندہ ہفتہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ حرمین شریفین روانہ ہو جاؤنگا تمہارا انتظار ہے آپ جلدی پہنچیں ہرگز ہرگز دیر نہ کریں یہاں پر ہم نے سارا سامان سفر تیار کر لیا ہے۔ ساتھ چلنے میں زیادہ اور آدمیوں کی ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ چند دہلی والے ساتھ ہیں اور ہر شخص بھائی کی طرح ہے اور ہر ایک دوسرے کا ہمدرد ہے ہاں زاد سفر حفاظت اور ہوشیاری کے ساتھ ہمراہ لے لینا ماشاء اللہ دولتمند ہو ضرورت کے مطابق خود ہی لاؤگے اسکے متعلق تمکو لکھنا بیکار ہے۔ اور اپنے والدین کی خدمت میں فقیر کا سلام پہنچا دینا۔ اور بچوں کو دعا۔ والسلام خیر الختام

ایکسو باونواں خط

نہایت عمدہ جواب کتاب مبتدعین کا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی محمد احتشام الدین شرح اللہ رب العالمین صدرہ بنور الیقین وافاض برہ علی العالمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح رائے عالی ہو کہ بحمد اللہ وتوفیقہ جواب باصواب صاحبان فضل وکمال کی طرح سچائی اور عقلمندی سے آپنے دیا اظہار حق میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور حق کی امداد پورے طور پر کی اور پرانی بدعات کا تم نے خوب قلع قمع کیا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً فی الدارین ؎

از دست گدائے بینوائے ناید ہیچ
جز آنکہ بصدق دل دعائے کند

دعا ہے کہ خداوند پاک کی جانب سے جناب حسنات مآب سید امداد علی

ڈپٹی امداد علی صاحب اکبر آباد کے مشہور عالم اور مہتمم کتب خانہ تھے ۔۔۔ اور مرحوم کا بہترین کتب خانہ تھا جو نواب سرور الملک نے خرید لیا تھا ۱۲

حصنه الله الولی بلطفه الخفی والجلی بروز جزا موفوره باد که در طبع کنانیدن ان اشاعت سنت وحقانیت حق از شرق تا غرب نمودند که حق حقیق شائع و ذائع شد وہمہ عالم مستفید بداں گردد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد وپنجاه وسوم

استفتاء برآمین بالجهر

بسم الله الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعه گرامی مولوی قاری عبد الرحمن[1] صاحب پانی پتی وفقه الله تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته واضح باد که الصاحب درحق معتقدین مولنا محمد اسمٰعیل رحمة الله علیه که در رفع الیدین وجهر بالتامین میکنند، حکم فاسق وحکم تکفیر برایشاں می نمایند ومی گویند که نماز جنازه برایشاں نباید خواندایا این سخن حق است یا دروغ ہذا دوسه طالبعلم مستور جامع علوم را روانه میکنم لازم که حسب دلخواه ودعوے خود فرستادگان را از قرآن وحدیث واجماع امت وقول ائمه اربعه تفهیم خواہد ساخت وطریق مولنا مرحوم ومولنا محمد اسحٰق علیه الرحمة ہمیں بود چنانکه الصاحب درحق رفع یدین وآمین بالجهر کنندگان ولعن وطعن وتفسیق وتکفیر می کنند لازم که مطابق آیت کریمه یَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ واعدلو اهو اقرب للتقوىٰ الآية وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ

حصنه الله الولی بلطفه الخفی والجلی کو قیامت کے دن اسکا بے انتہا ثواب مرحمت ہوگا اسلئے کہ موصوف نے اس کتاب کے چھپوانے اور احیاء سنت نبوی و اثبات حق میں خوب کوشش کی اور مشرق سے مغرب تک حقانیت کو ظاہر کردیا اور خدا کرے تمام دنیا اس سے مستفید ہو والسلام خیر الختام

ایکسو ترپنواں خط

آمین بالجہر پر استفتاء

بسم الله الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی وفقه الله تعالیٰ السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته کے بعد واضح ہو کہ جناب والا حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید رحمة الله علیه کے معتقدین کو فاسق بلکہ کافر تک کہتے ہیں (صرف ان کا قصور یہ ہے کہ وہ رفع الیدین و آمین بالجہر کہتے ہیں) جوابًا اطلاع دیں کہ یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں دو تین فارغ التحصیل صاحبان ذی استعداد طالب علموں کو آپکی خدمت میں بھیجتا ہوں لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ان حضرات کو قرآن وحدیث و اجماع امت واقوال ائمہ کی روشنی میں بخوبی سمجھا دیں حالانکہ طریق مولانا مرحوم وحضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق رحمة الله علیه کو بھی یہی تھا لیکن آپ پر تعجب ہے آپ جیسے شخص رفع یدین آمین بالجہر کرنیوالوں پر لعن طعن کرنے اور ان کو فاسق و کافر کہنا آپکا کہاں تک واجب ہے تاکہ وہ اس آیات ذیل پر کاربند رہتے اس لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ الخ اور تعصب وعناد اور غیظ وغضب کو دور کرکے چاروں دلائل سے انہوں

[1] جناب قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی رحمة الله علیه حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمة الله علیه کے شاگرد رشید تھے ۱۲

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ الاٰیہ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

کاربند شوند وتعصب وعناد دور کنند وغیظ وغضب برطرف کردہ بدلائل اربعہ ہر کس را ارشاد وہدایت فرمایند کہ شان علمار اسخین منصفین ہمین است واگر فرستادگان من بدلائل اربعہ غالب آیند قبول نمایند غیظ وغضب برایشان را لیہم نمایند والامصداق این بیت خواہند بود ؎

دہن خویش بدشنام

ونیز لازم کہ بمقتضائے کلام عزیز العلام اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ گفتگو در ہر علم کہ خواہند بکنند وآداب ومناظرہ رانگاہ دارند دلائل بجاست نہ شور وشغب ورکاکت این جہلا بد اطوار است

مکتوب یکصد وپنجاہ وچہارم[۱۵۴]

حالا خیریت است

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف مولوی صاحب مجمع منحات ذوقیہ ومنبع رشحات شوقیہ جامع حسنات وکمالات مصدر خیرات ومبرات مولوی محمد نجم الدین سلمہ اللہ رب العلمین عن آفات الدنیا والدین وشرح صدرہ بنور الیقین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے سامی باد کہ بفضلہ تعالی بخیریت بودہ طالب جاہ وجلال آن مخزن فیض وکمال بدرگاہ ذو الجلال والاکرام می باشد ؎

وقت ہر کار نگاہ دار کہ نافع نبود
نوشدارو کہ پس از مرگ بہ سہراب دہی

طالبعلموں کو سمجھاویں کہ کیا علماء محققین کی یہی شان ہے اور اگر میرے طالبعلم چاروں دلائل سے وہ آپ پر غالب آجائیں اور آپ ان دلائل کو قبول نہ کریں لیکن آپ بارہ خدا غلبۂ غصہ ان پر نہ کریں ورنہ اس شعر کے مصداق ہونگے ؎

دہن خویش بدشنام

اور نیز لازم ہے کہ آیت کریمہ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ کے مطابق جس علم میں آپ کا جی چاہے گفتگو کرلیں۔ اور آداب مناظرہ کا خیال رکھیں۔ اور دلیل پیش کریں نہ کہ شور وغل۔ یہ جہلاء کا طریقہ ہے۔

ایکسو چونواں خط[۱۵۴]

یہاں خیریت ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عاجز محمد نذیر حسین

مولوی صاحب مجمع منحات ذوقیہ و منبع رشحات شوقیہ جامع حسنات وکمالات مصدر خیرات ومبرات مولوی محمد نجم الدین سلمہ رب العلمین عن آفات الدنیا والدین وشرح صدرہ بنور الیقین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح رائے عالی ہو کہ خدا کے فضل سے یہاں پر خیر وعافیت ہے آپ جیسے مخزن فیض وکمال۔ بارگاہ ذو الجلال والاکرام کا خداوند کریم کی درگاہ میں طالب ؎

وقت ہر کار نگاہ دار کہ نافع نبود
نوشدارو کہ پس از مرگ بہ سہراب دہی

دریں ولا گذارش اینست کہ سید محمود فرزند ارشد میر محمد امام جامع مسجد متوقع حصول مرام (نوکری)، بذریعہ آں مرجع آزادگان مجمع افتادگان بخدمت عالی میروند ترصد کہ حسب ارشاد آں سرورِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِهٖ كَانَ اللّٰهُ فِيْ عَوْنِهٖ حسبۃ اللہ شفقۃ عَلٰى خَلْقِ اللّٰهِ انجاح مرام مولی الیہ (یعنی برکدام خدمت و نوکری) حسب لیاقت نشان بدہند و باشفاق مربیانہ واخلاق کریمانہ غور و پرداخت مشارً الیہ خواہند ساخت موجب اجر جزیل نزد رب جلیل خواہد بود۔ ع[۱]

برمن مسکیں نگر برکرم خویش نگر

زیادہ گاہ گاہ نخلِ مودتِ دیرینہ را تر و تازہ می فرمودہ باشند کہ نصف الملاقات ازاں متصور است

والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجاہ و پنجم

فتوائے تقسیم وراثت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف شاہ صاحب شریعت دستگاہ وطریقت آگاہ شاہ آل احمد سلمہ اللہ الصمد وخصہ بلطفہ المؤید بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود

سروست گذارش ہے کہ سید محمود فرزند ارشد امام جامع مسجد شاہی دہلی جناب سید محمد صاحب بتلاش روزگار آپکی خدمت میں آتا ہوں امیدوار ہوں کہ حسب ارشاد انسرورِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِهٖ كَانَ اللّٰهُ فِيْ عَوْنِهٖ بوجہ اللہ خدا کیلئے مخلوق پر رحم کی نظر کرتے ہوئے موصوف کی کاربرآری (یعنی جو نوکری وملازمت) انکی شان کے لائق ہو اس سے دریغ نہ فرمائیں اور مہربانی مربیانہ اور اخلاق کریمانہ سے اپنے انکی غور و پرداخت کریں آپ عنداللہ ماجور ہونگے۔ ع[۱]

برمن مسکیں نگر برکرم خویش نگر

زیادہ یہ کہ کبھی کبھی محبت قدیمی کے درخت کو آپ تر و تازہ کرتے رہا کریں کیونکہ خطوط سے یاد آوری نصف ملاقات کے معنے رکھتی ہے۔

والسلام خیر الختام

ایکسو پچپنواں خط

تقسیم وراثت پر فتوے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ بخدمت شریف شاہ صاحب شریعت دستگاہ طریقت آگاہ شاہ آل احمد سلمہ اللہ الصمد وخصہ بلطفہ المؤید بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح

---

[۱] جناب مولوی سید محمود صاحب خلف جناب مولوی سید محمد صاحب امام جامع مسجد شاہی دہلی کے بڑے فرزند تھے۔ اور حکیم میر شاہجہاں مرحوم کے داماد تھے اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ سید محمود صاحب مرحوم سے میر شاہجہاں مرحوم کی بڑی صاحبزادی منسوب تھیں۔ جن کی اولاد میں حافظ محمد سعید اور ایک صاحبزادی جو جناب فداء اللہ خاں صاحب سے منسوب تھیں

اور جناب سید محمود صاحب مرحوم مغفور شمس العلماء ہند جناب مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد شاہی دہلی کے بڑے بھائی تھے جن کو حضرت میاں صاحب کے خاندان سے نہایت خلوص

رائے سامی باد کہ نامہ نامی صحیفہ گرامی در حالت عارضہ تپ بخار رسید کاشف مدعا گردید چنانچہ جواب ہر دو قطعہ استفتاء حسب تحریر سوال جداگانہ روانہ کردہ میشود بنظر والا گذاشتہ موضح مرام خواہد شد و نبیرہ یعنی ابن الابن بہ نسبت برادر عموی عصبہ قریبہ است و عصبہ بعیدہ باوجود عصبہ قریبہ بالاتفاق محروم الارث میشود شرعاً و خواہران عموی حقیقی از جملہ عصبات نیستند بلکہ در زمرہ ذوی الارحام داخل اند بطریق اولیٰ محروم خواہند کذا فی کتب الفقہ والفرایض کما لا یخفی علی العالم الماہر بالشی المفسر اللہ ترصد کہ گاہ گاہے از خیریت مزاج مبارک خود مسرور می فرمودہ باشند کہ موجب طمانیت بودہ باشد و ایں عاجز گرفتار چند در چند امور عوارض می ماند کہ اظہارش متعذر است انشاء اللہ فقیر در حین بجا آوری امیر انصاحب حتی الوسع دریغ نخواہد نمود ہر آنکہ خواہند نوشت جواب کرد۔ والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و پنجاہ و ششم[۱۵۶]

بسفارش جناب نواب لطف الرحمٰن خانصاحب

ھُوَ الْغَنِیُّ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی دیوان محمد شمس الدین صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ حامل رقیمہ نیاز ہذا نواب سید لطیف الرحمٰن خانصاحب[۱] کہ آباواجداد

رائے عالی ہو کہ نامہ نامی وصحیفہ گرامی عین بخار کی حالت میں پہونچا۔ کاشف حال ہوا۔ چنانچہ دونوں استفتاء کے جوابات الگ روانہ کئے جاتے ہیں۔ وہ نظر سے گزر کر تسکین کا باعث ہونگے نسب کے اعتبار سے پوتا چچازاد بھائی کی نسبت سے عصبہ قریبہ ہے اور دور کا عصبہ قریب کے عصبہ کی موجودگی کے وقت محروم رہتا ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور چچازاد بہنیں عصبہ ہوتی ہی نہیں وہ ذوی الارحام میں ہیں لہذا بطریق اولےٰ محروم ہونگی کذا فی کُتُبِ الْفِقْہِ وَالْفَرَائِضِ جیسا کہ علماء امت پر ظاہر ہے امیدوار ہوں کہ کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے مسرور کرتے رہا کریں کہ اس سے ایک قسم کی امید بندھی رہتی ہے اور یہ عاجز بہت سارے امور میں گھرا ہوا ہے جن کا اظہار مناسب نہیں ہے انشاء اللہ فقیر جناب کے حکم کی تعمیل میں حتی الوسع دریغ نہیں کریگا۔ اور جو کچھ آپ لکھیں گے جواب ضرور دوں گا۔ والسلام خیر الختام

ایک سو چھپنواں خط[۱۵۶]

نواب لطف الرحمٰن خانصاحب کی سفارش

ھُوَ الْغَنِیُّ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی دیوان محمد شمس الدین صاحب سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ حامل عریضہ ہذا نواب لطیف الرحمٰن خاں صاحب کہ

---

[۱] نواب سید لطیف الرحمٰن خانصاحب کا مکان مسجد ہورخاں میں تھا۔ یہ جناب مولوی حافظ سید محمد عبدالسلام صاحب مرحوم مغفور کے خسر تھے۔

ایشان بخطاب عمدہ از بادشاہان دہلی ممتاز و سرفراز
بودہ اندو در نیولا الحسب اتفاق زمانہ بذریعہ خط نواب علاؤ الدین
خان صاحب والی لہارو بخدمت نواب صاحب عالیمراتب
میرسوند لازم کہ بمقتضائے ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم ما کان العبد فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ
بحضور نواب صاحب گزرانیدہ ملاقات کنانندہ خواہند داد
عین لطف وکرم برمن خواہد بود مشار الیہ از عزیزان من عاجز
ہم است - زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام --

مکتوب یکصد و پنجاہ و ہفتم

عفو قصور احمد مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبا بحضرۃ گل عرضہ گیاہ ببر ❊ پیام شام بدرگاہ صبحگاہ ببر

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی نواب صاحب
امیر الملک والا جاہ جامع الحسنات والکمالات مجمع آزادگان
مرجع افتادگان سلمکم اللہ وابقاکم وعلی مدارج الکمال سفے
الدارین رقاکم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے
عالی فیض پیرائے باد کہ انچہ از احمد مکی سرزدہ شدہ باشد
بمقتضائے منشور لامع النور الکاظمین الغیظ و
العافین عن الناس واللہ یحب المحسنین عفو فرمایند ؎

❊ گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد ❊

❊ نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد ❊

و ابواب فتوح روح حسبۃ للہ و شفقۃ علی خلق اللہ بروے کشایند
❊ چہ باشد کہ غریبے مستمندے ❊ بیاساید دمے در سایہ تو ❊

جنکے بزرگ شاہان دہلی کے دربار میں عمدہ عمدہ خطاب اور اچھے اچھے عہدے
پر سرفراز تھے - افسوس گردش لیل ونہار کیوجہ سے نواب علاء الدین
خانصاحب دام اقبالہ والی ریاست لہارو کے خط کے ذریعہ نواب صاحب
عالیمراتب کی خدمت میں وہ حاضر ہونگے لازم ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ارشاد کیموافق ما کان العبد فی حاجتہ کان اللہ فی
حاجتہ نواب صاحب ممدوح کی خدمت میں پیش فرما کر ملاقات
انکی کرادیں تاکہ مجھ پر کرم اور مہربانی ہوگی اس لئے کہ حامل ہذا میرے
عزیز ہیں زیادہ والسلام خیر الختام -

ایکسو ستاونواں خط

احمد مکی کا قصور معاف کیجیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبا بحضرۃ گل عرضہ گیاہ ببر ❊ پیام شام بدرگاہ صبحگاہ ببر

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت عالی نواب صدیق حسن خان
صاحب امیر الملک والا جاہ جامع الحسنات والکمالات مجمع آزادگان
مرجع افتادگان سلمکم اللہ وابقاکم وعلی مدارج الکمال فی الدارین رقاکم -
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح رائے عالی فیض پیرائے
ہو کہ احمد مکی سے جو خطا سرزد ہوئی ہے وہ خداوند عالم کے حسب فرمان
الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ
یحب المحسنین کے بموجب معاف فرمائیں ؎

❊ گل ریاض جلالت ہمیشہ خنداں باد ❊

❊ نسیم لطف تو آرام دردمنداں باد ❊

اور لوجہ اللہ وشفقۃ علی خلق اللہ خوشی ومسرت کے دروازے
اس کے لئے کھولدیں ؎

بعز و جاہ تو فردوس تازد ؛ اگر طوبیٰ بود ہمسایہ تو
بہر کیف زیر سایہ عاطفت خود مشار الیہ را بنوازند و بنا کامی رو رشت
خار محرومی سرگردان نسازند ؎
زیادہ ایام کامرانی دو جہان مسعود و مبارک باد

مکتوب یکصد و پنجاہ و ہشتم[۱۵۸]

استعذار نیامدن خود در بھوپال عند المیعاد و سفر حجاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت نواب صاحب عالی مراتب امیر الملک والاجاہ مجمع مآثر جلیلہ منبع مفاخر علیہ سلمکم اللہ بالخیر والعافیۃ فی الدارین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود خاطر عاطر خدام والا کہ بفضل خدا دلیل وہادی در ظلمات بحر و وادی از سفر حج فیض اثر باز گشتہ بساحل امن و امان در بمبئی مع الخیر رسیدم خواستم کہ از ملاقات مسرت آیات آں مصدر خیرات و برکات فائز بودہ بغریب خانہ بروم کہ ناگاہ تار طلبی مولوی محمد بشیر صاحب ہم رسید برایں طبق وعدہ آمدن بھوپال بذریعہ تار اطلاع دادم لیکن بسبب لحوق عارضہ حمی بمحمد احمد پسر حاجی عبد العزیز نبیرہ علی جان صاحب کہ ہمراہ من ہمسفر بود معذور شدم چہ مشار الیہ بحمی نہایت بیقرار و بیچین و حرکت گردید دو سہ طبیب بمبئی گفتند کہ دریں حالت مباد ا سرسام شود از یں عذر مولی اللہ را بسواری ریل بدر جہ دوم اُفتان و خیزاں سوار کنانیدہ بدہلی داخل شدم و دریں اثنا مناسب ندانستم کہ زحمت را انتہا گذاشتہ

اور دونوں جہان کی فتحمندی آپ کو مبارک ہو :-

ایکسو اٹھاونواں خط[۱۵۸]

بھوپال نہ پہونچنے کی معذرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی نواب صدیق حسن خاں صاحب عالی مراتب امیر الملک والاجاہ مجمع مآثر جلیلہ منبع مفاخر علیہ سلمکم اللہ بالخیر والعافیۃ فی الدارین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ خدائے تعالیٰ دلیل ہادی کے فضل وکرم سے حج کے سفر فیض اثر سے واپس ہو کر امن و امان کے ساتھ بمبئی پہونچا۔ خیال تھا کہ آنجناب مصدر خیرات و برکات کی ملاقات مسرت آیات سے مشرف ہو کر غریب خانہ جاؤنگا اتنے میں مولوی محمد بشیر صاحب کی دعوت بذریعہ تار موصول ہوئی میں نے فوراً بھوپال پہنچنے کا تار دیدیا لیکن اچانک حاجی علی جان صاحب کے پوتے جناب محمد احمد صاحب ولد حاجی عبد العزیز صاحب جو میرے ہمراہ تھے بخار میں مبتلا ہوگئے لہذا میں ان کی وجہ سے معذور ہوگیا۔ اور چونکہ صاحبزادے موصوف بھی بخار میں اسطرح آ پڑے تھے کہ بمبئی کے دو تین طبیبوں نے کہدیا کہ ان کو سرسام ہوجانیکا اندیشہ ہے اسوجہ سے سکینڈ کلاس میں بیٹھ کر جلد از جلد دہلی

[۱۵۸] یہ تحریر حضرت میاں صاحب کے قلم کی نہیں ہے۔ بلکہ ایک نقل غیر کے قلم کی ہے تمت ہوا

قصد الصواب کنم باین عذر از لقاء خدام والا صفتم ماندم انشاء اللہ الرحمن الرحیم بعد انقضائے موسم برشگال بزیارت آں عالی منزلت قصد خواہم کرد و سرگذشت واقعی بے کم و کاست بالمشافہ گزارش کنم و آنچہ بعض مرجفین دریں ایام اخبار کاذبہ بہ نسبت من مشتہر کردند ہمہ خلاف واقع است بالفعل نقل پروانہ پادشاہ مکہ مکرمہ بزبان ترکی است طبع کنانیدہ در اطراف و اکناف فرستادہ شد یک فرد بملاحظہ ملازمان سامی ارسال داشتہ میشود کہ از عنوان آں حال اخبار کاذبہ مرجفین من وجہ ہویدا برائے عالی خواہد بود۔

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و پنجاہ و نہم[159]

قرض حسنہ دادنی است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب محمود علیخاں صاحب سلمہ اللہ الوہاب بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، واضح باد کہ دریں جا خیریت است و خیر و عافیت آں مرجع فقراء و مساکین مطلوب دریں باعث گزارش نیست حامل رقیمہ نیاز ہذا قاضی بن یامین کہ در تجارت بسبب نادہندگی خریداراں ہزارہا روپیہ ضائع و نقصان پذیرشد۔ بارے بفضلہ تعالی بسیار قرض را ادا ساختہ و کمتر باقی ماندہ منجملہ ازاں بدلہ یک ہزار روپیہ سبکدوش میشود لہذا عرض رسانست کہ بموجب حدیث شریف ما کان العبد فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ یکہزار

پہونچا اور ایسی حالت میں دل نے گوارا نہ کیا کہ زخمی کو اکیلا چھوڑ کر بھوپال پہنچوں بدیں وجہ خدام والا کی ملاقات سے محروم رہا۔ انشاء اللہ تعالیٰ برسات گزر جانے کے بعد آنجناب کی زیارت کا ارادہ ہے اس وقت تمام سرگذشت اپنی عرض کروں گا۔

اور میرے بعد جو بدعتی حضرات نے میرے متعلق افواہیں شائع کردی ہیں وہ سراسر غلط ہیں بسردست سلطان مکہ مکرمہ کے فرمان کی ایک نقل جو ترکی زبان میں ہے چھپوا کر چاروں طرف بھیجدی ہے اسکا ایک نسخہ ملازمان عالی کے ملاحظہ کے لیے بھی ارسال خدمت ہے۔ اس کو پڑھنے سے انکی جھوٹی خبروں کی بھی قلعی کھل جائیگی۔ زیادہ والسلام خیر الختام

ایکسو انسٹھواں[159] خط

قرض بغیر سود دینا چاہیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب محمود علیخاں صاحب سلمہ اللہ الوہاب رداعی چھتاری ضلع بلند شہر السلام علیکم کے بعد واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت آنجناب مرجع فقیر و مساکین مطلوب بسردست عریضہ نگاری کا یہ سبب ہے کہ حامل رقیمہ نیاز ہذا قاضی بن یامین صاحب جو کہ تجارت میں خریداروں کی نادہندگی کے باعث ہزاروں روپے کا نقصان اٹھا چکے ہیں۔ پھر بھی خدا کے فضل و کرم سے انہوں نے بہت کچھ قرضہ ادا کر دیا ہے اور تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے ان میں سے بیس ہزار ایسے ہیں کہ اگر ایک ہزار ادا کر دیا جائے تو کل رقم سے وہ سبکدوش ہو سکتے ہیں لہذا عرض پرداز ہوں کہ حدیث

[159] نواب محمود علیخاں صاحب رئیس اعظم چھتاری ضلع بلند شہر کے بہت بڑے مخیر متقی پرہیزگار تھے اور میاں صاحب مرحوم کے مدرسہ کی ہمیشہ ۲۰ ماہانہ کی امداد گراں قدر عطیہ سے معرفت جناب مولوی محمد عثمان مدرس اعلیٰ و خطیب مدرسہ اہلحدیث علیگڈھ فرماتے رہتے تھے۔ ۱۲

بطور قرض مشارالیہ بدہند وگر خواہند اسباب ہزار روپیہ
نزد خود دارد بعد ادائے مبالغ آنصاحب او را واپس
خواہند فرمود بموجب اجر عظیم عند اللہ الکریم خواہد بود
امداد و اعانت او از بس ثواب بسیار میدارد و ذات
سامی در خیرات و حسنات بغایت مصروف است
حاجت روائی او را از دیگر کار بسیار تصور نمودہ اجرار
کردہ خواہند داد عین احسان بر من ناتوان خواہد بود ع
برکریماں کارہا دشوار نیست۔

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و شصتم

رہن جائز است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی سید
محمد اسحاق صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ واضح باد کہ خط مسرت نمط شما رسید کاشف
مدعا گردیدہ۔

مشفقا! رہن داشتن مکان شما بہر حال درست
وروا است اگرچہ مرتہن از مکان نفع گیرد درینصورت بر
آنصاحب وزر و اصلا نیست لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ
أُخْرَى چنانکہ کتب فقہ و حدیث مستفاد میشود آئندہ اختیار
شما است و برائے نوکری شما در امرتسر بطرف مولوی احمد[1] صاحب

تشریف کے بموجب ماکان العبد فی
اللہ فی حاجتہ صاحب موصوف کو ایکہزار
آپ دیدیں۔ اور اگر چاہیں تو ایکہزار روپے کی کو
رکھ لیں جب آپکا روپیہ وہ ادا کردیں تو آپ انکی چیز کو واپس
کردیں اللہ کے ہاں آپکو اسکا بہت بڑا ثواب ملیگا ان کی
امداد و اعانت بہت زیادہ ثواب کی باعث ہے اور جناب کی ذات
گرامی ایسے کار خیر میں بہت کچھ حصہ لیتی رہتی ہے انکی کاربرآری کو ضروری
خیال فرماکر جلد از جلد پورا کردیں۔ مجھ ضعیف پر آپکا احسان
عظیم ہوگا ع برکریماں کارہا دشوار نیست زیادہ والسلام خیر الختام

ایکسو ساٹھواں خط

ط ۱۶۰

گرو جائز ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مولوی سید محمد اسحاق صاحب
سلمہ اللہ تعالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو آپکا
خط مسرت نمط پہنچا کاشف حال ہوا۔

میرے شفیق دوست! مکان کو رہن رکھدینا بہر صورت
جائز ہے۔ اگرچہ مرتہن مکان سے نفع حاصل کرے اور اس صورت
میں آپ پر کوئی گناہ نہیں لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ
أُخْرَى۔ کتب فقہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔ آگے تمہاری مرضی
ہے۔ تمہاری ملازمت کے لئے امرتسر میں مولوی احمد اللہ
صاحب کو لکھدیا ہے۔ مگر حکم خداوندی کے آگے دم

[1] جناب مولوی احمد اللہ صاحب امرتسر میں رئیس الموحدین اور عالم تھے۔ ۱۲

تحریک کردہ شد مگر از مشیت ایزدی چارہ نیست گاہ گاہے از خیریت مزاج خود خوش وقت می کردہ باشند۔

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و شصت و یکم[۱۶۱]

باطلاع ارادہ سفر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین۔ بمطالعہ گرامی عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم واضح باد کہ بندہ بسفر مشرق بتاریخ نہم ربیع الآخر روانہ خواہد شد باید کہ بشرط فرصت در الہ آباد یا اسٹیشن کہ چناں من مہجور از دیدار خود مسرور و خوش دل نمایند۔ والسلام۔ از دہلی روز جمعہ وقت عصر

مارنے کی جگہ نہیں ہے کبھی کبھی اپنی خیریت مزاج سے مسرور کیا کریں۔ زیادہ

والسلام خیر الختام۔

ایکسو اکسٹھواں خط

سفر کے ارادہ کی اطلاع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ بتاریخ ۹ ربیع الآخر فقیر پورب کو روانہ ہو جائیگا تم کو چاہئے کہ بشرط صحت الہ آباد کے اسٹیشن پر جسطرح ممکن ہو مجھ مہجور کو اپنی ملاقات سے مسرور کرو۔ والسلام۔ از دہلی بروز جمعہ وقت عصر

مکتوب یکصد و شصت و دوم[۱۶۲] (الف)

بشکریہ تقرر یکصد روپیہ ماہوار علیہ حضرت نوابہ شاہجہان بیگم صاحبہ فرمانروائے بھوپال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ عاجز محمد نذیر حسین بہ جنابہ فیضمآبہ عالیہ متعالیہ نوابہ شاہجہان بیگم صاحبہ دام اقبالہا و افضالہا۔ بعد ہدیہ مسنون سلام کے عرض پرداز ہے کہ اس عاجز کمترین خلائق کیلئے جنابہ عالیہ نے ایک سو روپے اپنی سرکار عالیجاہ سے مقرر فرمائے اور میری سفارش درسہ کیلئے قبول ہوئی۔ شکریہ جنابہ کی اس عنایت عظمیٰ کا مجھ سے ادا نہیں ہو سکتا اگر سو زبان سے بلکہ ہزار زبان سے بھی کروں ؎

عمرت دراز باد کہ در دور مشتری ٭ ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

اللہ رب العالمین عوض میں اس عنایت عظمیٰ کے جنابہ موصوفہ کو دنیا میں دنیا کی آفات سے محفوظ رکھے اور آخرت میں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ دوسری عرض یہ ہے کہ مولوی محمد بشیر صاحب کو واسطے تکمیل و پورا کرنے تفسیر جناب نواب صاحب مغفور و مرحوم کے حکم سرکار دولتمدار سے صادر ہو کہ جو تفسیر باقی رہ گئی ہے اسکو مولوی صاحب موصوف تمام کریں کیونکہ مولوی صاحب ممدوح مزاج داں اور طرز تحریر نواب صاحب مرحوم و مغفور سے خوب واقف ہیں یہ خدمت دوسرے شخص سے بخوبی ادا نہ ہوگی

۱۔ یہ تحریر حضرت میاں صاحب کی قلمی یا دستخطی نہیں بھیجی گئی تھی بلکہ مہری ہے۔

اور جو دوسرا شخص کرے گا تو اُس کی مثل ایسی ہے کہ کمخواب میں ٹاٹ کا پیوند لگایا اور دلچسپ کما حقہ نہ ہوگی حضور پرنور جلدی سے مولوی صاحب موصوف کو حکم نافذ فرمادیں کہ وہ تفسیر لکھنا شروع کردیں۔ آئندہ حضور والا مختار۔ آفتاب دولت و اقبال درخشانی ست۔

مکتوب یکصد و شصت و دوم (ب) ۱۶۲

درخواست مدرسہ نذیریہ دارالعلوم دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ عاجز محمد نذیر حسین ۔ بجناب فیض مآب عالیہ متعالیہ حضرت علیا نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ فرمانروائے ریاست بھوپال دام اقبالہا و افضالہا ۔ بعد ہدیہ سلام مسنون کے عرض پرداز ہے۔ کہ اس عاجز کمترین خلائق و طلبا کی علمی ضروریات کو پیش نظر فرماکر بمراحم خسروانہ و الطاف شاہانہ سرکار عالیجاہ نے فقیر کی درخواست پر مبلغ ایکسو روپیہ خزانہ شاہجہانی وصیغہ مناصب سے منظور فرماکر مدرسہ — کو شرف بخشا اس عنایت عظمیٰ کا مجھ فقیر سے تاحیات شکر ادا نہیں ہوسکتا جس کے اظہار کے لئے زبان اور قلم قاصر ہے۔

عمرت دراز باد کہ در دور مشتری ÷ ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

اللہ رب العالمین ۔ اس گراں قدر علمیہ کی سرپرستی و عنایات و احسانات عظیم کے معاوضہ میں سرکار عالیہ دام اقبالہا کو دنیا میں ہر آفات سے محفوظ رکھے اور آخرت میں جنت الفردوس عطا فرمائے آمین دوسری عرض یہ ہے کہ جناب مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی ممدوح کو تکمیل تفسیر کے لئے جناب علامہ نواب صدیق حسن خاں صاحب فاضل مرحوم و مغفور کے لئے حکم سرکار دولت مدار سے صادر ہو کہ جو تفسیر باقی رہ گئی ہے اسکو جناب مولوی صاحب موصوف پورا کریں۔ کیونکہ جناب مولوی صاحب ممدوح مزاج داں اور طرز تحریر نواب صاحب امیر الاجاہ مرحوم و مغفور سے خوب واقف ہیں۔ یہ خدمت دوسرے شخص سے ادا نہ ہوسکیگی اور جو دوسرا شخص اس خدمت کو انجام دیگا تو اسکی مثال ایسی ہوگی جیسے کہ کمخواب میں ٹاٹ کا پیوند لگادیا گیا خدمت دلچسپ اُسکی کما حقہ نہ ہوگی حضور پرنور سرکار عالیہ دام اقبالہا جلد از جلد جناب مولوی محمد بشیر صاحب کے لئے حکم نافذ فرمایا جائے۔ تاکہ اس تفسیر کو وہ تب کرنی شروع کردیں۔ اور آئندہ سرکار والا مختار ہیں۔ ــــ

÷ آفتاب دولت و اقبال تابان و درخشان باد ÷

(مہر: محمد نذیر حسین ۱۲۲۴ھ / ۱۳۰۰)

۴۴ جو کہ لائبریری نذیریہ عامہ پھاٹک حبش خاں دہلی میں موجود ہو وہو ھذا ۔ کتبہ محمد بشیر السہسوانی نزیل الدہلوی فی الثامن العشر الرجب ۱۳۰۰ھ

۵ جناب مولوی محمد بشیر صاحب بہت بڑے محدث اور بہت منکسر المزاج عالم متبحر تھے احاطہ نذیریہ قبرستان قوم پنجابیان باغ شیدی پورہ دہلی میں مدفون ہیں۔

فقیر کو بھی سند سبقاً سبقاً حدیث نبوی کی آپ سے حاصل ہے ۴۵ اور بعد میاں صاحب مرحوم و مغفور کے مسجد حاجی علی جان کوچہ خان چند میں درس حدیث کی خدمت تاحیات انجام دیتے رہے ــ

نقل المثل نقشہ انتظامیہ عہد صدارت جنابہ نواب علیا سلطان جہان بیگم صاحبہ فرمانروائے بھوپال دام اقبالہا حکم ۱۴ شوال ۱۳۱۹ھ

نمبر	نام	ولدیت	قوم	سکونت	عمر	لیاقت	مشاہرہ	تعداد دیگر ذرائع آمدنی	کیفیت سررشتہ مناصب	حکم سرکار حضور دولت مدار	
۱۲۴	مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی	مولوی سید محمد جواد علی صاحب	سید	[illegible]	۱۰۵	[illegible]	یکصد ۱۰۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نقل مراسلہ سکریٹری صاحب متفرقات موسومہ مہتمم صاحب وظائف

مضمون نقل نمبر ۸۴ سنہ ۱۹ء عہدہ مناصب سنہ مراسلہ ۵۱۲

مورخہ ۲۰ رجولائی سنہ ۱۹۲۱ء

مضمون۔ منظوری تقرر پنجاہ روپیہ ۵۰ ماہانہ از صیغہ مناصب بنام مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب دہلی

بملاحظہ عرضیہ عالیجناب نواب زادہ لفٹنٹ کرنل افتخار الملک چیف سکریٹری صاحب بہادر بالقابہ مورخہ ۲۸ رجون سنہ ۱۹۲۱ء درباره تقرر پنجاہ ۵۰ روپیہ وظیفہ بنام مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب نبیرہ زبدۃ المحدثین قدوۃ ارباب فقہ والتفسیر مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا نے مبلغ پنجاہ ۵۰ روپیہ بصیغہ مناصب بنام مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب مقرر کیا جانا منظور فرمایا ہے لہذا بغرض کارروائی اجراء منصب منظور شدہ بنام موصوف الیہ خدمت سامی میں تصدیقہ ہے فقط مورخہ ۱۹ رجولائی سنہ ۲۱ء

مصدقہ خادم :۔ محمود، مہتمم وظائف وغیرہ ۔ بسفارش حاجی الحرمین جناب منشی سید محمد منصب علی صاحب سابق فنانشل سکریٹری دام اقبالہم کی وظیفہ اجرا ہوا تھا ۔

بھوپال کے بزرگوں میں جناب حکیم محمود خاں صاحب بہت بڑے طبیب اور عالم و فاضل تھے

سکریٹریٹ گورنمنٹ بھوپال

۱۹۳۳ء

مثل نمبر ۱۱ مد نمبر ۳۰ صیغہ بجٹ

منجویہ نمبر ۷۲۱۶ مضمون مسدودی مناصب و وظائف

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۳۳ء

بخدمت مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب ولد مولوی سید محمد حامد علی صاحب مرحوم و مغفور پھاٹک حبش خاں دہلی۔

چونکہ گذشتہ چند سال سے ریاست بھوپال بھی ان عالمگیر مالی اور اقتصادی مشکلات سے مستثنےٰ نہیں ہے۔ جن میں اسوقت تقریباً ہر حصۂ ملک مبتلا ہے اسلئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ حتی المقدور ہر صیغہ میں پوری کفایت شعاری سے کام کیا جائے۔ تاکہ اس عام کساں بازاری اور ارزانی اجناس کیوجہ سے جو دقتیں بالعموم طبقہ کاشتکاران کو پیش آرہی ہیں۔ ان کو کم کیا جا سکے۔ ان وجوہ سے مجبور ہوکر باظہارِ افسوس اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہم نے آپ کا منصب مقررہ ۲۵ روپیہ ماہانہ یکم جولائی ۱۹۳۳ء سے مسدود کیا جانا منظور فرمایا ہے۔ لہٰذا حسبہ آپکو اطلاع دی جاتی ہے۔ فقط۔

دستخط سیکریٹری صیغہ فنانشل

عالی مرتبت جناب ضیاء العلوم مولوی مفتی انوار الحق صاحب فنانشل سکریٹری یہ حضرت مولانا مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی جو بہت بڑے فاضل اور حضرت میاں صاحبؒ کے شاگرد تھے جناب مفتی صاحب انکے صاحبزادے ہیں اجرائے وظیفہ کے لئے جن جن مخلص و محترم حضرات نے اپنی اپنی سفارشات سے مجھ ناچیز کو مشکور فرمایا انکے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

حضرت مولانا عبد الباری صاحبؒ فرنگی محلی لکھنؤ۔ جناب حافظ محمد الیاس خاں صاحب مہتمم وظائف سرکار عالی ریاست بھوپال جناب حافظ عبد الغفار صاحب مرحوم و مغفور سوتھی حاجی علی جان۔ جناب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری مرحوم مغفور۔ جناب حضرت خواجہ حسن نظامی صاحبؒ۔ جناب شمس الحکماء حکیم غلام کبریا خاں صاحب مرحوم مغفور۔ جناب شمس العلماء مولوی ہند سید احمد امام جامع مسجد شاہی دہلی۔ جناب نواب آنریبل سر فضل اللہ خاں صاحب بہادر رئیس اعظم کے سی جی آئی بھیکن پور علی گڈھ۔ سید محمد جعفری ایڈیٹر ملت دہلی۔ جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب شیخ الجامعہ۔ کے۔ سی۔ ای۔ آئی۔ جناب سید سجاد حسین ایم اے ... خلف شمس العلماء مولانا سید الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی مرحوم و مغفور۔ جناب مولوی الطاف الرحمٰن صاحب قدوائی فرنگی محلی لکھنؤ جناب نواب حبیب الرحمٰن خاں صاحب صدر الصدور یار جنگ بہادر رئیس اعظم حبیب گنج ضلع علی گڈھ

باوجود ان سفارشات کے حضرت مفتی صاحب موصوف نے کوئی توجہ نہ فرمائی جس سے نذیریہ پبلک لائبریری اور خصوصاً نذیریہ مسلم گرلز اسکول جہاں معززین شہر کی بچیاں دینی و دنیوی تعلیم حاصل کر رہی ہیں بہت برا اثر پڑا ہے اگر صیغہ مناصب سے یہ وظیفہ جاری رہتا تو اس صدقہ جاریہ کا ثواب موجودہ فرمانروائے خلد اللہ ملکہ کو نہ ملتا بلکہ حضرت علیا حضرت سلطان جہاں بیگم صاحبہ خلد آشیان کو بھی تا قیامت ملتا رہتا۔

سلہ جس میں تقریباً دو ہزار سے زائد کتب مع اخبارات و رسائل سے حضرات شائقین بکثرت روزانہ دار المطالعہ نذیریہ عام مردہا ہر قوم و ملت مستفیض ہوتے رہتے ہیں اور روزانہ طلباء ...

مکتوب یکصد و شصت و سوم

باطلاع استصلاح فروگذاشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز سید محمد نذیر حسین - بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ زبانی بعض شخص معلوم شد کہ آنصاحب نقل خط مولوی محمد بشیر صاحب کہ من - اوشان نگاشتہ بودم وازراہ سہو آں چنیں تحریر آمدہ بود کہ مولوی محمد سعید صاحب باجازت من رفتند وانصاحب جملہ آخر مشتہر مے نمایند حال ایں است کہ لفظ باجازت بجائے عدم اجازت ازمن سہواً نوشتہ شد شما خوب سید اتید حلفاً باللہ بگوید کہ شما با اتفاق با اجازت من روانہ شدہ بودند یا بغیر ملاقات وبے اجازت من ازمکان حاجی عبدالعزیز صاحب بریل سوار شدند و من بر سہو خود معترف ام از طبع کنانیدن آں خط چہ فائدہ خواہد داد شمارا خدا تعالی سہو خطا کہ در تحریر واقع شد معاف فرماید چہ امر واقعی ہمیں است کہ بدون اجازت من رفتند بہر حال آں خط را بطبع نیارند آیندہ اختیار شما است -

مکتوب یکصد و شصت و چہارم ١٦٤

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہستند و بعد نبی نخواہد شد و استفسار جواز ختم خواجگان بقیود اعداد ملتزمہ بدلائل و سنج وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازعاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صدیق حسن

ایکسو ترسٹھواں خط

ایک سہو کی ترمیم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین - بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ تعالی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ ایک آدمی کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ مولوی محمد بشیر صاحب کے نام کا خط جو میں نے ان کو لکھا تھا جس میں غلطی سے یہ لکھ دیا گیا تھا کہ مولوی محمد سعید صاحب میری اجازت سے گئے ہیں اور جناب والا نے اخیری میرے جملہ کو خوب شہرت دی حالانکہ عدم اجازت کے بجائے لفظ اجازت بھول میں مجھ سے لکھ گیا ہے آپ کو تو علم ہے کیا خدا کی قسم کھا کر کہوں کہ تم ملاقات کے واسطے میری اجازت سے روانہ ہوئے تھے یا بغیر ملاقات کے اور بلا اجازت تم میاں حاجی عبدالعزیز صاحب کے مکان سے ریل پر روانہ ہو گئے تھے اور میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں پھر خط چھپوانے سے کیا فائدہ ؟ جو غلطی یا سہو تحریر میں مجھ سے واقع ہو گئی ہے - وہ خدا تعالی آپ سے معاف فرمائیگا کیونکہ یہ واقعہ ہے کہ وہ میری اجازت کے بغیر گئے ہیں بہر حال اس خط کو آپ طبع نہ کرائیں آیندہ آپکو اختیار ہے -

ایکسو چونسٹھواں خط ١٦٤

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں جواز ختم خواجگان بقیود اعداد ملتزمہ مطابق قواعد خفیہ ہے یا نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف نواب صدیق حسن

خاں صاحب والا مناقب عالی مراتب سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیۃ
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ واضح رائے سامی باد کہ نامہ
نامی صحیفہ گرامی پرتو ورود افگندہ وکاشف مدعا گردید چنانچہ
جوابش نگاشتہ روانہ می سازم بنظر عالی خواہد گزشت کیست
کہ آنصاحب را برا ستفسار ایں مسئلہ باعث ومحرک شدہ حالانکہ
ہمہ اہل اسلام از سلف تا خلف بدلیل اخبار آیہی اتفاق می دارند
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہستند وبعدہ نبی
نخواہد شد وکسے را دریں۔ اختلاف نیست ترصد کہ ازاں
اطلاع بخشند ونیز جواب جواز ختم خواجگان بقیود اعداد ملتزمہ
بلا کراہیت بدلائل شرعیہ خصوصًا مطابق قواعد وضوابط مذہب
امام ابوحنیفہ رح از علماء بخارا کہ حنفی المذہب اند از کتب
معتبرہ حنفیہ مدلل کنانیدہ عیاں خواہد ساخت کہ موجب
ہدایت گردد۔
زیادہ۔ والسلام خیر الختام

خاں صاحب والا مناقب عالی مراتب سلمہ اللہ تعالیٰ بالخیر والعافیۃ
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے واضح ہو کہ جناب کا نامہ نامی وصحیفہ گرامی
شرف صدور لایا۔ کاشف حال ہوا جواب ارسال خدمت ہے۔ جو
نظر عالی سے گزریگا کون صاحب ہیں کہ جن کی وجہ سے آپ نے یہ
مسئلہ مجھ سے پوچھا ہے حالانکہ تمام اہل اسلام اور سلف سے
خلف تک خدائے تعالیٰ کے احکام وفرمان پر سب متفق ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپکے بعد کوئی نبی
نہ ہوگا۔ اور ایک فرد وبشر کو بھی اس میں اختلاف نہیں امید ہے کہ اتنا
لکھنا اصلاح عقیدہ کے لئے کافی ہوگا۔ نیز ختم خواجگان اعداد
معینہ کے ساتھ شرعًا بلا کراہیت جائز ہے۔ علماء بخارا کہ جو سب کے
سب حنفی المذہب تھے انہوں نے دلائل شرعیہ اور بالخصوص
مذہب حنفی کے قواعد وضوابط کے مطابق کتب معتبرہ حنفیہ
سے اس مسئلہ پر ان حضرات نے پوری پوری روشنی ڈالی ہے۔ اور وہ
ہدایت کے لئے بہت کافی ہے والسلام خیر الختام۔

مکتوب ۱۶۵ یکصد وشصت وپنجم

ترغیب اعانت مولوی محمد جوناگڑھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بجناب نواب فیضمآب نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ عالیہ ادام اللہ تعالےٰ
افضالہا واقبالہا۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ہویدا رائے عالی ہو کہ حامل عریضہ ہذا مولوی محمد جوناگڈھی
جو درس وتدریس قرآن مجید وحدیث شریف کا مدرسہ ان کے ہاں جاری ہے مگر قوت
لایموت سے وہ نہایت پریشان ولاچار ہیں سرکار دام اقبالہا سے وظیفہ قوت لایموت کا اگر مقرر

فرمایا جائے تو وہ فارغ البال ہوکر انشاء اللہ تعالیٰ درس و تدریس کی خدمت کرتے رہیں گے۔
جو موجب ثواب عظیم ہوگا۔

ع ؎ برکریماں کارہا دشوار نیست ؎

والسلام خیر الختام۔ ماہ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ

مکتوب یکصد و شصت و ششم

بطور تقریظ مثنوی حمید الکلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بخدمت عالی جناب منشی اعتماد علی خاں صاحب بعد السلام علیکم واضح باد کہ ازیں پیش فرستادہ بودند رسیدہ بودا رہ از مسترشدین و مسلمین گفتہ ام کہ مومنین و مومنات را از لبسہ کفار مشرکین پرہیز باید نمود و در لباس اسلامیہ چہ مضرت و زشتی دیدہ کہ بشوق تمام در پوشاک کافرین دارند ہر کہ از دین محمدیہ و اعمال محمدیہ اعراض دارد و بسوئے غیر مسلم شفقت دارد حتیٰ کہ خوراک و پوشاک و رفتار و گفتار ا... ہی — خیر باد گفتہ او نہ در زمرہ مسلماں و نہ غیر مسلمان است بلکہ مذبذب است ہرگز ہرگز بریں حرکات سنجیدہ مسلم را میلے باید فرمود چہ کہ حضرۃ ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اند ہر کہ از اسلامیاں منحرف است از من منحرف است در آنکہ از من انحراف کرد از خدا تعالیٰ ذی بارک اعراض کرد و اعراض از خدا تعالیٰ سوئے سقر خواہد برد۔ والسلام

مکتوب یکصد و شصت و ہفتم

باطلاع و سفارش

ایکسو چھیاسٹھواں خط

حمید الکلام پسند ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین جناب منشی اعتماد علی خاں صاحب السلام علیکم کے بعد واضح ہو کہ اس قسم کی ایک تحریر اس سے پہلے آئی تھی جو میں نے ہمیشہ ان دین دار مسلمانوں کی خدمت میں عرض کی ہے کہ مومنین و مومنات کفار مشرکین کا لباس ہرگز نہ پہنیں اسلامی لباس میں کیا خرابی دیکھی جو کافروں کی پوشاک پہننے میں فخر کرنے لگے اور دین محمدی اور اعمال محمدی سے منہ پھیر کر کفار کا طریقہ اختیار کرنے لگے حتیٰ کہ اسلامی خوراک و پوشاک و رفتار و گفتار کو بالکل ترک کر دیا وہ نہ تو مسلمان ہی رہے اور نہ کافر بلکہ ذبذب یقین کہلائے جانے لگے۔ ہرگز ہرگز ان بری چیزوں کی طرف مسلمان کو رغبت نہ کرنی چاہیئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو احکام خداوندی سے منحرف ہوا وہ مجھ سے منحرف ہوا اور جس نے مجھ کو چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا اور خدا کو چھوڑنے کا ٹھکانا جہنم ہے۔ والسلام۔

ایکسو اکسٹھواں خط

اپنے بھتیجے کی سفارش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہویدا و واضح باد کہ حامل نامہ ہذا مولوی ضیاء الدین صاحب ز کہ مرد شریف و از خاندان معزز چغتائی است، حاضر خدمت می شود پاس و لحاظش فرمودنیست خوب میدانید کہ ایں خاندان عادی ملازمت نیست فلہذا خود و دیگراں تحریک کردہ بر رفاہ مشار الیہ کوشند۔

و بنگارند کہ دریں والا چہ مشاغل دارند و تا بکے کلبۂ فقیر را از قدوم خود نوری خواہند داد۔ والسلام خیر الختام

دیگرے آنکہ چوں اں عزیز سیادات و ہاشمیت رفاہ حاجتمند را ذریعہ سعادت می فہمند پس امید سے دارم کہ مغری الیہ بے نیل مرام واپس نخواہند آمد چہ کہ اہالیان دہلی ہموارہ در انجاح مآرب غرباء و معززمی کوشیدہ باشند و بطفلان خود دعاہا از جانبم رسانید و عفیفہ جلیلہ خویش را بگوئید کہ شام و پگاہ برائے وے نیک سگالید و نیک خواہیہا می خواہم۔

مکتوب یکصد و شصت و ہشتم[168]

نصیحت و پند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شفیق مسلمین جناب مولوی معین الدین صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد ے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عزیز العلماء صمدنی سلمہ ربہ بالخیر والعافیۃ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ حامل رقیمہ ہذا مولوی ضیاء الدین صاحب ز کہ جو نہایت شریف اور خاندانی چغتائی کے ایک رکن ہیں) جناب والا کی خدمت میں آ رہے ہیں اور کوئی لحاظ کی بات نہیں نہیں البتہ آپ خوب جانتے ہیں کہ یہ خاندان ملازمت کا عادی نہیں ہے لہذا تم خود موصوف کی کار آوری کی کوشش میں اور دوسروں کے پاس سفارش و تحریک کرو گے۔

اور لکھیں کہ آجکل وہ کیا کر رہے ہیں اور کب تک غریب خانہ پر قدم رنجہ فرما کر مجھکو منور کریں گے۔ والسلام خیر الختام

دیگر آنکہ جناب والا خاندان سادات ہاشمیت سے تعلق رکھتے ہیں جو حاجتمند کی حاجت روائی کو نجات کا ذریعہ سمجھتے رہتے تو امید ہے کہ موصوف ناکام واپس نہ ہونگے اہل دہلی ہمیشہ سے باعزت و غرباء کی مقاصد برآری میں ضرور کوشاں رہتے ہیں بچوں کو دعا اور اپنے گھر میں کہدیں کہ میں صبح و شام ان کیلئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ فقط والسلام۔

ایکسو اڑسٹھواں خط[168]

نصیحت و پند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین شفیق مسلمین جناب مولوی معین الدین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ ے

برآوردن کار امیدوار ⁂ بہ قیدبندی شکستن ہزار

چہ دلپسند مقولہ است کہ بمضمون راستی منحونش پے پردردمندانہ اخلاص را افزایش میشود و عرق ہمدردی بجوش مے آید کسیکہ باوجود وسعت بدستگیری حاجتمند افسردہ آمادہ نشود۔ وے از ہیمہ سوختنی بدتر است ہیزم بسوختن می آید و ہم چنیں بخیل بکارے نیاید در صحیح بخاری شریف از ابن ادریس رضہ منقول است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمودہ است ہر کسیکہ بر حاجتمند رحمے نیارد خدا تعالیٰ براو توجہ نخواہد فرمود و نیز ہم مرویست کہ بخیل آنست کہ بقلمے وقدمے درمے مدد طالب نکند و طعام بکسے نرساند پس از دست و پا و زبان امداد مستمنداں لازم است۔ شنیدہ ام کہ ایشاں بر فقراء مساکین عند السوال استہزاء و خندہ می رہند (نعوذ باللہ) ازینچنیں حرکات سخیفہ و افعال ذمیمہ توبہ باید نمود و بامداد مستمنداں تا وسع خود دریغ ہمت کردن کار بزدلان بخیل است۔

والسلام از دہلی

مکتوب ۱۶۹ یکصد و شصت و نہم

باطلاع بیماری و نصائح آخری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ۔ بخدمت سراہد درویشاں دنیا دار مولوی عبدالجبار بدایونی سلمکم ربکم واضح باد شنیدہ ام کہ مثل عطاراں یا دوا فروشاں دوکان پیری و مریدی چیدہ اند او کہ طریقہ محمدیہ را مثل سالکاں روزگار تشہیر اند

برآوردن کار امیدوار ⁂ بہ قیدبندی شکستن ہزار

کتنا عجیب مقولہ ہے کہ جو سارا سچائی سے بھرا ہوا ہے وہ دردمندوں کی امداد و اخلاص کو زیادہ کردیتی ہے اور اسکی رگ حمیت و ہمدردی جوش میں آجاتی ہے کہ جو شخص باوجود وسعت رکھنے کے حاجتمند کی طرف توجہ نکرے وہ جلانیکی لکڑی سے بھی بدتر ہے لکڑی کم از کم جلانے کے کام تو آتی ہے اور بخیل تو کسی کے بھی کام نہیں آتا صحیح بخاری شریف میں حضرت ابن آدریس رضہ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "جو غریب محتاج پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اسپر روز محشر توجہ نہیں کریگا" اور یہ بھی فرمایا ہے کہ بخیل وہ ہے جو قلمے۔ قدمے۔ درمے سائل کی کبھی مدد نہ کرے اور نہ کبھی کھانا کھلائے لہذا ہاتھ پاؤں اور مال سے غریبوں کی ہر طرح امداد کرنی ضروری ہے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ فقیر و اور مسکینوں پر ہنسی اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں نعوذ باللہ اس قسم کی نازیبا حرکات اور ذلیل افعال سے توبہ کرو اور حتی المقدور کبھی غریبوں کی امداد نہ کرنی بزدل اور بخیلوں کا خاصہ ہے والسلام۔ از دہلی

ایکسو انہترواں ۱۶۹ خط

ہم بیمار ہیں خدا کو تم کو سونپا اچھے کام کرو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین عفا عنہ بخدمت سراہد درویشان دنیا دار مولوی عبدالجبار بدایونی سلمکم ربکم کے واضح ہو کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے عطاروں اور دوا فروشوں کی طرح پیری و مریدی کی بھی دوکان کھول رکھی ہے افسوس

میدانیدکہ بیعت وتوبہ وانابت مسنون است نہ کہ مبلغ دوروپیہ ہرکہ آورد دست بردست ایشان گذاشتہ نقشبندیہ مجددیہ سلک نمودند وہرکہ چیزے پیش نکردہ بجانبش توجہ نمی کنند معلوم نیست کہ این طریقہ واطوار از کہ آموختہ اند اگرچہ ہر انسان را ازاین زخارف گریزے نیست فاما طریقہ را فروختن سنت از کسے یافتہ اند بدہلی بارہا دیدہ اند کہ من ازہیچ طرز کاربودہ ام ورنہ مرا ازپیری مریدی فرصتے نشدے باید کہ طریق مسنون رابکار برند وازہر خرفات دامن برکشند۔ والسلام

مکتوب یکصد وہفتادم

بطور تقریظ حمید الکلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ بخدمت جامع الحسنات والکمالات مولوی سید عبدالعزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ مثنوی حمید الکلام بامعان نظر دیدم سبحان اللہ کہ رنگے دیگر پذیرفتند دعمرت دراز باد۔ درشریعت وطریقت انسان را تنہی فرمودن انسانیت است کوراست ہرکہ درشرع وفقر حدفاصل داند ہاں چشمے باید الحمد للہ کہ بصرۃ یافتہ اند بزمرہ من بوریانشین ہرکہ دریں راہ دشوار گذار گذار ہا زدہ بمنزل مقصود رسید عبدالعزیز است دام فیضہ، تصوف بازیچہ کودکاں نیست کہ بلہو ولعب گزرانیدہ اید اگرچہ از مسترشدین من مولنا محمد اعظم

کہ طریقہ محمدیہ کو زمانے کے دنیا سازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے جاننا چاہیئے کہ بیعت توبہ وانابت ضرور مسنون ہے نہ کہ مبلغ عمار دوروپیہ جو شخص نذرانہ لایا اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر خاندان نقشبندیہ ومجددیہ میں اسکو داخل کرلیا اورجس نے نہ دیا اسکی طرف توجہ نہ کی خبر نہیں کہ یہ طریقہ کس سے تم نے سیکھا ہے اگرچہ دین فروشی کہاں سے سیکھی ہے۔ اور دہلی میں تم نے دیکھا ہوگا کہ میں اس سے کتنا بچتا ہوں ورنہ مجھے پیری مریدی سے فرصت بھی نہ ملتی لہذا تمہیں لازم ہے کہ سنت نبوی پر عمل کرو اور اپنے دامن کو اس بدنامی اور بیہودگی سے بچاؤ۔ والسلام

ایکسو سترواں خط

حمید الکلام پسند ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عفا عنہ جامع الحسنات والکمالات مولوی سید عبدالعزیز صمدنی سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ مثنوی حمید الکلام میں نے غور سے دیکھی سبحان اللہ اور تمہاری عمر بڑی ہو طریقت وشریعت میں کوشش کرنا انسانیت ہے جو شخص طریقت وشریعت میں فرق کرتا ہے وہ اندھا ہے۔ ہاں آنکھ درکار ہے۔ الحمد للہ آپ تو بصیرۃ رکھتے ہیں فقیر بوریانشین کے زمرے میں جو شخص اس دشوار گزار گھاٹی کو طے کرکے منزل مقصود کو پہنچا وہ عبدالعزیز دام فیضہ ہے ورنہ تصوف بچوں کا کھیل نہیں ہے کہ یونہی ہنستے کھیلتے آجائے اگرچہ میرے

(المشہیر مولوی عبد اللہ الغزنوی ثم امرتسری) رحمۃ اللہ
علیہ ہمیں مسلک داشتند الا بعزلت نشستہ بودند۔

دوست بکار را مصداق شدند اگر در
دو بین توجہ نمایند رکہ سپردہ ام
باید نمود اگرچہ گفتن
آئین سلوک نیست ؎
خوب میدانید کہ نعمت را خواندہ اند
و ہمین است تحریر مستانہ ایشان

قلب این پیر ضعیف روحے دمیدہ است ہیچگمان
تصنع را از جوش حقیقی نسبت نیست می نازم کہ گل گلستانم
بمشام خدا جویان نکہتے جانفزا میرساند از گل مراد عبد العزیز
واز نکہت جانفزا طرز عمل وے عبارت است

والسلام۔

بندۂ فقیر مدرس بجواب مفاوضۂ التماس کردہ

اے خوشا طالع کہ شیخ مرشدم　　مقتدایم پیشوایم سیدم
بندہ خود را بہ زی خود شمرد　　گنجہائے مستتر با وے سپرد
اے خوشا بختم کہ شیخم از کرم　　کرد مستغنی ز دینار و درم
شد عنایت کنز اسرار ولا　　آنکہ اعلیٰ ہست از سیم و طلا
اے خوشا وقتے در فتار کرم　　بہرہا از خوان مرشد می برم
شد مشامم عطر آگین و لطیف　　از گل بستان اسرار لطیف
مرشد من مثنویم را ستود　　باب بر و احسان بر من کشود
رتبہ ام بر ذروۂ علیا رسید　　روح تازہ در تن بیجان دمید

کفش دوز:۔ خادم ابو حمید عزیز۔ کان اللہ لہٗ

مریدین میں مولنا سید محمد اعظم (ملقب بہ مولوی عبد اللہ غزنوی
ثم امرتسری) ایسے مسلک کے مسالک تھے مگر انہوں نے اب
گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے۔ میں

اگرچہ صاف بیان کر دینا اہل سلوک کا طریقہ نہیں ہے ؎

در پردہ خوب غور کریں اور یہ خوب جان لیں کہ خیر خواہی کو دین بتایا گیا
ہے اور حقیقت بھی یہی ہے تمہاری مستانہ تحریر نے
اس پیر ضعیف کے جسم میں ایک روح پھونک دی ہے اس میں کوئی
شک نہیں کہ بناوٹ اور اصلیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے مجھے
فخر ہے کہ میرے باغ کے ایک پھول نے عبد العزیز کے گل مراد سے طالبان خدا
کو ایک جانفزا مہک سنگھا دی نکہت جانفزا سے مراد میاں عبد العزیز کا طرز

بندۂ فقیر جامع مکاتیب نے جواب میں اس کے عرض کیا

کیا خوش نصیب ہوں کہ میرے شیخ میرے مرشد　　میرے مقتدا میرے پیشوا میرے سردار نے
اپنے غلام کو اپنے لباس میں پسند فرمایا　　وافر خزانہ مخفی اسے عطا فرمایا
کیا اچھا میرا بخت ہے کہ میرے شیخ نے کمال رحمت سے　　کر دیا غنی دینار و درم سے
اسرار محبت کا خزانہ مرحمت کر دیا　　جو کہ اعلیٰ و ارفع ہے چاندی اور سونے سے
کیا پر لطف نثار کرم کا وہ وقت ہے　　حصہ وافر خوانچہ مرشد سے لیجاتا ہوں
میرا دماغ پاکیزہ و معطر ہو گیا　　باغ اسرار لطیف کے پھول سے
میرے مرشد نے میری مثنوی کو سراہا　　دروازہ نیکی و احسان کا مجھ پر کھولا
میرا مرتبہ انتہا بلندی پر پہونچا　　تازی روح تن بیجان میں پھونکی

خادم کفش بردار ابو حمید عزیز کان اللہ لہٗ

۱۷۱ مکتوب یکصد و ہفتاد و یکم

تشریف باید آورد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب والا مناقب مولوی محمد بشیر صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ہویدا باد کہ از دو اسبوع انتظار می کشیم کتاب مطبوعہ بمن رسانیدند ونہ خود تشریف فرما شدند شاید کہ مانع ومزاحم خدمت لاحقہ شد تاہم باید نگاشت کہ چرا در ایں جا رسیدن ممکن نشد از حال جناب[1] نواب صاحب غفران مکان ۔ وبیگم صاحب عالیہ خلد مکان ہم چیزے تحریر باید فرمود وقتیکہ بجانب وطن تشریف برند مراہم از خیریت خود مع وابستگان بیاگاہند واگر ممکن باشد از ایں راہ برائے یکشب بگزارند مگر طوالت راہ وکثرت زر محصول ریل ضرور است خیر اگر خواستہ خدا است بضرور گاہے یکجائی نصیب طرفین خواہد شد ۔ والسلام خیر الختام

۱۷۲ مکتوب یکصد و ہفتاد و دوم

سفارش مولوی عبد الحفیظ صاحب برادرزادہ خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب والا مناقب مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ حامل رقیمہ نیاز ہذا برخوردار

۱۷۱ ایکسو اکھتروان خط

تشریف لائیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین عالی مناقب مولوی محمد بشیر صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ دو ہفتے انتظار کرتے کرتے گذر گئے لیکن کتابیں ابتک نہیں پہونچیں اور نہ خود ہی تشریف لائے کوئی امر مانع ہو گیا ہو گا ۔ تاہم نہ آنے کی وجہ سے خبر کرنی تھی ۔ نواب صاحب غفران مکان ۔ وبیگم صاحبہ عالیہ خلد مکان کا حال بھی تحریر فرمائیں جب[1] آپ وطن تشریف لے جائیں تو اپنی اور بال بچوں کی خیریت سے مطلع فرمائیں اگر ہو سکے تو ایک رات کیلئے اس راہ سے ہوتے ہوئے تشریف لیجائیں گو اس میں کسی قدر سفر بہا ہو جائیگا اور محصول وغیرہ میں بھی اضافہ ہو جائیگا خیر انشاء اللہ تعالیٰ ایک نہ ایک دن ضرور ملاقات ہو گی

والسلام خیر الختام

۱۷۲ ایکسو بہتروان خط

اپنے بھتیجے کی سفارش میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی صاحب والا مناقب مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ حامل رقیمہ نیاز ہذا برخوردار سید محمد عبد الحفیظ

[1] نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ اور امیر والاجاہ نواب صدیق حسن صاحب [illegible]

سید محمد عبد الحفیظ (برادرزادہ بندہ) بعد فارغ شدن
از کتب دینیہ صحاح ستہ و شرح وقایہ جلد اول وہدایہ
از کتاب البیوع تا کتاب الاضاحی و تفسیر جلالین تمام و بیضاوی
از سورہ فاتحہ تا تمام سورۂ نصر و شرح نخبۃ الفکر قدرے
قدرے، مقصد حاصل کردن از کتب درسیہ مروج
بشوق تمام بخدمت سامی می رود لازم کہ حسبۃً للہ و شفقۃً
علی خلق اللہ آنچہ بقدر ضروری در حق او مفید مطلب
باشد زود تر زود تعلیم خواہد ساخت عین لطف و کرم خواہد
بود و برائے پخت طعام او نوکری با سلیقہ مقرر کنانیدہ
خواہید داد کہ اجرت آنرا برخوردار مذکور خواہد داد ؎

ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

زیادہ و السلام۔ وحال من اینست کہ با ستیلائے ضعف
پیری و لحوق چند امراض مزمنہ نشست و برخاست
از مسجد تا بخانہ خود و از خانہ تا مسجد آمدن دشوار میشود بلکہ
چشم و گوش چیزے کار نمی دہد آمد و رفت بسیار دشوار بلکہ
حرکت مذبوحی دارد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ دیگرے
آنکہ بخوبی جائے اقامت تجویز کردہ خواہند داد و در انجاح
مرام او در فن دانشمندی حتی الوسع دریغ نخواہند نمود و عین لطف
وکرم باشد۔ ۱۳۷۰ء

والسلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہفتاد و سوم

نصیحت و پند

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نصیحت ہذا خصوصاً بہ برادر مولوی شیخ سجاد حسین صاحب

(میرا بھتیجا ہے)، اور کتب دینیہ صحاح ستہ و شرح وقایہ جلد اول
وہدایہ از کتاب البیوع تا کتاب الاضاحی و تفسیر جلالین بیضاوی
سورۂ فاتحہ سے سورۂ نصر اور تھوڑا سا شرح نخبۃ الفکر
پڑھنے کے بعد کتب مروجہ کی تحصیل کے شوق میں آپکی خدمت
مبارک میں حاضر ہو رہا ہے۔
جلد از جلد پڑھا دیں۔ جتنی تعلیم ان کے حق میں مفید ہو اسکو
جلد از جلد پڑھا دیں مجھ پر عین احسان ہو گا۔ کھانا پکانے کے واسطے
ایک سلیقہ مند ملازم مقرر فرما دیں تاکہ اسکا مشاہرہ صاحبزادہ
موصوف خود دیدیں گے ؎

ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

میری حالت یہ ہے کہ بڑھاپے کے ضعف کی وجہ سے
چند امراض لاحق ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا
اور مسجد تک آنا دشوار ہو گیا ہے۔ حتی کہ آنکھ، کان خود
جواب دے چکے ہیں چلنا پھرنا بہت دشوار ہے۔ بلکہ حرکات
نیم جاں کی طرح ہیں، الحمد للہ علی کل حال۔ دوسری بات
یہ ہے کہ برخوردار کے واسطے ایک معقول جگہ رہائش کی تجویز فرمادیں
اور اسکی ضروریات کو حتی المقدور پورا فرماتے رہیں گے جو عین لطف
وکرم ہو گا۔

والسلام خیر الختام

ایکسو تہترواں خط

نصیحت و پند

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ذیل کی نصیحتیں خصوصاً بھائی مولوی شیخ سجاد حسین صاحب

وعموماً بہ برادران دینی واضح باد کہ حسب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَیْرُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرُ الْھُدٰی ھُدٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ در تلاوت قرآن مجید وحدیث شریف بتدبر و تفکر حسب مقدور شب و روز سرگرم باشید و بکلام زید و بکر گرفتار نشوند چہ بتدبر قرآن از نہ دل قلب منور و متخشع و متصدع شود۔ چنانچہ آیہ کریمہ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ شاہد عدل است

تیغ بگرفت بکف گفت کہ نازم اینست
سر فرو بردم و گفتم کہ نیازم اینست

وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ الآیہ ہمیں تفکر سرمایۂ ذخیرۂ عقبیٰ ؎

عاشقی چیست بگو بندۂ جاناں بودن
دل بدست دگراں دادن و حیراں بودن

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ۔ نعم ما قیل

تصور آ رہا جب اُس صنم کا ٭ لگا ٹپکا ٹپکنے چشم نم کا
نہ کہہ آلودہ دامن عاصی گریاں کو او واعظ
ٹپکتا آنسوؤں کا داغ عصیاں تر پڑا ہے

اول و آخر قرآن کہ با او رو سبیں ۔ رہ دیں رہ بردیں جز تو قرآں ہیں وباقی ہوس و سنت نبوی بران پیش نظر ملحوظ باشد کہ رہنمائے دارین است۔ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ (کَمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِی) ؎

محال ست سعدی کہ راہ صفا
تواں یافت جز در پے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیواسطے اور عموماً ان کے بھائیوں کے لئے ہیں واضح ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک خَیْرُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرُ الْھُدٰی ھُدٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت و حدیث شریف کے پڑھنے پڑھانے اور اس پر غور و فکر کرنے میں رات دن مصروف رہو اور زید و بکر کے قصوں میں نہ پڑو۔ اس لئے کہ قرآن پر غور کرنے سے قلب میں نور اور سرور پیدا ہوتا ہے چنانچہ آیہ کریمہ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ اسکی گواہ ہے ؎

تیغ بگرفت بکف گفت کہ نازم اینست
سر فرو بردم و گفتم کہ نیازم اینست

وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ الآیہ یہی فکر تدبر آخرت کا ذخیرہ اور توشہ ہوگا ؎

عاشقی کیا ہے؟ معشوق حقیقی یعنی خدا کا غلام ہو جانا اور اسکو دل دیکر حیران ہو جانا۔ اور ایمان والے اللہ سے زیادہ محبت رکھتے ہیں الآیہ اور کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎ کہ معشوق حقیقی یعنی خدا کا خیال آیا اور تر آنکھ ٹپکنے لگی۔ ؎ جناب واعظ صاحب! روتے ہوئے گنہگار کو گنہگار نہ کہئے کیونکہ اسکے آنسو ہی اُسکے گناہوں کا دامن دھلیگا

اور ترمذی کی روایت میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جس نے میری سنت کو محبوب رکھا اسنے مجکو محبوب رکھا اور وہ میرے ساتھ جنت میں جائیگا ؎ اے سعدی مشکل ہے بغیر اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ صفا کا پانا

لہ متوطن بادن درہ اودھ - ہیڈ مولوی مشن اسکول ضلع بین پوری ۱۲ عنہ

مکتوب یکصد و ہفتاد و چہارم

باطلاع بیماری و نصائح آخری۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی سید عبد العزیز صمدنی سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ مسرت نامہ آیا۔ آپ کے چلے جانے کے بعد رات ہی میں میری طبیعت خراب ہوگئی کچھ مفرح کھانے سے میری طبیعت ٹھیری اور اس ٹھہر جانے سے اب تو چلا جانا ہی اچھا ہے خوب پڑھالیا۔ اور کتاب اللہ و سنت نبوی کی خدمت کرلی اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی بخوبی تبلیغ کی اور اب کوئی تمنا اس دنیائے فانی میں باقی نہیں رہی ہے ہاں البتہ اللہ جل شانہ کے دربار حق جانے کے لئے فقیر تیار ہے۔ اور وہ ہی انشاء اللہ تعالیٰ میری آرزو پوری کرے گا۔ تم سب لوگ ہمیشہ زندہ و کامراں رہو اور میرا ضعف دماغ اور میرا موجودہ حال مجھ سے کہہ رہا ہے کہ آپ لوگ آیندہ شاید مجھے نہ دیکھ سکیں گے۔ خیر خوش رہو بڑی عمر پاؤ تاکہ اشاعت کلمۃ الحق میں مصروف رہو اور اب خدا کے سپرد تم کو کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ تم سب کا حافظ و ناصر ہے۔ اور میرے لئے ہر وقت و ہمیشہ ہمیشہ میری مغفرت کے لئے اپنی اپنی دعاؤں سے یاد کرتے رہنا۔ اب تو لے جواب دیجئے۔ آیندہ شاید تمکو کسی خط کا بھی مجھ سے نہ ملسکے گا۔ فقط

والسلام خیر الختام۔

مکتوب یکصد و ہفتاد و پنجم[۱۷۵]

درباب ورود دہلی سید محمد عبد الحفیظ صاحب و آغاز درس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم واضح باد کہ برخوردار عبد الحفیظ سلمہ دریخا آمدہ شرح ملا جامی از آخر آغاز کردہ در تحصیل علم بدل مصروف شد تردد و تفکر نمایند واز والدہ او خاطر جمعی کردہ دہند باقی خیریت است زیادہ والسلام خیر الختام بہمہ خورد و کلاں سلام

اکیسویں چھہتروں خط[۱۷۵]

سید محمد عبد الحفیظ صاحب کے دہلی پہنچنے کا حال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین - برادرم میر توسل حسین[۲] صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ برخوردار سید محمد عبد الحفیظ یہاں آگئے ہیں اور انہوں نے مجھ سے شرح ملا جامی کو اخیر سے شروع کردیا ہے اور وہ خوب جی لگا کر انشاء اللہ پڑھ رہے ہیں۔ اور تم مطلق فکر و اندیشہ انکی طرف سے نہ کرنا اور انکی

---

[۱] حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برادر حقیقی خورد تھے حضرت میاں صاحب کے دیگر برادر حقیقی حافظ سید محمد سجاد حسین صاحب تھا حضرت میاں صاحب کے مشابہ تھے [۲] حضرت میاں صاحب کے حقیقی مجھلے بھائی اور انکے تین صاحبزادے میر سید محمد عبد الرزاق مرحوم مغفور اور سید محمد عبد الحفیظ صاحب اور جناب سید محمد عبد الحکیم مرحوم مغفور ساکن موضع مولا نگر ضلع مونگیر (بہار)

(نوٹ) یہ حضور عالی میاں صاحب رضی اللہ عنہ کا آخری فرمان، جو اس کے بعد دو روز بعد مفاوضات کے تمام مرض الموت میں مولانا حافظ سید محمد [illegible]
[illegible]

سلام ما موصول باد۔

محررہ ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۱ ھ

مکتوب یکصد و ہفتاد و ششم

باطلاع روانگی رحیم آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بتاریخ دہم شعبان از اینجا روانہ رحیم آباد خواہم شد اطلاعاً گذارش نمودہ شد۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

۳ شعبان سنہ

مکتوب یکصد و ہفتاد و ہفتم

درباب وصولی زر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از خاکسار محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی نواب مصلح الدین خاں صاحب فیروز یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن سلمہ اللہ تعالی بعد ہدیۂ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود رائے بیضا ضیائے باد کہ مبلغ چہل و نہ ۴۹ روپیہ مرسلہ ملازمان عالی معرفت مولوی عبد الحق قادری صاحب بذریعہ منی آرڈر وصول شد و بقبض در آمد جزاکم اللہ جزاءً موفورا ولقاکم نضرۃً وسرورا وکان سعیکم مشکورا ۵

والدہ صاحبہ کو بھی اطمینان دلاتے رہنا۔ باقی خیریت ہے زیادہ والسلام خیر الختام اور چھوٹے بڑوں کو میرا سلام پہنچے ۱۴ ربیع الاول

ایکسو چھہتّرواں خط

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کی رحیم آباد کو روانگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ بتاریخ ۱۰ شعبان کو انشاء اللہ تعالی العظیم یہاں سے رحیم آباد چلا جاؤں گا۔ اطلاعاً تحریر ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ ۳ شعبان سنہ

ایکسو ستتّرواں خط

رسید منی آڈر کے وصول ہونیکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکسار محمد نذیر حسین۔ بمطالعہ گرامی نواب مصلح الدین خاں صاحب فیروز یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن سلمہ اللہ تعالی۔ بعد ہدیہ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو کہ مبلغ انچاس ۴۹ روپے ہدیہ ملازمان عالی معرفت جناب مولوی عبد الحق صاحب قادری بذریعہ منی آرڈر وصول ہوئے جزاکم اللہ جزاءً موفورا ولقاکم نضرۃً وسرورا وکان سعیکم مشکورا ۵

عمرت دراز باد کہ در دور مشتری
ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام

از دہلی

مکتوب یکصد و ہفتاد و ہشتم

درباب تعزیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ واضح باد کہ از خط سید محمد ایوب و ہم از خط شما خبر وحشت اثر حادثہ جانکاہ ہوشربا انتقال برخورداری مغفورہ مرحومہ موجب رنج و غم اتم گردید کہ از تقریر و تحریر افزوں است إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۵ بس کافی است بنظر ثواب آخرت چہ رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ مختتم بازل شد کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ دریں صورت بندہ سر افگندہ را از تقدیر قادر قدیر جائے ستیز و نہ پائے گریز اے عزیز بہ توسیع وقیع وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ط وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۵ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۵ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۵ غور بدل باید جزع و فزع نشاید ابواب رحمت الٰہی چوں مفتوح گردد مرحوماں را نعمت

عمرت دراز باد کہ در دور مشتری
ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

از دہلی

ایکسو اٹھتروان خط

عذر خواہی کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بمطالعہ گرامی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ محمد ایوب کے خط اور تمہارے خط سے خبر وحشت اثر دل ہلا دینے والے واقعہ انتقال پر ملال برخورداری مغفورہ مرحومہ کا خط پڑھ کر اتنا صدمہ ہوا کہ تقریر و تحریر سے باہر ہے (بیشک ہم اللہ ہی کیواسطے ہیں اور اللہ ہی کیطرف پھرنے والے ہیں) الآیہ بہت کچھ ثواب آخرت کیلئے کافی ہے اسلئے کہ رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ (ہر موجود کو ذائقہ موت کا چکھنا ہے) الآیہ کی مہر ازل میں لگ چکی ہے اس صورت میں بندہ ناچیز حکم قضا و قدر سے نہ لڑ سکتا ہے اور نہ کہیں بھاگ کر جا سکتا ہے اے عزیز خداوند قدوس کے فرمان (والبتہ ہم آزمائیں گے تم کو کسی شے کے ساتھ خوف سے، بھوک سے، مال اور جان اور پھل یعنی اولاد وغیرہ کے گھٹانے سے بھی، اور اے حبیب! خوشخبری دیدیجئے ایسے صابروں کو کہ جس وقت اُن پر کوئی مصیبت پہنچی تو وہ یہ کہدیتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کیواسطے ہیں۔ اور اللہ ہی کیطرف ہم کو پھر جانا ہے) الآیہ یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کا صلوٰۃ وسلام

ابتلا بلباس بلا پوشانند و اسباب آفت یزدانی و عنایت سبحانی چو متقاضی شود جرعۂ زہر حوادث از مشرب وا ویلا چشانند ؎

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند ولے
دولت آں برد کہ تشریف بلا یافتہ است۔

بہر کیف ہمہ خورد و کلاں را تسلی و تسکین بدہند و بدعائے مغفرت او مشغول باشند ؎

گشت آں دستۂ گل رونق بازار دگر
بوئے گل رفت ہمیں روز بگلزار دگر
وانچہ صدمہ دریں حادثہ جانگزا رسید چہ گویم ؎
گر نہ قضا بود کہ باہم رویم
میرسد آں روز کہ باہم رویم

مکتوب یکصد و ہفتادونہم

درباب تعزیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف میر عنایت حسین صاحب و میر ہدایت حسین و برخوردار نور چشم بعد ہدیہ سلام واضح باد کہ از چارہ بیچارہ بندہ بحوادث پابندہ تقدیر ازلی فرسنگہا دور است ہرچہ تقدیر خدا بود ہر آں تابع ام نہ چنیں راہ فنا را بکسے مانع ام بشارۂ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ بدعائے مغفرت آں نور چشمی ہموارہ مشغول باشند و مسئلہ توریث می رسد برآں عمل نمایند چنانکہ خدا تعالےٰ می فرماید فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ الخ حق بحقدار شرعی

اور رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت پانیوالے ہیں) الآیہ پر خوب غور و فکر کرنا چاہیئے واویلا کرنے سے کچھ فائدہ نہیں (قاعدہ ہے) کہ جب رحمت الٰہی کے دروازے کسی پر کھلنے ہیں تو پہلے کسی بلا میں مبتلا کر کے امتحان لیا جاتا ہے اور جب کرم خداوندی و توجہ باری کسی کی معاون ہوتی ہے تو پہلے حوادث کے زہر کا گھونٹ پلایا جاتا ہے ؎ (ترجمہ)

خلعت و نعمت خدا سے سب مانگتے ہیں مگر دولت ملتی ہے اسکو جسکو خدا کڑی بلا میں مبتلا کرے؛ بہرحال سب چھوٹوں بڑوں کو مطمئن کریں اور مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کرائیں ؎ (ترجمہ) وہ گلدستہ دوسرے بازار کی رونق ہو گیا۔ اس پھول کی خوشبو نے آج دوسرے باغ مہکا دیا؛ اس واقعہ پر جو کچھ رنج و قلق ہوا اسکا کوئی علاج نہیں ؎ حکم خدا نہ تھا کہ ہم جاتے؛ وہ دن عنقریب آنیوالا ہے کہ ہم بھی جائینگے

ایکسو اناسیواں خط

عذرخواہی کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف میر عنایت حسین صاحب و میر ہدایت حسین صاحب و برخوردار نور چشم بعد ہدیہ سلام کے واضح ہو کہ بندہ عاجز حادثات میں گھرا ہوا ہے۔ حکم و قدر کوسوں دور ہے جو کچھ خدا نے قسمت میں لکھ دیا ہے میں اس پر شاکر ہوں اور نہ اس راہ فنا سے کسی کو روک سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الآیہ (میں صابروں کیساتھ ہوں) کی خوشخبری دی ہے۔ نور چشمی مرحومہ کیواسطے دعائے مغفرت کیا کریں۔ وراثت کا مسئلہ بھیج رہا ہوں۔ اسپر عمل کریں خدا تعالےٰ نے

برسند برایں کار بند شوند۔ زیادہ والسلام
مع الاکرام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہشتادم

دربارۂ سفارش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ خط شما در سفارش آمدہ کاشف مدعا شد چنانچہ خط بنام مولوی ابراہیم صاحب روانہ کردہ شد و دریں جا ہمہ خورد و کلاں بخیریت ہستند و من بعارضہ دوران درد سر وضعف بصر مبتلا ام باقی خیریت زیادہ والسلام خیر الختام بخدمت شریف شاہ آل احمد صاحب سلام و نیاز من برسانند و بہمہ کسان نیز موصول باد

مکتوب یکصد و ہشتاد و یکم

بابت تقسیم ترکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً مسلماً۔ از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مشہود باد کہ بفضلہ تعالیٰ مع صغار و کبار مقرون خیریت بودہ خیر و عافیت آں صاحبان مستدعی می باشند و دریں ولا نامہ نامی شما

فرمایا ہے فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ لہذا حقدار کو حق پہنچ جائے اسپر عمل در آمد کرو۔ زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

ایکسو اسیؔواں خط

سفارش کرنیکی اطلاع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بمطالعہ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ تمہارا سفارشی خط ملا کاشف مدعا ہوا چنانچہ ایک خط مولوی ابراہیم صاحب کے نام بھیج دیا گیا۔ اس جگہ سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں میں درد سر اور ضعف بصر میں مبتلا ہوں۔ باقی خیریت ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ شاہ آل احمد صاحب کی خدمت میں میرا سلام پہنچا دیں اور جملہ پرسان حال کو بھی۔

ایکسو اکیاسی واں خط

تقسیم میراث کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً مسلماً۔ عاجز محمد نذیر حسین۔ برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ مطالعہ گرامی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ بفضلہ تعالےٰ مع چھوٹے بڑے متعلقین کے اچھی طرح ہوں اور آپ صاحبان کی خیر و عافیت کا طلبگار۔ حال میں ایک والا نامہ مع استفتاء

مع بند استفتا رسیده موجب فرحت تازه ومسرت بے اندازه گردید برادر روز بروز ضعف غالب وہوش وحواس باختہ باوجود این ہجوم طلبہ حدیث ازبس مرا مضطر گردانیده بہرحال شکر ایزد منان شامل حال من شکستہ بال است وفتوای مطلوبہ تحریر کنانیده فرستاده می شود وپرظاہر است نزد علماء دین کہ مستحق نصف ترکہ مساۃ امیرن دختر اوست و نصفے آن برادر شفاعت حسین است وہردو برادر زادگان محروم اند چہ این ہر دو عصبہ بعید وبرادر عصبہ قریب است کہ مقدم میشود بر عصبہ بعید چنانکہ درکتب فقہ وفرائض مذکور است ترصد کہ از خیریت مزاج خود مع خیریت وابستگاں مطلع نموده باشند وبسید قاضی محمد اکبر غازی صاحب بعد سلام خواہند گفت کہ خط مرسلہ رسید وحال بوضوح پیوست۔ زیاده والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

مکتوب [۱۸۲] یکصد وہشتاد ودوم

سلام ودعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت گرامی قاضی فدا حسین صاحب ومظہر حسین صاحب ومیر عنایت حسین صاحب ومیر اصغر حسین صاحب وشاه صاحب مولانگر ومیر حاجی محمد حسن صاحب ومیر مظہر اسحق صاحب ومیر معونیت حسین صاحب ومیر عشرت حسین صاحب ومیر دلاور حسین صاحب وبرخورداران میر محمد ہارون صاحب ومیر محمد ایوب صاحب ومیر عبد الرزاق صاحب

پہنچکر موجب فرحت تازه ومسرت دن بدن کمزوری کا غلبہ ہے۔ ہوش وحواس اسکے باوجود طالبان حدیث کی کثرت مجھ و حد سے زیاده پریشان کرتی ہے بہرحال خدا کا فضل مجھ ناچیز کے شامل حال ہے۔ فتوے کا جواب لکھ کر بھیجا جاتا ہے۔ علماء دین کے نزدیک آدھے مال کی وارث اسکی بیٹی امیرن اور آدھے مال کا وارث اس کا بیٹا شفاعت حسین ہے اور دونوں بھتیجے محروم ہیں چونکہ یہ دونوں عصبہ بعید ہیں اور بھائی عصبہ قریب ہے جو عصبہ بعید پر مقدم ہے کتب فرائض فقہ میں اسی طرح موجود ہے۔ اُمید ہے کہ اپنی اور جملہ متعلقین کی خیر وعافیت مزاج سے اطلاع دیں گے۔ اور سید قاضی محمد اکبر صاحب کو سلام فرمادیں گے کہ تمہارا خط پہنچ گیا ہے۔ کما حقہ حال معلوم ہوا۔ زیاده والسلام مع الاکرام خیر الختام۔

ایک سو بیاسی [۱۸۲] واں خط

سلام ودعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قاضی فدا حسین صاحب ومیر مظہر حسین صاحب ومیر عنایت حسین صاحب ومیر اصغر حسین صاحب وشاه صاحب مولانگر ومیر حاجی محمد حسین صاحب ومیر مظہر الحق صاحب ومیر معونت حسین صاحب ومیر عشرت حسین صاحب ومیر دلاور حسین صاحب وبرخورداراں میر محمد ہارون صاحب ومیر محمد ایوب صاحب ومیر عبد الرزاق صاحب

وغیرہم من الاحباب تحفہ سلام ودعا رمن برسانند و نیز از برخوردار شریف وطفلان او آداب تسلیم و نیاز واصل باد۔

مکتوب یکصد وہشتاد وسوم[۱۸۳]

درباره سفر پورب و مراجعت از کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً مسلماً۔ برادر مہرپرور سیادت سیر سعادت اختر مقبول کونین میر سجاد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از عاجز محمد نذیر حسین بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشہود خاطر رافت پذیر باد۔ الحمد للہ کہ حالم وتبعہ بخیریت است ومژدہ خیر و عافیت مزاج مبارک آں والا گہر مدام مستدعی می باشد مشفقا ایں خاکسار بتاریخ بست وششم ماہ صفر از اینجا روانہ آں سمت شدہ بود ودر ہر منزل ۲و ۲و ۳ـ ۳ـ مقام افتادہ تا کہ قریب کانپور رسیدم کہ از چند اہلکاران انگریزی ملاقات شدہ عند التذکرہ گفتند کہ جناب گورنر بہادر عنقریب در دہلی نزاہت افزا خواہند بود ونیم از شہر مذکور مسمار برائے اقامت وبود وباش افواج کردہ شود پس ایں عاجز بریں سمتی ازاں مقام بازگشتہ مراجعت دہلی نمود چہ اتصال شہر بکشمیری دروازہ کہ نزدیک آن بود وباش ما است اغلب کہ منہدم شود کہ در کشمیری دروازہ وحوالی آں اقامت افواج الحال ہم است شاید زیادہ تر میدان وسیع وفراخ ہماں جا قرار یابد۔

وغیرہ احباب کی خدمت میں تحفہ سلام ودعا پہنچے نیز برخوردار شریف حسین اور اسکے بچوں کی طرف سے آداب تسلیم ونیاز قبول ہو۔

ایکسو تراسی واں خط[۱۸۳]

حال روانہ ہونیمیں پورب کے اور راستے سے واپس ہونیمیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً مسلماً برادر مہرپرور سیادت سیر سعادت اختر مقبول کونین میر سجاد حسین صاحب سلمہ ربہ اللہ تعالیٰ۔ عاجز محمد نذیر حسین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عالی ہو۔ الحمد للہ مع متعلقین میں اچھی طرح ہوں اور آں والا گوہر کی خیر وعافیت مزاج مبارک کی خوشخبری کا ہمیشہ اُمیدوار۔ مشفق! یہ خاکسار بتاریخ ۲۶ صفر یہاں سے اسطرف روانہ ہوگیا تھا اور ہر منزل میں ۲دو ۲دو تین ۳تین جگہ ٹھہرنا پڑا یہانتک کہ کانپور کے قریب پہنچ گیا کہ چند انگریزی اہلکاروں سے ملاقات ہوئی باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ جناب گورنر بہادر عنقریب ہی رونق افروز ہونگے اور چھاونی کے واسطے آدھی دہلی کے مسمار کرنے کا حکم دینگے پس یہ عاجز اس بات کو سن کر وہاں سے واپس دہلی کو آگیا۔ آدھا شہر کشمیری دروازے کے متصل ہے اور وہیں میں رہتا ہوں غالباً یہی حصہ گرایا جائے اس لئے کشمیری دروازے اور اسکے اردگرد فوجیں ٹھہری ہوئی ہیں شاید کہ اس جگہ کو وسیع وفراخ کرنے کا حکم ہوجائے تو اس میں محلہ سارا کا سارا مسمار

[۱] جناب حافظ سید محمد سجاد حسین صاحب حضرت میاں صاحبؒ کے برادر خورد اور مجید دیندار اور متقی اور داماد حضرت میاں صاحبؒ کے [illegible]

دریں محلہ پنجابی کٹڑہ در انہدام خواہد آمد لہذا قصد کردہ رجوع و معاودت نمودم کہ اگر ایں چنیں اتفاق افتادہ از سر نو ویرانی و پریشانی اہل و عیال خواہد بود باید دید کہ بعد آمدن حاکم کلاں کہ تا ایستم خبر ورود اینجا مشہور است حال مسمار شدن کدام مقرر و متعین میشود و نیز سبب باز گشتن تا حادثہ عظیم جانکاہ شد یعنی دختر کلاں مسماۃ ام الکرام کہ نہ وہ سالہ است بتاریخ نہم دہم ماہ ربیع الاول از بالائے بام زیر افتاد کہ تمام سر کوفتہ شد کہ سہ چہار ثار خون از مغز و دماغش رفت و استخوان سر و دست شکستہ شد و تا وہ روز ہوش و حواس نبود و پاس زیست کسے را نبود و در روز متواتر بر سرش آب چکانیدہ شد بعد ہفتہ عشرہ من وجہ ہوش آمد و ہوشیار شد بعدہ بتدبیر بندش استخوان شکستہ کردہ شد امروز کہ تاریخ ہفتم ماہ جمادی الاول است یک پنجاہ روز بر و بگذشت و ڈاکٹر سرکاری در ہر ہفتہ می آید و معالجہ آں میکند و می گوید کہ انشاء اللہ تعالیٰ استخوان صحیح مندرج خواہد بود خاطر جمع دارند لیکن تا وقتیکہ ایستادہ نہ شود و نشتہی نکند حالش معلوم نگردد پس ما دریں حادثہ شب و روز سرگردان و پریشان می مانیم و زخم سر ہم دو یا ندمال نیاوردہ از آں زخم ریم و خون می بر آید باید دید تا کے ازیں بلائے ناگہانی نجات می یابیم انشاء اللہ تعالیٰ بعد فراغت و صحت برخورداری در عرصہ یک دو ماہ تا پھاگن از اینجا روانہ آں سمت خواہم شد دعا فرمایند کہ زود تر او را شفا حاصل شود کہ دل را طمانیت گردد و باقی احوال پر اختلال بروقت ملاقات بتقریر آید و از حیطہ تحریر

ہو جائیگا۔ اس بنا پر میں نے وہاں سے واپسی کا ارادہ کیا کہ اگر ایسا ہوا تو نئے سرے سے اہل و عیال کی پریشانی لاحق ہو جائیگی۔ دیکھنا چاہیے بڑے صاحب کے آنے کے بعد کہ ۳۰ تک آپکی خبر ہے شہر کا کونسا رخ مسمار کرنیکا حکم ہوتا ہے اور نیز واپسی کا دوسرا سبب ایک زبردست حادثہ جانکاہ ہوا یعنی بڑی لڑکی ام الکرام جو نو دس برس کی ہے ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کوٹھے سے گر پڑی سر پاش پاش ہو گیا اس سے تین چار سیر خون نکلا سر کی اور ہاتھوں کی کھال ہڈیاں پارہ پارہ ہو گئیں۔ دس روز تک بیہوش رہی۔ زندگی کی آس ٹوٹ گئی تھی۔ دو روز تو متواتر اسکے سر پر پانی ٹپکایا ہفتہ عشرہ کے بعد ذرا سا ہوش آیا اور ہوشیار ہوئی تب مرہم پٹی کی گئی۔ آج ۷ جمادی الاول کو پورے اکیاون دن ہو گئے ہیں سرکاری ڈاکٹر ہر ہفتہ آتا ہے اور علاج کر رہا ہے اسکا قول ہے کہ انشاء اللہ ہڈیاں جڑ جائیں گی خاطر جمع رکھیں لیکن جب تک کھڑی نہ ہو جائے چلنے پھرنے نہ لگے اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

پس ہم اس ہولناک واقعہ کی وجہ سے رات دن چکر میں ہوں سر کے زخم ابھی تک مندمل ہونے شروع نہیں ہوئے ان سے پیپ و خون جاری ہے۔ دیکھئے کب تک ہم لوگ اس بلائے ناگہانی سے نجات پاتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ برخورداری کی صحت و فراغت کے بعد ایک دو مہینے میں پھاگن تک اُدھر روانہ ہوں گا۔ دعا کریں خدا تعالیٰ جلد از جلد اس کو شفا عطا فرمائے تاکہ اطمینان حاصل ہو باقی احوال پر اختلال ملاقات کے وقت کہوں گا۔ تحریر میں نہیں آ سکتے۔

اکثر پنجابی حضرات رہتے تھے اور یا سر سید بھی اکثر ٹھیرتے تھے اسی سبب سے پنجابی کٹڑہ مشہور تھا اس محلہ میں ایک مسجد سنگ سرخ کی تھی جو کہ نواب ... [illegible]
نے تعمیر فرمائی تھی اور حضرت جناب مولوی عبد الخالق صاحب خسر حضرت میاں صاحب کے شاگرد رشید حضرت مولانا شاہ اسحاق صاحب ... [illegible]

فارغ است و عقد نکاح برخوردار کامگار مبارک و
میمون باد و از ہمہ خورد و کلاں درجہ بدرجہ تسلیم و سلام برسانند
از برخوردار شریف حسین و ام الکرام و سیدۃ النساء و والدہ
ایشاں بآں صاحبان تسلیم و سلام مستجاب باد زیادہ والسلام
مع الاکرام خیر الختام ۔

مکتوب یکصد و ہشتاد و چہارم[۱۸۴]

درباب ادراک خیریت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ از دیر خیر و عافیت آں برادرم مع متعلقان بوضوح نہ پیوستہ از ایں جہت تردد و تفکر لاحق حال پر ملال است لازم کہ خوشنودی مزاج خود و از مژدہ خبر خیر دیگر وابستگان مسرور می نمودہ باشند کہ من وجہ طمانیت حاصل شود و حال خود چہ نویسم کہ ضعف و ناتوانی و دوران سر از بس غالب است تاہم ہمہ امور مرجوعہ حتی الوسع سرانجام می دہم عاقبت ما و شما بخیر باد و برب العباد و ہمہ خورد و کلاں در اینجا بخیریت اند و ہدیہ تسلیم و سلام می رسانند مقبول باد و از ما و از دیگر خورد و کلاں اینجا را دعا و سلام برسانند زیادہ السلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہشتاد و پنجم[۱۸۵]

درباب ادائے فدیہ عوض قضائے نماز ثابت نشد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برخوردار کامگار کا عقد نکاح مبارک ہو سب چھوٹے بڑوں کی طرف سے درجہ بدرجہ تسلیم و سلام پہونچے برخوردار شریف حسین اور ام الکرام و سیدۃ النساء اور ان کی والدہ کی طرف سے آپ صاحبان کی خدمت میں سلام قبول ہو زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام ۔

ایک سو چوراسی واں خط[۱۸۴]

دریافت خیر و عافیت کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین میرے بھائی میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مطالعہ گرامی بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ عرصہ سے آپکی مع متعلقین خیریت معلوم نہیں ہوئی اور خیر خبر کی خوشخبری سے مسرور نہیں ہوا کہ کسیقدر اطمینان ہوتا۔ اپنا حال کیا لکھوں کمزوری نقاہت اور درد سر کا غلبہ ہے۔ تاہم جن امور کے متعلق لکھا ہے ان کو پورا کر دوں گا۔ خدا ہمارا تمہارا انجام بخیر کرے ۔ تمام خورد و کلاں یہاں اچھی طرح ہیں ہدیہ تسلیم و سلام عرض کرتے ہیں قبول ہو۔
ہماری طرف سے خورد و کلاں کو دعا و سلام پہنچے۔

والسلام خیر الختام ۔

ایک سو پچاسی واں خط[۱۸۵]

قضا نمازوں کے بارے میں گندم دینا ثابت نہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت میاں صاحبؒ کی حقیقی صاحبزادی تھیں جو نہایت عابدہ اور غربا پرور دیندار تھیں اور آپکا مکان اتبک عقب کتبخانہ نذیریہ عام موجود ہے [illegible] والدہ محمد کے [illegible]
اور نہایت متواضع احد معاں نور ہیں۔ اور جناب مولوی حکیم سید محمد عبد الحفیظ صاحب کی اہلیہ محترمہ ہیں ۔ اور ان کا نام صاحبزادہ [illegible]

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم
میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی رسیدہ کاشف مدعا گردید
برادرا عوض نماز قضائی نماز دو سیر گندم دادن از قرآن وحدیث
ثابت نمی شود - این از اجتہاد فقہائے حنفیہ است
بفہم قاصر من موجب ثواب دائمی این است کہ سہ چہار
قرآن مجید ترجمہ خرید کردہ بہر شخص لائق کہ قرآن مجید خوب
خواندہ باشد وقف کردہ دہند کہ در تلاوت او مدام باشد
کہ بدین ذریعہ تا بقائے آن ثوابش بمرحومہ برسد یا یک
نسخہ صحیح بخاری شریف خریدہ وقف کردہ دہند کہ مدت مدید
ثواب باو جاری ماند و این امر احسن واولی است مطابق فرمودہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منجملہ خیرات جاری شمردہ شود
آئندہ ہرچہ مناسب دانند بعمل آرند ودرینجا ہمہ خورد وکلاں
بخیریت اند وخیر وعافیت شما مع وابستگان خواستہ می باشند
وہمہ کس سلام ودعا از من برسانند از برخوردار شریف حسین
ومیر شاہجہاں ودیگر طفلان تسلیم وسلام موصول باد ترسید
کہ از خیریت نامجات مسرور الوقت می نمودہ باشند زیادہ
السلام مرقومہ ۲۸ شہر صفر ۱۳۰۲ھ

۱۸۶ مکتوب یکصد وہشتاد وششم

درباب ادراک خیریت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین
صاحب سلمہ اللہ تعالی بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح

عاجز محمد نذیر حسین - میرے بھائی میر توسل حسین
صاحب سلمہ ربہ بالخیر کے مطالعہ گرامی السلام علیکم کے
واضح ہو کہ والا نامہ موصول ہو کر کاشف مدعا ہوا - بھائی
قضا نماز کے واسطے فی نماز دو سیر گیہوں خیرات کرنے قرآن
وحدیث سے ثابت نہیں یہ صرف فقہائے حنفیہ کا اجتہاد
ہے میری عقل ناقص میں ہمیشہ ثواب کی صورت یہ ہے
کہ تین چار قرآن شریف مترجم خرید کر پھر اس شخص کو جو
قرآن مجید بخوبی پڑھ سکتا ہو عطا کر دیں تاکہ وہ اسی میں
تلاوت کیا کرے اس ذریعہ سے جبتک قرآن شریف
موجود رہیگا مرحومہ کو ثواب ملتا رہیگا - یا ایک نسخہ بخاری
شریف کا خرید کر وقف کر دیں تاکہ عرصہ دراز تک ثواب ملتا رہے اور یہ
امر احسن واولی ہے اور فرمان مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بموجب یہ صدقہ جاریہ
ہو جائیگا - آگے جو مناسب جانیں کریں یہاں سب چھوٹے
بڑے اچھی طرح ہیں اور تمہاری مع متعلقین خیر وعافیت کے
خواستگار ہیں میری طرف سے تمام آدمیوں کو سلام پہنچا دیں -
برخوردار شریف حسین ومیر شاہجہاں اور بچوں کی طرف سے تسلیم و
سلام پہونچے امید ہے کہ خیریت کے خطوط آپ بھیجتے رہا کرینگے
زیادہ والسلام مرقومہ ۲۸ ماہ صفر ۱۳۰۲ھ

۱۸۶ ایکسو چھیاسیواں خط

دریافت خیریت میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بھائی میر توسل حسین صاحب
سلمہ اللہ تعالی بمطالعہ گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے

باد کہ عرصہ دراز گذشت کہ از خیر و عافیت مزاج خود یاد شاد نکردند لہذا خاطر فاتر متردد و متفکر می ماند لازم کہ از صحت و تندرستی مزاج مع متعلقان مسرور و کامگار سازند کہ طمانیت حاصل شود و اکثر در اعضا تشکنی و دوران سر مبتلا می ماند طوعاً و کرہاً سبق طلبہ و اجراء فتوی نویسی حسب مقدور کردہ می شود حاجی احمد اللہ صاحب رحیم آبادی بتقریب شادی پسر محمد یاسین چہار قطعہ بہزار منت و سماجت نوشتند لاچار تکلیف برخود گوارا کردہ آمدن اینجا قبول کردم ہرگاہ تاریخ شادی خواہ در ماہ رجب یا شعبان مقرر خواہد شد افتاں و خیزاں خواہم آمد اطلاعاً گذارش کردہ شد و چگونگی مزاج برخوردار عبد الرزاق ہم اطلاع دہند کہ بہ نسبت سابق تخفیف تندرستی است یا نہ و دریں جا ہمہ بخیریت ہستند از خورد و کلاں ہدیہ سلام قبول باد زیادہ السلام خیر الختام و بشاہ صاحب نیز سلام من خواہند گفت

مکتوب[187] یکصد و ہشتاد و ہفتم

دربارہ علالت خویش و رحلت مولوی عبد الرب صاحب وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہٗ بالخیر بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ واضح باد کہ نامہ نامی رسیدہ کاشف مدعا گردید از ماہ ذی الحجہ کثرت تپ و لرزہ از بس است کہ در خانہ تندرست باشد یا نہ شدہ و ہیضہ نیز دامن چنانچہ دیروز کہ روز جمعہ بود مولوی عبد الرب انتقال کردند

واضح ہو کہ مدت دراز ہوئی آپ نے اپنی خیر و عافیت سے مطلع کر کے شاد نہیں کیا بدیں وجہ دل کو بیکلی ہے تم کو چاہیئے کہ صحت و تندرستی اپنی مع متعلقین کے لکھو۔ تا کہ تسکین ہو۔

اکثر اعضاء شکنی اور دوران سر رہنے لگا ہے مجبور ہو کر طلباء کا سبق اور فتویٰ نویسی جتنی طاقت ہے کرتا رہتا ہوں حاجی احمد اللہ صاحب رحیم آبادی نے اپنے صاحبزادے محمد یٰسین کی شادی میں شرکت کیواسطے مجھ کو مجبور کر دیا ہے ہزار طرح کی منت و عاجزی کے چار خط بھیجے آخر میں نے دعوت قبول کر لی رجب یا شعبان جب بھی تاریخ مقرر ہو گی جس طرح بنے گا پہنچوں گا۔ اطلاعاً لکھدیا ہے برخوردار عبد الرزاق کا مزاج کس طرح ہے۔ لکھیں پہلے کی نسبت اب طبیعت کیسی ہے اچھی طرح ہیں یا نہیں یہاں سب طرح خیریت ہے خورد و کلاں کی طرف سے ہدیہ سلام قبول ہو زیادہ والسلام خیر الختام۔ شاہ صاحب کو سلام کہدیں۔

ایکسو ستاسی[187] واں خط

اپنی علالت کا حال و مولوی عبد الرب و مولوی عبد الرضا صاحب کے انتقال کی خبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین۔ میرے بھائی میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بمطالعہ گرامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے واضح ہو کہ نامہ نامی پہنچا کاشف مدعا ہوا بقرعید کے مہینے سے تپ و لرزہ پھیلا ہوا ہے۔ کسی گھر میں کوئی ایک تندرست ہو تو ہو۔ ہیضے کی بھی یہی کیفیت ہے کل بروز جمعہ مولوی عبد الرب کا انتقال ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔ وعرصہ پنج و شش ماہ
گذشتہ کہ مولوی عبد القادر رحلت گزین دار البقا شد ارادہ
مصمم بود کہ در آخر سفر عقد نکاح ہردو برخوردار کردہ دہم و
بر وقت قریب شمارا طلب کنم لیکن ملتوی ماند وہرگاہ صورت
نقش پذیر خواہد بود اطلاع خواہم داد حالا از بخار فرصت نیست
شادی کجا و مرا دوران سر پامال کردہ است و ہجوم طلبا زیادہ تر
گران بار و برخوردار عبد السلام از دہ روز در تپ مبتلی و دیگر
طفلان ہم دریں بلا گرفتار و عبد الحکیم راہر چند مانع شدم مگر نماند
وعرصہ پانزدہ روز میگذرد کہ مولوی محمد حسین بٹالوی برائے ملاقات
من آمدہ بودند وقت صباح رسیدند و بوقت شام بعد
مغرب واپس رفتند و محمد حسین دیگر است کہ ارادہ اجرائے مدرسہ
می دارد باقی خیریت و خیر و عافیت شما مطلوب زیادہ السلام علیکم
خیر الختام وہمہ خورد و کلاں سلام و دعا موصول باد

مکتوب[۱۸۸] یکصد و ہشتاد و ہشتم

دربارہ ادراک حال سید محمد عبد الحفیظ صاحب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین
صاحب سلمہ اللّٰہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح باد کہ نامہ نامی در استفسار حال برخوردار عبد الحفیظ
رسیدہ کاشف مدعا گردید برادر برخوردار مذکور در ینجا نیامدہ
شاید بطرف ترہٹ رفتہ باشد و ما ہمہ متعلقان بخیریت ایم
وہمہ صاحبان انجا سلام و دعا برسانند و گاہ گاہے از
خیریت مزاج خود مع وابستگان مسرور می نمودہ باشند

پانچ چھ مہینے ہوئے کہ مولوی عبد القادر کا انتقال ہو چکا ہے
پختہ ارادہ تھا کہ صفر کے اخیری ایام میں دونوں لڑکوں کا
نکاح کر دوں گا اور عین وقت پر تم کو بلا لوں گا مگر وہ ملتوی
ہو گیا اب جب تاریخ مقرر ہوگی اطلاع دوں گا اس وقت تو
بخار ہی سے فرصت نہیں شادی کہاں ؟ سر کے چکروں نے
مجھ کو بد حواس کر رکھا ہے ۔ اور ہجوم طلبا ، مزید براں برخوردار
دس روز سے بخار میں مبتلا ہے اور بچے بھی اس مرض میں
گرفتار ہیں اور عبد الحکیم کو بہتیر سمجھایا نہ مانا
پندرہ روز ہوئے مولوی محمد حسین بٹالوی مجھ سے ملنے آئے
تھے صبح کو تشریف لائے شام کو واپس تشریف لے گئے ۔ جس
محمد حسین نے دوسرا مدرسہ کھولنے کا ارادہ کیا ہے وہ کوئی اور
شخص ہے ۔ باقی خیریت اور تمہاری خیر و عافیت مطلوب زیادہ
السلام خیر الختام ۔ سب چھوٹے بڑوں کو سلام و دعا پہنچے ۔

اکسو اٹھاسیواں[۱۸۸] خط

سید محمد عبد الحفیظ کے حال سے استفسار

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین برادرم توسل حسین صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ مطالعہ گرامی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کے واضح ہو کہ جناب کا نامہ نامی برخوردار عبد الحفیظ کے
دریافت حال کا پہونچا ۔ کاشف مدعا ہو - - - -

- - - - - - - - - - - - -

بھائی برخوردار موصوف یہاں نہیں آئے غالباً ترہٹ چلے
گئے ہونگے اور ہم مع متعلقین اچھی طرح ہیں وہاں کے

---

(۱) جناب سید محمد ابو الحسن صاحب ابن مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم) لڑکوں سے مراد ہیں

کہ موجب طمانیت گردد زیادہ السلام خیر الختام

مکتوب یکصد و ہشتادو ہم ۱۸۹

بابت نوکری محمد انیس الحق صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی میر توسل حسین سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ خط والدہ انیس الحق در بارہ نوکری برخوردار مذکور آمدہ بود کہ دراں اظہار تکلیف خرچ روز و شب ہم بود لیکن نوکری بر لیاقت موقوف است و لیاقت ندارد پس چگونہ نوکر شود چنانچہ پرچہ ملفوف ہذا است و نوٹ دہ روپیہ دریں خط فرستادہ می شود آں را بوالدہ انیس الحق خواہند داد و شما ہم چیزے بچیزے سلوک می کردہ باشند کہ بجز شما۔

مکتوب یکصد و نود و ہم ۱۰۹

در بارہ فروخت زیور و خرید کتب دینی جہت وقف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ نامہ سامی آں عزیز رسیدہ کاشف مدعا گردید فی الواقع بدیہا نقرہ ہمدست ظہور الدین کہ فرستادہ بودند بمن رسانید

جمیع صاحبان کی خدمت میں سلام و دعا پہنچے کبھی کبھی اپنی اور جملہ متعلقین کی خیریت سے خبر دیکر خوش کر دیا کریں مزید اطمینان کا باعث ہوگا زیادہ والسلام خیر الختام

ایکسو نواسی واں خط ۱۸۹

میاں انیس الحق کی نوکری کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی . . . میر توسل حسین سلمہ اللہ تعالیٰ . . . . . بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح ہو کہ انیس الحق کی والدہ کا خط انیس الحق کی نوکری کیلئے آیا تھا اور اس میں کھانے پینے کی تنگی کا حال بھی لکھا تھا لیکن نوکری لیاقت پر موقوف ہے اور صاحبزادہ لیاقت رکھتے نہیں لہذا وہ نوکر کس طرح ہو سکتے ہیں چنانچہ اسی مطلب کا ایک پرچہ ملفوف ہے نیز دس روپے کا نوٹ بھیج رہا ہوں وہ انیس کی والدہ کو دیدو اور تم بھی تھوڑی بہت امداد کرتے رہا کرو۔

ایکسو نوے واں خط ۱۰۹

زیور فروخت کر کے کتابیں دینیات خرید کر کے وقف کر گئیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز نذیر حسین۔۔ بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح ہو کہ تمہارا خط پہنچا کاشف مدعا ہوا۔ چاندی بدھی جو آپ نے ظہور الدین کے ہاتھ بھیجی تھی مجھ کو مل گئی بھائی! بڑی مشکل ہے

ح ۵ میاں انیس الحق صاحب حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے ہیں۔ کتنے سال زیست۔ تفصیل معلوم نہ ہو سکی [illegible]

برادرا بهزار خرا نے بمقابلہ مبلغ سی ۳۴ و چار روپیہ ہشت آنہ فروخت شد و چند صرافان و زرگران سی روپیہ می دادند کہ دریں آمیزش بسیار است بعد گداختن ارادہ خرید مے داشتند آخر الامر یک صراف گفت کہ اگر بقیمت سی و چہار روپیہ منظور باشد بغیر گداختن می گیریم لہذا بدست او بہمان قیمت مذکور دادہ شد ازیں مبالغ دو کتاب یکے صحیح بخاری دوم نسائی و یکے سہ ترجمہ قرآن مجید گرفتہ شد بہ نیت وقف او خداوند کریم قبول فرماید و ثوابش بآں برخورداری مرحومہ مدام تا بقائے آں برسد باقی خیریت است و ضعف غالب و طاقت مسلوب و کثرت طلبہ ہر روز ارسال خط عزم میداشتم اتفاق نمی شد امروز روز جمعہ توفیق الٰہی رفیق شد کہ جواب خط شما بسبب ارسال گردید بہمہ خورد و کلاں سلام و دعا برسانند خصوصًا بشاہ صاحب و از برخوردار شریف حسین و دیگر طفلان بآں صاحبان تسلیم و سلام موصول باد زیادہ السلام خیر الختام ۱۵ شہر شعبان المعظم ۱۳۰۲ھ

مکتوب یکصد و نود و یکم

دربارہ وصولی نوٹ و التوائے عقد نور چشمیان مع دیگر حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی میر سجاد حسین صاحب[1] سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مشہود رائے سامی باد کہ ایں نواحی بفضل الٰہی خیریت است و خیر و عافیت

چونتیس روپے آٹھ آنے کی وہ بکی ہے چند صرافوں اور سناروں نے تیس روپے لگادئے تھے اور کہتے تھے کہ اس میں کھوٹ زیادہ ہے لہذا پگھلانے کے بعد خریدیں گے آخیر میں ایک صراف نے کہا کہ اگر چونتیس ۳۴ روپے منظور ہوں تو بغیر پگھلائے میں لے سکتا ہوں۔ لہذا اسکے ہاتھ بیچ دی اور اس رقم سے ایک صحیح بخاری ایک مسلم اور تین قرآن شریف مترجم خرید کر وقف کر دئے ہیں خدا قبول کرے اور اُن کا ثواب مرحومہ کو عطا فرمائے باقی خیریت ہے۔ ضعف کا غلبہ ہے ناطاقتی حد سے زیادہ ہے طلبا بڑھتے جاتے ہیں۔ برادرا خط لکھنے کا ارادہ روز کرتا تھا ممکن نہ ہوسکا آج جمعہ تھا فضل الٰہی شامل حال ہوا جواب خط تم کو ہفتہ کے دن لکھ بھیجا تھا سب چھوٹوں بڑوں کو دعا و سلام پہنچا دیں۔ خصوصًا شاہ صاحب کی خدمت میں۔

برخوردار شریف حسین و دیگر بچوں کی طرف سے جملہ صاحبان کی خدمت میں تسلیم و سلام پہونچے

زیادہ السلام خیر الختام

ایکسو اکیانوے واں خط

وصولی نوٹ کے بارے میں اور حال تاخیر عقدین نور چشموں کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین میر سجاد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح ہو کہ ان اطراف میں خدا کے فضل سے خیریت ہے اور آنجناب کی خیر و عافیت مطلوب

[1] حضرت میاں صاحبؒ کے چھوٹے بھائی تھے۔ ۱۲

آن صاحب مطلوب نامہ نامی صحیفہ گرامی مع قطعہ نوٹ پنجاہ روپیہ میر توسل حسین صاحب بتاریخ بست و ہشتم ماہ ذیقعدہ رسیدہ کاشف مدعا گردید و بمعرض وصول درآمد جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین برادرا پیشتر قطعہ نوٹ پنجاہ روپیہ آنصاحب فرستادہ بودند کافی بود درایں مرتبہ فرستادن ایشان مناسب نبود چراکہ تکلیف مالا یطاق قابل تحمل نمی شود و خرچ و اخراجات آنجا ہم از اہم المہمات است خیر ہرچہ ساقی ماریخت عین الطاف است والادہ جازمہ میداشتم کہ بتاریخ چہاردہم یا پانزدہم ذی الحجہ عقد ہر دو برخورداری کردہ دہم ولیکن درحادثہ چیچک دختر ام الکرام و سلمٰی دختر خورد برخوردار شریف حسین از بس مبتلا شدند ہنوز رو بہ تنزل نیاوردہ است وبے نہایت نمودار گشتہ کہ صورت مجروح گردیدہ است او شافی مطلق زود تر شفا بخشد و ازایں بلا نجات دہد بشرط خیریت تا بستم یا بست و پنجم ماہ ذی الحجہ انصرام پذیرد و آیندہ ارادۃ اللہ غالب است معلوم نیست کہ کسے سرانجام یابد دعا فرمایند کہ بخیریت تمام ازیں بارگران سبکدوش شوم و حال مرض اہلیہ چہ بیان سازم الآن کما کان است الغرض چند درچند گرفتار ام و غم والم از فرقت برخورداری سیدۃ النساء مرحومہ مارا پامال کردہ است وایں شعر آمد کاربرآید ما اضطرار سیت نا اختیاری دیدن از قہقہہ کبک خرامان حافظ کہ از سرپنجہ شاہین قضا غافل بود الرحیم الرحمٰن صبر عطا فرماید کہ کار ہر دو جہاں برآید تر صد کہ برآیندہ از خیریت نامجات خود طمانیت بخشند زیادہ السلام مع الاکرام خیر الختام۔

بمطالعہ گرامی مولوی جانعلی صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح باد کہ دریں جا خیریت و خیر و عافیت آں

عنایت نامہ پہنچا حال کھلا اور میر توسل حسین صاحب کے مبلغ پچاس روپے ۲۸ ذیقعدہ کو وصول ہوئے جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین اے بھائی اس سے پہلے بھی انہوں نے پچاس روپے بھیجے جو کافی تھے اب بھیجنے مناسب نہ تھے اسلئے کہ حد سے زیادہ تکلیف طاقت سے باہر ہوا کرتی ہے اور خود اُن کے اخراجات بھی بہت کچھ اہم ہیں خیر ہم کو ہمارا محسن جو کچھ دے سر آنکھوں پر بقرہ عید کی چودھویں پندرھویں تاریخ دونوں بچیوں کے نکاح کا پختہ ارادہ تھا مگر ام الکرام اور برخوردار شریف حسین کی چھوٹی لڑکی سلمٰی بیگم[عہ] مرض چیچک میں بری طرح مبتلا ہوئی ہیں ابھی دہنا تو کہاں وہ تو اتنی بڑھی ہے کہ زخم ہوگئے ہیں۔ شافی مطلق جلد تر شفا بخشے اور اس بلا سے نجات دے۔ بشرط صحت انشاء اللہ تعالیٰ ذی الحجہ کی بیسویں یا پچیسویں کو یہ مبارک کام انجام پائے گا۔ پھر بھی مشیت الٰہی غالب ہے۔ معلوم نہیں کہ کب پورا ہو دعا کریں کہ میں بخیریت اس بارگراں سے سبکدوش ہوجاؤں گھر کی بیماری کا حال کیا لکھوں بس جو پہلے تھا وہی اب بھی ہے۔

الغرض چند در چند مصائب کا شکار ہوں اور برخورداری سیدۃ النساء[عہ] مرحومہ کی جدائی کے صدمے نے تو بہراکچلا کر دیا ہے ؎ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی صاحبزادی تھیں جنہوں نے کمسنی میں وصال فرمایا۔

اُمید ہے کہ آیندہ اپنی خیر و عافیت کے خطوط سے محظوظ کرتے رہا کریں گے زیادہ والسلام خیر الختام۔

مولوی جانعلی صاحب! سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ واضح ہو کہ یہاں پر خیریت ہے اور خیر و عافیت اُن[جناب]

عہ صاحبزادی سیدہ سلمٰی بیگم صاحبہ مرحومہ مغفورہ جو نہایت فہمیدہ تھیں زوجہ محترمہ جناب شاہ احمد عمر صاحب مرحوم مغفور پیرا

آنصاحب مسئول واز ہمہ طفلان و شریف حسین تسلیم و
سلام موصول باد

مکتوب یکصد و نود و دوم ۱۹۲

حالت علالت خویش و انتشار بخار وبائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین - بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین
صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد
کہ بفضلہ تعالیٰ در ینجا خیریت است و خیر و عافیت آنصاحب
مع متعلقان مطلوب دو قطعہ خط آنصاحب متواتر رسیدہ
کاشف مدعا گردیدہ بود لیکن از دو ماہ بلکہ آخر شعبان بیماری و
باری بخار بحدے منتشر و واقع شد کہ ہزارہا مردم مردند و کفار
اکثر و مسلمان کمتر و ہیچکس ازیں حادثہ باقی نماندہ در ہر خانہ
مردماں در تپ و لرزہ بودند و تا ہنوز باقی است و ما ہم دریں
حادثہ گرفتار بودیم بفضل تعالیٰ شفا یافتیم و بخیریت ایم در کشاکشی
ایں مرض پریشان بودیم و ہوش و حواس برجا نبود حالا ہمہ را
افاقہ است حالا جواب مسئلہ فرستادہ میشود خواہد رسید
و زرگر یکہ ساخت زیورات ازو متعلق است از دو ماہ بنجار
از بس بیمار است ہرج زر نگاشتہ شد الغرض ہر حرفہ معطل
و بیکار چوں چیزے کار برآری میشود ترصد کہ از خیریت مزاج
ہمہ خورد و کلاں و خواہند نوشت کہ من وجہ
طمانیت بودہ باشد فقط

زیادہ والسلام خیر الختام

کی مطلوب - تمام بچوں اور شریف حسین کی جانب سے تسلیم و
سلام قبول ہو -

اکیسو بانوے واں خط ۱۹۲

حال اپنی علالت کا اور وبائی بخار شہر میں پھیلنے کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین
صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، - واضح ہو کہ
خدا کے فضل و کرم سے یہاں پر خیریت ہے اور آں جناب کی مع
متعلقین خیر و عافیت مطلوب آنجناب کے دو خط آگے پیچھے ملے -
کاشف مدعا ہوئے لیکن دو مہینے سے بلکہ اخیر شعبان سے بیماری
اور ملیریا کا بخار اس قدر زور پر ہے کہ ہزاروں آدمی مرچکے ہیں
جن میں کفار زیادہ تعداد میں مرے مسلمان تھوڑے سے اور اس
حادثہ سے شاید ہی کوئی بچا ہو - گھر گھر آدمی تپ و لرزہ میں مبتلا
ہیں اور اسکا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے - ہم بھی اس میں مبتلا ہو گئے
تھے اللہ کے فضل سے تندرست ہو گئے اور اب اچھی طرح ہیں -
اس مرض کی کشمکش میں سخت پریشان تھے ہوش و حواس پراں
تھے اب ہر جگہ افاقہ ہے سر دست مسئلہ کا جواب بھیجا جاتا ہے پہونچ
جائیگا اور جس سنار کو زیورات بنانے کے واسطے دے رکھے ہیں
وہ بھی دو ماہ سے سخت بیمار ہے - اس لئے بھی ہرج واقع ہوا غرض یہ
ہے کہ ہر حرفہ والا بیکار ہے پھر بھلا کام کس طرح انجام پائے امید ہے
کہ بال بچے خیریت سے ہونگے - جاڑوں کی فصل کیسی رہی لکھیں تاکہ
اطمینان ہو فقط

زیادہ والسلام خیر الختام

مکتوب ۱۹۳ یکصد و نود و سوم

در تعزیت مولوی جان علی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ دریں جا خیریت است وخیر وعافیت شما مع متعلقان خواستہ می باشم مشفقا! از حادثہ جانکاہ انتقال مولوی جان علی مرحوم خاطر افسردہ روح مردہ شد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؎

نہ قضا بود کہ ما ہم رویم ٭ میرسد آن روز کہ ما ہم رویم

او تعالیٰ برحق آں برادر والا گہر را از آفات زمانہ محفوظ داشتہ سلامت با کرامت بعمر طبعی رسانا د کہ خبر گیری وغمگساری وصلہ رحمی اقربائی نمایند کہ حصول ایں نعمت عظمیٰ وسعادت ہر کسے را میسر نیست در دیوان غم او بصحرا رفت ودر کوچہا رسوئے شدم دیگر امر اہم از روئے شرع اینست کہ تدبیر نکاح نور چشمی ضرور کردہ شود کہ رفاہیت دنیا ودین دریں متصور است ونکاح پسر میر ولایت حسین صاحب شد یا ہنوز ملتوی است کہ در انجا شود کہ بہمہ وجوہ خوشنودی خدا ورسول در نکاح دوم از قرآن وحدیث ثابت است لازم کہ ایں امر بسر انجام برسانند کہ ثواب عظیم دریں حاصل است ودلجوئی وخاطر داری انیس الحق ومادرش بہر کیف خواہند کرد کہ موجب زیادت وفراغت روزی دریں منوط است عند اللہ تعالیٰ وتواترات ورود فتوا! وہجوم طلبار حدیث ما را بدحواس کردہ ومولوی شمس الحق واشرف الحق موضع ڈیانوال

ایکسو ترانوے واں خط

عذرخواہی میں مولوی جان علی صاحب کے انتقال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین برادرم میر توسل حسین سلمہ ربہ بالخیر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہو کہ خدا کے فضل سے یہاں پر خیر وعافیت ہے ا مع جملہ متعلقین کے خیریت نیک چاہتا ہوں۔ عز جان علی مرحوم کے انتقال سے دل پژمردہ اور رو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؎

حکم نہیں ہوا کہ ہم جاتے ٭ وہ دن آنیوالا ہے

خداوند برحق نے آں برادر والا گہر کو حوادث وآفات محفوظ اور سلامت باکرامت رکھ کر عمر طبعی عطا فرما صلہ رحمی اقرباء اور غریبوں کی دیکھ بھال اور ہمدرد تھے اور یہ ایسی بڑی نعمت ہے اور اس سے سرفراز میسر نہیں ہوتا مرحوم کے غم ورنج سے دیوانہ ہو کر مارا مارا پھرا اور گلی کوچوں میں رسوا ہو گیا عند الشر ضروری امر یہ ہے کہ بیوہ کا نکاح کر دیا جائے دین و بہبودی کا باعث ہوگا صاحبزادے میر ولایت حسین ہو گیا یا ابھی ملتوی ہے جو وہاں ہو جائے تو بہتر ہے میں ہر طرح خدا ورسولؐ کی خوشنودی ہے دوسر حدیث سے ثابت ہے لہذا اس کام کو پورا کرنا ضرور از بیش ثواب ہوگا انیس الحق اور اسکی ماں کی دلجو داری بہر صورت کرنی چاہیئے اس سے اللہ تعالیٰ

از قریب یکسال دریں جا حدیث می خوانند و از صبح تا شام طلبہ می بانم ترصد کہ از حالات فرحت آیات اینجا خوشوقت می نمودہ باشند زیادہ السلام خیر الختام۔

بخدمت شاہ صاحب و دیگر خوردان و عزیزان وہدیہ سلام و نیاز موصول باد از طرف من عاجز بوالدہ انیس الحق سلام و دعا برسانند صبر باید و نماز قضا نکنند از تقدیر آلہی چارہ نیست بحضرت حق مشغول شوند کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ خواہ چنید باقی خیریت شما می خواہم زیادہ السلام

از شریف حسین و دیگر خورد و کلاں تسلیم و سلام برسد

مکتوب ۱۹۴ یکصد و نود و چہارم

نامہ گرامی شمس العلما حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی بنام شاہ سلیمان قادری چشتی پھلواروی مدظلہ مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء اخبار اہلحدیث

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے عزیز از محاسبہ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ۔ اندیشہ کن و ہمچو اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بحظوظ نفسانی مباش و سرور سر مراقبہ فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ فرو بر دیدہ دل در مشاہدہ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ بکشائے و نظارہ کن و سکہ طلب استقامت بحروز در بوتہ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ۔ وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا بہ و بآتش یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ بگداز و خالص کن تا شایان مہر لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا گردی و در بازار اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ او را ثمنے باشد و بداں سرمایہ توانی کہ

برکت دیتا ہے۔ مسلسل فتویٰ نویسی اور ہجوم طلباء حدیث نے ایک جن دم کر دیا ہے تقریباً ایک سال سے مولوی شمس الحق اور اشرف الحق ڈیانوی یہاں ایک سال سے درس حدیث شریف میں شریک ہیں۔ اُمید وار ہوں کہ آپکے حالات خوشگوار ہوں گے۔ زیادہ والسلام خیر الختام

شاہ صاحب و دیگر چھوٹے اور عزیزوں کو سلام و دعا پہنچا دیں صبر کرنا چاہیئے اور نماز قضا نکرنی چاہیئے وہ حکم قضا و قدر سے چارہ نہیں ہے حق کی طرف متوجہ رہو کہ ترجمہ :- ہر جاندار موت کا مزہ چکھیگا باقی تمہاری خیریت درکار ہے۔ زیادہ السلام۔ شریف حسین کی جانب سے اور دیگر چھوٹے بڑوں کی جانب سے تسلیم و سلام پہنچے۔

۱۹۴ ایکسو چورانوے واں خط

ترجمہ مکتوب مقدس حضرت میاں صاحب مرحوم از اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وہی مولا صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرنیوالا ہے اے عزیز! فرمان آلہی کے اس محاسبہ سے ڈرتا رہ وان تبدوا الخ اور اگر تم اپنے دلوں کی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو اللہ اسکا محاسبہ کرنیوالا ہے اور مانند اولٓئک کالانعام (اور وہی ہیں مانند چوپایوں کے) اپنے نفس کی خواہش میں مبتلا نہ رہ ، اور فاذکرونی اذکرکم (تم ہمیں یاد کرو ہم تمہیں یاد کریں گے) کے مراقبہ میں غور کر اور دل کی آنکھ بمصداق وجوہ الخ مشاہدہ آلہی کے نظارہ میں لگا دے اور اسکا نظارہ کر اور فاستقم کما امرت الخ موافق حکم آلہی مستقیم ہو اور راہ حق میں جہاد کر کے بوتہ میں استقامت و طلب صادق کے زر و جواہر کو رکھ اور آگ میں ویحذرکم اللہ نفسہ (اور ڈرتے رہو خدا سے اپنے نفسوں کو بچاؤ) کے اس طلب صادق کے زر کو پگھلا کر خالص کر لے تا کر شایان مہر ہدایت لنھدینھم سبلنا (تو ہم انکو اپنی راہوں کی طرف ہدایت کر دیں گے) ہو جائے تاکہ وہ ان اللہ اشتری الخ (اسنے مومنین کی جانیں اور انکے اموال جنت کے عوض خرید لئے ہیں) کے بازار میں کسی قیمت کے قابل ٹھہرے اور اس سرمایہ سے تو دین خالص کی پونجی بمصداق الا للہ الدین الخالص (ہوشیار کہ خدا ہی کے لئے دین خالص ہے) حاصل کر سکے .. شاید اس طرح کی کوشش سے کوئی بھید اسرار الہیات سے تجھ پر کھل جائے

لضاعت دین خالص اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ حاصل کنی۔ شاید رمزے از اسرار وَالْمُخْلِصُوْنَ عَلٰی خَطَرٍ عَظِيْمٍ بر تو کشایند و از لوامع انوار فَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ شعاعے بر تو تابد تا از حضیض قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ پائے ہمت نہی۔ و بر اوج وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى عبور کنی و مبشر اقبال ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ بشارت چنیں وا رساند اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ و رِضْوَانٌ جَنَّاتٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ندا در دہد كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ زیادہ السلام خیر الختام الراقم العاجز محمد نذیر حسین

مکتوب یکصد و نود و پنجم

درباره اطلاع خیریت مولوی عبدالرزاق و محمد ایوب صاحبان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہٗ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ مشہود رائے سامی باد کہ دریں جا ہمہ خورد و کلاں بخیریت ہستند نوعے اندیشہ و تردد نخواہند نمود خصوصاً ہر دو برخورداران عبدالرزاق و محمد ایوب بخیر و عافیت می خوانند و روزہ رمضان می دارند و ایں عاجز یازدہم ماہ مذکور مع الخیر در بخار رسید و از رنج سفر آسودہ شد و خطے بنام شاہ صاحب روانہ می کنم آنرا ملاحظہ نمودہ بمشار الیہ رسانیدہ خواہند داد لفہیم قاصر ہر چہ مناسب

کیونکہ وَالْمُخْلِصُوْنَ عَلٰی خَطَرٍ عَظِيْمٍ (مخلص بڑے خطروں میں ہیں)، اور اَفَمَنْ شَرَحَ الخ (کیا ایسا نہیں کہ جس کا سینہ اللہ کی جانب سے اسلام کیلئے کھل چکا ہی پس وہ اپنے رب کیطرف سے نور میں) کے انوار میں کوئی شعاع تیرے اوپر چمکنے لگے تاکہ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ (فرما دیجئے کہ دنیا کی پونجی تھوڑی ہے) کی پستی سے نکل کر تو اپنی ہمت کا پیر باہر رکھ سکے اور وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہی) کی بلندی پر تو چڑھ جائے اور ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ الخ (یہ اللہ کا فضل ہی دیتا ہے جس کو چاہے) کی بشارت دینے والا اقبال مندی کی یوں بشارت دے کہ اَلَّا تَخَافُوْا الخ (خبردار نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوش ہو اس جنت سے تم کو وعدہ دیا گیا ہے) اور جنت النعیم کے دربان (اللہ ان سے راضی ہو) ندا کریں کہ كُلُوْا الخ (کہ جی بھر کر کھاؤ اور پیو بدلے اس کے جو تم کرتے تھے)۔

الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین

ایکسو پچانوے واں خط

لڑکوں کی خیریت کے بارے میں اطلاع دی گئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عاجز محمد نذیر حسین برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہٗ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ واضح رائے عالی ہو کہ یہاں سب چھوٹے بڑے اچھی طرح ہیں کسی قسم کا فکر نہ کریں خصوصاً دونوں صاحبزادے عبدالرزاق و محمد ایوب اچھی طرح ہیں اور پڑھ رہے ہیں رمضان کے روزے بھی رکھ رہے ہیں۔ اور یہ عاجز ماہ رمضان کی گیارہ تاریخ بخیر و عافیت دہلی پہونچا راہ کی تکان سے آرام پایا۔ ایک خط شاہ صاحب کے نام روانہ کرتا ہوں اسکو پڑھ کر انہیں پہونچا دیں میری عقل

دانستم نگاشتم آینده آنصاحب مختار اند بہرحال استدعائے ظاہری کردہ قبول خواہند نمود انشاء اللہ الرحمن موافق شرع شریف انجام مے شود خاطر جمع دارند وجواب ان ارشاہ صاحب طلبیدہ ارسال دارند و بہریک از خورد و کلاں تام بنام دعا وسلام بصد آرزو برسانند تفصیلش درین وقت متعذر است برادر گرامی قدر میر سجاد حسین صاحب از حال من اطلاع خواہند داد کہ بنا بر ضرورت شدید از ملاقات ایشاں محروم ماند۔ او جامع المتفرقین سببے سازد کہ باز چشم دوچار شود آمین رب العالمین۔ زیادہ سلام خیر الختام

از محمد حسین السلام علیکم و باقی کیفیت حال از خطیکہ عنقریب فرستادہ شود بوضوح خواہد پیوست۔

مکتوب یکصد و نود و ششم[۱۹۶]

در تعزیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ ناگاہ رقیمہ سامی رسیدہ دربارہ رحلت برخوردار مرحوم غم والم و کوفت جاں سوز اتم انداخت و ہرگونہ افسوس صد افسوس بر دل شکستہ منزل پرداخت لیکن از مشیت ایزد تعالیٰ بجز صبر و شکیبائی دم زدنی نیست و محل شکوہ و شکایت ندارد مالک الملک است ہرچہ خواہد کند در ممالک محروسہ خود دریں حال از طرف من عاجز والدین مغفور و مرحوم را تسلی و تشفی بدہند کہ صبر و استقامت و استرجاع بحضرت او خالق کائنات بخوشی تمام اختیار نمایند کہ بندہ را چون و چرا

ناقص ہیں جو کچھ آیا لکھ دیا آیندہ وہ مختار ہیں بہر صورت ظاہری طور پر استدعا کردی ہے قبول فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ موافق شرع انجام ہوجائیگا خاطر جمع رکھیں اور شاہ صاحب سے اس کا جواب لیکر مجھ کو لکھیں اور ہر چھوٹے بڑے کو نام بنام سلام شوق پہنچا دیں زیادہ تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔ برادر گرامی قدر میر سجاد حسین صاحب نے میرے حال کی خبر کی ہوگی کہ ایک زبردست ضرورت کی وجہ سے اُن سے ملاقات نہ کرسکا محروم رہا جامع المتفرقین کوئی سبب ایسا پیدا کردے کہ پھر ملاقات ہو آمین رب العالمین زیادہ السلام خیر الختام

محمد حسین کی طرف سے السلام علیکم باقی کیفیت بعد کے خط سے جو عنقریب بھیجا جائیگا ظاہر ہوگی۔

ایکسو چھیانوے واں خط[۱۹۶]

تعزیت یعنی عذر خواہی کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین کی جانب سے برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ اچانک رقیمہ گرامی برخوردار مرحوم کی رحلت کا پہونچا۔ گویا غم والم کا پہاڑ آپڑا بیحد افسوس دل شکستہ منزل کو ہوا لیکن حکم خدا کے آگے دم مارنیکی مجال نہیں اور شکوہ شکایت کا موقعہ محل نہیں وہ مالک الملک ہے اپنی حکومت میں جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسی صورت میں میری طرف سے مرحوم ومغفور کے والدین کو تسکین خاطر کردیں کہ صبر و استقامت اختیار کریں اور خالق کائنات کی درگاہ میں بخلوص دل توجہ کریں کہ بندہ کو چون وچرا زیب نہیں

نمی رسید و ہم چنیں بخدمت شریف شاہ صاحب خواہند
گفت قطعۂ خط بنام شاہ صاحب ہم می رود بہراز تشفی و تعزیت
خواہند فرمود چہ عالم مجبوری ست مخلوق را سوائے صبر و سکوت
چارہ نیست ذائقۃ الموت جز ہمہ لاحق و انصاحب نیز بصبر و شکر
گرایند و دعائے مغفرت برائے او فرمایند در ینجا ہمہ خورد و کلاں
بخیریت اند و از من ہمہ خورد و کلاں دلاسا و تسکین خواہند داد
زیادہ السلام خیر الختام۔

مکتوب[۱۹۷] یکصد و نود و ہفتم

درباب تعزیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم عزیز القدر میر
توسل حسین صاحب سلمہ ربہ بالخیر و العافیت فی الدارین بعد
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی مشعر بحبر
وحشت اثر انتقال برخوردار بشیر الحق مرحوم رسیدہ کاشف
مدعا گردید وانچہ رنج و الم بر دل من از غم ازیں مستولی گشت
خداوند کریم علیم است لیکن از قضا و قدر ایزد مقتدر چارہ نیست
دیگر وظیفہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ دم زدنی نہ ؎

نہ قضا بود کہ ما ہم رویم ❊ میرسد آں روز کہ ما ہم رویم

برخوردار عبد الرزاق مد عمرہ را لازم صبر و شکر با از تہ دل بجا آرد
واو ارحم الراحمین نعم البدل عطا فرماید ؎

در ریاض آفرینش خاطرے آسودہ نیست
برگ عیش ایں چمن جز دست بر ہم سودہ نیست
خندۂ گل می دہد یادے ز آغوش وداع

دیتی اور اسی طرح شاہ صاحب کی خدمت شریف میں کہتے گا۔
ایک خط شاہ صاحب کے نام جا رہا ہے ہر ممکن طریقے سے انکی تعزیت
تشفی کر دیجئے گا کیونکہ بے بسی کا عالم ہے مخلوق کو صبر و سکون کے سوا
چارہ نہیں ہے۔ موت کا مزہ سب کو چکھنا ہوگا۔ آپ بھی صبر و
شکر سے کام لیں اور اسکے واسطے مغفرت کی دعا کریں۔ یہاں پر
سب طرح خیر و عافیت ہے بال بچے اچھی طرح ہیں میری طرف
سے سب کو دلاسا و تسکین دید یجئے گا۔ زیادہ السلام خیر الختام۔

ایکسو ستانوے[۱۹۷] واں خط

عذر خواہی کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز محمد نذیر حسین مطالعہ گرامی برادرم عزیز القدر میر توسل حسین
صاحب سلمہ ربہ بالخیر و العافیت فی الدارین کے مطالعہ گرامی میں
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے بعد واضح ہو کہ آپ کا خط خبر وحشت
اثر لایا۔ انتقال پر ملال برخوردار بشیر الحق کا معلوم ہوا اس کا صدمہ
جو کچھ میرے دل پر گزرا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے لیکن حکم الٰہی
کے آگے سوائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے
کے دم مارنے کی جگہ نہیں ؎

نہ قضا بود کہ ما ہم رویم ❊ میرسد آں روز کہ ما ہم رویم

برخوردار عبد الرزاق مد عمرہ کو دل سے صبر و شکر کرنا لازم ہے خداوند
قدوس نعم البدل عطا فرمائیگا ؎

در ریاض آفرینش خاطرے آسودہ نیست
برگ عیش ایں چمن جز دست بر ہم سودہ نیست
خندۂ گل می دہد یادے ز آغوش وداع

در بہار ان نالہ مرغ چمن بیہودہ نیست

دریں جا ہمہ بخیریت اند وخیر وعافیت شما می خواہند و ہمہ خورد وکلاں دعا وسلام ما برسانند ۔ دعا از من اجابت از خدا باد ۔ تصدیعہ گاہ گاہے از خیر خیر از بار کامگاری نمودہ باشند ۔ زیادہ السلام خیر الختام ۔

در بہار ان نالہ مرغ چمن بیہودہ نیست

اس جگہ سب طرح خیریت ہے اور آپ کی خیر وعافیت چاہتے ہیں سب چھوٹے بڑوں کو میرا سلام ودعا پہونچا دینا ۔ دعا کرنا میرا کام ہے قبول کرنا خدا کا امید ہے کبھی کبھی اپنی خیر خیر سے کامگار کرتے رہا کریں گے فقط زیادہ والسلام خیر الختام

ایکسو اٹھانوے[۱۹۸] واں خط

مولوی میر شاہجہاں کیطرف سے حضرت مجددؒ کی علالت سخت کا ذکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ برادر گرامی عز والاقدر مولوی شیخ محمد عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از عاجز میر شاہجہاں بعد السلام علیکم وعلی من لدیکم واضح رائے محبت پیرائے ہو کہ آپ کا خط جناب میاں صاحب قبلہ مدظلہ کی خدمت میں آیا جناب ممدوح نے مجھے حکم دیا کہ جواب لکھ دو (عرض کرتا ہوں) ہمارا تو دل آپ کے واسطے بہت بیقرار ہو گیا ہے اور کئی بار دل میں بھی جوش آیا اور اٹھا کہ چلے چلیں پھر ہم نے اپنی حالت کو دیکھا تو یہ امر محال معلوم ہوا کیونکہ پیشاب کی ہمکو بار بار تکلیف ہوتی ہے اور ہر جگہ آتا نہیں اور اٹھنے بیٹھنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے اعضا کی قوت سلب ہو گئی حواس میں اس قدر کمی ہو گئی کہ کبھی سالم اور کبھی غیر سالم ہوتے ہیں ایک آنکھ سے روشنی بالکل جاتی رہی ہے دوسری میں نقصان کے ساتھ ہے سماعت بالکل بند ہے ہم کو اب حضر میں اور ہی گھر ہے صدہا تکلیفیں ہیں پھر اتنا لمبا سفر ہم سے کیونکر ہو سکے ۔ تم نے اپنی سعادت مندی سے سب آسانیاں کر دیں اور اعلیٰ درجہ کی گاڑی کے واسطے بھی لکھدیا مگر ہم کیا کر سکتے ہیں اور ہم کیا کریں کہ ہم کو کسی طرح یہ کام چلتا ہوا معلوم نہوا ناچار انکار لکھا ۔ اللہ تم کو شادی مبارک کرے اور خرمی وخرسندی دے اور انجام بھی بخیر کرے ہم تمہارے معاملہ کیلئے یہیں بیٹھے بیٹھے دعا کرتے ہیں تم اور ہم کو دل خیال وشوق سے دئیں سمجھو اور مجبوری کے سبب معذور رکھو ۔

میاں صاحب قبلہ مدظلہ کی بہت سے بیان کا تھوڑا خلاصہ ہے جو میں نے لکھا برادر محبت گستر میں کیا بیان کروں کہ میاں صاحب نے کس شوق اور حسرت سے یہ بیان کیا ہے کہ بھائی ہم کیا کریں ہمارا تو اب یہ حال ہے اور ہمارا تو دل آپکی محبت میں تڑپ رہا ہے ۔ مگر اب ہم گھر سے مسجد تک بھی ڈولی میں اور کبھی پیدل آتے ہیں تو تھک جاتے ہیں کیا کریں ۔

مجھے کبھی کے اپنے لکھے ہوئے شعر یاد آئے کہ ایک خط ہی کے جواب میں میں نے لکھ دئے تھے ؎

بلبل ما راست چمن آرزو ؛ ہائے مگر طاقت پرواز کو ؛ چند بند افسست بہ بندش گسیخت ؛ کشمکش دام پر وبال ریخت

بلبلے واماندہ ام اندر قفس ؛ نالہ ام اینست کہ اللہ بس

اور نوٹ کی رسیدکی بابت فرمایا کہ خاطر جمع رکھو پہونچ گئی ہم کو یاد پڑتا ہے ۔ کہ غالباً ہم نے بعد میں دستخط کر دئے تھے اب لکھا نہیں جاتا اکثر خطوط اوروں لکھوانے پڑتے ہیں ۔

برادر! ہم تو میاں صاحب مدظلہ کی نہایت ضعف و ناتوانی سے ہروقت اندیشہ اور خطرہ میں رہتے ہیں اور ایک ایک سانس ان کا نسیم جنت کا جھونکا اپنے حق میں جانتے ہیں اور ایک ایک آن کے دم کو تخت سلطنت سمجھتے ہیں اللہ تعالے ان کی عمر میں برکت اور زیادہ دے اور اعضاء کی قوت کا عود کرنا تو ناممکن اور محال نہیں اللہ اپنے فضل سے ان میں قوت بخشے۔ یہ ہے یہی کہ اب ضعف پیری غایت الغایات کو پہنچ گیا ہے میری طرف سے آپ کو اور آپکے عزیزوں کو سلام علیک اور مبارکباد پہنچے کبھی برس دو برس میں مجھے بھی خط خیریت لکھدیا کریں تو محبت قدیمانہ سے بعید نہیں۔

از طرف عاجز ؏ من ہدیہ سلام برسد۔ راقم۔ **محمد نذیر حسین**

ایکسو نناوے واں خط

وصولی منی آرڈر کا حال و شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ از سید محمد نذیر حسین بگرامی خدمت فیض درجت جناب مولوی عبد الرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، واضح باد کہ مبلغ پچیس ؏۲۵ روپے بذریعہ منی آرڈر مرسلہ آنجناب وصول پاکر کاشف مرام ہوا۔ جزاکم اللہ جزاءً موفوراً وکان سعیکم مشکوراً ہم بسبب ناتوانی وضعف بصر کے نوشت خواند سے معذور رہیں۔ زیادہ السلام خیر الختام

از عاجز سید عبد السلام بعالی خدمت فیض درجت جناب مولوی صاحب مد مجدہٗ۔ بعد السلام علیکم وشوق ملاقات مسرت کے واضح ہو کہ جناب میاں صاحب مدظلہ العالی بہت ضعیف ہو گئے ہیں اور ایک آنکھ نے تو بالکل جواب دیدیا ہے ایک میں کچھ روشنی باقی رہ گئی ہے ہر دم غنیمت ہے اللہ تعالیٰ انکی عمر میں ترقی عطا فرمائے آمین آمین۔ زیادہ والسلام۔ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ

مکتوب دو صدم دوسوواں خط

حضور مجدد رضؒ کی علالت کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فقیر سید عبد السلام بعالی خدمت مولانا مکرمنا معظمنا حضرت مولوی سید عبد العزیز صاحب صمدانی زاد مجدہٗ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتا ہے کہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ کو میں نے جناب کا والا نامہ سنادیا جو ارشاد ہوا بجنسہ وبعینہ الفاظ میں لکھتا ہوں اور ان کو سنا بھی دیا گیا "تم نے میری خیر لی خدا خوش رکھے تمہارے بال بچے زندہ رہیں تمہاری عمر بڑی ہو تمہارے احباب بھی خوش رہیں تمہاری خیریت سنکر خوش ہوجاتا ہوں میں پا برکاب ہوں سفر عقبیٰ درپیش ہے میرے چلے جانے کی خبر سن کر دعائے مغفرت کرنا تم میری نظر اور تجربہ میں جوان صالح اور باخیر لڑکے ہو۔ تمہاری یاد جب مجھے آتی ہے تو دعا دیتا ہوں تمہاری عاقبت بخیر ہو۔ درجہ دنیا و دین میں بڑھے۔ اطمینان رکھو جیسا اسی نے تمہارے میرے ہاتھ میں کرنسی نوٹ

پچاس روپے کا دینا میری دوا میں کیا ایسا خرچ ہوگا - میری دوا دارو کی کیا ضرورت ہے میری بیداگی کے بعد ہرگز نہ رونا اسکے بدلہ میں بخشش کی دعا کرتے رہنا اور یاد رکھنا کہ شرک و بدعت نہ کرنا مجھ سے تم کو جو ملا ہے اسکو ضائع نہ کرنا

تمہاری ذہانت و جودت کو میں نے پایا ہے جو درجات عنایت ہوئے ہیں انکو ہاتھ سے نہ دینا ہرگز نہ دینا اب مجھے نہ دوا درکار ہے اور نہ غذا جو میری غذا ہے اور تھی وہ اب بھی قائم ہے یعنی اذکار و اشغال مسنونہ بھولا نہیں ہوں اگرچہ قبر میں پیر لٹکائے ہوئے ہوں - والسلام -

جناب مولانا صاحب ! یہ عبارت جو ارشاد ہوتا گیا تیزی سے میں لکھتا گیا ہوں آپکو حضرت بہت یاد کیا کرتے ہیں - کیا آپ کو مولوی تلطف حسین صاحب نے آگاہ نہیں کیا ہے - اب خدا اس دم کو قائم رکھے جس سے آپکی اور میری عزت ہے ورنہ آگے اللہ اللہ خیر صلاح -

۲۰۱

مکتوب دوصد و یکم

درباب ادراک کوائف غدر و غیرہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مبدعے کہ سبعہ معلقہ ذَاتَ الۡبُرُوۡجِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا وَمَا لَهَا مِنۡ فُرُوۡجٍ نموذجے از بدائع انشاء و لطائف ابداع او ست و سبعہ مسطحہ بوقلموں وَالۡاَرۡضَ فَرَشۡنٰهَا فَنِعۡمَ الۡمٰهِدُوۡنَ نقطہ امتحان خامہ اختراع او ؎

ازل تا ابد مدے از دفترش
زمیں تا زماں گوشہ کشورش

زخرد بیخرد کہ خبر از انشا ندارد انشا حمدش حسب منشور لامع النور وَ لَوۡ اَنَّ مَا فِي الۡاَرۡضِ مِنۡ شَجَرَةٍ اَقۡلَامٌ وَّالۡبَحۡرُ يَمُدُّهٗ آہ منشا نا سیاہی است ؎

گر خرد در رقم حمد و ثنا آں آید
خوں بدل آہ بلب اشک بمژگاں آید

وامضار شکر نعمائش اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا و

۲۰۱

دوسو ایکواں خط

جواب میں کسی ناظم و ناثر کے جو بدرک احوال غدر وغیرہ ہوئے تھے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ایسا موجد کہ سات طبق آسمان تہ بتہ بدون ستون کے (کہ تم دیکھتے ہو اور نہیں ہے اُن میں کوئی سوراخ ، نمونہ نادر آفرینش و پاکیزگی ایجاد سے اسکے ہے اور سات فرش ہموار رنگ برنگ (اور زمین کو بڑی خوبی کا فرش بنایا ہم نے ، اسکے اختراع کا نقطہ ہے - نظم ازل سے ابد تک ایک مدہے اسکے دفتر کا ؛ زمین اور زمانہ اسکے ملک کا کونہ ہے ؛ عقل بیوقوف کہ علم انشا پردازی کی نہیں رکھتی ہے - اسکی تعریف کی انشاء بموجب فرمان تاباں کے (اور اگر روئے زمین کے درختوں کی قلمیں بنائی جائیں اور دریا سیاہی ہو بعد ازاں سات دریا اضافہ کئے جائیں تب بھی اللہ تعالیٰ کے کلمات صفت تمام نہیں ہونگے) منشاء عدم ستائش کا ہے نظم اگر اسکی حمد و ثنا کرنے پر عقل آمادہ ہو ؛ خون دل سے آہ لب سے آنسو پلک سے خارج ہو ؛ بجالانا اسکی نعمتوں کا شکر گزنا

املاء ستائش آلائش وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً حق ناشناسی ؎

اے حیرت صفات تو بند زبان ما
انگشت حیرت است زبان در دہان ما

چہ حمد جہان آرائے چار چمن گیتی را کہ نے شکر فشان وطوطی شیرین زبان قلم را کہ نخستین نبات بوستان قدم است بر کنار جویبار چشمہ سار عقل اول کہ منبع زلال فطرۃ است نشو و نما داد و بوساطت آں خامہ بدائع نگار معجز آثار با صابع تقدیر وانامل تدبیر دلپذیر رقوم عموم انام ایام و نقوش و نفوس خواص و عوام بر لوح تکوین و صفحہ ایجاد طرفہ رقم نہاد و قلم چابک رقم مشیتش نقش و نگار موجودات لاسیما صور زیبا منظر انسان را کہ مظہر قدرت برتر رحمان ماشد چالک فیض سلک بِاَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ درکارگاہ صور خوبتر وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ حسن پردازیش بالا نہاد کہ صد آفرین فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ در معرض تحسین افتاد ؎

سبحان خالقے کہ بیاراست از دو حرف
این ہفت قبہ را کہ بشش روز بر کشید
حکمش فگند بر سر شام اطلس شفق
واکسوۃ لیل را ز سر صبح در کشید

کجا اندازہ ہر کام و زبان وچہ یارائے ہر نطق و بیان ؎

گرچہ الفاظ ہمہ پاک و معانی صاف است
ہر کہ اندیشہ کند وصف اوزی انصاف است

چہ ہر گاہ این گل ثنا از ثنا خار گلبن زبان معجز تبیان لَاۤ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ سیراب نم جویبار اوست شگفتن گیرد پس سزا است کہ حواس کوتہ اساس من درین بیدائے ناپیدا دست تحیر گزیدہ تشنہ لب بمیرد ؎

من کجا حوصلہ در خور حمدش ز کجا

کرو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تو نہیں احاطہ کر سکتے ، اور اسکی نعمت کے وصف لکھنے اور اپنی نعمتیں ظاہر و باطن سے تمکو بھرپور کر دیا نفس الامر میں جہالت ہے ؎ نظم حیرت ہے کہ تیری توصیف میری زبان کو بند کر دیتی ہے۔ افسوس کہ باوجود منہ میں زبان ہونیکے قدرت بیان کی نہیں کیا عمدہ تعریف جہاں آراستہ کرنیوالے کی ہے کہ شکر بنانیوالا وطوطی شیریں زبان یعنی قلم کو کہ اولیں گھانس باغ ازل کا ہے کنارہ پر ندی عقل اول کے کہ کان پانی شیریں فطرت کا ہے سرسبز کیا اور بذریعہ اس قلم نادرات لکھنے والے معجزہ ظاہر کرنیوالے کی مدد سے انگلی تقدیر و انگشت بتدبیر موزوں کے خط تقدیر کو تمامی خلق اللہ کے اوپر تختہ ایجاد وپیدایش کے لکھدیا اور اپنی مشیت کے قلم زود رقم سے موجودات کے نقش و نگار کو خاص کر صورت خوش منظر انسان کو کہ اسکی قدرت بلند کا مظہر ہے قلم فیض سے سانچہ اچھی صورت اور بہترین سانچے صورت کے اور اللہ نے تمہاری صورت بنائی اور اچھی صورت عطا کی ڈھالا اور بنایا کہ لائق صد آفرین ہے۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ محل تعریف میں اسکے واقع ہوا ؎ نظم پاکی ہے ایسے خالق کی کہ دو حرف سے آراستہ کیا ؛ اس سات طبق آسمان کو چھ روز میں درست فرمایا ؛ اپنا حکم جاری کیا شفق پر ؛ اور رات کی چادر کو صبح کے سر سے اتارا ؛ ہم نالو اور زبان میں کہاں قدرت ہر گویائی و بیان میں کہاں قوت ؎ نظم۔ اگرچہ سارے الفاظ پاکیزہ اور معانی واضح نہیں ؛ لیکن جو کوئی اسکے وصف میں فکر کرے وہ بے انصاف ہے۔ کیونکہ جسوقت یہ پھول تعریف شاخ گلاب زبان عاجز بیان لَاۤ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ سے کہ سیراب نہری ندی سے اسکے ہے کھلنے لگے تو لائق ہے کہ حواس کوتاہ میرے اس میدان بے انتہا میں ہاتھ حیرت کاٹ کر پیاسے مرے ؎ نظم۔ مجھ حقیر میں اسکی ثنا کی کہاں طاقت ہو سکتی ہے ؛ بیان پر ہم

دانش اینجا متحیر خرد اینجا لال است

لاجرم درینمقام دراز نفسی تمام بوالہوسی لیکن حتی الامکان سپاری در حق ثنا گزاری او باید تا بسایہ ثنایان عنایت باری سلام لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَأَزِیْدَنَّکُمْ درآید زیرا کہ مفتاح فوز وکامگاری حمد بارگاہش توانَد بود قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ ساحت ملکش از سمت زوال مصئون است و سریر درگاہش از وہمہ انتقال مامون است تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ نعت جلال احدیت اوست وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وصف کمال صمدیت اوست

آن جہاندار یکہ ہر کہ ز طاعتش سر بر کشید
روزگارش خط خذلان تا ابد بر سر کشید

وتحفہ صلوٰۃ وسلام کہ صد صحیفہ آں بطغرائے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ مرشح ومحل تنافس باھم نشینان سبع ارائک دمورد تجاذب کروبیان وملائک بود

نوازش از مشعلہ پرتو قدس ملکوت
فیضش از قائمہ عرش جلال جبروت

نثار ذات بابرکات مجموعہ کائنات فہرست خرید و مکنونات وسیلہ خلقت آدم واسطہ ایجاد عالم اکمل نوع بشر ممدوح خالق اکبر شمسہ ایوان جلالت ماہ آسمان رسالت فاتحہ مصحف وجود خاتمہ کتاب جود مطلع قصیدۂ سروری مقطع غزل پیغمبری قدوۂ مصطفین اخیار قدوہ مقربین ذوی الاخطار کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ در شانش آشکار و بخطاب افتخار وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ مختار و مختار لیل ونہار باد کہ از میامن کمالات ذاتش توقیع وقیع اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ بر منشور دین

حیران اور عقل گونگی ہے فی الحقیقت اس مقام میں زبان درازی بالکل فضول ہے ہاں حسب مقدور کوشش کرنی اسکے حق مدح کی ادائی میں چاہیئے تاکہ بہترین سایہ باری میں داگر شکر گزاری کروگے تم (البتہ زیادہ دیں گے تم کو) داخل ہو کیونکہ حصول مراد کی کنجی اس کے درگاہ کی تعریف ہو سکتی ہے کہ اے مالک الملک تیرا فراخ ملک نشانی زوال سے مامون ہے اور تیری درگاہ کا تخت داغ انتقال سے محفوظ ہے (تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ) تعریف بزرگ وحدانیت کی اسکی ہے (تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ) صفت کمال استغنائے کلی اسکی ہے **نظم**:۔ اُس بادشاہ کی بندگی سے جس نے روگردانی کی ٭ ہمیشہ کے لئے رسوائی کا داغ پیشانی پر اسکے ثابت رہا۔ اور ہدیہ درود وسلام اُس ذات پاک پر خط طغرا شروع صحیفہ کا انکے (اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ) زیور فضائل سے آراستہ و مقام رغبت ساکنان ساتوں آسمان ومحل نزول کا فرشتگان کے ہوا ہے **نظم**:۔ سرفرازی روشنی مشعل سے مالک الملک کے ٭ بخشش پایہ عرش بزرگ خداوندی سے۔ تصدق برکت والی ذات پر ہو جو باعث مجمع موجودات کے بیان کرنے والے موتی مخفی کے سبب پیدایش آدم علیہ السلام کے ذریعہ وجود دنیا کے کامل ترین نوع انسان کی تعریف کئے ہوئے اللہ تعالےٰ کی بلندی محل بزرگی کے چاند آسمان نبوت کے شروع رسالہ وجود کے خاتمہ کتاب بخشش کے مطلع قصیدہ سروری کے مقطع غزل پیغمبری کے پیشوا ٭ برگزیدہ لوگوں کے پیشوا بندگان مقرب صاحب عظمت کے۔ کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ آپکی شان میں واضح اور ساتھ معزز خطاب وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ پسندیدہ حق سبحانہ ومقبول رات دن کے کہ مبارک کمالات ذاتی سے آپکے فرمان بلند مرتبہ والا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

توئیم گشتہ ند واز ماسعی مشکورش رقم فیض شمیم ورد ضمیمت
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ بر صفحۂ سطت سحر زہرا نہادند ؎

مقصود آفرینش این طاق نیلگوں
فرہمائے دولت بے منتہائے اوست

گل تازہ بوستان رسالت کہ جبرئیل ہنگام وحی بلبل دلبستان سرائے اوست صلی اللہ علیہ وآلہ الامجاد و اصحابہ ذوی الارشاد۔

اما بعد ؎

صبا بحضرت گل عرضۂ گیاہ ببر
پیام شام بدرگاہ صبحگاہ ببر

این پلس پلاس انداختہ نشان شورا بہ نشیب و نشیب زہر آسیب چشان از داب معاصی عرق فشان در وقت داہیہ خروشان شیفتہ آزو ہوا ہمچوں بلبل خوش الحان صبح و مسا بمصاحبت گل زیبا در انتقاش و اہمراز وطوطی شیرین زبان ہر شام وپگاہ بہمنشینی سرو رعنا سرگرم و تیز پرواز و صدف سر بستہ قلزم محبت بمطرات قطرات نیساں در انتظار ولولوئے ناسفتہ ابحار مودت بہ جستجوئے راس شاباں در اضطرار اگرچہ عرفاً و مجازاً در ہر ذی روحے آفتاب عالمتاب محبت پرتو انداختہ لاسیما علی معاشر انسانات کہ اشرف مخلوقات حضرت ودود منعام جلشانہ بفحوائے آیۃ کریمہ فَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا است لمعہ افروز گردیدہ کہ طالب بہ محبت غالب و مطلوب مغلوب لیکن از چشم بصیر و قلب منیر خیال فرمایند کہ در استیلائے محبت مطلوب غالب و طالب مغلوب وچوں تشریح این امر دقیق وفکر عمیق کاریست کہ اگر اشجار ابہار لبل ونہار زہر برگی زبانی نماید یکے از ہزار مودی نساز دنیا مہر اشہب تند خرام اقلام ازیں جولان گاہ مقام بیروں می تازد کہ اشتیاق مالایطاق جسمانی بحدے مستولی گردیدہ کہ از وسائل رسل و رسائل

پایہ دین مستقیم کا مستحکم ہوا اور سعی مقبول ہے آپ کے فرمان فیض بھرا ہوا ورحضینت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔ دین سہل روشن طریق پر قیام پایا۔ نظم :- غرض اس دنیا کے پیدا کرنیکی ؛ اظہار دبدبہ دولت بے انتہا اسکی ہے۔ جبرئیل علیہ السلام باغ رسالت کے دربار میں وقت وحی کے بلبل آحکام رساں تھے رحمت اللہ تعالیٰ کی نازل ہوان پر اور اولاد بزرگ واصحابؓ رہنمائے خلائق پر اما بعد نظم :-
صبا دربار میں پھول کے عرضی گھاس کی لیجا ؛ شام کا پیغام صبح کے دربار میں لیجا ؛ یہ مضطر گدڑی پوش مانند پانی شور کے پریشان زہر دکھ کا چکھنے والا عادت بدگناہ سے شرمندہ مصیبت کے وقت واویلا کرنیوالا فریفتہ حرص وہوس کا بلبل خوش آواز کے مانند صبح و شام مصاحبت میں بہترین پھول یعنی معشوق کے مسرت کرنیوالا و مثل طوطی شیریں زبان کے ہر شام و صبح ہمنشینی میں سرو زیبا کے سرگرم و تیز چلنے والا و مثل سیپی منہ بند دریا ئے محبت کی واسطے بوند پڑنے ابر نیساں کے انتظار میں و مثل موتی غیر بندھے دریا ئے دوستی کی تلاش میں صاحب اہلبیت کے بیقرار اگرچہ آفتاب دنیا کا روشن کرنیوالا اثر محبت کا ہر ذی روح پر ڈالتا ہے خاص کر جماعت انسان پر کیونکہ افضل ترین مخلوقات حق تعالیٰ کی ہے بموجب آیہ کریمہ کے فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنٰهُمْ یہ بات محقق ہے کہ طالب کا مرتبہ محبت میں غالب ہوتا ہے اور مطلوب کا مغلوب لیکن اہل بصیرت وروشن ضمیر پر واضح ہے کہ غلبہ محبت میں مطلوب غالب رہتا ہے اور طالب عاجز۔ چونکہ بیان کرنا اس امر باریک و فکر غائر کا ایک ایسا کام مشکل کا ہے کہ اگر ہر پھول و پتہ درختان موسم بہار کا زبان بن جائے اور شب و روز ثنا خواں رہے جب بھی ایک وصف اسکے ہزاروں اوصاف سے بیان نہ کر سکے اسلئے گھوڑا قلم تیز رفتار اس میدان سے رخ باہر کرتا ہے کیونکہ شوق مواصلت

که خلاف رائے معنی پرستان حقیقت گزین و تقلید تیره دوران
صورت بین است رو بکشے نه بهدیل از استیلائے گرمیش سینه محبت
گنجینه چون آتش هوا زده مشتعل گردد واز زیاده شوق دیدار بر دمه

هفت دریا گر شوم تا نباشم سیر نیز
شربت دیدار باید تشنه دیدار را

ناگزیر بمضمون دلپذیر اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ لطیف خیال روحانی
آن مخزن فیضان ربانی بزانوے خاموشی دل خسته نشسته بود و تا
گل بطلب گاری ادب نکشاید تن سوده دل فرسوده پرنو دست بسته

نشسته بر سر راه هست گریه و آهم
بیا که گوش برآوازه و چشم براهم

که ناگاه مروح روح مرهم دل مجروح یعنی رشحات نامه روح پرور
نفحات شمامه مرهم گستر در ایام خجسته فرجام نگاریده خامه بدائع
ارقام و رقم زده کلک مشکین فام خدام کرام آن فائز شهان الحکم وجائز
المکارم بالزم والعلم صاحب القریحة الوقادة والطبیعة النقاده
ذوالخله و البله و سلالة جله و اجله سحبان منابر کمال صحصوح
دقائق و عضال حارس بنیان محبت و صداقت فارس میدان حذا
وحذاقت که بود در اطیب اوقات و روحه النفحات رسیده
شربت سلام زلال پیام آن مستسقیان بستر هجران و برشته دلان
زاویه حرمان را سیراب گردانید و بر مشارب حلاوت زندگانی
هم آغوش کامرانی و بمدروش شادمانی رسانید از ریاض تحریرش
روائح اخلاص رائح واز حدائق تقریرش فوائح اختصاص فائح

مکتوب دلنواز تو آمد بسوے من
گفتم مگر نسیم صبا از چمن رسید
یا آسمان مجمر خورشید عود ساخت
یا کاروان مشک ز راه ختن رسید

ناقابل برداشت اس درجه غالب ہوا ہے که خط وکتابت کے ذریعه که یه
سب اسباب ظاہری ہے کسی طرح کم نہیں ہوتا ہے ۔ بلکه غلبه گرمی سے
اسکے سینه محبت کا دفینه مثل آگ ہوا لگی ہوئی کے مشتعل ہوتا ہے
اور لپک دیدار تک رہائی پاتا ہے نظم ۔ سات دریا اگر پی جاوں
جب بھی آسوده نہوں ۔ شربت دیدار چاہئے دیدار کے پیاسے کو وہ مجبوراً
بوجب مضمون پسندیده اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کے تصور میں
آپکی مودب خاموشی سے مجروح دل بیٹھا ہوا تھا اور خیال کر رہا تھا
که جب تک پھول اسکی طلبگاری میں لب نه کھولے اس عاجز فرسوده
دل کا حال مصداق شعر کے ہے سه نظم ۔ گریه و آه کیساتھ سر راه پر
بیٹھا ہوا ہے ۔ آ که کان آواز پر اور آنکھ میری راسته پر لگی ہوئی ہے ۔
که اچانک راحت رسان روح و مرہم دل مجروح کا یعنی خط قوت بخش
روح خوشبو سے معطر پیامه مرہم کا مبارک زمانه میں ۔ لکھا ہوا قلم
اعجاز رقم اور تحریر کیا ہوا قلم مشکیں فام ملازمان بزرگ کا اُس باصرار وسوج
حکمت کے جامع کمالات بزرگی کے ماہر کھرے کھوٹے کے صاحب دوستی اور
محبت کے خلاصه بزرگان زمانه کے منبر کمال کے سحبان ماہر مضامین مشکله
ودقیق کے نگہبان بنیاد دوستی اور محبت کے سوار میدان تجربه ودانائی
کے ۔ تہا بہترین وقت و تازه خوشبوؤں کے ساتھ پہونچکر شربت سلام
و آب شیریں پیام آپکا اس مریض بستر جدائی و جھنا ول گوشه بدنصیبی
کو سیراب کیا ۔ اور شیریں زندگانی کے گھاٹ پر پہونچا کر بامراد و شادمان
کیا ۔ باغ تحریر سے آپکی اخلاص کی خوشبو ظاہر اور گلستان تقریر سے
آپکی خصوصیت کی بو واضح نظم ۔ خط راحت بخش دل آپ
کا وصول ہوا ۔ ہیں کہا شاید نسیم صبا چمن سے آئی ۔ یا آسمان نے
خورشید کی انگیٹھی عود کی بنائی ۔ یا سوداگران مشک کا قافله
ختن سے آیا ۔ اس کی سطروں نے خوشی اور نور تاریکی ہجران
دیکھے ہوئے کو دیا ۔ اور سفیدی بین السطور کی اسکے کافوری

سطور رائقش السرورش که از سواد هجران دیده داده و بیاض من الشعور که مرهم کافوری بر جراحت دلهائے غم رسیده نهاد کتابے مشتمل بر عنایت موفور و خطابے محتوی بر مرحمت غیر محصور که بیاض آن از روے صورت معارض عارض حور و مشاکل لمعه نور و سواد مسطورش من حیث اللفظ والمعنی مصداق آیة کریمه نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ که کلبه اخلاص درویشان دعاگو و زاویه اختصاص مخلصان رضاجو از پرتو آن نمونه نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ منور گردیده زہے مجموعه نگارین و خہے سفینه دلنشین که هر صفحه اش عروسی است زیبا و شاہدے رعنا و دوشیزگان الفاظش مرہم آسا بعیسےٰ نفسان معانی آبستن و مخدرات معانیش در انجمن صفحه مانند جواہر منظوم ہمه دست در گردن شاہدان عبارات رنگین تمام سایه پرورد و نازنین پیراہن حریر کاغذ در بر کرده و مروحه صفحه بکف گرفته از لب جوئبار مسطر قدمے بر نمیدارند و سایه شمساد خامه و مے نمی گذارند این مجمع معانی مجموعه نکات مجموعه نیست بل مخزن یاقوت و گوہر است بزم است گلشن است و ندیم است و بذله سنج شمع است و شاہد است و شراب است و ساغر است زہے گلستانے است که پرورش یافته زلال معانی که راسته خیابان مسطر کشیده اش از تار طرہ حور طناب زده اند و چار چمن حاشیه اش را از طلعت گلرخان کشاده پیشانی نسخه پرداسته کاغذ حریر اوراق حله حجله نشینان مقامات حریری سیمای آئینه کردار صفحات منظر نظر بازیبا ے نظیری ست

بہوتے صفحه مانند کافور

زہر فقرہ ہویدا طرۂ حور

هر صفحه اش بود باغے پر از گل صفیر خامه در وے صوت بلبل حبذا گرانمایه رطاقه جلیل الرشاقه که اگر بالفرض رشاقت اسلوب

مرہم دل غم زدہ پر رکھا - کیا خوب خط کہ مہربانی وافر پر شامل اور کیا ہی عمدہ خطاب کہ شفقت بے انتہا پر محیط سفیدی اسکی ظاہر میں مقابلہ کرنیوالی رخسارہ حور کی اور ہمشکل درخشاں نور کے اور سیاہی اسکی سطروں کی باعتبار ظاہر و باطن کے مصداق آیہ کریمہ (نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ) کہ گھر اس مخلص دعاگو کا وگوشہ اس محب رضا خواہ کا اسکے عکس سے مثل (نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ) روشن ہوا - کیا خوب مجموعہ منقش اور کیا بہتر بیاض پسندیدہ کہ ہر صفحہ اس کا ایک دولہن حسین و معشوق زیبا قد ہے کواریاں اسکے الفاظ مثل حضرت مریمؑ کے عیسی معانی سے حاملہ اور پردہ نشینان اسکی معانی محفل صفحہ پر مثل جواہرات ترتیب دادہ کے باہم ہاتھ گردن میں معشوقان عبارت رنگین کے ڈالے ہوئے و حریر کاغذ کا باریک پیراہن گلے میں پہنے ہوئے اور پنکھیہ صفحہ کو ہتیلی سے پکڑ کر قدم با ہر کنارہ حوض سطر سے نہیں نکالتی ہے اور سایہ صنوبر قلم سے نہیں تجاوز کرتی ہے یہ مجموعہ معانی نکتوں کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ کھان یاقوت و جواہر کی ہے محفل باغ پر بہار ہے عمدہ ہمنشین ہے لطیفہ گو ہے معشوق ہے - شراب ہے - جام جم ہے کیا خوب باغ ہے کہ سیرابی اُس کی آب شیریں معانی سے کی گئی ہے کیونکہ راہ کیاری روں کشیدہ کی اسکے ڈوری طرۂ حور کی تار سے بنا کر ہموار کئے ہیں اور چار باغ حاشیہ گلرخاں وسیع پیشانی کے دیدار سے نقل کئے ہیں اسکے اوراق ریشمی کاغذ لباس پردہ نشینان مقامات حریری ہے پیشانی مانند آئینہ روشن کے دلفریب نظیری ہوئے نظرۂ صفحہ کا سطح مثل کافور طرۂ حور کا اسکے ہر فقرے سے ظاہر ہ اسکا ہر صفحہ ایک باغ پھول کا بھرا تھا ہ اس میں قلم کی آواز مانند آواز بلبل کے کیا خوب بلند پایہ کا رقعہ نادر عزیز الوجود کہ اگر بالفرض نیک سیرت

امرا القیس دو ثاقت طرز متنبی و فصاحت سحبان و بلاغت
حسان و مراسلات عبد العمید و مکاتبات عبد الحمید و بذلہاے
ابی دلامہ و صنائع تاریخ وصاف و ہرچہ بریں نمط و طرز باشد
مجسم گردد و صورت ہیولانی ورزد و ہیکل جسمانی پذیرد کہ بمشابہ
ہمیں وسیلہ لطائف برآید و بصورت ان ادراک مصور
گراید درینصورت قلم انداختن و دوات شکستن بصواب
اقرب و بعقل دور اندیش انسب کہ کنہش از دریافت بیروں
و شناختش از اندیشہ فکر پیشہ افزوں سخنوران زمان اگر در
تعریفش عاجز آیند حق شان بطرف و عذر ایشان مقبول
چہ بلیغان جاحظ نشان و اصمعی دوران لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهٖ
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ط شرح خوبی و وصف
مرغوبی آں بزماں راست نیاید و عندلیب بیان را چہ یارا کہ
بر شاخسار مدحش سراید دریں حال اگر مہر بر دہان دوات
نہم قصورے نے و اگر بند بر زبان خامہ گذارم دورے نے ہرچہ
نویسم بیش ازاں و ہرچہ گویم زیادہ براں است اِذَا لَمْ
تَسْتَطِعْ اَمْرًا فَدَعْهُ وَجَاوِزْهُ اِلٰى مَا تَسْتَطِيْعُ پس
ازیں رہ گذر عنان قلم شاد گام را منعطف ساختہ می آرم و مرام
بے سرانجام خود مے نگارم ؎

بیا کہ از سخن سخن رہائیم
بہر مطلب خود آئیم

کہ وقوع حادثہ خونبار ایں اقطار فَجَاسُوْا خِلَالَ الدِّيَارِ ۃ
وَاَخَذُوْا مَا وَجَدُوْا وَاَخْلَى الدِّثَارَ وَالشِّعَارَ وَدَمَّرُوْا
كُلَّ دَمَارٍ وَدِيَارٍ وَجَمًّا غَفِيْرًا قَتَلُوْا فِي الدَّارِ وَ
كَثِيْرًا صَلَبُوْا فِي الْاَمْصَارِ وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا
اَذِلَّةً ۔ وَتَرَكُوْهُمْ فِيْ هَوَانٍ وَصَغَارٍ ط تہ ازاں مقولہ بیست

امرآ القیس و سخت خصلت متنبی و فصاحت سحبان و بلاغت
حسان و مکتوبات عبد العمید و خطوط عبد الحمید و لطیفے ابودلامہ
و تاریخ وصاف کی اور جو کچھ اس طرز پر ہو مجسم ہو و شکل مادی اختیار
کرے و صورت جسمانی قبول کرے اور مانند اس خط پاکیزہ
کے ظاہر ہو اور صورت معہودہ اختیار کرے ایسے حال
میں قلم ڈال دینی اور دوات توڑ دینی مقرون صواب اور
عقل دور اندیش کے مناسب کیونکہ معرفت اسکی بار یکی کا عقلا کے
غور و فکر سے باہر ہے زمانہ کے صاحب سخن اگر مدح سے اسکے عاجز
ہوں تو فی الحقیقت صحیح و عذر قابل قبول ہے کیونکہ بلیغان جاحظ
روش و اصمعی زمانہ (اسکے مثل نہیں لا سکتے اگرچہ باہم ایک دوسرے
کے مددگار بھی ہوں) بیان خوبی و تعریف قبولیت کی اس کی زبان
سے ادا نہیں ہو سکتا و بلبل بیان کو کیا طاقت کہ شاخ مدح پر اس
کے بیٹھ کر مدح سرائی کرے اس حال میں اگر مونہہ دوات کے مہر
لگا دوں تو کوئی قصور نہیں اور اگر زبان قلم کو مقفل کردوں تو کوئی
بعید نہیں۔ جو کچھ تحریر کروں اس سے زیادہ ہے اور جو کچھ کہوں
اس سے بالاتر ہے (جسوقت کسی کام پر قادر نہو تو اسکو چھوڑ دو اور
مائل ہو اسکی طرف جو تمہاری قدرت میں ہے) پس اس راہ سے
باگ قلم خوش رفتار کی موڑ کر مدعا بے سرو سامانی کا اپنی لکھتا ہوں ؎
نظم ا۔ کب تک فضول باتوں میں تضیع اوقات کروں لازم
ہے کہ اصل مقصد پر اپنے آؤں۔ واقعہ خونبار اس اطراف کا
بیان کے قابل نہیں باغی لوگ شہر میں گھس آئے اور جو کچھ مال متاع
پایا سب لوٹ لیا یہاں تک کہ کپڑا ملبوسی بھی نہ چھوڑا اور سارے
شہر و قریہ کو تہس نہس کر دیا بے شمار لوگوں کو گھر کے اندر قتل کیا
اور ایک بڑی تعداد کو سولی پر چڑھایا اور معززین لوگوں کو ذلیل
و رسوا کیا اور حالت ذلت و رسوائی میں چھوڑا اس حادثہ کے بیان

کہ بیاوری خامہ و زبان بقالب بیان آید اگرچہ دبیر دوران در
انشاء آن گراید۔ چنانکہ بر ہمگنان ناوک نشان است پس ازیں
سبب دیدہ ابیست پر قطرات حیرت و سینہ ایست پر شعلات حسرت
کہ نوبت رشاشت حال و قلت مال و کسر جاہ و انتہاک شعائر اللہ دریں
نواح رسید و اموال و دمار مستفضاع و مستباح گردید الحمد للہ
حالتے دارم کہ شومی اعمال من اساس طربے کہ نہادہ بود بدست
اندوہ و نامرادی برانداختہ و سخت ناساز گار مشرب مسرت و
اطمینان را بشو آب ستثات و افتداد ناکامی مکدر ساختہ کہ
از وصول بمقصد و مطلوب محروم است و از ادراک امانی
و مرغوب بنومیدی مہموم ہمدوش دریں عہد شوریدہ و زبون گردون
بارہ ہمچنیں وددون و زمان ناہنجار مددگار مسخرہ و مجنون فی الحقیقت
راحت و فراغ بالی ایام و لیالی از اہل اسلام ایں حوالی در حیز عالم
چوں خلا بیروں عالم و حصول امانی ہر اعالی و ادانی مانند جزء لایتجزی
بالفعل غیر موجود ۔

جرعۂ زہر حوادث چو شکر می نوشم
از کف ساقی گردون فلک مینائی

فی الواقع ازیں زہر آشامی و چشیدن درد ناکامی چارہ نداریم کہ بحکم
قُلْ لَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ ، اگر عطائے بہ بندہ واصل شود از خزائن
ارادت الٰہی است و اگر بفحوائے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ
بلائے نازل گردد از کارخانہ مشیت بادشاہی دریں مرحلہ جاں فرسا
جز بمدد توفیق رضا راہ بمنزل مقصود نتواں برد و سوائے اعانت
وکیل تسلیم بفوز مراد و سود نمی تواں شمرد ۔

چوں چنیں واقعہ گشتہ است ز تاثیر قضا
چارہ کار رَضِیْنَا بِقَضَاءِ اللہ است

لیکن از مہب نسیم عنایت حضرت باری وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَّوْحِ اللہِ

کے واسطے کوئی الفاظ نہیں ہیں کہ مدد سے قلم و زبان کے احاطہ تحریر
میں آئے اگرچہ سارے زمانہ کے منشی اسکے انشاء میں مصروف
ہوں چنانچہ سب فرد و بشر پر تیر کے نشان ہیں اسلئے آنکھیں سب
کی حسرت کے قطرہ سے پر ہیں اور حبابہ سینے حسرت کے شعلے سے مشتعل ہیں
کیونکہ نوبت تباہ حالی و نقصان مال و آبرو ریزی و بے حرمتی اللہ کے دین
کی اس گرد و نواح میں بجید ہوئی اور تمامی مال و جان ضائع و تباہ ہوئے
اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ نادر حالت رکھتا ہوں درخت خوشی لگائے
ہوئے کو بداعمالیوں نے میرے غم و نامرادی کے ہاتھ سے برباد کر دیا و کمال
بدبختی نے نشاط و دلجمعی کو ہزاروں ناکامی سے مبدل کر دیا کہ حصول
مقصود سے محروم و درک امید مرغوب سے کوسوں دور ایسا ہی وقت برے
و خراب میں زمانہ موافقت کرنیوالا ہر ذلیل و کمینہ کا اور عدو میں آوارہ جاں
نثار مسخرے و دیوانہ کی حق بات یہ ہے کہ آرام و فارغ البالی
اس اطراف و جوانب کے مسلمانوں سے مانند براز کے خارج ہوگی و
حصول مراد ہر اعلیٰ و ادنیٰ کا مثل جُزءٌ لَّا يَتَجَزّٰى کے مفقود ہوا ۔
نظم ۔ شکر کی طرح گھونٹ زہر حوادث کا پی رہا ہوں حوادث ایام کا
ساقی فلک مینائی کے ہاتھ سے ۔ واقع میں زہر نوشی و بادہ ناکامی چکھنے
سے کوئی مفر نہیں ہے بحکم (نہیں روکنے والا کوئی اللہ تعالیٰ کے فضل کو) اگر
بندہ بخشش پروردگار سے سرفراز ہو تو یہ عطیہ خزانہ عامرہ الٰہی سے ہے
اور اگر بموجب آیتہ کے (وہی اللہ تعالیٰ بندہ پر قہر کرنیوالا ہے) کوئی بلا نازل
ہوا سکے انتظام سلطنت سے ہے اس منزل جاں فرسا میں سوائے مدد توفیق
الٰہی کے راہ منزل مقصود کی طے کرنی مشکل اور بجز اعانت اللہ تعالیٰ کے
وصول مراد بہ دشوار ۔ نظم ۔ جبکہ اس قسم کا حادثہ مشیت الٰہی
سے ظہور پذیر ہوا ÷ تو رضائے مولیٰ پر راضی ہونے کے سوا کوئی چارہ
نہیں ۔ لیکن نسیم مہربانی ایزدی کے چلنے سے بموجب مقولہ (اللہ تعالیٰ
کی رحمت سے ناامید نہو) بہرہ حصول امید کار کہنا چاہئے اور

استنشاق روائح امیدواری باید کرد از ریاض رحمت پروردگاری لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ استشمام کامگاری باید جست ؎

خوش باش گرچہ روز تو شب شد

بنا خوشی آخر نہ روز را سحرے ہست

درعقب وپیش ازیں نطاق نطق برمیان ناطقہ تنگ است و راہ شہب گیر درفضائے تحریراں پرلنگ ۔ وآنچہ دراجرا مطابع استفسار واستشارہ شدہ بود پس نزد ایں بیچارہ دریں روزگار صورت منافع دراں نیست چہ دریں زماں ناقدردانی زہرہ جبیناں مقاصد درزیر سیہ گلیم مفاسد نہفتہ بنابراں لیلائے سود وسلمائے بہبود وعذرائے منافع عشقبازی درکساد بازاری ندارند کہ خریداراں مجنوں وشاں درکوہ ناداری متواری ہستند ونازنیناں نگارین طبع موزوناں بعدم دلدادگان مشتریاں خستہ دلاں درکوہسار زیرباری بجاں سپاری نشستند زیرا کہ لیلی را بچشم مجنوں باید دید ؎

کجا است مجنوں تا عرض دادہ دریابد

نگارخانہ حسن وجمال لیلے را

دریں صورت بفہم قاصر من درپے ساز بنیاد مطبع نشوند ودرپے اجرار آں ہرگز نروند کہ آخر کار دریں گلزار بجز خلیدن خار خسراں امید بہاری نیست ؎ نہ گل نے لالہ نے سرو چماں است

بہار گلشنش آخر زماں است

پس ازیں ہمہ بمقتضائے المستشار موتمن بمعرض عرض آمد آیندہ اختیار بدست مختار ہر کسے مصلحتے خویش نکو میداند۔ ترصد کہ گاہ گاہے از نسیم ریاض محبت نسیم گلستان مودت بلبل نغمہ سرائے گلبن یگانگی واتحاد وطوطی خوش نوائے گلزار یکرنگی وودادیعنی از نامہ تو دو ختامہ مشام آرزوئے فقیر را بنضوح نصوح مراد وکامگاری معطر ومطرا فرمودہ باشند زیادہ ظلال فصاحت وبلاغت برمفارق مرتقبان ارادت مبسوط وممدود باد

باغ رحمت پروردگار سے اور نہیں نا امید ہو رحمت پروردگار سے خواستگار مراد رہنا چاہیئے ؎ نظم:۔ خوش رہ اگرچہ تیرا دن رات سے بدل گیا ٭ کیا رات کے واسطے سحر نہیں ہے گویائی کا کمر بند کمر گویائی پر آگے پیچھے سے تنگ ہے اور اسپ سرن بچر نیولا میدان تحریر میں لنگڑا ۔ افتتاح مطبع کے بارے میں جو کچھ استفسار ومشورہ طلب فرمایا تھا اس عاجز کے نزدیک فی زمانہ صورت فائدہ کی نہیں ہے کیونکہ ناقدردانی کی زمانہ میں حسینان مقاصد کمبل سیاہ مفاسد میں مخفی نہیں اسلئے کہ منفعت کی لیلا اور بہبود کی سلما اور منافع کی کواریاں قابل عشق بازی کے نہیں ہیں کیونکہ خریدار لوگ مثل مجنوں کے پہاڑ ناداری میں پوشیدہ ہیں اور نازنینان خوش وضع موزوں طبع خریداران خستہ دلاں کی عدم توجہی سے پہاڑ زیرباری کے نیچے قریب المرگ ہیں کیونکہ لیلی کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھنا چاہیئے ؎ نظم:۔ کہاں ہے مجنوں تا کہ حسن خدا داد کو دیکھے ٭ تصویر خانہ حسن وجمال لیلے کو ٭ ایسے حال میں میری فہم ناقص کی اجرار مطبع کے خیال میں نہ ہیں کیونکہ انجام کار اس گلزار میں سوائے کانٹا خسارہ چبھنے کے امید بہار کی نہیں ہے ؎ نظم:۔ نہ گل ہے نہ لالہ ہے نہ سرو چمن ہے ٭ زمانہ بہار کا باغ کی آخر ہے ٭ پس یہ باتیں موافق مضمون اَلْمُسْتَشَارُ مُوْتَمَنٌ محل بیان میں آئیں آیندہ اختیار ہاتھ میں صاحب اختیار کے ہے ہر آدمی اپنی مصلحت کو بہتر جانتا ہے۔ امید کہ وقتاً فوقتاً نسیم باغ محبت کی خوش بو وگلستان مودت کی ترادت وبلبل نغمہ سرائے گلبن دوستی واتحاد کی چہک وطوطی یکرنگی ودوستی کی خوش آوازی سے یعنی نامہ سر بمہر دوستی سے وباغ تمنا فقیر جیسے کی خالص مراد ومقصد کے معطر وتر وتازہ فرماتے رہیں گے زیادہ سایہ فصاحت وبلاغت کا سر امیدواراں فیض کے پھیلا ہوا اور دراز سر دوسے اللہ تعالی کے

٭٭ حضرت میاں صاحبؒ نے اس خط میں غدر کے واقعات قلمبند ہیں۔

طرز تحریر القاب و آداب

خط کا سرنامہ اکثر اس طرح شروع کرتے کہ پہلے "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" لکھ کر دوسری سطر میں لکھتے " از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی"، بخدمت شریف جامع حسنات و کمالات عزیزی فلاں، بخدمت بابرکت مولوی فلاں، بخدمت شریف مرجع آزادگاں مجمع افتادگاں وغیرہ وغیرہ القاب فراخور حال و مناسب شان مکتوب الیہ۔

پھر بعد "السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ" بعد سلام مسنون واضح باد" کے نفس مضمون شروع کرتے۔ اور کبھی سرنامہ یوں بھی شروع کرتے۔

" برادر دینی وفقکم اللہ بالخیر والطاعۃ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور خاتمہ پر الراقم العاجز طالب الحسنین سید محمد نذیر حسین۔ جس خط میں اپنا نام سرنامہ پر نہیں لکھتے تو خاتمہ پر ضرور لکھتے کبھی (از دہلی، روانہ از مقام فلاں، اور تاریخ بھی لکھدیتے کبھی تاریخ نہ لکھتے۔ زیادہ تر خطوط فارسی میں تحریر فرماتے اور گاہ گاہ اردو میں بھی اکثر خاتمہ پر خطوط کے لکھدیتے " زیادہ السلام خیر الختام"۔

کام کرنے کی ہدایت

مولوی علیم الدین حسین صاحب مرحوم نگر نہسوی کو لکھتے ہیں " الحمد للہ کہ بہ تحریر ایں عاجز نظر کردہ کاربند شدند اللہ جلشانہ سعی عزیز را مشکور گرداند آیندہ ہم ہمیں خواہم کہ بموجب مصرعہ ~ آغاز کردہ برسانش بانتہا ٭ جمیع مراتب طے کردہ خود را و ایں عاجز را ماجور و مشکور تام گردانند۔ مولوی ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب کو لکھتے ہیں " او موفق حقیقی توفیق انیق عطا فرماید کہ شرح ابوداؤد کہ بطرز سہل و حل مطلب آغاز شد اتمامش نیز بہ احسن وجوہ مبارک باد ~ دعا از من اجابت از خدا باد ٭ ایک اور خط میں مولوی شمس الحق صاحب کو ان کے بھائی مولوی شرف الحق صاحب کی نسبت لکھتے ہیں۔

مزاج مولوی اشرف الحق صاحب باعتدال اصلی بحال شد یا نہ و بچہ شغل مصروف مے باشند و شوق و اگر وہ باختتام خواہند رسانید یا معطل گزرانید ~ وقت ہر کار نگہدار کہ نافع نبود ٭ نوشدارو کہ پس از مرگ بسہراب دہی ٭ آیندہ توفیق الٰہی انیق باد۔

مولوی سید عبد العزیز فرخ آبادی کو لکھتے ہیں :۔

علوم دین را کہ بمشقت حاصل نمودند ضائع نباید ساخت از مشاغل متعلقہ فرصت غیر ممکن باشد ورنہ درس بہ طالبان دادن بسیار مناسب است ایں ہم نہ باشد کتب بینی و شغل تالیف بسا مستحسن و پر خیر است۔

شکریہ

مولوی شمس الحق صاحب کو ایک خط میں لکھتے ہیں :۔ " انچہ ہدایا بوفور رافت فرستادہ بودند ہمہ ہدیہ حبیب حبیب شدہ موجب نصیب بر حضیب گشت جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَیۡرَ الۡجَزَآءِ فِی الدَّارَیۡنِ وَکَانَ سَعۡیُکُمۡ مَشۡکُوۡرًا ؎

مولوی سید عبدالعزیز فرخ آبادی کو ایک خط میں لکھتے ہیں :- "میں نہایت خوش ہوا کہ مبلغ اعانت مدرسہ کے لئے بھیجے۔ خدا برکت تمہاری کمائی میں دے سب لڑکوں نے خوش ہوکر شیرینی کھائی اور تمہارے لئے دعا کی اور سب کچھ حساب بھی ملنے کا طے کردیا اللہ تم کو اور تمہارے بچہ حمید کو زندہ اور تابع شریعت کا رکھے"

طلبہ کے حال سے اُن کے مربّیوں کو خبر دینا

مولوی شمس الحق صاحب کو لکھتے ہیں :- "مولوی محمد ادریس صحیح بخاری وھدایہ شروع کردند الحمد للہ طبیعت شان سلیم است بارک اللہ فی علمہ" ترجمہ مولوی محمد ادریس نے صحیح بخاری و ہدایہ شروع کی ہے طبیعت ذہین اور فہیم ہے اللہ انکے علم میں برکت عطا فرمائے۔

طلبائے عازمین کیلئے مشورہ

مولوی سید عبدالعزیز فرخ آبادی کو لکھتے ہیں :- "پیش فقیر آمدن سودے ندارد چندے از مولوی امیر احمد سلمہ صحبت درس گرم باید داشت بعدہٗ دریںجا رسیدن مضائقہ ندارد در مدرسہ قریب پنجاہ و ہفت طالبان علم درس می گیرند۔ دریںجا زیادت تپ دلرزہ است وقتیکہ سرمائے خفیف شروع شود دریںجا رسند۔ بالفعل قیام ملتوی نمایند بلکہ بعد فراغ سنت نکاح آمدن مناسب است نمی دانم کہ انکار از نکاح مستفاد از کدام حدیث کردند۔ تجرد و رہبانیت خلاف اسلام است ماورائے ایں از نکاح شغل درس وتدریس باز نمی ماند انبیاء علیہم السلام وصحابہ رضوان اللہ علیہم وائمہ سنت ایں سنت سنیہ را بجا آوردند واز نکاح تزاید وترقی نسل است اگر اولاد سعید بوجود آمدند ثواب از خدا خواہد رسید جناب قاضی صاحب ووالد ایشان را شوق مناکحت شما بسیار است و ماشاء اللہ نقص شرافت وسقم نسب درمیان نیست محض بحیلۂ طلب علم انکار خلاف عقل است بندہ فقیر برائے فراغ کتب شما ہمیشہ مستعد وموجود است پدر بزرگوار شما استفتائیکہ بذریعہ ڈپٹی شیخ کریم بخش رسانیدند جوابش دادم برائے استفادہ ایشاں نقلش فرستادہ میشود اگر در صحت روایات کلامے باشد بے تامل نویسند چراکہ بجائے غائر وذہن بلیغ بفضلہ دارندمن کہ فرسودہ زمانہ شدم مباحث جوانانہ از کجا آرم ہرگاہ کہ از طالبان حل غوامض نتواں شد تجربہ پیراں نود سالہ درکار است قاضی صاحب مہمان نواز مزاج دارند ہنگام سفر بندہ از الہ آباد و دہلی ہنگام قیام فقیر نواز شہا کہ نمودند ہمہ یاد دارم خوش قسمتی ایشان است کہ ایں چنیں کریم النفس شفیق یافتند از شما غم جانانہ مرگ دختر مرحومہ خویش غلط می نمایند۔"

سفارش

ایک خط میں مولوی نور احمد صاحب مرحوم حافظ علی اکبر صاحب مرحوم وحافظ علی اصغر صاحب مرحوم ومولوی شمس الحق صاحب سلمہٗ ومولوی محمد اشرف صاحب سلمہٗ کو لکھتے ہیں :- "بروفق اظہار وبیان مولوی محمد عرفان صاحب کہ مولوی محمد شمس الحق صاحب ومولوی

حضرت مولانا مولوی شمس الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند سعید اور لائق طبیب اور ہونہار عالم ہیں۔ خدا انکی عمر میں برکت

محمد اشرف صاحب از حالات برکت سمات شان خوب واقفند اند اعانت در رفاقت در ادائے قرض مغری الیہ بوجہے کہ نوشتہ اند بظہور آید زہے اجر عظیم عند اللہ الکریم خواہد بود زیراکہ ایں خلق از اخلاق حضرت ربوبیت است کہ الرحمن الرحیم واز عمدہ صفات حضرت نبوت است کہ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ لہذا در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ ودر مشکوٰۃ وطبرانی وغیرہ مروی است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ اندکہ مسلمانان رامی باید کہ در شفقت و حسن سلوک باہم مانند یک تن باشند اگر یک عضو از تن درد مند شود تمام تن برفاقت او بے خواب ماند از ینجا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ در گلستان افادہ فرمودہ ؎ بنی آدم اعضائے یکدیگر اند ؛ وبرآں صاحباں عالیشان فضائل جزیل قرض دادن مخفی نیست کہ تا وقتیکہ مستقرض ادائے قرض نہ کند مقرض را ہماں قدر ثواب قرض دادہ مثل ثواب صدقہ برائے او نوشتہ مے شود و ثواب صدقہ دہ گونہ و ثواب قرض دادن ہیجدہ گونہ می شود چنانچہ برآں صاحبان پوشیدہ نے دریں صورت آں صاحبان حسبۃً للہ سفقۃً علی خلق اللہ عاجز نامبردہ مضطر را مدد فرمایند واجر بے حساب نزد رب الارباب ذخیرۂ عاقبت بشمارند ع ؎

برمن منگر وبرکرم خویش نگر ؛ ونیز بشکر نعمت رب العزت وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ کار فرما شوند واز جواب باصواب زود تر کامیاب فرمایند ومضطر وبیکس را از بارگراں رہا نمایند "

تعزیت

تعزیت کے خطوط میں مکتوب الیہ کے مذاق کی رعایت کرتے۔ مولانا عبد اللہ قدس سرہٗ غزنوی چونکہ متشرع صوفی تھے ان کی تعزیت میں جو خط ان کے بیٹوں کو لکھا وہ یہ ہے :- " از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد اللہ ومولوی عبد الجبار سلمہم اللہ تعالیٰ بالخیر۔ بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح باد کہ از خبر انتقال جامع خیر وبرکات موجب تاسف والم کمال رو داد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وارحمہ وادخلہ جَنَّۃَ الْفِرْدَوْسِ ؎

واہ عبد اللہ فنا فی اللہ شد ۔۔۔ از جناب باریش تسلیم باد
چشمۂ فیض کرامت شان او ۔۔۔ رونق افزا چشمہ تکریم باد

ارحم الراحمین آں صاحبان را بر جادۂ شریعت بمیراث پدری فائز کناد وایں عاجز بدعا وعافیت وارین شما بدرگاہ کبریا مستدعی می باشد قبول فرمایند۔ زیادہ سلام خیر الختام "

مولوی شمس الحق صاحب جو کہ سادہ وضع اور سادہ طبیعت آدمی ہیں ان کو لکھتے ہیں :- " از حادثہ جانکاہ انتقال اہلیہ مرحومہ شما نہایت تاسف رو داد مارا بجز اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ چارہ نیست بہر حال بہ صبر وشکیبائی گرایند وبشکر رب العلمین در آیند "

دوسرے خط میں انہی کو ان کے ماموں کے انتقال پر لکھتے ہیں :- " از استماع خبر جانکاہ ہوش ربا یعنی انتقال مولوی علی احمد صاحب مرحوم موجب تاسف ورنج والم از حد گردیدہ کہ از احاطہ تقریر وتحریر بیرون است اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط برخواندم

ودعائے مغفرت ورحمت برائے آں محمود العاقبت کردم وخواہم کرد ونماز جنازہ ادا نمودم اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ فِیْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ فِیْ جَنَّۃِ الْفِرْدَوْسِ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ؁

مولوی محمد علیم الدین حسین مرحوم نگرنہسوی جو کہ نہایت رنگین فراج آدمی تھے ان کو لکھتے ہیں :- ؎

لشکر غم کی چڑھائی ہے خبردار اے دل ٭ مورچہ ٹوٹنے پائے نہ شکیبائی کا

از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت بابرکت مولوی سید علیم الدین حسین سلمہ عن الزین والشین :- بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مشہود خاطر باد کہ قدر ومنزلت نفس مطمئنہ ؎

آن کہ نفس کلام حق گویا است ٭ کہ جہاں را برائے او آراست
وان کہ تن جامہ خلافت حق ٭ جز بہ بالائے او نیامد راست

ازاں برتر وبلند تر است کہ محل تصرف وترفع ومنزل آسایش وتمتع او ہمیں سرائے فانی وتنگنائے عالم جسمانی باشد ؎

بہ خاکدان جہاں دل منہ کہ جائے دگر ٭ برائے مسکن تو برکشیدہ اند قصور

کہ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا ؕ ازان است وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ خَالِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ؕ التمغائے دوامی اشارت بدان است پس روئے التفات از جانب جسم وجسمانیات گردانیدہ پس روئے التفات از جانب جسم وجسمانیات گردانیدہ پس پشت انداز د وبخطاب الطاف مآب یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ سرفراز د وبدیدہ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ نظارہ عالم ملکوت وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ سرمایہ کامرانی پردازد وجاوداں فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ بلذت انس ونعم وصال محبوب بمصنہ شادمانی نازد وازاں کہ دریں کون وفساد ایں سواد بے بنیاد حادثہ جانکاہ کہ موجب صد نالہ وآہ بر انتقال اہلیہ مرحومہ شما کہ ازدار ناپائدار بہ دار القرار بہ فردوس بریں جانشیں شد وبہ جنت الماوی اقامت گزیں ؎

گر قلم بر سر غم نامہ دوراں آید ٭ خوں بدل آہ بلب اشک بمژگاں آید

وبہ توقیع وقیع بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ؕ صبر جمیل باید وبہ منطوق لازم الوثوق کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ سر عبرت برضائے مولا فرو بردہ دل کشا اُولٰٓئِكَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَّاُولٰٓئِكَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ؕ جزع فزع نشاید ؎

ہر چند آہ جگر دوز چہ امکاں دارد ٭ سر زند نالہ جاں سوز چہ امکاں دارد

ابواب مرحمت الٰہی چو مفتوح گردد منظوران را خلعت ابتلا بلباس بلا پوشانند واسباب قرب وعنایت سبحانی چوں متعاضد شود جرعہ زہر حوادث از مشرب وادی بلا چشانند ؎

طالب خلعت نعمت ہمہ باشند و لے ٭ دولت آں بردہ کہ تشریف بلا یافتہ است

پس ازیں رہگزر بہ صبر و شکیبائی بہ خوش ادائی و بشکر گذاری جناب باری مستبشر باشند کہ نعم البدل عطا فرماید و جزائے جزیل بہ صبر جمیل افزاید آمین رب العالمین ثم آمین ؎

اپنی ہستی کو سمجھتا رہے برباد انساں ٭ چا عنصر نہیں جھونکا ہے یہ چوپائی کا

زیادہ والسلام مع الاکرام خیر الختام

شیخ سے طلبہ اپنے گھر پر خط لکھواتے

مولوی نور محمد بہاری نے ایک خط اپنے والد حکیم محمد عبد الرزاق صاحب کو اپنی طرف سے لکھوایا اور میاں صاحب نے خاکسار ہی کے ہاتھ میں دیا کہ اسکی نقل کرکے مولوی محمد نور کو دیدو۔ میں نے دو نقل اس خط کی کیں ایک ان کو دی ایک اپنے پاس رکھ لی اس خط سے میاں صاحب کی پرانی انشاء پردازی پر روشنی پڑتی ہے اور اس خط کو اسی موقعہ پر درج کرنا مناسب تھا مگر چونکہ اس سے آپ کے اخلاق جمیلہ کو بھی گہرا تعلق ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ طالب علم کے کہنے سے ایسا چھوٹا چھوٹا کام بھی کیا کرتے تھے اسلئے یہیں درج کرتا ہوں وَھُوَ ھٰذَا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صبا بہ حضرت گل عرضہ گیاہ ببر

اے صبا پھول کے دربار میں عرضی گھانس کی لیجا

قبلۂ لمعات لطائف قدسیہ کعبہ متحات طرائف انسیہ مجدد شرع متین ممہد حق المبین مجمع مفاخر جلیلہ منبع مآثر علیہ ادام اللہ دولتہ ممدودۃ الرواق وصولتہ مشدودۃ النطاق ؎

سبق اشک رواں از ورق گل دارم

اشک رواں کا سبق ورق گل سے لیتا ہوں

مروح روح و مرہم دل مجروح یعنی نفحات نامہ روح پرور و نفحات مراسلہ مرہم گستر کہ دریں ایام خجستہ فرجام نگاشتہ خامہ بدائع رقم و رقم زدہ کلک مشکیں فام خدام کرام والا مقام حبیب جانہائے پاک طبیب دلہائے غمناک در اطیب اوقات و روبیتہ النفحات گذشتہ

پیام شام بہ درگاہ صبح گاہ ببر

شام کا پیغام صبح کے دربار میں لیجا

نورانی لطائف قدسیہ کے قبلہ پاکیزہ و بزرگ انسان کے کعبہ تجدید کرنیوالے شریعت مستحکم کے درست کرنیوالے صریح حق کے مجمع بزرگی اور عظمت کے کان بزرگی و عظمت کے ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ دبدبہ و دولت کو آپ کے بقائے زمین و آسمان تک

نامہ پاک تر از دیدۂ بلبل دارم

نامہ صاف و پاکیزہ زیادہ آنکھ بلبل سے ارسال کرتا ہوں

راحت دینے والا روح کا مرہم دل زخمی کا یعنی خط روح افزا و نامہ مرہم دل خستہ کا زمانہ مبارک میں لکھا ہوا قلم نادر رقم و تحریر کیا ہوا قلم مشکیں خادمان والا کا محبوب دل پاکان و طبیب دل غمزدگان کا بہترین زمانہ میں خوشبوئے گلاب کی مانند ورود پاکر شرف بہت دعا و سلام و پانی شیریں پیام برکت بھرے

شربت تحیہ وسلام زلال پیام برکت التیام آں
مستسقیان بستر ہجران وخستہ دلان روایہ حرماں
را سیراب گردانید وا شتعال حرارت غریبہ مہاجرت
کہ خلاف مقتضائے طبیعت بشری ومورث انواع
اعراض وکدورت سپری بود تسکین پذیر گردیدہ سطور
فائز السرورش کہ نور سواد دیدہ ہجراں دیدہ داد و
وبیاض بین السطورش کہ مرہم کافوری بر جراحت
دلہائے غم رسیدہ نہاد ؎

ہزار شکر کہ فرخ رخے مسیح دمے
ہزار شکر کہ مبارک صورت مسیح دم
مصور از قلم صنع ضد خجستہ رقم
مصور قلم صناعت سے اگرچہ تو تصویر بہتر
ہزار داغ بدل داشتم زدست غمش
غم کے ہاتھ سے ہزار داغ دل میں رکھتا تھا
بہ کنج ظلمت غم تنگ دل ہمے مردم
گوشہ تاریک غم میں تنگ دل ہو کر مرتا
الحمد للہ والمنۃ للہ ؎

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست
دوست نے میری گردن میں ڈوری ڈالی ہے

ناگاہ ایں مذنب اواہ در بزم گاہ درس صحاح ستہ کہ
از کلمات طیبات مبارکات آں سرور مفخر موجودات کہ
محل تنافس تخت نشینان سبع ارائک ومورد تجاذب
کروبیان ملائک است کمر ہمت بستہ بہ تحصیل آں
نشستہ ہزار رحمت جاں آفریں بر جان پاکش کہ
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

ہوئے ہے اس مستسقی بستر جدائی و زخمی دل
گوشہ بد نصیبی کو سیراب کیا اور شعلہ دل حرارت غریبہ
جدائی کو کہ مخالف طبع انسانی کے ہے اور پیدا کرنے والا اقسام
عوارض و کدورت کے تھا تسکین و طمانیت بخش ہوا اسکی
سطریں بھری سرور کی نور بخش دیدہ جدائی کی اسکی
بین السطور کی سفیدی مرہم کافوری زخمی
دل غمزدہ کی ہوئی ؎

حیات بخش دلم شد بر شحۂ قلمے
اپنی ترشح قلم سے حیات بخش میرے دل کا ہوا
کشید ولے نہ کشید زیں خجستہ تر رقمے
کھینچے ولیکن نہ کھینچے اس تصویر سے اعلیٰ تصویر
کنوں نماند بجز داغ فرقتش المے
اب کوئی نہ رہا سوائے داغ فرقت غم کے
اگر ز آب حیاتم نمے رسید نمے
اگر پانی حیات سے نمی نہیں پہنچتی مجھے
اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے ؎

می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست
لیجاتا ہے جہاں اس کی مرضی ہے

جنابا یہ بندہ گنہگار مجلس درس صحاح ستہ میں کہ کلمات
مبارک سردار موجودات کے ہیں جس کی رغبت وحرص ملائک
ہر طبقہ آسماں کے کیا کرتے ہیں کمر ہمت کی باندھ کر حصول
میں اسکے مشغول ہوا - ہزار رحمت اللہ تعالیٰ کی
اس جان پاک پر ہو کہ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ
يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۔ يَا أَيُّهَا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ہزرماں نثار روضۂ منور وضریح مقدس خواجہ کائنات خلاصۂ موجودات۔ باد ؎

محمدؐ کافرینش ہست خاکش

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی پیدائش سے ہے

آن مبارک قدمے کہ بہ میامن انوار ہدایتش دیجور غوایت منقشع گشت وازدلالت رسالتش جادۂ عمیار ضلالت بطریق مستقیم ہدایت مبدل شد وازیمن کمالات ذاتش طغرائے اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ بمنشور دین قویم کشیدند واز آثار سعی مشکورش رقم وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا برصفحۂ ملت بیضا نہادوسابقۂ رحمت الٰہی کہ ہر معجزے را زمانے مقرر وملتے را مدتے مقدر گردانید بر چہرۂ ہر زمانے تابندہ وآثار ملت اورا بر روئے ہر مکانے پائندہ داشت ومعجزات باہرۂ اورا تا دامن آخر الزمان بطراز بقا مطرز وشعائر شریعت ظاہرش را تا نفخ صور بسمت ظہور موسوم گردانید وقرآن برہان قدیم بینۂ صدق اورا تا ابد نداء فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ می زند وفحوائے درنظامش لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ قواعد ملت اورا تا قیامت استحکام مے دہد ؎

مقصود ز آفرینش ایں طاق نیلگوں

غرض اس دنیا کے پیدا کرنے سے

طاؤس بوستان رسالت کہ جبرئیل

باغ رسالت کے مور کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام

دربردہ مبارکہ لاجرم کلام مجید آسمانی وتنزیل حمید فرقانی کہ اعظم معجزات محمدی وواضح براہین احمدیؐ است وبصفت

الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ہر وقت تصدق روضۂ منورۂ قبر اقدس پر سردار دوعالم وخلاصہ موجودات کے ہو ؎

ہزاراں آفریں بر جان پاکش

ہزاروں تعریف ودرود آپ کی جان پاک پر نازل ہو

ایسا قدم مبارک کہ برکت روشنی ہدایت سے آپ کے گمراہی کی تاریکی زائل ہوئی اور شمع رسالت سے آپ کی جگہ تیرہ وتاریک سائے طریق مستقیم ہدایت کے مبدل ہوئی اور برکت کمالات ذاتی سے آپ کے حکم اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کا اوپر فرمان دین قویم کے لگایا گیا اور آپ کی سعی پسندیدہ سے وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا صفحہ ملت پر ثبت کیا گیا روز ازل میں اللہ جل شانہ نے ہر معجزہ کے واسطے مدت معین وہر ملت کے واسطے مقدار مقرر کی تاکہ اسی مدت میں جلوہ گر ہو اور آثار ملت کو ہر خاص وعام کے واسطے ثابت وبرقرار رکھا اور معجزات جلیہ کو آخر زمانہ تک قائم دائم رکھا اور ظاہر شعائر اسلام کو نفخ صور تک حکم ہمیشگی کا عطا فرمایا وقرآن کریم وبرہان قدیم کہ دلیل اس کی صدق پر۔ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ ابدالآباد تک مقرر کیا اور اسکے سوتی لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ احکام ملت کو قیام قیامت تک ثابت ومضبوط فرمایا ؎

فرہمائے دولت بے منتہائے اوست

شان وعظمت بے انتہا کا اللہ جل شانہ کے ہے

ہنگام وحی بلبل دستاں سرائے او

وقت لانے وحی کے بلبل ہزار داستان ہوتے تھے

یہ بات ضروری ہے کہ کلام مجید کتاب آسمانی وفرقان حمید تنزیل ربانی اعظم معجزہ محمدی اور کھلی دلیل احمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) ہے وبنایہ

اوتیت جوامع الکلم متصف بسہ قسم منقسم می شود۔ اوّل توحید الٰہی احدی دوم احکام شریعت محمدی صلوات اللہ وسلامہ علیہ سوم اطاعت اولوالامر موافق توقیع رفیع خالق اکبر چہ اولی الامر را کہ تابع معطوف می شود معطوف ساختہ ارشاد فرمود۔ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۔ بریں معنی حضرت سعدی شیرازیؒ نیز ارشاد می فرمایند ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید ❊ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ازیں رہ گذر مزاولت سیر آں حضرتؐ در ہر کاروبار ضرور افتاد تا کردنی و ناکردنی بدریافت شود و اتباع تام روداد و بر گفتۂ زید و عمرو کہ مخالف سیر آں سرور خیر البشرؐ گردد سر نتابد۔

دانش اینجا متحیر و خرد ایں جالال ست زہے عالم خراسانی کہ نکو گفتہ و در معنی سفتہ ؎

اہلِ توحید چو تحقیق سخن در گیرند

صاحب توحید مسائل دینی کو تحقیق سے لیتے ہیں۔

رونقِ کار خود از حضرت قرآں جویند

درستی کام کی اپنی قرآن مجید سے تلاش کرتے ہیں

ہر بیانے کہ بود سادہ ز توقیع حدیث

جو بیان کہ خالی ہو قرآن و حدیث سے

در محاذات نصوص ایں ہمہ تکلیف قیاس

نص کے مقابلہ میں یہ ساری تکلیفیں قیاس کی

دیدہ از فقہ منزل چو منوّر سازند

صفت اوتیت جوامع الکلم کی تین قسم پر منقسم ہوتا ہے۔ اوّل توحید باری تعالیٰ دوسرے احکام شریعت محمدی صلوات اللہ علیہ وسلامہ علیہ تیسرے تابعداری اولوالامر کی بموجب فرمان واﷲشان خدائے تعالیٰ کے کیونکہ تابع معطوف ہے اور معطوف کرکے ارشاد فرمایا۔ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۔ اسی بات کو حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بھی ارشاد فرماتے ہیں ؎

خلاف پیمبر علیہ السلام کے جس نے راہ اختیار کی وہ ہرگز منزل مقصود پر نہیں پہونچیگا اسی واسطے برتنا و نگاہ رکھنا سیرت حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہر کاروبار میں ضروری ہوا تاکہ عمل کرنیکا طریقہ و عدم عمل کا طریقہ معلوم ہو اور اتباع شریعت حاصل ہو۔ اور زید و عمر کے قول پر کہ مخالف طریقہ حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہے کاربند نہوں۔

فہم یہاں متحیر و عقل یہاں گونگی ہے۔ کیا خوب عالم خراسانی نے فرمایا اور موتی مقصود پرویا ؎

خس و خاشاک شک از عین یقیں برگیرند

چھوٹے بڑے مسائل کو چھان بین کرکے لیتے ہیں۔

شاہدِ دینِ خود از قولِ پیمبر گیرند

اپنے دین کا گواہ قول پیمبر علیہ السلام سے لاتے ہیں

در کفِ اہلِ ہوا نقش ہزور گیرند

اس بیان کو برابر زور کے تصور کرتے ہیں۔

نادرست و عبث و واہی و منکر گیرند

بیجا و بے فائدہ اور مکروہ خیال کرتے ہیں

خاطر از فقہ محرف ہمگی سر گیرند

فقہ منزل سے آنکھیں منور کرتے ہیں

مجتہد گاہ مصیب است و گہے خاطی لیک
مجتہد کبھی مصیب ہے کبھی خاطی

آنچہ منحوت خیال ست و مخالف بہ نصوص
جو مبحث کہ خیالی ہو وہ مخالف نصوص کے

ہرچہ آں را نبود مستند از قول رسولؐ
جس مسئلہ کی سند قول رسول علیہ السلام سے نہو

با گل سرخ کہ اصلش عرق روئے نبیؐ ست
گلاب کے مقابلہ میں کہ اصل اسکی روئے نبیؐ ہے

اہل تحقیق کجا مائل رایند و قیاس
اہل تحقیق رائے و قیاس کی جانب کب مائل ہوتے ہیں

سنن مصطفویؐ درگہ صدق و صفا
درگاہ صدق و صفا کی سنت نبویؐ ہے

حبذا بارگہ علم کہ ارباب نظر
کیا خوب ہے درگاہ علم کی کہ صاحب علم

اے خوشا قوم کہ اندر رہ دیں گاہ سلوک
اچھی وہ قوم ہے کہ شریعت و طریقت کے معاملہ میں

در مقامے کہ سخن ہا رود از علم و عمل
جس مقام میں کہ صرف لفاظی ہے علم و عمل سے

کار بندان قضا ہر کہ شود خاک درش
درگاہ رسالت (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی خاکسیر کو

متن و مضمون احادیث بہ تبدیل روات
متن و مضمون احادیث کے تجدید تبدیل روات سے جانتے ہیں

علم دیں جملہ عزیز است و لے اہل صفا
کل علم دین محتشم و معظم ہیں لیکن اہل ذوق خالص

مصنوعی فقہ سے دل الگ کر لیتے ہیں۔

ہرچہ در روے نہ خطا حکم پیمبرؐ گیرند
خالی خطا کو حکم پیمبرؐ کا تصور کرتے ہیں

اہل دیں در حرم دیں بت اکبر گیرند
اہل دین احاطۂ دین میں اسکو بت اکبر خیال کرتے ہیں۔

گرچہ فتوٰے امام است کہ ابتر گیرند
اگرچہ فتوٰی امام کا ہے جب بھی قابل قبول نہیں سمجھتے

رتبۂ لالۂ نعمان نہ برابر گیرند
مرتبہ لالہ نعمان کا برابر نہیں قرار دیتے ہیں

شہسواراں نہ چنیں صید محقر گیرند
شہسوار لوگ محض حقیر شکار کو شکار نہیں کرتے

کاہل دل سرمۂ توفیق ازاں در گیرند
صاحب دل اسی دربار سے سرمہ توفیق حاصل کرتے ہیں

خاک آں کوئے بہ اکسیر برابر گیرند
اس کوچہ کی خاک کو بہتر اکسیر سے تصور کرتے ہیں

از احادیث نبیؐ مرشد و رہبر گیرند
احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مرشد و ہادی قرار دیتے ہیں

ہرچہ آں غیر حدیث ست نہ درخور گیرند
جو کچھ کہ غیر حدیث کے ہے اُسے لائق عمل کے نہ ٹھہراتے ہیں

چوں طلا کار در انگیزۂ زرد ر گیرند
مثل خاک زرگراں کے کام میں لاتے ہیں

چوں مکرر نشود آں قند مکرر گیرند
جب مکرر ہوتا ہے اُسے قند مکرر تصور کرتے ہیں۔

از احادیث نبیؐ راحت دیگر گیرند
احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے راحت اور ہی کچھ حاصل کرتے ہیں

سنتے زندہ نمایند دریں عصر پس

سنت مردہ کو زندہ کر کے درگاہ باری تعالےٰ سے

اجر صد خون شہید از در داور گیرند

ثواب سو شہید کا بدلے میں اُسکے حاصل کرتے ہیں

ناگزیر آمدہ بر حق طلبان علم حدیث

طالبان علم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ضروری ہے

شب تاراست بگو شمع منور گیرند

رات اندھیری ہے کہدو کہ روشن چراغ ساتھ رکھیں

ہر کجا حرف قیاس است چو صرصر بجہند

جس جگہ قیاسی مسئلہ آتا ہے مثل تند ہوا کے حرکت کرتے ہیں

ہر کجا قول رسول آمدہ از سر گیرند

اور جہاں قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے بسرو چشم قبول کرتے ہیں

بے شعوران کہ برآرا و قیاسات خوشند

بے شعور لوگ رائے اور قیاس سے خوش ہوتے ہیں

کودکا نند کہ اوراقِ مصوّر گیرند

نادان بچے ہیں کہ تصویر سے خوش ہوتے ہیں

باغ فردوس بر آں قوم مباح است کہ خوش

فردوس کا باغ اس قوم کے واسطے مباح ہے

روشِ راستی از قول پیمبر گیرند

کہ عمدہ طریقہ راہ مستقیم کا قول پیمبر سے حاصل کرتے ہیں

از صحیحین و موطاء امام مالکؒ

صحیح بخاریؒ صحیح مسلمؒ موطا امام مالکؒ سے

سنن مصطفوی بہر عمل برگیرند

سنت مصطفیٰ علیہ السلام کو عمل کیواسطے اختیار کرتے ہیں

ترمذیؒ گرچہ بود قافلہ سالار ہدے

گرچہ ترمذیؒ امام المحدثین ہیں فن حدیث میں

در جزالت ز صحیحین موخر گیرند

لیکن صحیحین سے رتبہ مؤخر رکھتے ہیں صحاح ستہ میں

بعد ازاں شیخ نسائی و ابوداؤد است

بعد اس کے شیخ نسائی اور امام ابوداؤد ہیں ۔

ہر دو را در صف تقوےٰ سر و سر در گیرند

دونوں رتبے تقوی واتقان میں برابر شمار کئے جاتے ہیں

غیر ذلک ز کتب انچہ در آثار رسولؐ

سوائے انکے جسقدر کتب احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

آمدہ بر سرِ تسلیم چو افسر گیرند

بلا شک وشبہ اُن کو قابل عمل تصور کرتے ہیں ۔

زینت روضۂ ایمان بود از طائفۂ

زینت روضۂ ایمان کی اُن گروہ کے ہوتی ہے

کہ قدم بر اثر شافع محشر گیرند

جو کہ قدم نقش قدم بر شافع محشر کے رکھتے ہیں

سوئے توحید گرایند ز اخلاص و پس

خلوص دل سے توحید کی طرف رغبت کرتے ہیں

جنت قدس علیؓ از عمِ ابیؓ ذر گیرند

جنت الفردوس بموجب روایت حضرت ابوذرؓ کے لیتے ہیں

اے علمدار نبیؐ روح قدس یاور تو

اے علم بردار دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پاک تمہاری حامی ہے

باد کت اہل یقیں سید و یاور گیرند

کیونکہ اہل ایمان تمہیں سردار وحامی دین جانتے ہیں ۔

ہر ترا از رہ تعظیم معزز دانند

ہر ترا در صف ابرار موقر گیرند

ہم کو از تعظیم سے معزز و ممتاز خیال کرتے ہیں

ایں ہیچمدان بل سراسر نادان آنچہ کبرائے امّت و علمائے ملت فرمودہ اند بہ ملازمان عالی معروض داشتہ و دراں از خود فروگذاشتہ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

زیادہ بریں مبادرت کردن نمی تواند و فدوی از تہ دل تابع فرمان پیشینیاں اہل یقینم ؎

اصل استعداد و شرط صحبت است

صحبت سے استفادہ کیا سطے شرط استعداد ہے

ترصد کہ از راہ مہربانہ جائے کہ خطا کردہ باشم ہدایت خواہند ساخت و باصلاح کریمانہ خواہند نواخت ؎

حمد نا محدود رب کردگار

حمد بے حد سزاوار مالک الملک کے واسطے ہے

اے پدر سر سبز باشی روز و شب

ہمیشہ سر سبز رہیں آپ اے پدر بزرگ !

زیادہ حد ادب فقط ۔ ۵ر ذی الحجہ ۱۲۹۴ھ روز شنبہ مقام دہلی

نیکو کاروں کی جماعت میں رتبہ ابرار و اتقیا کا دیتے ہیں۔

بندہ علم سے عاری بلکہ سراسر بیوقوف جو کچھ بزرگان امت و علماء ملت نے ارشاد فرمایا ہے خادمان والا میں عرض پرداز ہوا اور بیان حال میں اپنی طرف سے فروگذاشت نہ کیا ؎ ع

اگر قبول کرے تو تیری سرفرازی ہے

اس سے زیادہ جرأت نہیں کر سکتا یہ عاجز تہ دل سے تابع فرمان سلف صالحین کے ہے ؎

مرد گر کور است عینک لعبت است

آدمی اگر نابینا ہے تو عینک بے فائدہ ہے۔

اُمید کہ راہ کرم سے جس جگہ غلطی ہوئی ہو آگاہ فرماویں گے اور اصلاح بزرگانہ سے سرفراز فرماویں گے ؎

آنکہ کردہ ذات خود را آشکار

جس نے اپنی ذات کو جملہ خلائق پر آشکارا فرمایا

تا کہ باشد دشت خضرا سبزہ زار

تاکہ رہے جنگل سبزہ سے تر و تازہ

زیادہ حد ادب فقط۔ ۵ر ذی الحجہ ۱۲۹۴ھ مقام دہلی

مکتوب دو صد و نہم ۲۰۹

نسخہ تقویۃ الایمان زود روانہ کنند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی برادرم میر توسل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ مشہود باد کہ ایں جا خیریت است و خیر و عافیت شما مطلوب۔ برادرا بعض احباب ارادہ تقویۃ الایمان مولانا محمد اسمعیل

دو سو نواں خط ۲۰۹

تقویۃ الایمان جلد روانہ کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عاجز سید محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی بھائی میر توسل حسین صاحب اللہ تعالیٰ سلامت رکھے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت آپ کی مطلوب بھائی بعض کرم فرمائے مہربان مولانا محمد اسمعیل صاحب

شہید مرحوم را طبع کنانیدن میدارند مگر نسخہ صحیحہ بہم نمی رسد
لہٰذا بایں برادر گزارش می کنم که در مرتبه اول که در ماه شوال زینجا
در آنجا رفته بودم تقویة الایمان قلمی خود را نزد شما گذاشته
آمده بودم که شما آنرا مطالعه کنند و چونکه در طبع تصحیح آں ضرور
است ترصد که وقتے آنرا از ہر دو کناره جدا کرده بطور پلنده
ہر دو گوشه کشاده خواه ٹکٹ چسپاں خواه بیرنگ جلد روانه
سازند که بعد صحیح کردن واپس کرده شود بہر حال در ارسال آں
توقف نخواہند نمود و از جواب با صواب مع خرمی احوال آں
محال مسرور نمایند زیاده و السلام مع الاکرام خیر الختام - بہمه
صاحبان خورد و کلاں درجه بدرجه سلام و نیاز برسانند -

شہید مرحوم کی کتاب تقویۃ الایمان طبع کرانیکا قصد کرتے
ہیں لیکن نسخہ صحیح ملتا نہیں ہے اسلئے لکھتا ہوں کہ میں پہلی بار ماہ
شوال میں وہاں[۱۵] گیا تھا اور اپنا قلمی نسخہ تقویۃ الایمان آپکو دے
آیا تھا کہ مطالعہ میں اپنے رکھیں چونکہ تصحیح و چھپائی کے واسطے اس
کتاب کی ضرورت ہے اُمید کہ اس جلد کتاب کے دونوں پٹھے الگ کرکے
بطور پارسل باندھ کر کے دونوں طرف کتاب کو کھلا رکھیں اور بیرنگ
یا ٹکٹ لگاکر جلد روانہ کریں انشاءاللہ تعالیٰ بعد مقابلہ و تصحیح کے
آپکے پاس کتاب واپس کردی جائیگی لہٰذا اسکی روانگی میں بالکل توقف نہ کریں
اور جواب باصواب حالات سے وہاں کے مسرور کریں زیادہ والسلام مع الاکرام
وخیر الختام سب صاحبان چھوٹوں بڑوں کو درجہ بدرجہ سلام کہدیں -

هو الرؤوف

مولوی سید محمد شریف حسین صاحب خلف حضرت میاں صاحب

حلیہ مبارکہ :- سانولا رنگ، متوسط قد، ڈاڑھی گنجان اور گول - لباس :- تین سکہ کا انگرکھا - دو پلڑی ٹوپی - جمعہ کے روز عمامہ یعنی پگڑی باندھ کر آپ نماز پڑھاتے تھے لٹھے کا ڈھیلا پائجامہ اور لٹھے کا سفید رومال کندھے پر رہا کرتا تھا اور سردیوں میں دولائی اور روئی دار انگرکھا زیب تن رہتا تھا
شیخ الکل حضرت میاں صاحبؒ مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ کے اکلوتے صاحبزادے تھے - جن کی سن ولادت سنہ ۱۲۴۳ھ ہے -

اور اپنے والد ہی کی زندگی میں آپکی شمع حیات گُل ہو گئی تھی انکے اساتذہ میں اخوندجی ولایتی ہیں جن سے انہوں نے ابتدائی کتابیں پڑھیں اُن کے سوا جناب مولوی عبد الرزاق صاحب اور اپنے نانا جناب مولوی سید محمد عبد الخالق صاحب اور جناب مولوی رحمت اللہ بیگ صاحب سے تحصیل علوم کی کی - اور تفسیر اور حدیث اور فقہ حضرت میاں صاحبؒ سے پڑھی سند اجازت حدیث شریف علامہ سیّد نواب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم و مغفور والئ بھوپال اور شیخ حسین صاحب یمنیؒ سے بھی حاصل کی - ذکاوت اور ذہانت کا یہ عالم تھا کہ زمانہ طالبعلمی میں اپنی کتابوں پر اپنے حواشی آپ لکھتے رہتے تھے اور جب حضرت میانصاحبؒ کے اوقات تدریس کے ساتھ افتا میں بھی صرف ہونے لگے اسوقت بھی فتاوے نویسی کا کام آپکے ہی ذمہ رہتا تھا - اور حضرت میانصاحبؒ ملاحظہ فرماکر دستخط یا مہر فرما دیتے تھے اور حضرت میانصاحبؒ کی مہر بھی آپکی نگرانی میں رہتی تھی اور آپکا درس و تدریس کا بھی مشغلہ رہتا تھا اور حضرت میانصاحبؒ کی مسجد کی خدمت امامت بھی آپکے ہی سپرد تھی اور اس امامت پر حضرت شیخ الکل کو اتنا فخر تھا کہ کبھی کبھی ازراہ لطف فرماتے تھے کہ ان جیسا امام ہندوستان

۱۵؎ وہاں سے مراد حضرت میاں صاحبؒ کا اپنا وطن مالوف ہے جہاں عمارت کے آثار ابتک موجود ہیں یعنی اسٹیشن کجرا ڈاکخانہ سورجگڈھ موضع مولانگر ضلع مونگیر ۱۲

سے مغرب تک نہوگا اور ارکان نماز نہایت خشوع اور خضوع مطابق سنت نبوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا فرماتے تھے خط نستعلیق پر
دسترس تھی اور اس فن میں خوشنویس زمانہ سید میر پنجہ کش دہلوی کے شاگرد تھے جنکا نام نامی گرامی سید محمد میر اور پنجہ کش لقب مشہور تھا سن
اٹھارہ سو ستاون ۱۸۵۷ھ ہجری میں شہید ہوئے۔ ضبط اوقات اس طرح تھے کہ صبح سے ظہر تک طلبا کو پڑھاتے تھے اور نماز عصر تک فتادی نویسی
کی خدمت انجام دیتے تھے اور بعد نماز عصر کے مغرب تک نہر سعادت خاں پر بطور تفریح تشریف لیجاتے اور مسجد حضرت مولوی حفیظ اللہ
خاں مرحوم جو دہلی کے مشہور و معروف واعظ تھے اور آپکے خسر بھی تھے آپکی مسجد کے حجرے کے باہر چبوترے پر قرآن مجید و حدیث نبوی کا درس
دیتے تھے جبکہ موجودہ مدرسہ حضرت میاں صاحبؒ جو پھاٹک حبش خاں متصل کتبخانہ نذیریہ عامہ تعمیر ہو گیا جہاں اسوقت بیرونی طلبا کا مسکن
ہے درس و تدریس کی خدمت انجام دینے لگے اور یہ آراضی جناب سعید الدین عطار مرحوم و مغفور نے جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحبؒ کے
خدمت وعظ کے لیے وقف فرمائی تھی اور حضرت مولوی حفیظ اللہ خاں صاحبؒ نے اپنے داماد جناب مولوی سید شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور
کی خدمات دینی واستاد شیخ الکل حضرت میاں صاحبؒ کی علمی فیاضی اور طلبا کی علمی ضروریات کو مد نظر فرما کر مدرسہ حضرت میاں صاحبؒ
کے نام گرامی کے نام وقف فرمائی جو متموّل و مخیّر حضرات اہلحدیث و معزز حضرات پنجابیاں اپنی اپنی خدمات سے مدرسہ کی سرپرستی
فرماتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو اجر دارین عطا فرمائے آمین اس مدرسہ کی تعمیر سے پہلے اپنے مکان کے دروازے کے آگے مونڈھے بچھا بچھا کر
حدیث شریف کا درس دیتے تھے چنانچہ اسی دوران میں جناب مولوی عبد الرب صاحب مشہور واعظ جنکا مدرسہ درس و تدریس دینی کا ابتک
گندہ نالہ دہلی پر موجود و مشہور ہے اور جنہوں نے سہارنپور میں جامع مسجد مہتم بالشان تعمیر کرائی اور جن کے اکلوتے صاحبزادے جناب مولوی
محمد ادریس واعظ مرحوم کے ساتھ حضرت میاں صاحبؒ کی حقیقی منجھلی نواسی اور جناب میر شاہجہاں صاحب کی صاحبزادی منسوب تھیں
حسن اتفاق سے تشریف لائے اور اپنے بھانجے جناب مولوی سید شریف حسین صاحب سے ہنس کر فرمایا کہ میاں گلی میں بیٹھ کر قرآن مجید و حدیث
شریف پڑھا رہے ہو جناب بھانجے صاحب موصوف نے جواب میں فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح گلی گلی کوچے کوچے قرآن مجید و حدیث
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا رہیگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانان اہل توحید کو اتباع سنت نبویؐ کی توفیق عمل کی ہمیشہ عطا فرماتا رہے آمین
آپکے شاگردوں میں قابل ذکر جناب حافظ عبد الغفار صاحب نبیرہ حاجی علیجان جو اپنے خاندان کے چشم و چراغ اور روشن خیال
ہوئے اور جنہوں نے بواپسی حج بیت اللہ اثنائے جہاز وصال فرمایا اللھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ الجنۃ مورخہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۳۹ء بروز شنبہ انتقال فرمود
دوسرے شاگرد مولوی سید محمد حامد علی صاحبؒ جو کہ آپکے داماد تھے اور جنہوں نے بعمرہ ۴۳ سال ۲۰ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ ہجری اس
دار فانی سے رحلت فرمائی اللھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ الجنۃ اور قبرستان حضرات قوم پنجابیاں کلکتہ میں مدفون ہوئے آپکے بڑے
صاحبزادے جناب مولوی حکیم سید محمد عبد الرؤف صاحب مہتمم کتبخانہ نذیریہ عامہ و تربیت گاہ بنات مسلمات نذیریہ دہلی اور سید محمد عبد الغفور صاحب
ناظر کتبخانہ نذیریہ عامہ ہر دو صاحبزادے الحمد للہ بقید حیات زندہ و سلامت ہیں۔ اور حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کا سکنی دولتکدہ یعنی مکان
پھاٹک حبش خاں گلی سرس والی متصل مکان مشہور واعظ جناب مولوی حفیظ اللہ خاں صاحبؒ جو آپ مولوی سید محمد ابو الحسن صاحب
نبیرہ حضرت میاں صاحبؒ کے سکنی مکان سے متصل ابتک موجود ہے لیکن اسی مکان کے ہمسایہ بدلو نامی ایک ہندو نے (اور سرسہن تاحیات) خرید کر اپنی قوم کو کرایہ پر دیدیا ہے

هُوَ الرَّؤُف

جناب مولوی سید محمد حامد علی صاحب داماد جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب خلف شیخ الکل حضرت میاں صاحب محدث دہلوی

متوفی ۳ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۶ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۸۸۸ء

آپکا مولد وطن آبائی کٹرہ ریوڑیان محلہ سادات دہلی بازار چاندنی چوک جواب حال ہیں اس محلہ میں ایک مسجد اور تجار کی دوکانیں اور گودام ہے آپکے والد محترم جناب سید محمد بشارت علی صاحب جو نہایت نیک صورت اور متقی خاندان سادات سے تھے جنہوں نے بعمر ۹۰ سال وصال فرمایا۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں جناب مولوی میر یار علی صاحب سے پڑھیں اور تفسیر جلالین اور مشکوٰۃ شریف حضرت مولوی حفیظ اللہ خان صاحب مشہور واعظ دہلوی یعنی اپنی اہلیہ محترمہ کے نانا سے پڑھیں جو حضرت شیخ الکل حضرت میاں صاحبؒ کی منجھلی پوتی بھی تھیں اور ان کا مزار حضرت میاں صاحبؒ کے دائیں بازو پر نشان مزار ابتک موجود ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھَا وَارْحَمْھَا وَ اَدْخِلْھَا الْجَنَّۃَ۔ بقیہ کتب حدیث نبویؐ اپنے خسر جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحبؒ خلف شیخ الکل حضرت میاں صاحبؒ سے پڑھیں۔ مناظرہ کی سند جناب مولوی سید محمد منصور علی صاحب دہلوی مشہور و معروف مناظر سے حاصل کی جو اس فن میں سند الوقت تھے اور جنکا سکنی مکان فراشخانہ متصل مکان اخوند جی رحؒ اور مطبع مستنصر کے تھا اور جناب مولوی حامد علی سید صاحب موصوف نہایت زاہد بارسا اور کم گو تھے اور ہمیشہ اپنے قوت بازو سے کماکر اپنی اور اپنی اہل وعیال گذر اوقات فرماتے تھے۔ اور کسی دولتمند یا امراء کی دعوت میں تشریف نہیں لیجاتے تھے۔ بیحد محتاط تھے۔ اور اکل حلال و انہماک فی العبادۃ کی وجہ سے مرتبہ ولایت حاصل کر کے قربۃ الی اللہ کو پہونچے ہرچند درس وتدریس وتعلیم کا کوئی خاص انتظام نہ تھا مگر اس پر بھی تشنگان علم آجاتے تھے تو اپنی خدمات علمی سے دریغ نہ فرماتے تھے اور آپ نے اپنی کوئی خاص تصنیف نہیں چھوڑی البتہ عیسائیوں کی طرف سے چند سوالات نامی جو تحریر ہوئے تھے اسکا جواب آپ نے ایسا جامع لکھا کہ آپکے استاد امام المناظرین جناب مولوی سید محمد منصور علی صاحب نے پڑھ کر بیحد خوشی کا اظہار فرمایا اور اس جواب کو اپنے رسالہ کے ساتھ ملحق کر کے طبع فرمایا۔ آپ کثیر الاولاد تھے جن میں سے اب مولوی سید محمد عبد الرؤف صاحب و سید محمد عبد الغفور ہیں ناظر کتبخانہ نذیریہ ہیں۔ اور جناب مولوی سید محمد عبد الرؤف صاحب مہتمم کتبخانہ نذیریہ عامہ جو آپنے اپنے محترم بزرگ شیخ الکل حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی گرامی سے افتتاح کی گئی ہے جس میں ساڑھے دس ہزار سے زاید کتب و دیگر اخبارات و رسائل سے دار المطالعہ نذیریہ عامہ میں بکثرت حضرات شائقین روزانہ صبح وشام علماء و طلباء۔ بلا تفریق عقائد ہر قوم وملت مستفید ہوتے رہتے ہیں اور تربیت گاہ بنات مدرسہ نذیریہ میں معززین شہر کی بچیاں دینی و دنیوی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک محدث کے ہر دو درسگاہ علمی کو برقرار رکھے اور حضرات معاونین کو اجر دارین عطا فرمائے۔ آمین

آپ اپنے خسر جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم ومغفور کے اصرار سے ایک سفارشی خط حاصل فرما کے کلکتہ تشریف لیجانے کا ارادہ فرمایا اور کلکتہ میں ہی وصال فرمایا اور آپکے خسر جناب مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم ومغفور نے اپنے داماد کے غم میں ۶ ماہ کے بعد وصال فرمایا جنکا مزار قبرستان قاضی نذیریہ میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پائنتی مدفون ہے اور انکے مزار کے سرہانے ایک گوندنی کا درخت لگا ہے۔

مکتوب (۱) بسفارش جناب مولوی سید محمد حامد علی صاحب رح

بمطالعہ گرامی مولوی صاحب مجمع الحسنات والکمالات مولوی سید محمد حامد علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح ہو کہ یہاں سب خیریت سے ہیں الا میمونہ بیگم کا انتقال ہوگیا اس بات کو عرصہ دس بارہ روز کا ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ سوائے صبر وشکر کے کچھ چارہ نہیں ہے اور ارادہ اللہ کا سچا ہے جو کرتا ہے وہ ہوتا ہے اس امر میں سب مجبور ہیں دعا کرتے رہو خدا انجام بخیر کرے الہ آباد سے خط نہیں لکھا وہاں دائرہ شاہ حجۃ اللہ میں مولوی محمد حسین صاحب پیرزادہ صاحب سجادہ ہیں نہایت بزرگ شخص ہیں اور انہوں نے جناب میاں صاحب دام فیضہ سے علم حدیث کی اجازت حاصل کی ہے ان سے ملاقات کرنی ضرور تھی اور وہ امداد سے پیش آتے خیر جو کچھ ہوا اچھا ہوا واپس آنے کے وقت ملاقات کرنا میں خط لکھ بھیجوں گا اب پٹنہ میں مولوی حکیم علیم الدین ہیں ان صاحب سے بھی ملاقات کرنا وہ نہایت بزرگ شخص ہیں اور یہاں کا نشان بتانا اور محلہ باقی پور کے قریب مولوی حکیم نصیر الحق صاحب دوکان عطاری کی کرتے ہیں اور وہیں ان کا مطب بھی ہے ان سے بھی ملاقات کرنا وہ محب ومخلص شخص ہیں انشاء اللہ تعالیٰ سعی سے پیش آویں گے یہ خط انکو دکھا دینا جہاں وہ بھیجیں وہاں جاکر ملنا اور اگر موقع ہو انکی معرفت سے مولوی شمس الحق صاحب کے مکان پر قریب ہے چلے جانا اگر وہ پٹنہ میں نہوں تو نگر نہسہ چلے جانا وہاں ملاقات ہو جائیگی بہرصورت فائدہ کی ہے آیندہ جیسا مناسب سمجھو ویسا کرنا سب بال بچے اچھی طرح ہیں سب کا دعا وسلام پہنچے فقط ۔ شریف حسین عفی عنہ ۔ میمونہ بیگم مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم ومغفور کی بڑی نواسی تھیں۔

اور مولوی محمد حسین صاحب پیرزادہ شاگرد حضرت جناب میاں صاحب دام فیضہ وہ بزرگ ہیں کہ جنکا وصال اجمیر شریف کے عرس میں ہوا تھا اور شاہ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے آخری مقطع سے یعنی شعر ۔ گفت قدوسی فقیر در فنا و در بقا ؛ خود بخود آزاد بود ے خود گرفتار آمدی ؛ اور تین بار آپ نے یہی فرمایا ؛ خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آمدی ۔ اور وصال فرمایا ۔ اور مقام سماع خانہ نواب سرور الملک مرحوم ومغفور وظیفہ یاب سرکار نظام حیدر آباد دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کا تھا ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ

مکتوب (۱)

درباب ارسال فتویٰ وحال مراجعت جناب حضرت میانصاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت فیضدرجت جناب عموی صاحب قبلہ من مدظلہ
بعد تسلیم گزارش اینکہ بفضلہ وکرمہ حالم بخیر وخیر وعافیت مزاج
اقدس آنحضرت دائما مطلوب فتوی مطلوبہ آنجناب معہ ثبت
مہر جناب والدصاحب قبلہ دام مجدہٗ ہمراہ عریضہ ہذا بخدمت
آں والا جناب ترسیل کردہ ام و تاخیر درروانگی استفتا از جہت
عدم فرصت واقع شد معاف فرمایند اطلاعاً عرض نمودہ جناب
والدصاحب بتاریخ دہم یازدہم از آنجا مراجعت فرمودہ مع الخیر
تشریف آوردند بعدم الفرصت درارسال رسید حال خیریت
توقف رودادہ ترصد کہ آئندہ از راہ تلطف واخلاق کریمانہ مدام
از خیریت مزاج مبارک خود مع اہل بیت ونیز از کاروبار لائقہ
بندہ را ممتاز ومسرور فرمودہ باشند بعید از عنایت بزرگانہ نخواہد
شد زیادہ حد ادب فقط

از بندہ بخدمت جناب قاضی اکبر غازی صاحب وجناب قاضی
فداحسین صاحب وجناب شاہ صاحب وجناب سید عنایت
حسین صاحب وجناب میر عشرت حسین صاحب وجناب
میر معونت حسین صاحب وجناب میر مظہر حسین صاحب وجناب
میر اصغر حسین صاحب وبہ برادر مولوی عبدالرزاق ومولوی محمد
ہارون ومولوی محمد ایوب ومولوی محمد وراثت حسین ہدیہ تسلیم
وسلام مسنون پذیرفتہ باد۔ بندہ شریف حسین عفی عنہ

بابت انکی فتویٰ وحال مراجعت جناب حضرت میانصاحب کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب چچا صاحب قبلہ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ انکے سایہ مہربانی کو
دراز فرماوے بعد سلام کے عرض حال ہے اللہ تعالیٰ فضل وکرم سے
قرین خیریت کے ہوں وخیر وعافیت مزاج اقدس کا ہمیشہ خواستگار
ہو فتویٰ مطلوبہ حضور کا جناب والدصاحب قبلہ کی مہر کرا کے
شامل عریضہ ہذا کے ارسال کرتا ہے استفتا کی روانگی میں بوجہ
عدیم الفرصتی کے تاخر لاحق ہوئی امید کہ معاف فرماویں گے۔
جناب والدصاحب دس گیارہ تاریخ کو مع الخیر تشریف فرما ہوئے۔
بسبب عدیم الفرصتی کے حال تشریف آوری کا بھی عرض نہ کر سکا امید
کہ آئندہ مہربانی فرما کر خیریت مزاج مبارک سے اپنے وجملہ متعلقین
کے آگاہ فرماتے رہیں گے ونیز کار لائقہ سے بندہ کو سرفراز وممتاز
فرماتے رہیں گے۔ زیادہ حد ادب۔

اس عاجز کی طرف سے جناب قاضی اکبر غازی صاحب
وجناب قاضی فداحسین صاحب وجناب شاہ صاحب و
جناب سید عنایت حسین صاحب وجناب میر حشمت حسین صاحب
وجناب میر عشرت حسین صاحب وجناب میر معونت حسین
صاحب وجناب میر مظہر حسین صاحب وجناب میر اصغر حسین صاحب
وبرادرم مولوی عبدالرزاق ومولوی محمد ہارون ومولوی محمد ایوب
ومولوی محمد وراثت حسین کی خدمت میں ہدیہ سلام قبول ہو۔

بندہ شریف حسین عفی عنہ (مترجم سید مولوی محمد عبدالحفیظ عفی عنہ)

مکتوب (۲)

بواقعہ غدر حضرت میانصاحب کا راولپنڈی تشریف لیجانا

بخدمت فیضدرجت عموی صاحب ارجناب مولوی سید محمد توسل حسین صاحب یا اور حقیقی حضرت میاں صاحب،

بعد ادائے آداب تسلیمات کے واضح ولائح ہو جبو الطافنامہ مرسلہ حضور مرقومہ ۲۵ رماہ حال پہونچا نہایت اس نے سرفرازی بخشی حضرت احال یہ ہو کہ عرصہ پانچ مہینے کا ہوا کہ چند مخبر دہلی میں آئے تھے اور انہوں نے ملاقات والدصاحب سے کی اور کچھ استفسار کیا والدصاحب نے فرمایا مجکو کسو کا حال معلوم نہیں اور نہ کسو سے میری ملاقات ہے میں کسو سے واقف نہیں پھر وہ دہلی سے پشاور روانہ ہوئے پشاور میں واسطے تحقیقات کے چمرلین صاحب مقرر تھے اب وہ مر گئے انہوں نے جناب والدصاحب کو مخبروں کے کہنے سے طلب کیا تھا جب والدصاحب پشاور پہونچے تب صاحب موصوف راولپنڈی آ گئے پھر والدصاحب کو وہاں طلب کیا جب وہاں پہونچے تب صاحب موصوف کسو کام کو انبالہ آ گئے وہاں آکر وہ مر گئے اور والدصاحب راولپنڈی میں رہے گفتگو نہ ہونے پائی جب قائم مقام انکے اور صاحب پنڈی میں پہونچے اور مخبران مذکورین بھی جمع ہوئے تب گفتگو آئی اور پوچھا کہ تم کسو کا نام بتاؤ اور جو حال تم کو معلوم ہو وہ کہو اس گفتگو میں کئی روز لگ گئے الغرض والدصاحب نے یہ فرمایا کہ میں کسو سے واقف نہیں اور نہ مجکو کوئی حال تازہ معلوم ہے اس کہنے پر صاحب بہت ناراض ہوئے اور کچھ کہا بھی پھر صاحب اور مخبر وہاں سے پشاور روانہ ہو گئے اور والدصاحب وہاں رہے چنانچہ ابتک وہیں ہیں اسکے بعد پھر کچھ کہا سنا نہیں سو کھانا وغیرہ ہماری طرف سے ملتا ہے اور ایک شخص واسطے خدمت کے ہمراہ انکے رہتا ہے کسی نوع کی تکلیف نہیں خیر و عافیت آتی رہتی ہے اور جب خرچ کی حاجت ہوتی ہے یہاں سے روانہ کیا جاتا ہے اور پانچروپے ماہ بماہ شخص مذکور کے گھر دیتا ہوں غرض اب نہایت تکلیف خرچ کی ہے کہ آمدنی کہیں سے نہیں اور رفقاء کا حال یہ ہے کہ ملاقات ترک کر دی ہے اور سلوک ہونا دوسری چیز ہے خدا پر نظر ہے وہ کارساز ہے اور بس یہ جو حال تھا عرض کیا گیا میاں ظہور الحق صاحب بہت روز سے آگرہ سے الہ آباد چلے گئے ہیں انکی خوبی قسمت کی ہے کہ یہاں کسو بات کی تکلیف نہیں کھانا اور پڑھنا دونوں چیزیں یہاں موجود ہیں مگر وہ اپنی عادت قدیمہ سے لاچار کا ہے خط اپنا بنام وراثت حسین صاحب بھی روانہ کیا کرتے ہیں اُن سے حال معلوم ہو جاتا ہے یہ یقیناً معلوم ہے کہ وہ آگرہ میں ہیں اور مفصل حال معلوم نہیں کہ وہاں کیا کرتے ہیں انکو کسو کا خیال نہیں اور نہ اندیشہ و نہ افسوس جیسے چچا ویسے بھتیجا یعنی مولوی غلام حسین پر قیاس کر لینا چاہیئے گھر کا انکو بھی کبھو خیال نہوا اگر ہوتا تو کبھو گھر جاتے اور میاں وراثت حسین اچھی طرح سے ہیں اور ان کا ارادہ گھر جانے کا ہے زیادہ والتسلیم میری طرف سے میاں عبدالرزاق صاحب وغیرہ کو درجہ بدرجہ آداب و دعا کہدیجئے گا فقط

مکتوب (۳۷)

جواب فتاوے قربانی و نسخہ دعائے سورۂ بقرہ برائے شفائے اطفال

۴۸۶ بخدمت فیضدرجت حضرت عموی صاحب مخدومی مکرمی دام مجدکم ۔ بعد تسلیم مسنون و تحیہ مشحون بکشوف خاطر شریف ہو کہ یہاں بہمہ وجوہ خیریت ہے اور خیر و عافیت والا کی بدوام مطلوب ہے نوازشنامہ مرسلہ حضور پہونچا کاشف مدعا ہوا اللہ تعالے

مولوی محمد عبد الرزاق صاحب و نیز برخوردار شبیر الحق مدعمرہ کو جلد شفا عطا فرماوے بعد نماز فجر کے تین روز سورۂ بقر پڑھ کر قدرے پانی پر دم کر کے پلا دیجیے انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی اور ایک ماہ پہلے ضرور اطلاع دون گا اطمینان فرماویں اور مسئلہ مطلوبہ کا جواب پرچہ پر لکھ دیا ہے بکری چھ سات مہینے کی ہرگز درست نہیں ہے البتہ دنبہ اس عمر کا جائز ہے بخدمت جناب چچی صاحبہ مدظلہا سب کا آداب فرما دیجیے گا زیادہ حد ادب مولوی سید محمد عبد الرزاق صاحب و عبد الحفیظ و عبد الحکیم و محمد یوسف دبے لیے وصلاً و مولوی محمد ایوب صاحب کو سلام و دعا پہونچے فقط

مکتوب (۴)

مکتوب بنام جناب مولوی سید محمد توسل حسین صاحب برادر حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

علالت حضرت میاں صاحب قبلہ

۲۸۶ بحضرت عموی صاحب قبلہ مخدوم مکرم سیدنا و مولانا متعنا اللہ بطول بقائہ ۔ بعد تسلیم مع التکریم ملتمس خدمت والا ہون کہ بفضلہ تعالیٰ یہاں خیریت ہے اور خیر و عافیت جناب کی مدام خداوند کریم سے خواستگار ہون نامہ نامی صحیفہ گرامی نے عین انتظار میں نزول فرمایا آپکی علالت طبیعت مبارک و نیز بیماری بے بے فضلاً مدعمرہا و سلمہا رہا کے باعث نہایت فکر لاحق ہوا خداوند تعالیٰ جلد شفا کلی عطا فرماوے درینولا چند روز سے جناب میاں صاحب قبلہ کی طبیعت علیل ہے دو روز سے باہر تشریف نہیں لائے خداوند کریم جلد شفا عنایت فرماوین دو خط آپکے بنام جناب موصوف الصدر پہونچے چونکہ بنت الاخت کی شادی درپیش تھی اس سبب سے جواب کی روانگی میں تاخیر ہوئی اور میر شاہجہان کو اسی سبب سے فرصت نہ تھی اس سبب سے زیور مطلوبہ روانہ نہیں ہوا سو اب وہ روانہ کرنے کے لئے اطمینان خاطر مبارک فرماوین اور فتوے جناب قاضی صاحب کو روانہ کر دیا ہے یقین ہے کہ پہونچا ہوگا استفسار فرما لیجیے گا زیادہ والتسلیم بخدمت مولوی محمد عبد الرزاق صاحب و دیگر بزرگان و خوردان حویلی تسلیم و سلام مسنون پذیرا ہو ۔

مکتوب (۵)

تعزیت نامہ

۲۸۷ بخدمت شریف عمو صاحب قبلہ من مدظلہٗ بعد تسلیم کے واضح ہو کہ یہاں بہمہ وجوہ خیریت ہے اور خیر و عافیت حضور کی مدام مطلوب خط مرسلہ حضور کا شرف ورود ہوا حال من عن معلوم ہوا جناب دادی صاحبہ کے انتقال سے طبیعت کو نہایت رنج ہوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ؕ خداوند کریم ان کو غریق رحمت کرے آپ نے تحریر فرمایا کہ حشمت علی نے منجن دیا مہر میاں ظہور الحق کے نام کی انکی معرفت بھیجی تھی اسکے پہونچنے کا حال معلوم نہیں ہوا اگر مہر اس نے دیدی ہے فہو المراد و الا اس سے طلب فرماویں یہ احقر مہر روانہ کر چکا ہے اور گرانی غلہ کی یہاں بھی بدستور ہے جیسے وہاں اور مولوی سید جانعلی صاحب کے مدرس ہونے کی خوشی ہوئی اور مولوی سید غلام حسین صاحب کیا کرتے ہیں اور کس کام میں مشغول رہتے ہیں اور سلمہ بی بی اور خورشید جہاں بی بی کی نسبت ہنوز مقرر نہیں ہوئی انشاء اللہ عنقریب نسبت مقرر ہو جاویگی بالفعل سلمہ بی بی کی چھپا کلی طیار ہونے کو دی ہے

احسن مرحوم کی چھوٹی صاحبزادی تھیں ۔ خورشید جہاں بی بی بڑی صاحبزادی جناب مولوی حکیم میر شاہجہاں صاحب داماد حضرت میاں صاحبؒ کی تھیں

سو سونا اٹھارہ روپے آٹھ درکا بازار سے خرید اگیا ہے بہت اچھا ہے اگر منظور خاطر مبارک ہو اطلاع بخشیں فوراً طیار کرادی جاویگی زیادہ حد ادب برادرم مولوی عبد الرزاق صاحب و عبد الحفیظ و عبد الحکیم و بی بی فضلاً و وصلاً و دیگر اقارب و احباب کو درجہ بدرجہ دعا و سلام پہونچے اور ادنی قیمت دو چھاکلی کی ساٹھ روپے ہیں اور زیادہ کی کچھ حد نہیں اور دانہ اسکے تیس بتیس ہوتے ہیں آیندہ جیسا ارشاد ہو بتعمیل میں آوے گا — جناب میاں صاحب قبلہ لودھیانہ تشریف لیگئے ہیں مکان پر نہیں ہیں —

از جانب کمترین خادمان - میر شاہجہان - بعد ادائے آداب عرض اینکہ ظاہراً تو سناروں کے وعدہ کا اعتبار نہیں تاہم یقین ہے کہ پندرہ یوم میں پہنچادیگی اور سونا پیشتر تو از بس گران ہو گیا تھا یعنی فی تولہ تین روپے زیادہ ہو گئے اب بباعث قحط گرانی کچھ کچھ تخفیف ہے جسوقت ارشاد ہوگا تعمیل کیجاویگی سب کی طرف سے آداب تسلیم سب کی خدمت میں پہونچے

مکتوب (۶)

ادائے قرضہ و تعمیر مدرسہ حضرت میاں صاحب رح

بحضور فیضگنجور حضرت عمومی صاحب (جناب مولوی سید محمد توسل حسین صاحب برادر حقیقی حضرت میاں صاحب) قبلہ من سلمہٗ بعد تسلیم گزارش خدمت عالی یہ ہے کہ نوازشنامہ مرسلہ حضور مورخہ بست و یکم شہر حال شرف ورود فرمایا مضمون ما فیہ سے اطلاع پائی بفضلہ تعالی یہاں بہمہ وجوہ جملہ خورد و کلان مقرون بخیریت ہیں اور خیر و عافیت مزاج اقدس مدام مطلوب پہلے اسے ایک قطعہ عریضہ خدمت مبارک میں ترسیل کرچکا ہوں یقین ہے کہ ملاحظہ انور سے گذرا ہوگا اب پھر التماس ہے کہ قرضہ حضور کا ادا کیا گیا اور حافظ نورالدین سے رقعہ واپس لیکر پہلے عریضہ کے ہمراہ روانہ کردیا ہے اب کسیکا ایک حبہ باقی نہیں رہا جناب میاں صاحب قبلہ خیریت سے ہیں باقی سب اہل بیت خوش ہیں آپکے سلامتی ہمیشہ چاہتے ہیں اکثر مدرسہ کی تشویش میں رہتا ہوں کل ضلع طیار ہو گئے اب گچ کا کام باقی ہے سب کی طرف سے حضرت کو آداب و تسلیم پذیرا ہو برادرم مولوی محمد عبد الرزاق صاحب کو معہ بال بچوں کے سلام و دعا پہونچے - زیادہ حد ادب - مدرسہ میاں صاحب ملحق دار المطالعہ نذیریہ عامہ اب تک موجود ہے

مکتوب (۷)

تعزیت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ از عاجز محمد نذیر حسین بخدمت شریف سید صاحب والا مراتب جناب میر عنایت حسین صاحب زاد لطفہٗ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ مکشوف خاطر عاطر ہو کہ نوازشنامہ آپکا معہ دو قطعہ سوال پہونچا حال مرحومہ مغفورہ کی رحلت کا معلوم ہونے سے کمال رنج ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ غفر اللہ تعالی لمیتک و تجاوز عنہا و تغمدہا برحمتہ و رزقک الصبر علی مصیبتہا و اجرک علی موتہا اِنَّ لِلّٰہِ ما اخذ ولہ ما اعطی و کل شیئ عندہ باجل مسمی فلتصبر و لتحتسب اور مسئلہ مطلوبہ کو ہمراہ اسکے ترسیل خدمت والا کرتا ہوں اور نیز پہلے ایک استفتا روانہ کرچکا ہوں امید ہے کہ وہ پہونچا ہوگا سب کو سلام علیکم فرما دیجئے گا والسلام خیر الختام

از شریف حسین و عبد السلام و ابو الحسن و تلطف حسین بخدمت فیضدرجت آداب و تسلیم ممنون قبول باد۔

مکتوب (۸)

ختم بخاری شریف

بخدمت شریف جناب عمی صاحب مخدوم مکرم معظم دام مجدہ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ مکشوف خیر و الا ہو کہ خط جناب بابو ممتاز الحق صاحب مونگیری کا معہ تحریر حضور فیضگنجور کے پہونچا فقیر کو آپ کے حکم و نیز جناب بابو صاحب کے حکم کی تعمیل میں ہرگز ہرگز عذر نہیں ہے اپنی ذات خاص سے دعا ہر وقت کرتا ہوں اور ختم بخاری شریف کا شروع کروا دیا ہے اطمینان خاطر والا فرماوین مگر اس ختم کا دستور ہے کہ ختم کے وقت پڑھنے والوں کو خوش کیا کرتے ہیں اور عمدہ کھانا کھلاتے ہیں پھر توجہ سے دعا کرتے ہیں الغرض لپنے پاس سے بالفعل خرچ کروں گا اور ختم پورا کیا جاوے گا جناب مولوی جانعلی صاحب کی علالت سے سنکر طبیعت کو رنج ہوا خدا شفا دینے والا ہے فقیر کی اور سب کی طرف سے طبیعت کا حال دریافت فرماویں اور اطلاع بخشیں جناب میانصاحب قبلہ دام فیضہ اچھی طرح ہیں درس و تدریس میں مشغول و مصروف رہتے ہیں سب کا آداب و سلام بخدمت حضور فیضگنجور و جناب چچی صاحبہ مدظلہا و برادر مولوی محمد عبد الرزاق صاحب و مولوی محمد ایوب صاحب و برخورداران محمد عبد الحکیم و عبد الحفیظ وغیر ذالک قبول ہو۔

مکتوب (۹)

علالت حضرت میانصاحب

امابعد بخدمت فیضدرجت جناب عمو صاحب مخدوم مکرم دام مجدکم بعد تسلیم مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ مکشوف خاطر والا ہو کہ عرصہ دراز کے بعد نوازشنامہ فیض گنجور کا شرف ورود ہوا خیر و عافیت والا کی معلوم ہوئی فللّٰہ الحمد یہاں سب خیریت سے ہیں الا جناب والد صاحب دام فیضہ دو روز سے علیل بعارضہ درد پسلی ہیں انشاء اللہ العزیز بعد رفع قبض صحت حاصل ہو جاویگی آپ دعا فرماتے رہیں اور مدام سب لوگ آپ کے دیدار و زیارت کے مشتاق رہتے ہیں آپ نے سابق میں ارقام فرمایا تھا کہ چیت میں دہلی پہونچون گا مگر آپ تشریف نہ لاتے۔ اور شادی برخوردار محمد عبد السلام کی عنقریب ہو گی آپ کو وقت پر ضرور اطلاع دوں گا بلا اطلاع شادی برخوردار کی غیر ممکن ہے کیونکہ جب بغیر شرکت میرے بزرگ کے ایک عقد ہوں تو اس شادی کا حظ کیا ہے آپکی دعا کا خواستگار ہوں اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے اور مسئلہ مطلوبہ کا جواب یہ ہے کہ ترمذی میں یہ حدیث مرفوع آئی ہے کہ عن جابرؓ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَرَأَ عَلَیْہِمْ سُوْرَۃَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِہَا اِلٰی اٰخِرِہَا فَسَکَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُہَا عَلَی الْجِنِّ لَیْلَۃَ الْجِنِّ فَکَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْکُمْ کُنْتُ کُلَّمَا اَتَیْتُ عَلٰی قَوْلِہٖ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ قَالُوْا لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ ۝ رواہ الترمذی اس سے صاف ظاہر ہے کہ جواب مذکور سامع پر ہے دقاری پر خواہ نماز کے اندر ہو یا باہر اور جواب کا دینا سنت ہے اور ثواب میں اسکے کسی طرح کا شک نہیں ہے اور عرب صاحب حدیث شریف سے اطلاع نہیں رکھتے ہیں سنے سنائے پر ان کا عمل ہے مولوی عبد الرزاق صاحب کو خدا تعالیٰ صحت عنایت فرماوے آپکی دعا اُنکے حق میں اکسیر اعظم ہے انشاء اللہ صحت حاصل ہو گی

زیادہ التسلیم مع التکریم بخدمت جناب چچی صاحبہ مدظلہا آداب و برادران محمد عبد الحفیظ و محمد عبد الحکیم و مولوی محمد عبد الرزاق صاحب و مولوی محمد ایوب صاحب سلام علیکم و الدعا موصول ہو۔ فقط۔

مکتوب ۱۰

تعزیت نامہ

بخدمت شریف حضرت عموی صاحب مخدومی مکرمی مدظلہ بعد تسلیم نیاز معروض خدمت والا یہ ہے کہ برادرم مولوی محمد ایوب صاحب کا خط پہنچا حال معلوم ہوا الا ہمشیرہ عزیزہ مرحومہ مغفورہ کے انتقال کی خبر معلوم ہونے سے نہایت سب کو رنج و الم لاحق ہوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَيِّتِكَ وَتَجَاوَزَ عَنْهَا وَتَغَمَّدَهَا بِرَحْمَتِهٖ وَرَزَقَكَ الصَّبْرَ عَلٰى مُصِيْبَتِهٖ وَاٰجَرَكَ عَلٰى مَوْتِهٖ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ اور حویلی میں سب کی طرف سے بعد تسلیم کے تعزیت کیجئیگا اور سب تسلیم عرض کرتے ہیں اور آپ کے دیدار مبارک کے مشتاق ہیں یہاں سب خیریت سے ہیں زیادہ ادب العاجز شریف حسین الدہلوی عفی عنہ روز چہار شنبہ

مکتوب ۱۱

علالت حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ

بخدمت فیضدرجت حضرت عموی صاحب مخدوم مکرم بندہ مدظلہ۔ بعد تسلیم مسنون گزارش خدمت والا یہ ہے کہ نوازشنامہ حضور کا معرفت ورود ہوا مضامین سے اسکے اطلاع پائی خداوند کریم ہمشیرہ عزیزہ کو جلد صحت عطا فرماوے اور ہمیشہ یہ عاجز دعا کرتا ہے خداتعالی قبول فرماوے جسوقت خط آپ کا پہنچا اسیوقت جناب میاں صاحب مدظلہ کو ملاحظہ کرا دیا طبیعت جناب کی بسبب ضعف و تکلیف سفر کے اچھی نہیں فرصت کے وقت انشاء اللہ خط لکھیں گے۔ اطمینان فرماویں باقی خیریت ہے سب صاحبوں کو درجہ بدرجہ آداب و سلام فرما دیجئے گا اور حویلی میں تسلیم سب کی طرف سے زیادہ حد ادب۔ مکرر عرض یہ ہے کہ بعد صحت ہمشیرہ مدظلہا کے ضرور بالضرور تشریف فرماویں دیدار کے سب مشتاق ہیں والد صاحب مدظلہ کا سلام و دعا فرما دیجئے گا۔ باقی والدعا

مکتوب ۱۲

بواپسی حج بیت اللہ شریف حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تحریر خاص الاکرم مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم خلف علامہ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بجناب فیضمآب حضرت عموی صاحب والامراتب مخدوم مکرم زاد مجدہ بعد تسلیم مسنون ملتمس ہوں کہ یہاں بہمہ وجوہ خیریت ہے اور خیر و عافیت جناب کی مدام چاہتا ہوں گزارش خدمت والا یہ ہے کہ جناب والد صاحب مخدوم بندہ ۔۔ شنبہ کو بمبئی تشریف لائے اور داخل ہوئے اور آج تک ممبئی مقیم ہیں امید ہے کہ بعد نماز جمعہ وہاں سے روانہ ہوں تار بمبئی سے آیا تھا چلنے کے وقت پھر انشاء اللہ آوے گا لہذا اطلاعاً گزارش کی گئی زیادہ ادب فقط

العاجز:-

فقیر شریف حسین الدہلوی

عفی عنہ

ھ

در حال تشریف آوری جناب حضرت میاں صاحب و شرکت بارات پسر بابو عشرت حسین صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَامِدًا مُصَلِّيًا

جناب داروغہ صاحب معدن الجود والکرم نوازش فرمائے انم زاد عنایتہ بعد ہدیہ سلام مسنون و تمنائے ملاقات بہجت مشحون بخلاصہ مضمون میگرایم۔ للہ الحمد کہ اینجانب الی الآن مقرون خیریت بودہ خواہان عوافی مزاج گرامی بدرگاہ میباشم آمدم بمطلب اینکہ بتقریب انجام شادی پسر بابو سید عشرت حسین صاحب ساکن علیگڑھ کہ از قرابت داران اینجانب ہستند جناب حضرت مولانا بالفضل اولنا سید محمد نذیر حسین صاحب قبلہ دام ظلہ از دہلی رونق افروز خواہند شد و بتاریخ ۔۔ شہر ہذا روز جمعہ روانگی بارات بموضع مرجا کہ از دختر راجہ نومسلم عبد الرحمن صاحب ہشود خواہد شد و اینجانب ہمرکاب جناب حضرت مولانا صاحب دام ظلہ در بارات خواہم رفت لیکن بندوبست سواری در ینجا نمیگردد بنا بر تکلیف دہ خدمت شریف ام کہ شانزدہ نفر کہاران دو پالکی بہر طوریکہ شدن تواند بپیادہ تعینات کردہ ہمراہ نمایندہ بروز جمعہ اول وقت روانہ فرمایند و بصورت عدم بہم آوری کہاران شانزدہ نفر ہشت نفر ضرور یک پالکی و یک راس اسپ مادہ از زمینداران پرگنہ ایچے پور کہ اکثر ذی مقدور اند برائے سہ چہار روز کہ قدم رواز براہ کرم فرمائے خود عاریت گرفتہ عنایت فرمایند بظہور این معنی ممنون احسان بے پایان جناب خواہم ماند دگا ہے بکدامی

بھائی تھے جن کے صاحبزادے سید محمد عبد

مکتوب ۱۳

جناب حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ کا بابو عشرت حسین صاحب کے بیٹے کی بارات میں تشریف لیجانا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً

جناب داروغہ صاحب سخاوت و بخشش کی کان بہترین مہربانی فرمانیوالے زیادہ ہو آپکی مہربانی بعد ہدیہ سلام مسنون واز روئے ملاقات بھری ہوئی خوشی کے خلاصہ مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں اللہ کا شکر ہے کہ میں ابتک شامل خیریت کے رہ کر مزاج گرامی کے خیریت کا خواستگار درگاہ باری سے رہتا ہوں تقریب شادی صاحبزادہ بابو سید عشرت حسین صاحب ساکن علینگر جو کہ میرے قرابت داروں سے ہیں جناب حضرت مولانا بالفضل اولنا (مولوی) سید محمد نذیر حسین صاحب قبلہ دام ظلہ دہلی سے رونق افروز ہونگے اور اس مہینے کی تاریخ نویں روز جمعہ کو بارات موضع مرچاچائیگی اور شادی راجہ عبد الرحمن نومسلم کی لڑکی سے ہوگی۔ میں ہمراہ جناب حضرت مولانا صاحب دام ظلہ کے بارات میں جاؤں گا لیکن سواری کا بندوبست یہاں نہیں ہوتا ہے اسلئے آپکو تکلیف دیتا ہوں کہ سولہ نفر کہار دو پلیس کیواسطے جس طریق سے کہ ممکن ہو آدمی حاصل کر کے دن جمعہ کو اول وقت روانہ فرمادیں اور عدم دستیابی پر سولہ نفر کہاروں کے آٹھ نفر کہار ضرور بالضرور مع پینس و ایک راس گھوڑی رہوار چلنے والی تین چار روز کے واسطے زمینداران اپنے پر سے عاریتاً لیکر عنایت فرمادیں آپ کے اس احسان کا بیحد ممنون ہوں گا میں نے ابتک کسی کام کیواسطے تکلیف نہیں دی ہے اور بیٹے بابو عشرت حسین صاحب کے

عبد الرزاق مرحوم و سید محمد عبد الحفیظ صاحب و سید محمد عبد الحکیم مرحوم تھے۔

امر با ایں ولا تکلیف دہ شدہ ام و مبلغ پنجروپیہ برائے روغن زرد کہ دریں جا بہم نمی آید بخیال تشریف آوری مولانا صاحب دام ظلہٗ میفرستم متر صد کرم فرمائے ام کہ از راہ ذرہ مہربانی از پرگنہ خرید کنانیدہ لطف فرمایند آئندہ متر صد مہربانی ہستم والسلام محررہ دویم شہر شعبان المعظم روز جمعہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری۔
رقیمہ توسل حسین عفا اللہ عنہ مقام سورجگڑھ

روغن زرد کیواسطے کہ آجکل یہاں دستیاب نہیں ہوتا ہے بخیال تشریف آوری مولانا صاحب دام ظلہ کے ارسال کرتا ہوں امید کمال مہربانی کا آپکے رکھتا ہوں کہ پرگنہ سے خرید کراکر مرحمت فرماویں گے آئندہ امیدوار مہربانی کا ہوں والسلام مورخہ ۲ ر شعبان المعظم یوم جمعہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری۔ رقیمہ توسل حسین عفا اللہ عنہ مقام سورجگڑھ۔
بابو عشرت حسین صاحب جناب حضرت میانصاحبؒ کے بہنوئی تھے یعنے میری بہن ان سے بیاہی ہوئی تھیں۔

مکتوب (۱۴)

ڈاکٹر سید محمد عبد الحکیم صاحب برادرزادہ حضرت میانصاحبؒ

از مولانگر قصبہ سورجگڑھ ضلع مونگیر ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء روز شنبہ

عزیز کونین سعید دارین عزیزی مولوی سید عبد الرؤف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام علیک کے واضح ہو۔ کہ لفافہ آپکا بعین حالت انتظار کے وصول ہوکر احوال مندرجہ سے اسکے آگاہی ہوئی۔ اور آپکی یادآوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں حسب طلب آپ کے جناب حضرت میانصاحب قبلہ مرحوم کے خطوط اور جناب بھائی مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم کے خطوط اور ایک شجرہ سلف کا روانہ کرتا ہوں اُمید کہ رسید سے مطلع کرکے ممنون و مشکور کریں گے میاں صاحب قبلہ مرحوم کے تیرہ ۱۳ خطوط ہیں دو لفافہ کے اندر ہیں لفافہ خود جناب میانصاحب کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے۔ اور بقیہ چھ لفافہ اور ایک پوسٹ کارڈ بھائی شریف حسین صاحب مرحوم کا ہے۔ یہ بہت پرانا خط ہے۔ میانصاحبؒ نے قصبہ سورجگڑھ و مولانگر کے کل لوگوں کو ایک خط میں تمام بنام سلام لکھا ہے اور اسیطرح سے سب کو چھپوانا۔ اور ایک شجرہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ بعد رمضان شریف کے کلکتہ روانہ ہوؤں گا۔ اگر میانصاحبؒ کے کوئی شاگرد کلکتہ میں ہوں تو ان کا نام لکھ کر بھیجدیجئے۔ الحمد للہ یہاں خیریت ہے اور خیریت سے اپنی اور اپنے وابستگان کی خیریت سے مطلع کرکے رفع تعلق کریں گے زیادہ والسلام فقط الراقم عاجز محمد عبد الحکیم عفی عنہ ۹ ر رمضان سنہ ۱۳۴۴ روز پنجشنبہ

مکتوب (۱۵)

جناب محمد شاہ رضا بخاری ڈپٹی کنٹرولر آل انڈیا ریڈیو ۲ پرتھی راج روڈ نیو دہلی

سفارش نامہ گرامی عالیجناب حبیب نشتر بہادر ۸ نومبر

مائی ڈیر بشیر سلام مسنون۔ مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب سے تو آپ اچھی طرح واقف ہیں۔ اور یہ بھی آپ خوب جانتے ہیں کہ باوجود گوناگوں مالی مشکلات کے وہ علم اور دین کی کس طرح خدمت کر رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں انہیں حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب کا ایک نادر نسخہ دستیاب ہوا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ خلق خدا

شجرہ بیعت حضرت میانصاحبؒ جن کو حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب مہاجر مکی نواسے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز ص ا

کے فائدے اور بھلے کے لئے اسے چھپوا کر نشر کریں مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب ہندوستان کے عالم اجل اور محدث میں ان کا رتبہ بہت بلند ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کے مکاتیب بھی رموز علم دغوامض دینیات و مذہب سے اسلوہوں گے۔ اور یہ مسلمانوں کی بے انتہا بدقسمتی ہوگی۔ اگر قلمی نسخے کے حصول کے بعد بھی وہ ان کے فیضان سے محروم رہ جاویں۔ مولانا سید عبد الرؤف صاحب پہلے ہی مدرسہ بنات اور دیگر نیک کاموں کی وجہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اس لئے آپ اور آپ کے آقائے نامدار یعنی تاجدار رامپور کے کرم سے یہ بعید نہیں کہ ان کی دستگیری کریں۔ اور اس کار ثواب میں حصہ لیں۔ طباعت کا تخمینہ یہ خود آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ جو میرے خیال میں بہت ہی قلیل ہے۔ اور آپ جیسے صاحب اقتدار و فراخ دل ہستیوں کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ (ایسے کاموں کے لئے سفارش کی ضرورت نہیں۔ پھر بھی میں نے یہ دو حرف لکھ دیئے۔ تاکہ مزید تاکید کا کام دیں۔ اور آپ کے ساتھ میں بھی ثواب کا مستحق قرار پاؤں۔ خاکسار

بخاری

مکتوب (۱۶)

سفارش نامہ گرامی عالیمرتبت چیف منسٹر بہادر رامپور دام ظلہم

مولوی سید محمد زیدی صاحب سابق پروفیسر عربک کالج دہلی

حضرت عمدۃ الکرام سید الفخام رئیس الوزراء دام معالیکم۔

تسلیم مسنون۔ مولوی سید محمد عبد الرؤف صاحب اس مرتبہ مکاتیب حضرت میاں صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ چھپوانا چاہتے ہیں۔ تاکہ ذکر خیر اور یادگار سلف باقی رہے۔ اور یہ کام بغیر رؤسا۔ انجام پذیر ہونا مشکل ہے۔ دربار رامپور ہمیشہ ایسے امور کا کفیل رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ ضرور اس سمت بھی توجہ فرما کر مخلوق منت بے پایاں فرمائیں۔ یہ مفید اور ضروری چیز ہے۔ اگر یہ طبع ہوگئی تو مسلمانوں کی گردن پر ایک احسان رہیگا۔ اور دعائے خیر سے یاد کریں گے۔ احقر السید محمد

مکتوب (۱۷)

حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی مدیر اخبار منادی سفارش نامہ گرامی عالیمرتبت جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر

بہادر رامپور دام اقبالہ

مخلص نواز زیدی صاحب۔ سلام علیکم۔ مولانا سید محمد عبد الرؤف صاحب بانی نذیریہ پبلک لائبریری اور نذیریہ مسلم گرلز اسکول کو حضرت مولانا مولوی سید محمد شریف حسین صاحب مرحوم و مغفور خلف الرشید شمس العلماء حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات نذیریہ شائع کرانا چاہتے ہیں۔ میں نے وہ مکاتیب دیکھے ہیں اور وہ ہر اعتبار سے شائع ہونے کے قابل ہیں اگرچہ میں غیر مقلد نہیں ہوں مگر حضرت مولانا مرحوم و مغفور سے میں نے حدیث شریف کا ایک سبق پڑھا تھا اس لئے میں ان مکاتیب کی تائید میں یہ سفارش نامہ لکھتا ہوں سرکار سے عرض کیجئے کہ اس کار خیر میں جو کچھ مدد ہوگی تو عام

۱ مرتبت جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر بہادر رامپور نے طباعت مکاتیب نذیریہ کیلئے انکو مدد دیکر اسنے

حضرات اہلحدیث و تمام مسلمانان ممنون ہوں گے — مخلص حسن نظامی — درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ: حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب موصوف نے شیخ الکل حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علمی فیاضی کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی تصانیف کتبخانہ نذیریہ عامہ کی سرپرستی ذمہ لی اور فرماتے رہتے ہیں اور اخبار منادی حضرات شائقین دار المطالعہ نذیریہ عامہ کی بھی سرپرستی فرماتے رہتے ہیں

مکتوب (۱۸)

تحقیق مستدرک حاکم از حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب آنریبل جناب ڈاکٹر سید احمد خاں صاحب بہادر سی۔ایس۔آئی مرحوم و مغفور بانی محمڈن کالج علیگڈھ

عزیزی خواجہ مصلح الدین

ایک حدیث مستدرک حاکم کی علیحدہ کاغذ پر نقل کرکے ملفوف ہے مستدرک حاکم ہمارے پاس نہیں ہے۔ تم مہربانی سے جناب مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب کے پاس جاؤ اور میری طرف سے سلام علیک کہو۔ انکے پاس مستدرک حاکم کی ہوگی اسکو دیکھ کر اسی کاغذ ملفوف پر لکھ دو کہ اسکے راوی کون کون ہیں۔ اور نیز جو عبارت کاغذ ملفوفہ میں ہے اسکا مقابلہ کرلو اس میں غلطی تو نہیں ہے اور جس قدر جلد ممکن ہو اس کاغذ کو میرے پاس واپس بھیجدو اور بیرنگ لفافہ میں بھیجنا تاکہ احتمال تلف ہونیکا نہو والسلام

۱۳؍ اگست ۱۸۹۷ء

خاکسار
سید احمد

علی گڈھ

نوٹ: جناب خواجہ مصلح الدین خانصاحب مرحوم و مغفور جو سر سید مرحوم کے عزیز تھے انہوں نے ایک قطعہ خط سر سید مرحوم کے قلم مبارک کا لکھا ہوا بغرض اشاعت مکاتیب نذیریہ نمبر ۲ مجھ ناچیز کو مرحمت فرماکر مشکور فرمایا اور فرماتے تھے کہ سر سید مرحوم کے خطوط تحقیق تفاسیر قرآن مجید و احادیث نبوی کے متعلق بکثرت خطوط حضرت میاں صاحب فردوس مکان کے ملاحظہ انور میں پیش کرنیکی سعادت میرے سپرد تھی اور پانچ روپیہ کرایہ آمد و رفت علیگڈھ سے دہلی تک کا مجھے ملتا تھا کبھی تو بہت جلد جواب ملجاتا تھا اور کبھی حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جواب میں تاخیر فرماتے تو مجھے توقف کرنا پڑتا تھا ایک روز جناب خواجہ مصلح الدین خانصاحب نے سر سید رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ مجھے آپ کی ایسی دینی خدمت کیلئے کسی طرح کا عذر نہیں بلکہ میرے لئے تو عین سعادت دارین اور باعث فخر ہے لیکن آپ کبھی حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لیجانیکی تکلیف کیوں نہیں گوارا فرماتے۔ سر سید مرحوم و مغفور نے فرمایا کہ میں تو اپنے موجودہ حضرات علماء کے نزدیک نیچری مشہور ہوں لیکن حضرت میاں صاحب میری وجہ سے کیوں بدنام و مطعون ہوں میں اور حضرت میاں صاحب دو قالب ایک جان ہیں انکے احسانات علمی کا ہمیشہ مشکور ہوں اور رہوں گا۔ خواجہ مصلح الدین خانصاحب اپنے زمانہ کے زندہ تاریخ تھے اور حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ اور ان کے خاندان کے ساتھ بیحد خلوص اور محبت رکھتے تھے اور علماء کی خدمت کرتے تھے جناب مولوی محمد اسحاق صاحب عالم متبحر رامپوری آپ کے ہی مکان پر تا حیات رہے اور وہاں درس تدریس کی خدمت فرماتے تھے اور مدرسہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طلباء کی ایک عرصہ تک علمی خدمت فرماتے رہے شاگرد تو بہت تھے لیکن قابل ذکر جناب مولانا محمد حامد علی صاحب مرحوم و مغفور اور مولوی سید محمد عبد السلام صاحب مرحوم و جناب مولوی سید ابو الحسن صاحب مرحوم و مغفور دہلوی نبیرہ حضرت میاں صاحب رحمہم اللہ اور خواجہ مصلح الدین

اپنی کچھ کتابیں حضرات شائقین علماء و طلباء کے مطالعہ کیلئے وقف فرمائیں مورخہ ۵؍ شعبان المعظم ۱۳۵۵ھ سنہ جمعہ

خدا داند و ایمانم

که مرا از خود ستائی و تفاخر گرانی خاطر و کراہت جانی کہ ہست اندازہ و توزینش از زبانم و از زبان خامہ ام نتواں شد چہ کہ مقدارش فراواں و غیر محدود است و نہ تمنا و مرکوز است کہ در صدر نشینان سخنوراں بے ہمتا و جادو بیانان یکتا شمارم آید زیرا چہ از من ایں بالا روی را نسبتے نیست مرا اینہم منزلتے و رتبتے نہ بخشیدہ اند کہ در صف نعال سخن آفرینان جا یابم و از مذاکرۂ شعراء شیوا زبان مسامع خود را قوتے بخشم ۔ پس در راہے کہ اینچنیں خلائق باشد ۔ وہم خلائشان جان و ایمان سدِّ راہ شدہ قطع الطریق نمایند رفتن بے سود و نمود مزخرف خواہد بود ۔ چہ جائیکہ ہرزہ درائی و یاوہ سرائی خویش را بتوقع مہر گستری پیش کنم ۔ الّا دانائے نیک میداند ہرچہ از اخلاص و گرویدگی خاص گفتہ آید در قلب جای یابد ۔ فلہذا چند اشعار کہ بروز انابت و بیعت حریفہ بحضور فیض معمور امیر المومنین فی الحدیث شیخنا و شیخ الکل فی الکل نور طریقۃ نور شریعۃ ادام اللہ دوامہم خواندم و حضرۃ مغری الیہ بمنشاء قدردانی و کمترین پروری پسندیدہ تحسینش فرمودند و جبہ و سرم بوسیدند و حضار حاشیہ نشینان مجلس ہمایوں ندائے آفریں و صد آفریں زدند ایں صلہ از ہزار صلات دنیوی بیش بہاست چرا کہ ہرچہ گفتم کہ دراں شائبہ تکلف و تصلف را دخلے نیست و نہ استعارات شعرا جا دادہ ام

میرے ایمان کا حال خدا بہتر جانتا ہے

فخر و خود ستائی سے جسقدر نفرت و کراہت مجھے ہے اندازہ اسکا میری زبان و میرے قلم سے ہو نہیں سکتا کیونکہ اس کی اصناف و مقدار غیر محدود ہیں اور نہ مجھے خواہش و تمنا ہے کہ صاحبان سخن عالی مرتبہ بے مثل و جادو بیاں یکتا میں شمار کیا جاؤں ۔ مجھے اس بلند پروازی سے کوئی نسبت نہیں ہے نہ میرا ایسا رتبہ ہے کہ صف نعال میں سخنوراں کے جگہ پاؤں اور مذاکرہ سے شعراء تیز زبان کے اپنے کانوں کو مانوس کروں بس جس راستہ میں کہ اس قسم کا رد ڑا اور دلدل ہو و دشمنان جان و ایمان بھی مانع راہ ہو کر رہ زنی کریں وہاں جانا بے فائدہ و بیہودہ ہوگا ۔ کیونکہ جہاں بیہودہ گوئی و یاوہ سرائی ہو وہاں اپنے کو بامید اتحاد و اخلاص پیش کرنا خلاف دانش ہے ۔ عقلمند بہتر جانتے ہیں کہ جو کچھ خلوص و ہمدردی خاص سے کہا جاتا ہے وہ قلب کے اندر جگہ پاتا ہے اسلئے چند اشعار توبہ و بیعت کے روز حضور فیض گنجور امیر المومنین فی الحدیث شیخنا و شیخ الکل فی حضرت میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ نور طریقت و شریعت ادام اللہ دوامہم کی خدمت بابرکات میں پڑھے جن کو حضرت ممدوح الیہ نے بخیال قدردانی و بندہ نوازی کے پسند فرما کر تعریف و تحسین فرمائی اور پیشانی و سر کو میرے بوسہ دیا و حاضرین حاشیہ نشینان مجلس نے صدائے آفریں بلند کی یہ صلہ ہزار صلات دنیوی سے بیش قیمت ہے کیونکہ جو کچھ کہ میں نے کہا اس میں تکلف و لاف یعنی دعوے کی آمیزش نہیں ہے نہ استعارات شعرا کو دخل دیا ۔

قصیدہ در باب بیعت از خانبہادر مولوی سیّد محمد عبد العزیز صاحب رضوی مدوّن مکاتیب نذیریہ

حضرت میانصاحب رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمود خدائے عالم آرا
خداوند جہاں آفریں نے فرمایا
باید کہ بقدر وسع امکاں
بقدر قوت وامکان کے ضرور ہے
گیرید بجزم واخلاص
عزم وخلوص دل سے لیلو
احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ براہ مہر ورافت
راہ لطف وکرم سے احمد مجتبیٰ نے
بر سر نہید و دور باشید
اسکو سر پر رکھو اور دور رہو
بر عکس اوامر ونواہی
نصوص قطعی کے خلاف
ہر کس کہ رہ خلاف رفتہ
جس کسی نے خلاف راہ اختیار کی
تحقیق نما بکن تجسس
تحقیق کرو اور جستجو کرو
کن جہد کہ اجتہاد ہرگز
کوشش کرو کہ فن اجتہاد
ہر کس کہ نصوص دیں بداند
جو شخص کہ نصوص دین کو جانتا ہو
مفتی کہ بروئے نص شرعی
جو مفتی کہ نص شرعی کے روسے
امرش ہمہ خلق در پذیرد
اسکا حکم سارے خلائق قبول کریں

نشدہ بامم نمی کنم گوارا
امت کی تکلیف میں نہیں گوارا کرتا ہوں
انجام دہید امر ما را
کہ میرے حکم کو بجا لاؤ
دادیم ہر آنچہ مصطفےٰ را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو کچھ کہ میں نے مصطفےٰ صلعم کو دیا
فرمود خطابہا شمارا
تمکو ارشاد فرمایا وخطاب کیا
از زیغ قیاس وظن آرا
قیاس وظن ورائے کی کجی سے
گاہے نہ شوید مجلس آرا
تم کبھی مجلس آراستہ نہ کرو
بنمود تباہ مدعا را
اپنے مدعا کو تباہ وبرباد کیا
بردار تو پردۂ خفا را
پوشیدگی کے پردہ کو اٹھا دو
دادند نہ صاحب قبا را
صرف حصہ مجتہدین کا نہیں تھا
زیبا شدہ منصب قضا را
وہ منصب قضی کیواسطے حق دار ہے
فتوی بدہد اگر خدا را
اگر فتوے دے خدا کیواسطے
دخلے نبود در آں ریا را
ایسے آدمی پر ریاکاری کا گمان نہ کریں

تم کو کوئی اقوال جو برخلاف رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

گردید نہ اجتہاد مفقود
اجتہاد مفقود نہیں ہوا ہے
معدوم نشد حدیث احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نابید ہوئی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
نعمانؓ کہ سر آمد زماں بد
حضرت نعمان رضؓ کہ سردار زمانہ تھے
یا بید اگر حدیث احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اگر حدیث احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاؤ
مالکؓ کہ بفقہ بود مالک
امام مالک رضؓ کہ فقہ کے مالک تھے
ہرگز مکنید ترک سنت
ہرگز ترک سنت نہ کرو
فرمود نذیر نیک بشنو
سیدنا محمد نذیر حسینؒ نے فرمایا
بر صدق وصفا کمر ببندید
سچائی وصفائی پر کمر بستہ رہو
بر حکم رسول جاں سپارید
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر قربان ہو جاؤ
بدعت کہ ہمی برد بدوزخ
بدعت اہل بدعت کو دوزخ میں لیجاتی ہے
وقتیکہ نصوص پیش آید
جسوقت تمکو نص قطعی مل جائے
برباد کنید باغ بدعت
بدعت کے باغ کو جڑ سے اکھاڑ دو

بینید طریق مرتضےٰ را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیا طریقہ حضرت علی مرتضیٰ کا نہ دیکھتے ہو
جوئید صحاح مجتبےٰ را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تلاش کرو صحاح مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
میگفت گروہ اتقیا را
دینداروں کی جماعت کو فرما گئے ہیں
برخاک زنید قولہا را
تمامی اقوال کو میرے چھوڑ دو
فرمود خطاب آشکارا
کھلے لفظوں میں اظہار فرمایا
گرچہ بزنند چوب وخارا
اگرچہ کوئی تمکو لکڑی وپتھر سے مارے
اندرز کہ می کنم شمارا
تمکو جو پند ونصیحت کرتا ہوں خوب سنو
در قلب نہ جا بود دغا را
جھوٹ ودغا کو دل میں جگہ نہ دو
گیرید متاع اتقیا را
پرہیزگاروں کے سرمایہ کو لیلو
اللہ نہ پسند ابریا را
اللہ والوں کو بدعت پسند نہیں ہے
پروا مکنید ماورا را
تو نص کے ہوتے ہوئے کسی کی پروا نہ کرو
ترسے مکنید ماسوا را
اس کام میں کسی سے خوف نہ کرو

خواہید اگر شریعت وطریقت
اگر شریعت وطریقت دونوں محبوب خاطر ہے
راہے کہ بود دراں نہ بدعت
جس راہ میں بدعت کا نام ونشان نہیں ہے
غالب بسلن نگشت بدعت
سنت پر بدعت غالب نہیں آسکتی
باشید جدا ز نہی ومنکر
نہی ومنکر سے ہمیشہ دور رہو
برہم نزنید بزم آرا
رای وقیاس کی محفل کو رونق نہ دو
ہرگز مروید راہ بدعت
بدعت کی راہ ہرگز نہ چلو
باہم مشوید رزم خرما
آپس میں جنگ وجدال مت کرو

گیرید طریق اصفیا را
تو طریقہ سلف صالحین کا اختیار کرو
بینید طریق اولیا را
وہ راہ اولیاء اولین کی پاؤ گے
ترجیح ہمہ نشد سہا را
ماہتاب کی موجودگی میں ستارہ کی چمک نہیں ہوتی
گیرید نہ مال کم بہا را
ارزاں مال ہرگز نہ خرید کرو
گیرید شعار اصطفا را
سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستحکم کرو
گرچہ شکنند دست ویا را
گرچہ تمپر کتنا ہی زور وظلم ہو
ضائع مکنید زور ویا را
اپنے زور وقوت کو بیفائدہ ضائع نکرو
اندرز عزیز را پذیرید
یاردو عزیز کی نصیحت قبول کرلو

اللہ ورسول ہرچہ گفتہ
اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے
گمرہ مشوید ونیک بینید
گمراہی نہ اختیار کرو غور سے دیکھو
کمبخت سیاہ روست ہر کہ
بدبخت روسیاہ وہ شخص ہے
بر طرز رسول وآل پاکش
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل پاک کے طریقہ پر
بخشید مرا نذیر نعمت
مجھے سید محمد نذیر حسین صاحب نے نعمت عطا فرمائی ہے
دریوزہ گرم ولے بحالم
فقیر ہوں ولیکن میری حالت پر
فرمود نذیر یادم
صحبت میں سید محمد نذیر حسین صاحب نے مجھ سے فرمایا
آتش بزنید ما عدا را
ماسوا اسکے اور سبکو جلا دیں ڈالو

فرضست شدہ انقیاد ما را
مومنین پر اسکا بجالانا فرض ہے
راہیکہ نمودہ شد شما را
جو راستہ سنت کا تمکو دکھایا گیا ہے
آزرد قلوب اصفیا را
جس نے پیغمبر کے دل کو آزردہ کیا
واجب شدہ پیروی شما را
چلنا تمکو فرض وواجب ہے
حاصل نشد آنکہ اغنیا را
وہ نعمت غنی لوگوں کو بھی حاصل نہیں ہوئی
رشک وحسد است اسخیا را
رشک وحسد ہے مالداروں کو
برگیر تو جادۂ تقا را
راہ اہل تقوے کی پکڑلے

۱ وقتیکہ این اشعار بحضور فیض معمور مرشد برحق امیر المؤمنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر مجدد مأتہ رابع عشر ناصر الدین سید محمد نذیر حسین تغمدہ اللہ بغفرانہ عرض کردم بکمال انبساط بارک اللہ فی عمرک واٰلک ومالک وجاھک فرمودہ سر وجبہ ام را بوسید ند وحضار مجلس را فرط سرور بود کہ متواتر بخاطر داشت عائد جلسہ خواندم دعاء حضرت اعلی واقدس صد ہزاران ہزار است کہ کسے را نصیب نشد ۱۲

"عزیز"

۱ جس وقت یہ اشعار حضور فیض گنجور مرشد برحق امیر المؤمنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر چودہ صدی کے مجدد قرآن مجید وحدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اشاعت کرنیوالے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی خدمت میں پڑھا تھا کمال مسرت وانبساط سے بارک اللہ فی عمرک واٰلک ومالک وجاھک فرما کر سر وپیشانی کو میرے بوسہ دیا۔ حاضرین جلسہ کو بڑی خوشی ہوئی تھی چنانچہ مکرر فرمایش پر انکی میں نے کئی بار قصیدہ کو پڑھا اور سنایا حضرت اقدس اعلی کی دعا بالمقابل ہزاراں ہزار اشرفیوں کے ہے جو کہ آجتک کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ عزیز ۱۲

(مترجمہ جناب مولوی سید محمد عبد الحفیظ صاحب برادر زادہ حضرت میاں صاحب)

ترجمہ[1] مدوّن صحائف

مستخرج از منبع السادات[1] ریاض الانوار[2] گلشن فرخ آباد[3] سلسلۃ النسب رضویہ صمدنیہ[4] تاج التواریخ[5] و عزیز المآثر فی احیاء الاخیار الاکابر

دولت جاوید یافت ہر کہ نکو نام زیست　　　کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را

نام عزیز احمد مگر شہرۂ عبد العزیز کے نام سے پائی ہے تاریخی اسماء افضل الفضلا[1] اختر دین[2] مظہر احسان[3] منظور حکماء[4] اختیار احمد[5] بخش خاں

ابن منبع الشان سمو المکان مولانا الحکیم السید منظور احمد خاں خلف اصغر مسند الوقت زبدۃ الاطباء مولوی السید علی المتخلص دالشہیر بقلندر صمدنی ولد اکبر تاج الفقہاء اکمل الکملاء مولوی السید حسین بن السید نور العلی عطر اللہ مقابرہم وآجاب ثراہم جنکا سلسلہ نسب بوساطت عضد السلاطین امیر المجاہدین امام الحجہ شیخ الاسلام مولانا السید رفیع الملۃ والدین، طیب اللہ رمسہ صف شکن رض رفیق سلطان ہمایوں تیموری کے حضرت رفیع الدرجات منبع البرکات امام ثامن السید علی رضا علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ **پیدائش مدون**:- بمقام چھپرا متو مضاف فرخ آباد ہوئی تھی جس کے وقائع تاریخ عزیزیہ میں ہیں مسکن اعقاب امام الحجہ رض کا صمدن و دیگر مضافات ہند ہے اگرچہ عبد العزیز کا مولد و منشاء صمدن نہیں ہے مگر موطن ہے۔ **تربیت**:- یوم ولادت سے کفالت تربیت جناب مستطاب مہمان نواز مسافر پرور قاضی محمد بدر الدین برد اللہ مضجعہ (جد فاسد) کے ذمہ رہی بعدہ خال اعظم قاضی قمر الدین احمد مرحوم کے کنف حمایت و ظل عاطفت میں ایام شباب تک بسر کیا کیونکہ مادر مہربان رحمہا اللہ تعالیٰ ایام طفولیت مدوّن میں داخل جنت ہو چکی تھیں۔

تعلیم۔ قرآن مجید ملا ہدایت خاں مغفور چھپرا متو سے پڑھا۔ بعدہ فارسی کی ابتدائی کتابیں و ترجمہ قرآن مجید و رسائل اردو فقہ کے مجاہد فی سبیل اللہ المنان و مہاجر الی دار الامان مولوی حافظ سید ابراہیم علی صاحب مبرور گورکھپوری سے کہ جو بالکل عامل کتاب و سنت و طارح التقلید و راد الآرا تھے، مع نحو پڑھا پھر افصح الفصحا مکرمنا میر مظفر علی صاحب رضوی رہ سے فارسی کی کتابیں

---

[1] کسی مشہور شخص کا پورا اور سچا حال لکھنا یا ظاہر کرنا کچھ خوشامد نہیں ہے بلکہ دریافت حقیقت کرنا بہت مناسب ہے جس سے عبرت ہوتی ہے۔ ذیل کی احادیث قابل ملاحظہ ہیں:-
عن یزید بن نعامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا آخی الرجل الرجل فیسألہ عن اسمہ واسم ابیہ وممن ہو فانہ اوصل للمودۃ رواہ الترمذی وفی اخر حدیث عن المقدام بن معد یکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا احب الرجل فلیخبر انہ یحبہ اخرجہ ابوداود والترمذی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی وابوداود والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب وصحیح

مناظ زبان دانی پڑھی تھیں ان جلسوں میں ہمدرس و شریک اکتساب علوم مخدومنا و مولٰنا السید نوح صاحب رضوی تھے، **صرف** عربی حکیم سید عابد حسین بلگرامی نزیل گنج چھپرا متوہ سے پڑھی **نحو** مع فقہ و کلام و اصول اور چند اجزاء حدیث و تفسیر حضرت عمدۃ الفضلا شمس العلماء منظفر الممالک مولانا السید امیر احمد خاں بہادر نقوی سہسوانی سے حاصل کی نحو کے دوران میں چند اسباق ہدایۃ النحو کے سر آمد اولیا مولانا شاہ فضل رحمن صاحب مہرور گنج مرادآبادی سے بطور برکت پڑھے تھے اور تبرک کے طرز پر شرح سلم الثبوت کے ابتدائی مسائل حضرت قاضی القضاۃ مولانا **محمد بشیر الدین** صاحب قنوجی آنجہانی سے پڑھ کر مباحث غامضہ حل کئے پھر مکرر جملہ علوم دانشمندی و دینی و طب و تصوف حضرت سید الفضلاء شمس العلماء مولانا شاہ سید عبد الحق طیب اللہ رمسہ ہنگامی کی خدمت میں حاضر ہو کر حاصل کی بعدہ حجۃ الکمل لجۃ العلی عروۃ الرجا۔ نور شریعۃ نور طریقۃ ناشر الموحدین مجمع الحسنین امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر امام عصر مجدد مائۃ رابع عشر شمس العلماء حضرت مولانا السید **محمد نذیر حسین** غفر اللہ مرقدہ کے عتبۂ عالیہ سے ادب و تفسیر و حدیث و تصوف حاصل کر کے دو مرتبہ بیعت طریقہ و ارشاد کی تھی جن کے فیض دعا سے فیوض دینی و فتوح دنیوی پر کامیابی ہوئی جن کے ایثار النفاق کا احاطہ غیر ممکن اور شکریہ مشکل ہے پھر حضرت عین الانسان محمود الاقران مولانا و مخدومنا راس المحدثین و نخبۃ المحققین جناب شیخ **حسین** صاحب خزرجی زبیدی الیمانی المشہور بہ **عرب صاحب** سے سند تفسیر و حدیث بسلسلہ امام شوکانی رح و جناب تاج الفقہاء مولانا سید محمد **اسمٰعیل** رح دحلان مفتی شافعیہ مکہ محمیہ سے سند حدیث و تفسیر بسلسلہ امام دمیاطی رحمہما اللہ سے حاصل کی۔

مشورۂ سخن حضرت تاج الادبا رئیس المتفقہین مولانا شمس العلماء مفتی السید محمد عباس صاحب شوستری مجتہد مذہب اثنا عشری سے لیا اور مذہب شیعہ کی بھی کتابیں پڑھی تھیں جن کو زیادہ شرح تحصیل کا اسناد اک مقصود ہو **عزیز الاسناد** ملاحظہ کرے **اخلاف و اعقاب** **مدوّن** ۳ بیٹے اور ایک لڑکی ہے لکھی پڑھی تابع کتاب و سنت۔ زبدۃ المکارم فاضل علوم مشرقی و مغربی مخزن فضائل نسبیہ و محامد حسنیہ **افضل العلما** مولانا السید **محمد** الشہیر بمولوی عبد الحمید جواد و بارع السید **حسن** المعروف بمولوی عبد الحکیم حافظ کتاب اللہ و السنۃ السید رضا **منظور علی** المدعو بہ آغا عبد الغفار دام دوامہم نبیسہ نہایت مسکین مزاج سعادتمند شجاع و دلیر ال مصارعت منظفر الدین مولوی سید **مشتاق** احمد سلمہ اللہ الاحد ابن تابع الکتاب والسنۃ طارح التقلید والآراء قامع اسنان اہوا مولانا السید احمد حسین سلمہ ربہ مرحوم بھی ماشاء اللہ (ابنا و احفاد بھی ہیں رضاعت جو تہم دور جاتہم) سید عزیز احمد۔ سید منظور احمد۔ آغا عبد الجبار۔ آغا عبد الوہاب

عظمت خاندانی بتوسل حضرت امام الحجۃ و امام رضا علیہ السلام کے حضرۃ سلطان الشہدا، و جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہم

سلہ نبیرہ لفظ فارسی ست مگر بتصرف فارسیاں آمدہ لہذا بنابر جمع نبیرہ نبرا استعمال شدہ ۱۲

تک سلسلہ نسب ہے۔ سید امیر ابراہیم سید حامد و امیر حمید و امیر حکیم و سید ہاشم و مولانا السید امیر ابو الفرح عبد الفتاح[1] و خواجہ پیر روشن ضمیر احمد کبیر انار اللہ برہانہم اسی خاندان میں تھے امیر میران سعدن خان بہادر[2] بھی بڑے مشہور و مستند علماء و عظماء میں تھے۔ مولانا سید غلام حسین و مولانا السید علی قلندر[3] و مولانا السید منظور احمد خان اسی خاندان میں عالی شان میں سے گزرے ہیں ان اعضاء خاندان نے سلاطین اسلامیہ و دولت برطانیہ کے عہد میں اعزاز و اکرام پائے تھے کہا جاتا ہے کہ بموجب فرمان عالیشان شاہ جہاں صاحبقران ثانی رح کے اس خاندان میں خطاب خانی و افتا و قضا و احتساب وغیرہ وغیرہ مع ضیاع و عقار کے ہے۔ کیونکہ جب شاہ ہمایوں تیموریہ فترات شیر شاہیہ سے مغلوب ہوکر ایران و مشہد مقدس خاکی واپس ہندوستان ہوا تھا تو معیت ہمایونیہ میں حضرت شیخ الاسلام امام الحجہ سید رفیع رح تھے جنہوں نے کفار سے جہاد فرما کے اعلاء کلمۃ الحق و اشاعت قرآن و حدیث فرمایا تھا چونکہ درویش روشن ضمیر تھے سیاحت کرتے رہے صمدن میں کچھ اعقاب رہے اور کچھ دیگر اقطار و اقطاع ہند میں جا بسے۔ دولت برطانیہ نے بلحاظ اعزاز خاندانی و خدمات ذاتی کے سید عبد العزیز کو خطاب خان بہادر و تمغہ طلائی مع فیتہ سرخ دیا اور عالیجناب سفر فام نواز فرزانہ فرلاد مسٹن بہادر دام اقبالہ نے نہایت تپاک و خوشی سے بردربار خود پہنا کر ارشاد کیا تھا کہ مدت تک اس خطاب کو آپ اور آپ کے اخلاف استعمال کریں گے آپ کو اس کی ضرورت نہ تھی مگر میرا فرض تھا کہ آپ کی قابلیت و جاہت و عزت کی قدردانی کروں اور آپ کا دوست مخلص بنا رہوں دستخط ایس ٹی بی ... شادہٗ

مشاہیر الاتبار سلف میں اس خاندان کے اعضاء و ارکان صاحب علم و صوفیاء مشہور ہوئے تھے مگر آخر میں حضرت سر آمد سلکا شرف النبلا سلالۃ الاصفیاء ختم الاولیاء مولانا السید محمد عبد اللہ محدث صوفی رحمہ اللہ نے بڑی شہرت پائی جن کے اعقاب مولوی عبد الکبیر و سید عبد الغیاث سلمہا اللہ ہیں اور با اولاد ہیں۔

برادران عالیشان۔ کوئی حقیقی نہیں ہیں مگر سب کے سب با اولاد ہیں

مزاوجت مؤلف حضرت مولانا الاعظم مولوی السید عبد اللہ صاحب کی بنت کبریٰ سے نکاح ہوا تھا۔ رضوی و رضویہ کا قران سعد تھا جیسے تمام اولاد مؤنث کی ہوئی ہے اور بفضلہ تعالیٰ زندہ و کامراں ہے

اے بھائیوں[4] سے

تا صبح قیامت اے خدائے عالم — روشن رہے شمع خاندان منظور

---

[1] امیر سید ابو الفرح رح عبد الفتاح شریک تدوین و تالیف فتاوے عالمگیریہ تھے ۱۲ [2] امیر میران سعدن خان بہادر بڑے باکرامت و حکومت بزرگوار تھے جن کو امیر میران کا خطاب تھا۔ ۱۲ [3] تھا۔ لارڈ منٹو سابق آف آگرہ

فہرست تالیفات کی ذرا لمبی ہے چند اسما مندرجۂ ذیل ہیں

تحفۃ العزیز — حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آل واصحاب رضی کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

عزیز المحدثین — رسالہ ہدیۃ الائمہ کی تخریج ہے۔ تقلید شخصی واتباع تخصیصی کے حالات بحوالہ کتاب وسنت ہیں۔ اور نام تاریخی جام ارغواں ہے۔

عزیز الاوراد — سہام الدعا لدفع البلا کی محدثانہ شرح ہے۔ درر فیض جس کا تاریخی نام ہے۔ ۱۲۹۴

حزب العزیز — سہام الدعا کا ترجمہ حال متن ہے جس کا تاریخی اسم جواہر المعظم ہے۔

عزیز التواریخ — فرخ آباد اور اس کے نواح کے والیان وامراء وعلماء واطباء وفقراء وشعرا ومشاہیر شرفا کی تاریخ ہے جس کا نام گلشن فرخ آباد ہے۔

عزیز الفلاسفہ — فلسفہ کی کتاب ہمطرز جناب امام غزالی رح کے ہے جوہر خیالات تاریخی نام ہے۔ ۱۲۸۷

عزیز الاسلام — ہمطرز جناب امام ابن قیم وابن تیمیہ رحمہما اللہ کے ہے تاریخی نام خیالات معقول ہے۔

عزیز الفتاوے — فتاوے حمیدیہ بھی کہتے ہیں اس میں بہت فتوے ہیں۔ جن میں فتوے تعظیم طاعون ومنع استعمال زیور باطفال۔ جواز ملازمت سلطان غیر مسلم وجواز رفع یدین وحرمت ربوا وطاعت سلطان وقت ومقاومت مجہول وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔ نام تاریخی اکسیر اعظم ہے۔

عزیز السوانح — سوانحعمری سید عبد العزیز صاحب کی کتاب ہے۔ فیوضات جس کا تاریخی نام ہے

عزیز الاربعین — اربعین شاہ محمد فاخر زائر الہ آبادی رح کا ترجمہ ہے جس میں احادیث فضائل صحابہ رض تحریر ہیں۔ تاریخی نام توشۂ عاقبت

زنبیل گدریہ عزیز درویش — انتخاب کلام مولف ودیگر اساتذہ ومشاہیر شعرا کا ہے۔ باب افاضت تاریخی نام ہے۔

مقاماتِ عزیزی — مثل مقامات حریری وہندی کے ہے کلامِ عزیز ۱۲۹۲ تاریخی نام ہے

عزیز السنت — منع تقلید میں موجز رسالہ ہے جواز کی بھی صورت دکھائی گئی ہے۔
گلشنِ فیض ۱۲۹۰ تاریخی نام ہے۔

عزیزیات — مثل موضوعات ملا علی قاری ہروی و امام شوکانی رح کے ہے۔

عزیز الاشفاق — کتاب البدر حصہ ۳ میں شامل کیا گیا کہ جو جزء تاریخ عزیزیہ کا ہے

نثرِ عبد العزیز — نثر فارسی میں بایام طلب علم و عہد حداثت سن نہایت جوش سے لکھا ہے۔
طلسمات پیر زاخور شید معنی یہ تاریخی نام ہیں

عزیز الانشاء — اردو اور فارسی اور عربی میں رقعات ہیں۔ نثر رنگارنگ - روضۂ مکاتیب تاریخی نام ہیں۔

عزیز احمد — نعت کے قصائد بہت آب و تاب کے ساتھ ہیں سنہ تاریخ الامم
باغِ رسول ۱۲۹۹ - ریاضِ رسول ۱۲۹۲ تاریخی نام ہے

عزیز التفاسیر

ایک نئے طرز کی تفسیر ہے امام مجدد رض نے عزیز البیان نام تجویز فرمایا تھا مؤلف کی تمام تالیفات کی یہی جان ہے مؤلف نے خطبہ میں لکھا ہے ؎

روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ
من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآں در بغل

آیات احکامی کی بھی عمدہ تشریح کی گئی ہے

عزیز صمدی تو مخزن تفسیر قرآں ہے
نہیں سمجھا کسی نے اسکو جیسا تو نے سمجھا ہے

مثنوی عبد العزیز

ریاض الانوار محمدیہ

مثنوی تحمید الکلام اسکے کئی حصص ہیں — حمید الکلام — ارشاد الرشید — الحفیظ — الحکیم تصرف بر کمی

گئی ہے بڑے بڑے علمائے تصوف نے پسند فرمایا ہے خصوص شمس العلماء مولنا سید عبدالحق بنگامیؒ۔ مولوی سید عابد حسین رح۔ حضرت امام مجددرضؓ نے اس جانکاہی و دماغ سوزی کا اعتراف فرمایا ہے تصوف کی کتاب مشہور ہے

عزیز الاخلاق۔ عزیز الآفاق

یہ دو کتابیں اخلاق میں نہایت پیرایہ دلکش سے تصنیف ہوئی ہیں بڑے بڑے علماء ہند ویورپ نے تقریظ مفید کی ہے اخبارات عربی وانگریزی وناگری میں بہت کچھ ثناو صفت لکھی گئی تھی مؤلف کے اساتذہ خصوصاً شمس العلماء مولنا سید عبدالحق بنگامی۔ وشمس العلماء۔ امام مجددرضؓ نے نہایت درجہ پسند فرما کے تقریظیں لکھی تھیں

لمعات اخلاق عزیز المصطلحات

عربی ادب جاننے والوں کے لئے مختصر رسالہ مگر جامع ومانع ونافع ہے اکابر ہند وعرب نے پسند کیا ہے۔

عزیز الموحدین

توحید میں عمدہ رسالہ ہے بتدعین منکرین سے جواب نہو سکا تھا۔

عزیز الایمان

ایمان ومومن کی تعریف ہے جس کو بڑے بڑے صوفیا نے پسند فرمایا تھا۔

عزیز التہذیب

عربی میں اخلاق کی عمدہ وموجز کتاب شان عام وخاص ہے۔

عزیز السلام

ملقب بہ الحید حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام وکرم اللہ وجہہ کی لائف بطرز محدثین المحققین تام ہے۔

تاریخ عزیزیہ

(عزیز المآثر احیاء الاخیار الاکابر)

حصہ اوّل **عزیز العلماء** اردو میں حصہ دوم **المنظور** حصہ سوم **المبدر** جس میں **عزیز الاشفاق** شامل کردیا گیا حصہ چہارم **حمید الفضلاء** عربی زبان میں نہایت شستگی و درستی الفاظ سے بڑے بڑے علماء و فضلاء و کملا و صوفیاء و مشاہیر عرب و عجم کے سوانح و واقعات زندگی تحریر ہیں۔

خطبات العزیز۔ مولف کے جس قدر وعظ ہیں وہ اس میں بطور خلاصہ نہایت عمدگی سے تحریر کئے ہیں

عزیز الاقتصاد مسائل و مباحث نہایت عمدگی سے بیان کئے گئے ہیں جسکا جواب نہیں ہو سکا۔

عزیز الاسلوب فی آداب الکتابۃ المکتوب ایک مختصر رسالہ ہے جس سے طرز انشاء پردازی بطور کتاب و سنت ہر شخص سیکھ سکتا ہے۔

عزیز الانقیاد جسکا مشہور نام تحقیق الحمید ہے مقاصد جہاد و اطاعت امیر وقت بحوالہ قرآن و حدیث لکھے گئے ہیں۔

۳۳ حضرۃ شیخنا شیخ الکل فی الکل توفیقنا و برکتنا امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر ناشر الوحیین مولٰنا سید محمد نذیر حسین صاحبؒ امام عصر و مجدد چاردہ صد ۱۴ کے وہ صحائف و مکاتیب ہیں جو دربار تجدید سے متمشی و جاری ہوئے ہیں جن کو مولف نے کئی برس کی محنت و تلاش میں بہم پہنچا کے مدوّن و یکجا کئے ہیں اس کتاب کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ حضرت شیخ نے بفحوائے "کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُولِهِمْ" مخاطب و مکتوب الیہ سے خطاب فرمایا ہے یہ کتاب جامع بین الشریعۃ والطریقۃ ہے جس سے ناظر و قاری کی بصیرۃ بڑھتی ہے للہیت کی جانب زیادہ توجہ ہو جانے کے بعد مقام مناسب پر ورود ہوتا ہے یہ معمولی مکتوب نہیں ہیں کہ جنکو رٹ لیا جائے ان میں قرآن و حدیث کا مغز بھرا ہے کوئی ادق مضمون نہیں ہے نہ اغلاق ہے ہاں مصطلحات تصوف ضرور ہیں مگر ان کی تشریح باحسن بالسنہ فرمائی گئی ہے عاصی و عالم کو فائدہ یکساں بخشا گیا ہے انشاء پردازی شرعی ہے علاوہ طرز و القاب تحریر بھی اجتناب فرمایا گیا تھا

مواہب الٰہیہ

مدوّن اوراق ہذا اپنے منّانِ بلا امتنان کا بیحد شکر کرتا ہے کہ اسکو اپنے فضل عمیم سے نعمتیں بخشی ہیں جس کا اکثر تالیف میں ذکر ہے۔

۱۔ خدا تعالٰی نے انتساب رضویہ بخشا۔

۲۔ توفیق خدمت کتاب و سنّت عنایت فرمائی گئی ۳۔ چیدہ چیدہ بزرگان دین سے فیض تعلیم و تربیت و تلقین وارشاد مرحمت ہوا۔ ۴۔ بدعات و شرک سے اجتناب بخشا گیا۔ ۵۔ اولاد صالح ہوئی ۶۔ زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا کی۔ ۷۔ از بلاء و مصائب پر صبر کرنا اور بحالت امکان دشمنوں سے انتقام نہ لینا چشم پوشی رہنا۔

هُوَ الرَّؤُف

مکتوبات نذیریہ

شیخ الکل علامہ حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

اس ناچیز کی عرصہ سے تمنا تھی کہ جس طرح مکاتیب سید المرسلین رحمۃ للعالمین حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و دیگر حضرات امام المحدثین حضرت مولانا شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی رح و حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و شیخ مجدد الف ثانی رح و حضرات صوفیائے کرام و محدثین عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین طبع ہو کر حضرات شائقین کے ملاحظہ اور میں پیش ہو چکے ہیں۔ اسی طرح شمس العلماء شیخ المحدثین حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی جنہوں نے صدہا علماء و طلباء کو اپنے علمی فیوض و برکات سے منور فرما کر مورخہ ۱۰ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۰ھ بعمر ایک سو دس سال وصال فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ ایک ایسے محدث کے مکتوبات جمع کر کے کیوں نہ حضرات عقیدتمندان غفران مکان رح کے ملاحظہ اشرف میں مطبوعہ پیش کئے جائیں۔

اس کے قبل فقیر نے مختصر سوانح حیات حضرت میاں صاحب رح "حسرۃ العالم بوفاۃ محدث العالم" باہتمام حضرت مولانا عبد اللہ صاحب چیراوی محدث کلکتہ طبع فرمائی تھی۔ جواب مرحمودہ زمانہ میں نایاب ہے۔ اور "الحیات بعد الممات" مفصل حالات مع فہرست شاگردان رح جناب مولوی فضل حسین صاحب مظفر پوری صوبہ بہار نے بامداد جناب حضرت مولانا ابو الطیب شمس الحق صاحب رئیس و محدث رح ڈیانواں ضلع پٹنہ باہتمام جناب مولانا سید محمد عبد العزیز صاحب رضوی محدث صمدنی رح طبع ہو چکی ہے اور فتاویٰ نذیریہ جلد اول و دوم جناب مولوی حافظ سید محمد عبد السلام صاحب و جناب مولوی سید محمد ابو الحسن صاحب قرۃ العین نبیرۂ حضرت میاں صاحب رح طبع فرما چکے ہیں۔

مکتوبات نذیریہ کی فراہمی کیلئے فقیر نے عرصہ دراز سے جد و جہد سعی و کوشش کر رہا تھا الحمد للہ میری کوشش بار آور ہوئی چنانچہ ڈاکٹر سید محمد عبد الحکیم صاحب مرحوم و مغفور برادر زادہ حضرت میاں صاحب رح نے بکثرت مکتوبات نذیریہ مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۲۸ء کو اپنے وطن مالوف موضع مولانگر ڈاکخانہ سورجگڈھ ضلع مونگیر سے ارسال فرمائے تھے۔ اور اب جناب سید محمد عبد الحمید صاحب رضوی اسپرنٹنڈنٹ رجسٹرار چیف کورٹ لکھنؤ خلف رشید جناب خان بہادر مولانا سید محمد عبد العزیز صاحب رضوی محدث صمدنی ضلع فرخ آباد نے اپنے والد محترم رح کے دست مبارک کے خوشخط مکتوبات نذیریہ کی بہت بڑی تعداد مرتب شدہ بذریعہ رجسٹری مورخہ

۱۴ ستمبر ۱۹۳۶ء بغرض طباعت ارسال فرما کر مشکور فرمایا جس کو فقیر نے عرصہ ۴ سال کی سعی و کوشش کے بعد حاصل کئے ہیں۔ اور کچھ ذخیرہ مکتوبات نذیریہ کا فقیر کے پاس پہلے سے بھی موجود تھا۔ یہ جملہ مکتوبات طبع کرا کر اس فقیر نے اپنے محترم و مخدوم بزرگ کی علمی فیاضی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے معزز حضرات شائقین کے لئے اپنی ناچیز خدمات۔ مکتوبات نذیریہ مطبوعہ پیش نذر کرکے دعا کا طالب ہے

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔

نوٹ:۔ فقیر اپنے ان مخلص معزز حضرات کا کیوں نہ دل سے شکریہ ادا کرے۔ کہ جنہوں نے مجھ ناچیز کی مالی دشواری و حضرت میاں صاحبؒ کی علمی فیاضی کو پیش نظر فرما کر اپنے اپنے گراں قدر عطیہ سے مکاتیب نذیریہ کی طباعت و اشاعت میں سرپرستی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو تاقیامت باقیات صالحات کا ثواب ملتا رہے۔

اسمائے گرامی معطیان

نمبر	نام	عطیہ
۱	جناب بابو شیخ عبدالوہاب صاحب مہتمم دارالحدیث مدرسہ رحمانیہ	للعہ
۲	" شیخ محمد احمد صاحب خلف جناب شیخ حاجی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم و مغفور بانی دارالحدیث رحمانیہ دہلی	[illegible]
۳	" ایس ایم عبدالغفار صاحب خلف رشید حاجی فضل الٰہی مرحوم مغفور	[illegible]
۴	" ڈاکٹر قریشی شفاخانہ سرکار عالی رامپور	[illegible]
۵	جناب مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب فرنگی محل لکھنؤ	[illegible]
۶	جناب مولوی الطاف الرحمٰن صاحب قدوائی " " "	[illegible]
۷	جناب وقار الدین احمد خاں صاحب وظیفہ یافتہ سرکار نظام دریا گنج دہلی	[illegible]
۸	جناب مولوی عبدالحق صاحب بی۔ اے معتمد انجمن ترقی اردو	[illegible]
۹	" سید محمد ہاشمی صاحب مددگار معتمد انجمن ترقی اردو	[illegible]
۱۰	" مولوی ہدایت علی صاحب علوی وظیفہ یاب لودھیانوی والد محترم مولوی محمود علی صاحب علوی مہتمم نظام پریس دہلی	[illegible]
۱۱	" شیخ محمد تقی صاحب رئیس انارکلی لاہور	[illegible]
۱۲	" مولوی سید اسمٰعیل صاحب غزنوی مدیر اخبار "خادم الحرمین" امرتسر	[illegible]
۱۳	" عالیجناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر رامپور	للعہ
۱۴	" خان بہادر آنریبل جناب سر عبدالقادر صاحب ممبر کونسل جناب وائسرائے بہادر مد ظلہ بالقابہ گنگ ایڈورڈ روڈ کوٹھی نمبر ۶ نئی دہلی	[illegible]

هو الرؤف

دہلی دار السلطنت ہی نہیں بلکہ دار العلوم کہلانے کا بھی فخر حاصل ہے جس جگہ علاوہ ہندوستان و دیگر ممالک کے طلبا بھی صدہا فیضیاب ہوتے رہے اور ہنوز ہو رہے ہیں۔ اور مدارس دینیات بھی بکثرت ہیں لیکن کوئی ایسا کتب خانہ عامہ موجود نہ تھا جس میں طلبا و علما بلا تفریق عقائد یک جا جمع ہو کر اپنی اپنی معلومات میں اضافہ فرماتے۔ چنانچہ احقر نے اپنے محترم بزرگ شمس العلما شیخ الکل حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (جن کی تاریخ وصال ۱۰ ر رجب المرجب سنہ ۱۳۲۰ھ بعمر ایک سو دس سال) شاگرد رشید حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مہاجر حرمین شریفین نبیرہ حضرت مولانا مولوی شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی سے موسوم کرتے ہوئے کتب خانہ نذیریہ عامہ کی بنیاد ڈالی جس کی افتتاح رسم سنہ ۱۹۲۶ء میں ادا کی گئی۔ بحمد اللہ اس وقت کتب خانہ نذیریہ عامہ میں ساڑھے دس ہزار مختلف کتب موجود ہیں جو حضرات علما و طلبا اس بحر علم سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی اس کے دار المطالعہ نذیریہ عامہ میں بکثرت روزانہ ہر قوم و ملت اخبارات و رسائل سے مستفیض ہو رہے ہیں اور حضرات شائقین کا بہت بڑا ہجوم رہتا ہے۔ حضرات ممبران میونسپل کمیٹی اور وہ حضرات معاونین جو ہر طرح اپنی اپنی امداد علمی و مالی سے ایثار و قربانی ایک محدث کی درسگاہ علمی کو اپنی سرپرستی سے مشکور فرما رہے ہیں وہ معززین حضرات قابل صد مبارکباد ہیں اور فقیر بھی ان کے احسانات کا ممنون ہے اور ہمیشہ ہمیشہ ممنون احسان رہیگا اللہ تعالیٰ انکی عمر و مال و دولت و علم و اخلاص میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ اور تا قیام اجر دارین ان کو ملتا رہے۔ آمین۔

اراکین مجلس انتظامیہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

جناب شیخ حاجی عبد الخالق صاحب ممبر طبیہ کالج و سابق میونسپل کمشنر پھاٹک حبش خان دہلی صدر مجلس منتظمہ کمیٹی کتب خانہ نذیریہ عامہ

جناب شیخ فضل مبین صاحب ممبر انجمن کمیل قوم پنجابیان و رکن مجلس منتظمہ کمیٹی کتب خانہ نذیریہ عامہ دہلی

جناب حاجی شیخ عطاء الرحمن صاحب خلف خان بہادر حاجی محمد یوسف پائی والے۔ رکن منتظمہ کمیٹی دار المطالعہ نذیریہ عامہ دہلی

جناب شیخ محمد عبد السلام صاحب بی۔ اے۔ میونسپل کمشنر و سکریٹری مسلم لیگ و سکریٹری قوم پنجابیان ہائی اسکول نمائندہ کتب خانہ نذیریہ منجانب میونسپل کمیٹی دہلی جناب فصیح الدین احمد صاحب حقی ایم اے سکریٹری آنریری ہارڈنگ لائبریری و رکن منتظمہ کتب خانہ نذیریہ عامہ دہلی۔

جناب سید محمد جعفری صاحب سابق مدیر اخبار ملت دہلی۔

جناب سید محمد ضیاء الاسلام صاحب خلف جناب مولوی سید محمد عبد السلام صاحب نبیرہ المعروف حضرت میاں صاحب غفران مکان رحمۃ اللہ علیہ پھاٹک حبش خان دہلی

جناب سیٹھ لالہ ہنومان پرشاد صاحب میونسپل کمشنر دہلی نمائندہ کتب خانہ نذیریہ عامہ و منجانب میونسپل کمیٹی دہلی

جناب مولوی ہلال احمد صاحب زبیری بی۔ اے۔ میونسپل کمشنر دہلی مدیر اخبار انصاری۔ منجانب میونسپل کمیٹی دہلی۔

...نسپل کمشنر دہلی۔ منجانب میونسپل کمیٹی دہلی۔